دہشت ناک نمبر
عمران سیریز
کالا جادو
سید علی حسن گیلانی

عمران سیریز نمبر 3

کالا جادو

علی عمران اور کرنل فریدی کا مشترکہ ہولناک کارنامہ

اسلامی معلومات اور ایمان افروز واقعات سے مذین ناول

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

سید علی حسن گیلانی

ارسلان پبلی کیشنز۔ اوقاف بلڈنگ، پاک گیٹ۔ ملتان

رائیٹر۔سید علی حسن گیلانی

....

پیش لفظ

محترم قارئین! اسلام علیکم۔ امید ہے کہ خیریت سے ہوں گے۔ میری عمران سیریز کا تیسرا ناول ''کالا جادو'' آپ کے ہاتھوں میں ہے اور میرا یہ ناول انشاءاللہ آپ کو پسند آئے گا۔ آپ نے اب تک عمران سیریز میں بے شمار ماورائی، پراسرار اور خوفناک ناول پڑھے ہوں گے لیکن دہشت ناک نمبر ''کالا جادو'' لکھنے کے بعد میں یہ بات دعوے سے کہتا ہوں کہ آپ نے عمران سیریز میں اتنا خوفناک اور دل ہلا دینے والا ہیبت ترین ناول نہیں پڑھا ہوگا۔ ناول کے شروع میں عمران اور کرنل فریدی کو بھیانک خواب آتے ہیں

پاکستانی ڈائجسٹ ڈاٹ کام

پھر دل ہلا دینے والے بھیانک واقعات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور جولیا اور روزا کو اغوا کر لیا جاتا ہے اور ایک ہولناک کالی دنیا کا قیدی بنا دیا جاتا ہے۔ان کی مدد کے لئے عمران اور کرنل فریدی کالی دنیا جاتے ہیں جہاں ان دونوں کو اپنی ساتھی لڑکیوں جولیا اور روزا کے ساتھ بھیانک ماحول سے گزرنا پڑتا ہے جس سے ان چاروں کی روحیں لرز جاتی ہیں۔ویسے اس ناول میں عمران اور کرنل فریدی کے اور بھی ساتھی اپنے طور پر کام کرتے ہیں۔جیسا کہ یہ ایک ہولناک ناول ہے اس لئے کمزور دل حضرات اسے پڑھنے سے گریز کریں البتہ مضبوط دل کے افراد اسے رات کے وقت تنہائی میں پڑھیں جس سے ناول پڑھنے کا مزہ دوبالا ہو جائے گا اور خوفناک کہانیاں پڑھنے کا طریقہ بھی یہی ہے۔میرا یہ دہشت ناک نمبر آپ کو کیسا لگا اس کے بارے میں تو آپ نے مجھے بتانا ہے۔جاسوسی ناولوں میں خوفناک کہانیاں لکھنا کوئی نئ بات نہیں ہے بلکہ عرصے سے جاسوسی کرداروں پر مصنفین خوفناک کہانیاں لکھتے رہے ہیں۔جناب اکرم آلہ آبادی نے اپنے معروف کرداروں خان بالے سیریز پر ڈراکیولا نامی سیریز کے کافی خوفناک ناول لکھے تھے اور یہ سلسلہ بہت مقبول ہوا تھا۔جناب ابن کلیم صاحب نے برفانی عفریت کے نام سے خوفناک عمران سیریز لکھی تھی جو بہت مقبول ہوئی تھی۔ایس قریشی صاحب نے جاسوسی کرداروں میں پرمود کے ایک ساتھی پر نیلا کینچوا کے نام

سے ناول لکھا تھا جو کہ بہت زبردست پراسرار ناول تھا۔ ایم ایس قادری صاحب نے خوفناک عمران سیریز کے ناولوں میں زندہ لاش کی سیریز لکھی تھی جو کافی خوفناک تھی۔ عالی قدر محترم جناب مظہر کلیم صاحب نے اپنا پہلا ماورائی ناول زیرو لاسٹری لکھا تھا پھر اس کے بعد ان کے بے شمار پراسرار و مارائی ناول آئے۔ میرے بہت ہی پیارے دوستوں جناب ظہیر احمد صاحب اور جناب ارشاد جعفری صاحب کی عمران سیریز کے کافی سارے ماورائی ناول آپ کی نظروں سے گزر چکے ہیں۔ ادارہ ارسلان پبلی کیشنز کے روح رواں محترم جناب اشرف قریشی صاحب بڑی محنت سے مختلف رائٹرز کے مختلف موضوعات کے ناول آپ تک پہنچاتے ہیں۔ آپ سے ایک دفعہ پھر خصوصی التجا ہے کہ آپ دیگر رائٹرز کی طرح مجھ شوقیہ لکھنے والے رائٹر کو بھی خط لکھیں اور اپنے مفید مشوروں سے بھی نوازیں تاکہ آپ کے مفید آئیڈیاز پر لکھ سکوں اور آپ کے خطوط سے میرا حوصلہ بھی بڑھ سکے اور بلند حوصلوں سے آپ کے لئے آپ کے مطلب کے ناول لکھوں۔ اب اجازت چاہتا ہوں اگر زندگی رہی تو انشااللہ پھر اگلے ناول میں آپ سے ملاقات ہوگی۔

خدا حافظ

آپ کی دعاؤں کا طلبگار　　　سید علی حسن گیلانی

....

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

''کرنل فریدی کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا اور بڑے انہماک سے کتاب پڑھنے میں مشغول تھا۔چونکہ آج کل اس کے پاس کوئی کیس نہیں تھا اس لئے وہ کتابوں سے ہی ٹائم پاس کرر ہا تھا اور کیپٹن حمید سے بس اس کی ایک دو دن بعد ملاقات ہو جاتی تھی لیکن باقی ممبران سے ملاقات نہیں ہو رہی تھی۔کرنل فریدی سوچ رہا تھا کہ وہ ایک پارٹی منعقد کرے اور اپنے تمام ممبران کو اس میں بلائے اور اس دوران سب ایک دوسرے سے بات چیت بھی کریں۔کرنل فریدی ایک ماہ پہلے گریٹ لینڈ گیا تھا اور وہاں ڈاکٹر سائمن سے بھی ملا تھا اور بیرسٹر کلارہ کے والد سر لارڈ بیڈن سے بھی ملاقات

کی تھی جو کہ اس کی سنجیدگی کو بہت پسند کرتے تھے کیونکہ بیرسٹر کلارہ اور ٹونی کے والد سر لارڈ بیڈن گریٹ لینڈ کے چیف جسٹس تھے اور بہت دبنگ اور سنجیدہ طبیعت کے مالک تھے اور کرنل فریدی کو بہت پسند کرتے تھے۔ اسی دوران کرنل فریدی، روزا کے ہمراہ ٹونی کے ینگ کپل ہوٹل بھی گیا تھا اور ٹونی عرف بابا رستم نے ان دونوں کو اپنا خصوصی مہمان بنایا تھا۔

کرنل فریدی آج ایک سائنسی کتاب پڑھنے میں مصروف تھا جس کا موضوع تھا کہ آج کی جدید سائنس پرانے دور کے طاقتور جادو میں موازنہ اور واقعی آج کے جدید دور میں سائنس اتنی ترقی کر چکی تھی کہ جادو کو بھی ایک لحاظ سے مات دے دیا تھا۔ کرنل فریدی نے کتاب ختم کی اور اسے کتابوں کے رینک میں رکھ دیا اور ایک اور کتاب اٹھالی جس میں درج تھا کہ ایکریمیا نے کتنی ترقی کر لی ہے اور ترقی کے میدان میں گریٹ لینڈ، شوگران، باچان، پاکیشیا اور اس کا اپنا ملک کافرستان کس سٹیج میں ہیں اور کس کس ملک نے کیا کیا ترقی کر لی ہے۔

ابھی کرنل فریدی کو کتاب پڑھتے ہوئے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ یکلخت اس کا فون بج اٹھا۔ کرنل فریدی نے فون کا رسیور اٹھایا اور بڑے رعب دار طریقے سے ہیلو کہا۔

”ارے میرے مرشد۔ کیا حال چال ہیں آپ کے اور آج کل کیا ہو رہا

ہے۔کیا مس ایکریمیا کے عشق میں صحرا بدر ہوئے ہیں یا ابھی تھوری دیر ہے اور کب مس ایکریمیا سے شادی کر کے دو درجن بچوں کے باپ بننے والے ہیں“ ......کرنل فریدی کو عمران کی آواز سنائی دی۔

”برخوردار۔ یہ تمہارے ذہن میں میرے اسسٹنٹ کیپٹن حمید اور تمہارے اپنے ہی عاشق مزاج ساتھی رابرٹ کی روح کب حلول کر گئی ہے جو صرف عشق و محبت کے ہی قصیدے تمہاری زبان پر آ رہے ہیں“ ......کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”بس کیا بتاؤں مرشد۔آج کل میرا باورچی سلیمان اپنے آبائی گاؤں گیا ہوا ہے اور میں اس کے بغیر خود کو تنہا محسوس کر رہا ہوں اور بغیر سلیمان کے خانہ بدوشوں کی طرح کبھی کسی ممبر کے پاس اور کبھی کسی ممبر کے پاس اپنی بھوک مٹانے چلا جاتا ہوں“ ......عمران نے مسکین لہجے میں کہا تو کرنل فریدی زور سے ہنس پڑا۔

”کیا ان ممبران میں مس جولیا بھی شامل ہے یا اس نے تمہیں اب گھاس ڈالنا بند کر دی ہے“ ......کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”ارے کرنل صاحب۔آپ تو جانتے ہیں کہ جولیا نافٹز واٹر کسی بم سے کم نہیں ہے اور جب غصے میں اس کا سینڈل پھٹتا ہے تو پھر میرے معصوم سے سر کی خیر نہیں ہوتی اور اس کا بھائی تو ویسے ہی مجھ سے خار کھائے بیٹھا

ہے“..... عمران نے احمقانہ انداز میں کہا تو کرنل فریدی ایک دفعہ پھر ہنس پڑا کیونکہ اسے معلوم ہو چکا تھا کہ عمران، جولیا کا بھائی تنویر کو کہہ رہا ہے۔

”برخوردار۔ تم سنجیدگی اختیار کر کے جولیا سے بات کرو تو وہ تم پر اپنی جان تک نچھاور کر دے گی لیکن تمہارے ذہن پر تو ہمیشہ حماقت سوار رہتی ہے اور ہر وقت بیچاری جولیا کے جذبات سے کھیلتے رہتے ہو“..... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے عمران کو مشورہ دیا۔

”مرشد۔ آپ کون سی عشق کی لمبی لمبی داستانیں مس ایکریمیا روزا سے کرتے رہتے ہیں حالانکہ جولیا کی طرح وہ بھی تو آپ کی خاطر کافرستان میں بسی ہے اور اب تو آپ کی خاطر مسلمان بھی ہو چکی ہے۔ جب آپ اپنے سر پر سہرہ سجائیں گے تو پھر آپ کے مریدوں کی باری بھی آ جائے گی“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا یہ بتاؤ کہ تم آج کل کیا کر رہے ہو۔ کوئی کیس ہے یا پھر آج کل میری طرح کتابوں سے ٹائم پاس کر رہے ہو“..... کرنل فریدی نے اس بار سنجیدگی سے پوچھا۔

”مرشد۔ میں بھی آپ کی طرح آج کل مکھیاں مار رہا ہوں اور اس کام میں اکیلا ہوں کیونکہ سلیمان ابھی واپس نہیں آیا اور امید ہے کہ آج شام تک پہنچ جائے گا اور سچی بات تو یہ ہے کہ اس کے بغیر یہ فلیٹ ادھورا لگتا

ہے''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''برخوردار۔اس لئے اب جولیا سے شادی کرلو کیونکہ وہ عرصہ دراز سے تمہارے لئے تمہارے ملک کی خدمت کر رہی ہے اس طرح سلیمان بیچارے کی بھی جان چھوٹ جائے گی اور سلیمان بھی شادی کر سکے گا''......کرنل فریدی نے ایک دفعہ پھر ہنستے ہوئے اسے مشورہ دیا۔

''کرنل صاحب۔آپ سے ایک اہم بات کرنی ہے اور گو کہ آپ جیسے براڈ مائنڈ انسان کے نزدیک یہ عام سی بات ہو گی لیکن مجھے امید ہے کہ آپ میری بات کو مذاق میں نہیں اڑائیں گے''......اس بار عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا ہوا عمران۔تم آخر کہنا کیا چاہتے ہو''......کرنل فریدی نے اس بار چونک کر پوچھا۔

''یہ بتائیں کہ آپ کی ساتھی روزا خیریت سے ہے کیا''......عمران نے پوچھا۔

''کیا مطلب۔یہ کیسا سوال ہے''......کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کرنل صاحب۔میں نے آج رات ایک عجیب خواب دیکھا تھا جس میں،میں نے دیکھا تھا کہ آپ کی ممبر روزا کسی انجانی دنیا میں قید ہے اور وہ

بہت ہی خوفناک دنیا ہے اور میری ساتھی جولیا بھی وہیں ہے اور میں اور آپ بھی وہاں ہیں اور ہر طرف دل کو ہلا دینے والے ہولناک مناظر ہیں اور ہم خوف سے ہر طرف بھاگ رہے ہیں''......عمران نے بدستور سنجیدگی سے کہا تو کرنل فریدی چونک پڑا۔

''حیرت ہے برخوردار۔تم اس خواب سے ڈر گئے حالانکہ خواب تو خواب ہوتے ہیں اور اس کا حقیقت سے کیا تعلق ہوتا ہے''......کرنل فریدی نے جواب دیا کیونکہ عمران جیسا شخص ایک خواب کی وجہ سے پریشان ہو گیا تھا اور یہ بات کرنل فریدی کو ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

''ہاں کرنل صاحب۔وہ تھا تو ایک خواب لیکن جو خواب دیکھتا ہے اس پر گزرتی ہے اور جب میں خواب سے بیدار ہوا تو میرے پورے کپڑے پسینے سے تر تھے جیسے میں میلوں دور سے بھاگ کر آیا ہوں''......عمران نے کہا۔

''آخر اس خواب میں آخر کون تھے جو ہمارے پیچھے بھاگ رہے تھے اور اس خواب نے تمہارے ذہن کو جھنجھوڑ دیا ہے اور تم نے مجھ سے روزا کا حال پوچھنا شروع کر دیا ہے۔کیا تم نے اپنی ساتھی جولیا کو فون کیا ہے اور اسے اس خواب کے بارے میں بتایا ہے''......کرنل فریدی نے سنجیدگی سے پوچھا۔

''نہیں کرنل صاحب۔ابھی میں نے اس بھیانک خواب کے بارے

میں کسی سے کوئی ذکر نہیں کیا لیکن میری جولیا سے ویسے بات ہوئی ہے اور وہ خیریت سے ہے لیکن پھر بھی اس خواب نے میرے ہوش اڑا دیئے تھے حالانکہ آپ مجھے جانتے ہیں کہ میں ایسے فضول خوابوں سے پریشان نہیں ہوتا لیکن اس بھیانک خواب نے مجھے پریشان کر دیا ہے اور میں نے اس سلسلے میں آپ کو ہی فون کیا ہے۔ ابھی تک جوزف سے بھی ذکر نہیں کیا حالانکہ اس کام میں جوزف میرا صحیح معاون ثابت ہوتا ہے‘‘......عمران نے کہا۔

’’آخر اس خواب میں تم نے کیا دیکھا‘‘......کرنل فریدی نے پوچھا۔

’’کرنل صاحب۔ میں نے دیکھا تھا کہ میں جولیا کے ساتھ اور آپ روزا کے ساتھ بھاگے چلے جا رہے ہیں اور ہمارے پیچھے زندہ مردے بھاگ رہے ہیں۔ ان کے وجود کو آگ لگی ہوئی ہے اور وہ ہم پر آگ کی مشعلیں پھینک رہے ہیں اور ہر طرف خوفناک قبریں ہیں اور ان قبروں سے ہولناک مردے نکل رہے ہیں۔ وہ سب ہمیں اپنا شکار بنانا چاہتے ہیں‘‘......عمران نے اپنا خواب سنایا تو کرنل فریدی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

’’عمران۔ تمہارے اس خواب کے بارے میں، میں کیا بتا سکتا ہوں۔ اس کی تعبیر تو تم اپنے پراسرار ساتھی یعنی جوزف سے پوچھ سکتے ہو یا پھر کسی عالم سے پوچھو یا پھر اپنے مرشد سید چراغ شاہ صاحب سے پوچھو۔ وہی

تمہیں تمہارے اس بھیانک خواب کے بارے میں درست گائیڈ کر سکتے ہیں''......کرنل فریدی نے کہا۔

''نہیں مرشد۔ میں ایک خواب کو اتنی اہمیت نہیں دینا چاہتا کہ ہر کسی سے ڈسکس کرتا پھروں لیکن پھر بھی میرا دل کہتا ہے کہ ہمارے لئے کچھ خطرناک ہوسکتا ہے''......عمران نے بدستور سنجیدگی سے کہا۔،،

''تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ مجھے احتیاط کرنی چاہئے اور روزا کو بھی فون کر کے احتیاط کرنے کا کہو''......کرنل فریدی نے چونک کر کہا۔

''کرنل صاحب۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ ہمیں محض خواب کو اتنا سر پر نہیں لینا چاہئے''......عمران نے کہا تو کرنل فریدی حیران ہو گیا۔

''حیرت ہے عمران۔ ابھی تم کہہ رہے تھے کہ ہمارے لئے کچھ خطرناک ہوسکتا ہے اور اب کہہ رہے ہو کہ ہمیں ایک خواب کو اتنا سر پر نہیں چڑھانا چاہئے۔ آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو میں تمہاری ان پراسرار باتوں سے ابھی تک کوئی نتیجہ اخذ نہیں کر سکا''......کرنل فریدی نے کہا۔

''کچھ نہیں مرشد۔ میں نے تو بس آپ کو چھیڑنے کے لئے ایک مذاق کیا تھا''......اس بار عمران نے ہنس کر کہا لیکن کرنل فریدی نے محسوس کیا کہ عمران کی ہنسی کھوکھلی ہے جیسے اس نے اس سے مذاق نہیں کیا بلکہ واقعی کوئی بھیانک خواب دیکھا ہے لیکن اب اسے مذاق میں اڑا رہا ہے۔

''ٹھیک ہے عمران۔ واقعی ہمیں ان فضولیات کو چھوڑ کر کسی اور موضوع پر ڈسکس کرنی چاہئے''...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ وہ عمران کے خواب کو پھر سے کریدنا نہیں چاہتا تھا۔

''ٹھیک ہے مرشد۔ پھر آپ سے کسی دن ڈسکس کروں گا۔ ابھی مجھے اجازت دیں تاکہ اب کسی خواب میں پریوں کو اپنے ساتھ محو رقص دیکھ سکوں''...... عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا۔

''برخوردار۔ تم خوش قسمت ہو کہ دیو اور پریاں سب تم پر عاشق ہیں''...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ یہ کون سے دیو مجھ پر عاشق ہیں اور کون سی پریاں میرے لئے مچل رہی ہیں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''برخوردار۔ جولیا، روشی اور تھریسیا سب تمہاری چاہت میں مبتلا ہیں اور جوزف، رابرٹ اور جوانا جیسے قوی ہیکل دیو بھی تمہارے دیوانے ہیں''...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بھی ہنس پڑا۔

''اچھا مرشد۔ مجھے اجازت دیں یہ نہ ہو کہ کیپٹن حمید مجھ سے پریاں لینے پہنچ جائے کیونکہ پہلے بھی رابرٹ جیسا دیو ہر پری پر عاشق ہو جاتا ہے اور میں کسی اور عاشق مزاج کو برداشت نہیں کر سکتا ورنہ پریوں سے محروم ہو جاؤں گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی ہنس پڑا اور اللہ

حافظ کہہ کر فون بند کر دیا۔

''ہونہہ۔ کیسا احمق ہے جو ایک خواب سے ڈر گیا ہے''...... کرنل فریدی نے گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

کرنل فریدی چونکہ رات کو دیر سے سویا تھا اور صبح جلدی اٹھا تھا کیونکہ اس نے ایک چھوٹا سا کام کرنا تھا اور اب اسے نیند محسوس ہو رہی تھی اور چونکہ فراغت تھی اس لئے کرنل فریدی نے کتاب بند کی اور سو گیا۔

ہر طرف قبریں تھیں اور ان قبروں پر عمران اور جولیا خوفزدہ بھاگ رہے تھے اور کرنل فریدی نے دیکھا کہ وہ اور روزا بھی خوف سے ہر طرف بھاگ رہے ہیں اور ہولناک قبریں پھٹ رہی ہیں اور وہاں سے خوفناک عفریت نما مخلوق نکل رہی ہے اور ان چاروں کے پیچھے بھاگ رہی ہے اور جولیا اور روزا کا بہت برا حال ہے۔ یہاں تک کہ کرنل فریدی اور عمران بھی بہت ہراساں ہیں اور ان عفریتوں سے بچنے کے لئے ہر طرف بھاگ رہے ہیں لیکن یہاں ہر طرف خوف اور دہشت کا راج قائم تھا۔

کرنل فریدی نے دیکھا کہ یکلخت عمران اور جولیا کو جلتی مشعلیں لگتی ہیں اور بھک سے ان کا وجود جل جاتا ہے یہ منظر دیکھ کر کرنل فریدی اور روزا کے منہ سے بھیانک چیخیں نکلتی ہیں۔

''جولیا، عمران۔ کہاں ہو تم''...... کرنل فریدی نے زور سے چیخ کر کہا اور

اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھ کھل گئی۔ کرنل فریدی نے دیکھا کہ اس کا پورا وجود پسینے سے تر ہے۔

''ارے یہ کیا۔ میں نے بھی عمران کی طرح وہی بھیانک خواب دیکھا ہے لیکن یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ابھی تھوری دیر پہلے عمران نے مجھے جو خواب سنایا تھا وہ مجھے بھی خواب میں نظر آیا۔ آخر یہ سب کیا ہے''......کرنل فریدی نے حیرت سے خود کلامی کرتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور عمران کا نمبر ملانے لگا تا کہ اسے اپنا خواب سنا سکے لیکن پھر اس نے ہاتھ روک دیا کیونکہ کرنل فریدیؒ عمران کی طرح ایک خواب کو زیادہ اہمیت نہیں دینا چاہتا تھا۔ کرنل فریدی نے کچھ سوچ کر روزا کا نمبر ملایا تو تھوری دیر بعد روزا نے اپنا سیل فون اٹھالیا۔

''جی سر''......روزا کی باادب آواز سنائی دی۔

''ہارڈ اسٹون''......کرنل فریدی نے خشک لہجے میں کہا۔

''یس سر''......روزا کی آواز سنائی دی۔

''روزا کیا ہورہا ہے آج کل''......کرنل فریدی نے تھوڑا وقفہ دے کر پھر روزا سے خشک لہجے میں پوچھا۔

''کچھ نہیں سر۔ بس فراغت ہے اگر کوئی کیس شروع ہوگیا ہے تو بتائیں''......روزا نے بدستور ادب سے کہا۔

''ہاں۔ایک کیس شروع ہونے والا ہےاور میں تمہیں اور دیگر ممبران کو پھر کال کروں گا لیکن کیا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا''......کرنل فریدی نے پوچھا۔

''جی سر میری طبیعت تو ٹھیک ہےاور آپ مجھے جب آرڈر کریں گے میں تیار ہو جاؤں گی''......روزا نے ادب سے کہا۔

''ٹھیک ہے تمہیں کال کر دی جائے گی۔اوکے''......کرنل فریدی نے کہا اور کال بند کر دی۔

''یہ آخر کیسے ہوسکتا ہے کہ عمران جیسا براڈ مائنڈ مجھے کوئی بھیانک خواب سنائے اوراس کے بعد مجھے بھی اس سے ملتا جلتا بھیانک خواب آئے۔آخر یہ سب کیا ہے۔ خیر مجھے ایک خواب کی وجہ سے اتنی ٹینشن نہیں لینی چاہئے''......کرنل فریدی نے لمبی سانس لے کر کہا اور پھر ریک سے ایک کتاب اٹھا لی اور بیل دے کر اپنے ملازم کو بلا کر کپ چائے کا کہا اور پھر کتاب میں مشغول ہو گیا

****

''مالک کائنات نے کیا نظام بنایا ہے کہ جب بھوک بہت زیادہ بڑھ جائے تو پھر دال بھی مرغی کا مزہ دیتی ہےاور اگر پیٹ فل ہو تو مرغ مسلم بھی

مزہ نہیں دیتے لیکن یہاں کے کیسے ویٹر ہیں جنہوں نے ابھی تک ہماری ٹیبل پر برتن تک نہیں سجائے''......سلیمان نے منہ بنا کر ویٹروں کو غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ارے سلیمان۔ صبر کرو صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا خاک صبر کروں صاحب۔ اتنے زوروں کی بھوک لگی ہے اور آپ ہیں کہ مجھے بھوکا مارنے کے لئے یہاں لے آئے ہیں''......سلیمان نے بدستور منہ بنا کر جواب دیا تو عمران کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

''ارے سلیمان پاشا۔ اسی کا نام ہی تو صبر ہے''......عمران نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا۔

''یا باری تعالیٰ میری مدد فرما''......اس بار سلیمان نے اس دفعہ ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

''ارے پیارے کیا بات ہے۔ یہ اتنی ٹھنڈی سانس لے کر اللہ سے مدد کیوں مانگی جا رہی ہے''......عمران نے بدستور مزے لیتے ہوئے پوچھا۔

''صاحب۔ اتنی دیر ہو گئی ہے کہ ابھی تک ویٹر کھانا نہیں لایا۔ بھوک سے جان نکلی جا رہی ہے۔ اس سے اچھا تو میں فلیٹ میں ہی مونگ کی دال تیار کر کے کھا چکا ہوتا۔ کم سے کم پیٹ کے جہنم کی آگ تو بجھ چکی ہوتی''......سلیمان

نے منہ بنا کر جواب دیا۔

''ویسے تو بڑے بہادر بنے پھرتے ہو کہ میں تین تین دن کھائے پیئے بغیر گزارہ کر سکتا ہوں مگر اب آدھے گھنٹے کا انتظار بھی نہیں کر سکے۔ تمہاری ہمت جواب دے رہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''صاحب۔ اپنے فلیٹ کی اور بات ہے۔ دیس میں بھوک برداشت ہو جاتی ہے مگر پردیس میں بھوک بڑھ جاتی ہے''...... سلیمان نے بے زار لہجے میں جواب دیا۔ جیسے اسے کھانے سے پہلے بولنا ناگوار لگ رہا ہو۔

''ابے ہم اپنے فلیٹ سے صرف بیس منٹ کی ڈرائیو پر ہیں اور تو پردیسی بھی بن گیا''...... عمران نے حیرت سے آنکھیں مٹکائیں۔

''صاحب۔ آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ میں تو اکثر فلیٹ میں ہی کھانا کھاتا ہوں اس لئے یہ ہوٹل میرے لئے پردیس ہی ہوئے۔ ہاں آپ کے لئے ہوٹلوں کا کھانا معمول کی بات ہے''...... سلیمان نے کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے جواب دیا۔

عمران اور سلیمان اس وقت شیرٹن ہوٹل میں کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے۔ سلیمان چونکہ گاؤں گیا ہوا تھا اور کچھ دیر پہلے ہی فلیٹ پہنچا تھا اور چونکہ وہ تھکا ہوا تھا اس لئے عمران کھانا کھانے کے لئے سلیمان کو لے کر ہوٹل آ گیا تھا مگر ویٹر کو آرڈر دینے کے باوجود ابھی تک ویٹر نے کھانا سرو نہیں کیا تھا جس کی وجہ

سے سلیمان بھوک اور بے زاری کی وجہ سے ویٹر اور ہوٹل والوں کو کوسنے لگا۔

''صاحب۔ یہ جتنے بھی بڑے اور معروف ہوٹل ہیں ان میں پیسہ بھی بہت لگتا ہے اور کھانا بھی لیٹ ملتا ہے اس لئے میں سوپر فیاض صاحب سے کہہ کر ان بڑے ہوٹل والوں پر جرمانہ عائد کروں گا''......سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تمہارا سوپر پہلے بھی بہت بھتے وصول کرتا رہتا ہے سب بڑے ہوٹلوں سے اس لئے اس معاملے میں تیری دال نہیں گلے گی''......عمران نے سلیمان کی حالت دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔سلیمان چونکہ اس دفعہ کافی دن لگا کر گاؤں سے آیا تھا اس لئے عمران،سلیمان سے بحث اور تفریح کرنے کو ترس گیا تھا اس لئے عمران آج تفریح کے موڈ میں تھا اور سلیمان کو زچ کرنے کے لئے ویٹر کو آنکھ کے اشارے سے کھانا جلدی لانے سے منع کر دیا تھا۔ عمران نے اپنے خوفناک خواب کے بارے میں سوائے کرنل فریدی کے کسی سے کچھ شیئر نہیں کیا تھا۔

عمران چونکہ شیرٹن ہوٹل میں اکثر آتا رہتا تھا اس لئے یہاں کے تمام ویٹرز اس کی حماقتوں، فیاضیوں اور حرکتوں سے اچھی طرح واقف تھے اس لئے عمران کے اشارے کو دیکھ کر ویٹرز نے عمران اور سلیمان کی ٹیبل پر ابھی تک کھانے کے برتن نہیں سجائے تھے۔ گو عمران جانتا تھا کہ حماقتوں اور

دوسروں کو زچ کرنے میں سلیمان اس سے بھی دو قدم آگے ہے مگر عمران اپنی حماقتوں سے مجبور ہو کر کسی کو بھی زچ کرنے سے باز نہیں آتا تھا۔ سلیمان نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں تو اس نے محسوس کیا کہ جو لوگ ان کے بعد آئے تھے ویٹرز ان کو بھی کھانا سرو کر رہے تھے مگر کوئی ویٹر ان کی ٹیبل کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہیں کر رہا تھا۔ سلیمان سمجھ گیا کہ عمران اسے زچ کرنے کے لئے تفریح کے موڈ میں ہے تو سلیمان کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''صاحب۔ کیا اس ٹیبل پر ڈریکولا بیٹھا ہے جو تمام ویٹرز آپ کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہے ہیں''...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کرسی سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''ہائیں ہائیں۔ کیا مطلب ہے تمہارا''...... عمران نے اس کی باتیں سمجھ کر اسے آنکھیں دکھائیں۔

''وہ۔ وہ صاحب میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ''...... سلیمان عمران کا انداز دیکھ کر گڑبڑا گیا۔ ابھی سلیمان نے اتنا ہی کہا تھا کہ اس کی نظر ہال کے دروازے کی طرف تک گئیں جہاں سے جوزف، جوانا، رابرٹ اور ٹائیگر چاروں اکٹھے ہی بڑے دروازے سے ہال کے اندر داخل ہو رہے تھے۔ ان چاروں نے بھی عمران اور سلیمان کو دیکھ لیا تھا۔ اس لئے چاروں ان کی طرف بڑھے۔ چونکہ اس ہوٹل میں اکثر غیر ملکی بھی کھانا کھانے آتے رہتے تھے اس

لئے زیادہ تر گاہکوں نے ان کو سرسری نظروں سے دیکھا اور اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے۔ البتہ چند نئے گاہک جوزف اور جوانا جیسے قوی ہیکل نیگرو اور رابرٹ جیسے قوی ہیکل و دراز قد گورے کو دلچسپی سے دیکھنے لگے۔ چاروں سب سے بے نیاز ہو کر ان کی ٹیبل پر پہنچ گئے۔ ویٹرز چونکہ ان کو اچھی طرح جانتے تھے اس لئے فوراً چار کرسیاں عمران اور سلیمان کی ٹیبل کے ساتھ لگا دیں۔

''ارے جوزف۔ جوانا اور رابرٹ تم سب ہی رانا ہاؤس چھوڑ کر یہاں کیوں آ گئے''...... عمران نے حیرت سے پوچھا۔

''ماسٹر۔ رانا ہاؤس کو ہم سپیشل لاک لگا کر آئے ہیں۔ بس کھانا کھا کے پھر چلے جائیں گے''...... جوانا نے جواب دیا اور اس کے جواب میں جوزف نے دانت نکوس کر عمران کو دکھا دیئے۔

''ابے کالے گیدڑ۔ اپنا بھیڑیئے جیسا منہ بند کر کیونکہ اس ٹیبل پر آج بھوک ہڑتال ہے۔ تجھ بھینسے کو کچھ کھانے کو نہیں ملے گا''۔ سلیمان نے جوزف کو مسکراتا دیکھ کر فقرہ کسا۔ جوزف غصے سے سلیمان کو گھورنے لگا جس نے اسے دیکھتے ہی بکواس شروع کر دی تھی۔

''ارے۔ میرا بگ باس''...... رابرٹ زور سے بولا۔

''پیر و مرشد۔ آپ نے بڑے دنوں بعد زیارت کرائی ہے''۔ یہ کہہ کر

رابرٹ نے مسکراتے ہوئے سلیمان سے ہاتھ ملا کر اس کا ہاتھ چوم لیا اور پھر عمران سے ہاتھ ملانے پر ہی اکتفا کیا۔ رابرٹ کی یہ حرکت دیکھ کر سلیمان کا چہرہ خوشی سے پھول گیا اور وہ اکڑ کر بیٹھ گیا۔ جوانا بھی مسکرانے لگا البتہ جوزف نے ناگواری سے منہ بنالیا۔ٹائیگر کا چہرہ البتہ سنجیدہ ہی رہا۔

''ابے گورے پٹھے۔اس باورچی کو تو نے عقیدت کے ساتھ سو سلام کئے اور مجھے صرف خالی سلام کیا''......عمران نے رابرٹ کی طرف دیکھ کر حیرت سے آنکھیں مٹکائیں۔

''باس۔بات دراصل یہ ہے کہ بگ کے معنی بڑا ہوتا ہے اور ظاہری سی بات ہے ایک ہونہار شاگرد اپنے بڑے استاد کی زیادہ تعظیم کرتا ہے''...... رابرٹ نے بدستور مسکراتے ہوئے ڈھٹائی پن سے اپنا فلسفہ پیش کیا۔ سلیمان نے بھی مسکرا کر رابرٹ کے کندھے پر تھپکی دے دی۔

''دیکھو رابرٹ۔تم باس کے سامنے اس کام چور باورچی کی تعریف مت کیا کرو''......جوزف نے ناگواری سے کہا۔

''میں بڑے استاد محترم کے سامنے چھوٹے استاد کی تعریف کیسے کر سکتا ہوں۔ یہ ادب اور قانون کی توہین ہو گی''...... رابرٹ نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ایک جھانپڑ لگانا اس باورچی کو تو اس دیوار سے جا چپکے گا''۔جوزف نے

سلیمان کی طرف اشارہ کر کے ہاتھ نچا کر کہا۔

''اے کالئے۔ تیرے خوفناک منہ کی طرح تیرا دل بھی اور زبان بھی کالی ہے۔ صاحب تم سب کے لڑائی کے استاد ہیں اور میں اپنے ہونہار شاگرد کا پڑھائی کا استاد ہوں''...... سلیمان نے جوزف کو آنکھیں دکھاتے ہوئے جواب دیا تو رابرٹ نے بھی مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔ خشک مزاج ٹائیگر کا چہرہ بدستور سپاٹ تھا جیسے اسے مسکرانا آتا ہی نہ ہو البتہ جوانا بدستور مسکراتے ہوئے عمران، جوزف، رابرٹ اور سلیمان کی باتوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ جوانا جانتا تھا کہ حماقتوں میں سلیمان، عمران سے بھی دو ہاتھ آگے ہے اس لئے زندہ دل اور عاشق مزاج رابرٹ، سلیمان کے ساتھ مل جاتا ہے۔

''اے لعنت ہے تجھ پر۔ تو عشق معشوقی اور لڑکیاں تاکنے کے گر کو پڑھائی کہتا ہے۔ میں جانتا ہوں تیری پڑھائی کا لیکچر قاسم کی فل فلوٹی سے شروع ہوتا ہے اور بابا رستم کی میٹھی آنکھ پر ختم ہوتا ہے''۔ عمران نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

''صاحب۔ آپ یہ بات کہہ کر لازوال عاشقوں لیلیٰ مجنوں، شیریں فرہاد، راول جگنی، سوہنی مہینوال کی توہین کر رہے ہیں۔ ان بے چاروں کی روحوں کو تکلیف پہنچے گی''...... سلیمان نے نیا فلسفہ پیش کیا۔

''بگ باس۔ اس دور میں بھی عشق کی بڑی بڑی داستانیں مشہور ہیں۔

اگر آپ حکم دیں تو میں کچھ عرض کروں“ ...... رابرٹ نے بڑی انکساری سے شرارت سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

”افسوس کہ اس دور کے مرد عاشق پتھر دل ہیں اور ان کی ظالم مگر معمولی محبوبائیں ان کے فراق میں تڑپ رہی ہیں جیسا کہ ٹائیگر، روزی راسکل، عمران، تھریسیا عرف ٹی تھری بی، کرنل فریدی و نانوتا اور ڈاکٹر سائمن و رینا مونڈارے عرف ڈائمنڈ بیوٹی وغیرہ“۔ رابرٹ نے تسلی سے جواب دیا۔

”مگر رابرٹ آج کے عشق کی داستانیں ہیں تو پھر طبلے ہی بجیں گے اور سر ہی پھوٹیں گے“ ...... جوانا نے ہنستے ہوئے پہلی دفعہ بولنے میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔

”ہائے۔ بس کر جوانا ان پتھر دل عاشقوں کو دیکھ کر دل کرتا ہے ان چاروں بے چاری حسیناؤں کے زخمی دلوں کو مرہم لگا کر اپنے سینے کے ساتھ لگا لوں“ ...... رابرٹ نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر ہائے کو لمبا کرتے ہوئے ٹھیٹھ عاشقوں کی طرح کہا۔

”اے گورے پٹھے۔ پھر تو یک نہ شد چار چار سے عشق کرنے چل پڑا ہے۔ یہ چاروں دنیا کی شاطر ترین لڑکیاں ہیں۔ ان میں سے ایک بھی تجھے مل گئی تو تیری درگت بنا دے گی“ ...... عمران نے حیرت سے کہا۔

”یار رابرٹ۔ بے غیرت نہ بن تو روزی راسکل کو ان تینوں کے ساتھ

شامل نہ کر کہ آخر روزی راسکل ہماری ہونے والی بھابی ہے“ ......آج جوانا موڈ میں تھا اس لئے اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہار میں بے غیرت نہیں ہوں۔ میں اس پتھر دل ٹائیگر کو غیرت دلانے کی کوشش کرتا ہوں مگر اسے غیرت آتی ہی نہیں کہ ہم اس کی ہونے والی جورو کو بھگا کر لے جانے کا پروگرام بنا رہے ہیں“ ...... رابرٹ نے مسکراتے ہوئے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے فقرہ کسا۔

”بے شک۔ لے جاؤ بھگا کر مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے“۔ پہلی دفعہ ٹائیگر نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس دوران ویٹر نے کھانا سرو کر دیا کیونکہ عمران نے ویٹر کو اشارہ کر دیا تھا۔

”ہت تیرے کی۔ ابے تو نے میرے شاگروں کی ساری محنت پر پانی پھیر دیا“ ......عمران نے اپنی پلیٹ میں سالن ڈالتے ہوئے ٹائیگر کی طرف دیکھا۔

”باس۔ ہم سب آپ کے شاگرد ہیں اس لئے جب آپ کی مس جولیا سے، اوہ نہیں سوری مس تھریسیا سے شادی ہو جائے گی اس کے بعد میں کچھ سوچ سکتا ہوں“ ......ٹائیگر نے سعادت مندی سے جواب دیا تو سب مسکرا دیئے اور عمران بھی مسکراتے ہوئے اپنا سر کھجانے لگا۔

”ہائے مس جولیا“ ...... رابرٹ نے بھی مسکراتے ہوئے اپنے سینے پر

ہاتھ رکھ کر کہا۔

''ابے۔ ہر حسین لڑکی کے ذکر پر تیرا ہاتھ سینے کی طرف کیوں پہنچ جاتا ہے''......عمران نے آنکھیں دکھاتے ہوئے غصے سے کہا۔

''یار رابرٹ۔تو نے بے غیرتی کی حد کر دی۔تو نے اپنے باس کی مس جولیا کو بھی نہیں چھوڑا''......جوزف نے حیرت سے کہا۔

''ابے کالے ریچھ۔عورت ذات کے مقابلے میں تیرے دل میں بھس بھرا ہوا ہے۔ابے صاحب تو مس جولیا سے کبھی دل کی بات کرتے ہی نہیں ہیں اس لئے شاگرد اپنے استاد کی کمی کو پورا کر رہے ہیں''......سلیمان نے کھانا کھاتے ہوئے رابرٹ کے بولنے سے پہلے ہانک لگائی۔

''دیکھ سلیمان۔تو بار بار میرا نام بگاڑ رہا ہے۔اگر اب تم نے میرا نام بگاڑا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا اور رابرٹ جو تیرا شاگرد بنا ہوا ہے مس جولیا کیا ہر حسین لڑکی کو دیکھ کر اس کا دل ڈولنے لگتا ہے''...... جوزف نے غصے سے سلیمان کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

''کھڑے ہو کر اس ٹیبل پر مرغا بن جاؤ۔تم دونوں استاد شاگرد جب بھی آپس میں ملتے ہو عشق، پیار اور محبت کا ہی موضوع چھیڑ دیتے ہو''......عمران نے مصنوعی غصے سے دونوں کو ڈانٹا۔عمران جانتا تھا کہ زندہ دل اور عاشق مزاج رابرٹ جب بھی سلیمان سے ملتا ہے اس کی طرفداری کر کے لطف

اندوز ہوتا ہے اور سلیمان بھی خاص کر جوزف کی موجودگی میں حد سے زیادہ رابرٹ کی طرفداری کرتا ہے اور جوزف سے اسے خداواسطے کا بیر تھا۔

''بب۔ بب۔ باس یہ زیادتی ہے۔ ہم یہاں مرغا بننے نہیں مرغا کھانے آئے ہیں اس لئے یہ فول ہے''...... رابرٹ نے ڈھٹائی پن سے جواب دیا اور کھانے میں مشغول ہو گیا۔

''صاحب۔ آپ نے تو شادی نہ کرنے کی قسم کھا رکھی ہے ہم استاد شاگرد پر تو رحم کریں۔ آخر کب تک ہم دونوں کنوارے رہیں گے''...... سلیمان نے کہا۔

''رابرٹ کا تو مجھے پتہ نہیں ہے البتہ تو کنوارہ ہی رہے گا''۔ جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ابے او کالے کوے۔ شکل اچھی نہ ہو تو منہ سے تو اچھے الفاظ نکالا کر۔ ایک تو کالے رنگت والوں کی زبان بھی کالی ہوتی ہے''۔ سلیمان نے غصے سے جوزف کو دیکھ کر کہا۔ پھر اسے فوراً ہی خیال آ گیا کہ جوانا بھی کالا یعنی نیگرو ہے کہیں اس بات پر جوانا ناراض نہ ہو جائے اس لئے فوراً بولا۔

''سوری مسٹر جوانا۔ میرا اشارہ آپ نہیں اس لئے آپ ناراض نہ ہونا۔ میں کالی زبان صرف اس افریقی سیاہ بھینسے کو کہہ رہا ہوں''...... سلیمان نے فوراً بات بنائی تو جوزف غصے سے سلیمان کو گھورنے لگا۔

''نہیں سلیمان صاحب۔ میں آپ کی بات سے ناراض نہیں ہوں''...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہائیں۔ ہائیں۔ رابرٹ کے بعد اب یہ باورچی تیرا بھی صاحب بن گیا''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔ حیرت سے اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ سلیمان چوڑا ہو گیا البتہ جوزف قہر آلود نگاہوں سے رابرٹ اور جوانا کو گھورنے لگا جو عمران کی طرف داری کی بجائے اس کے حریف خاص سلیمان سے مل گئے تھے۔

''ماسٹر۔ بات دراصل یہ ہے کہ آخر کو رابرٹ اور میں ایک ہی ملک ایکریمیا کے باسی رہ چکے ہیں۔ چونکہ جوزف اور ٹائیگر آپ کی طرف ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ ایک ہی ملک کے باسی ہونے کے ناطے میں رابرٹ اور اس کے معروف بگ باس کی طرف داری کروں تا کہ حساب برابر ہو جائے''...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آہ۔ کیا وقت آ گیا ہے۔ ہماری ہی مرغی ہمیں ہی میاؤں کہنے لگی''...... عمران نے حماقت سے ٹھنڈی سانس لے کر محاورے کو بگاڑتے ہوئے کہا۔ عمران سمجھ چکا تھا کہ چرب زبان سلیمان اور عاشق مزاج رابرٹ کے ساتھ مل کر جوانا بھی آج تفریح کے موڈ میں آ گیا ہے۔ ٹائیگر کا چہرہ تو سنجیدہ تھا مگر جوزف جو عمران کے اشارے پر اپنی جان بھی لٹا سکتا تھا قہر آلود نگاہوں سے

سلیمان کو گھورنے لگا کیونکہ سلیمان کی وجہ سے اس کے دونوں دوست رابرٹ کے بعد اب جوانا بھی سلیمان کی طرف داری کرنے لگا تھا۔ جوزف کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سلیمان کو کچا ہی چبا جائے۔

''دیکھ شب دیجور کی اولاد۔ مجھے اس طرح نہ دیکھ ورنہ میں ایک مکا مار کر تیری بتیسی توڑ دوں گا''......سلیمان نے دھونس جمائی۔

''دیکھ بد بخت باورچی۔ مجھ پر دھونس نہ جما ورنہ میرا ایک مکا ہی تجھے ہسپتال کی سیر کرا دے گا''......جوزف غصے سے بولا۔

''واہ۔ ہسپتال کی سیر۔ کبھی شکل دیکھی ہے آئینے میں۔ میرے ایک جھانپڑ سے تو کرسی سمیت زمین میں دفن ہو جائے گا''......سلیمان نے ہاتھ نچا کر کہا۔

''دیکھ باورچی کے تخم۔ میں باس کا خیال کر رہا ہوں ورنہ میرے سامنے تیری اوقات ہی کیا ہے۔ میں جوزف دی گریٹ جنگلوں کا پرنس ہوں''...... جوزف نے فخر سے کہا۔

''دیکھ کالئے۔ میں آل پاکیشیا باورچیوں کا پرنس ہوں۔ اگر میں نے حکم دیا تو تمام ہوٹلوں کے باورچی تجھے کھانا کھلانے تو دور کی بات کھانا دکھائیں گے بھی نہیں پھر جنگل کے پرنس۔ اوہ سوری۔ جنگل کے کالے بھوت کو جانوروں کی تمام گھاس ہی کھانے کو ملے گی''......سلیمان نے پھر دھونس

جماتے ہوئے کہا۔

''دیکھ منحوس باورچی۔ میرا نام بار بار مت بگاڑ ورنہ میں جوزف دی گریٹ تجھے چیر کر رکھ دوں گا''...... جوزف بار بار اپنے نام کی مٹی پلید ہوتے دیکھ کر غصے سے بولا۔

عمران ہونقوں کی مانند حیرت سے ان دونوں کی طرف دیکھنے لگا جس کی سدا سے کبھی نہیں بنتی تھی۔ رابرٹ اور جوانا بھی مسکراتے ہوئے ان دونوں کی نوک جھونک سے محظوظ ہو رہے تھے۔

''دیکھ کالے گیدڑ۔ اگر تو نے آغا سلیمان پاشا دی گریٹ سے پنگا لیا تو میں افریقہ کی نیلی جھیل کی سرخ دلدل کی بدروح کو بلا لوں گا جو گدھوں کے گھونسلے میں انڈے بھی دے دے گی''۔ سلیمان نے چہرے کو خوفناک بناتے ہوئے کہا۔

''فار گاڈ سیک۔ باس اسے کہیں کہ یہ ایسی منحوس باتیں نہ کرے ورنہ تباہی اور بربادی شروع ہو جائے گی اور سرخ دلدل سے کالی دنیا کے دروازے کھل جائیں گے۔ پھر ہر طرف خوف کا راج ہوگا اور خون کی بارش شروع ہو جائے گی''...... جوزف نے خوف زدہ ہو کر کانپتے ہوئے کہا۔ رابرٹ اور جوانا، جوزف کی یہ حالت دیکھ کر ہنسنے لگے۔

''ماسٹر جوزف نے تو آج تو ہم پرستی کی حد کر دی''...... جوانا نے عمران

سے کہا۔

''نہیں باس۔ رابرٹ اور جوزف نہیں جانتے کہ سلیمان بہت خوفناک باتیں کر رہا ہے''...... جوزف نے بدستور خوفزدہ لہجے میں کہا۔اس سے پہلے کہ کوئی اور کچھ بولتا عمران کے سیل فون پر کال وصول ہوئی۔عمران نے ٹشو سے ہاتھ صاف کر کے جیب سے سیل فون نکال کر دیکھا تو سکرین پر ایکسٹو کے الفاظ درج تھے۔

''جی سر۔فرمائیں۔یہ بندہ ناچیز آپ کے لئے کیا کر سکتا ہے''......عمران نے حماقت سے کہا۔

''عمران۔جولیا اپنے فلیٹ سے غائب ہو چکی ہے۔صفدر نے بتایا ہے کہ جولیا کا بیڈ روم مکمل طور پر جلا ہوا ہے مگر جولیا پراسرار طور پر غائب ہے اس کا کوئی پتہ نہیں چل رہا''...... دوسری طرف سے بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران اکیلا نہیں ہے اس لئے اس نے ایکسٹو کے مخصوص انداز میں سختی سے کہا۔

''مگر چیف۔ جولیا کا بیڈ روم کیسے جل گیا اور جولیا کیسے اغوا ہو گئی''...... جولیا کے اغوا کا سن کر عمران سنجیدہ ہو گیا۔ پریشانی اس کے چہرے پر عیاں ہو گئی تھی۔

''میں نے دیگر ممبران کو کال کر دی ہے اور تم بھی فوراً دانش منزل پہنچو''......بلیک زیرو نے ایکسٹو کی مخصوص آواز میں کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔

''رابرٹ، جوزف اور جوانا۔تم لوگ فی الحال رانا ہاؤس پہنچو ابھی میں دانش منزل جا رہا ہوں۔ اگر تم لوگوں کی ضرورت محسوس ہوئی تو میں تمہیں کال کرلوں گا''......عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

عمران کو سنجیدہ دیکھ کر باقی سب بھی سنجیدہ ہو گئے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

عمران نے جلدی سے بل ادا کیا اور بلیک زیرو سے ملنے کے لئے فوراً دانش منزل روانہ ہو گیا۔

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

آج کل حیرت انگیز طور پر قاسم اور انسپکٹر آصف کی دوستی عروج پر تھی اور دونوں اکٹھے ہی ایک ساتھ مختلف ہوٹلوں میں نظر آ رہے تھے۔ دراصل یہ دوستی کیپٹن حمید اور انور نے کرائی تھی۔حمید نے قاسم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کی ایک زبردست فل فلوٹی سے ملاقات کرائے گا اور انور نے آصف

سے وعدہ کر رکھا تھا۔ وہ ایک زبردست کیس میں اس کی رہنمائی کرے گا جس سے اس کا نام کافرستان میں ادب سے لیا جائے گا۔اس طرح حمید اور انور کے وارے نیارے تھے کیونکہ کھانے کا بل قاسم اور آصف ادا کرتے تھے اور یہ دونوں مفت کھانے کے مزے لے رہے تھے۔

آج بھی یہ چاروں ایک معروف ہوٹل میں بیٹھے تھے اور رشیدہ بھی ان کے ہمراہ تھی۔ویٹر نے کھانا سرو کر دیا تھا اور پانچوں کھانا کھانے میں مصروف تھے۔

''یہ لیں۔آسپ بھائی یہ سالت بجوت کا مجے دار ہے''...... قاسم نے مسکراتے ہوئے سالن کا ڈونگا آصف کو پیش کیا۔آصف نے بھی مسکراتے ہوئے سالن کا ڈونگا قاسم کے ہاتھ سے لے لیا۔

''قاسم۔آج تو تم نے بہت اچھا لباس پہن رکھا ہے اور اس لباس میں بہت اچھے لگ رہے ہو''......رشیدہ نے شرارت سے مسکراتے ہوئے قاسم کو مکھن لگایا۔

''سکریہ سکریہ۔مش رشیدہ۔مائیں بچپن سے ہی ایسا کھوبصورت ہوں۔ وائسے آپ بھی بجوت کھوبصورت ہیں''۔قاسم نے ہنستے ہوئے کہا۔رشیدہ کے منہ سے اپنی تعریف سن کر اس کی ہی ہی سٹارٹ ہوگئی۔آصف نے ناگواری سے قاسم کو دیکھا مگر حمید، انور اور رشیدہ کی موجودگی کی وجہ سے

خاموش ہی رہا۔ دراصل قاسم کی یہی ہنسی آصف کو اچھی نہیں لگتی تھی مگر اس نے ان تینوں کی موجودگی میں اپنی ناگواری کا اظہار نہ کیا۔

''ویسے آصف ۔ روزا تمہاری بہت تعریف کر رہی تھی کیونکہ گزشتہ چند مہمات میں تم نے جو کارنامے انجام دے رکھے ہیں۔اس سے روزا تم سے بہت متاثر ہے''......انور نے کھانے پر ہاتھ صاف کرتے ہوئے انور کی خوشامد کی۔

''مجھ جیسے عظیم پولیس افسر کی تعریف تو ہر کوئی کرتا ہے اور میں ہونہار افسر تو ہوں ہی تعریف کے قابل مگر پھر بھی آپ لوگ میری طرف سے مس روزا کو شکریہ کہہ دینا''......آصف نے گردن اکڑا کر فخر سے کہا۔

''ہمارے آسپ بھیا بحوت بہادر مہادر ہائیں۔ کاپھرستان کے بڑے بڑے مجرم ان سے ڈرتے ہائیں''......قاسم نے بھی ہنستے ہوئے آصف کی خوشامد کی۔

''ویسے قاسم۔ انسپکٹر ریکھا تمہاری بہت تعریف کر رہی تھی کیونکہ کافی مہمات میں تم نے بھی بہت بہادری دکھائی تھی''...... انور نے مسکراتے ہوئے مکھن لگایا۔

''اچھا۔مش پولیش والی آئے سا کہہ رہی تھیں۔وہ کھد بحوت کھوبصورت اور تگڑی فل فلوٹی ہائیں۔میری طرف سے آپھ سب مش ریکھا کو سکریہ مکریہ

کر دینا“ ......قاسم نے خوشی سے گردن اکڑا کر کہا اور اس کی ہی ہی دوبارہ سٹارٹ ہوگئی۔ انسپکٹر آصف نے ناگواری سے قاسم کو دیکھا مگر خاموش ہی رہا۔

”ویسے قاسم بھائی۔ آپ بہت اچھے ہیں۔ ہر فل فلوٹی آپ کو چاہتی ہے“......رشیدہ نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ بھائی وائی کس کو بولا“ ......قاسم زور سے گرجا۔ رشیدہ کی بات سن اس کی ہنسی کو بریک لگ گئی۔ ہوٹل کے فلور میں بیٹھے ہوئے لوگ حیرت سے اس گوشت کے پہاڑ کو دیکھنے لگے۔

”وہ بات دراصل یہ ہے کہ بھائی میں نے نہیں۔ انسپکٹر ریکھا نے مجھے کہا تھا کہ قاسم بھائی کو میرا اسلام دے دینا“ ......قاسم کی ذہنی رو بھکنے پر رشیدہ نے نئی کہانی گھڑی۔

”قاسم۔ دراصل بات یہ ہے کہ وہ تم سے پیار کرتی ہے۔ مگر ہریش نے انسپکٹر ریکھا کو منع کیا ہوا ہے کہ قاسم کو بھائی کہا کرو کیونکہ ہریش خود انسپکٹر ریکھا کو پسند کرتا ہے۔ چونکہ ہریش ماضی میں کافرستان کی انڈر ورلڈ کا غنڈہ رہ چکا ہے اس لئے انسپکٹر ریکھا ہریش سے ڈرتی ہے“ ......کیپٹن حمید نے بھی مسکراتے ہوئے قاسم کو ٹھنڈا کیا۔

”مائیں مش ریکھا کی کھاطر ہریش کا کھون کر دوں گا“۔ قاسم زور سے

میز پر مکا مارتے ہوئے زور سے دھاڑا۔

''نہیں۔نہیں۔ایسا مت کرنا۔اگر تم نے ہریش کا خون کر دیا تو کرنل صاحب تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔کیونکہ ہریش کرنل صاحب کا خاص بندہ ہے۔کیا تم کرنل صاحب کا مقابلہ کر لو گے''......انور نے قاسم کو ڈراتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔مائیں کرنل صاحب سے مقابلہ وقابلہ نہیں کر سکتا''۔قاسم نے ڈرتے ہوئے کہا۔کرنل فریدی کا نام سن کر اس کا سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

''ویسے آصف۔اگر تم چاہو تو اکیڈیمی لڑکی روزا تمہاری سیکرٹری بن سکتی ہے۔روزا کرنل فریدی کے ڈر سے تمہاری طرفداری نہیں کرتی ورنہ وہ تم سے متاثر ہو چکی ہے''......کیپٹن حمید نے سفید جھوٹ بولتے ہوئے کہا مگر آصف بھی اچھی طرح سمجھ رہا تھا کہ کیپٹن حمید اس کی خوشامد کر رہا ہے۔روزا خشک مزاج لڑکی تھی وہ کیپٹن حمید جیسے عاشق مزاج کو گھاس تک نہیں ڈالتی اس کو خاک لفٹ کرائے گی مگر آصف نے کیپٹن حمید کو کچھ نہ کہا کیونکہ وہ انور اور کیپٹن حمید سے دوستی کرنے پر مجبور تھا۔کیونکہ یہ دونوں چند کیسز میں اس کی رہنمائی کر چکے تھے مگر اس سے کہیں زیادہ اس سے پیسے بٹور اور مختلف کلبوں میں کھانا کھا چکے تھے اور اسی طرح کیپٹن حمید چند بار قاسم کی ملاقات حسین

لڑکیوں سے کرا چکا تھا اور قاسم بھی کیپٹن حمید اور انور سے دوستی کرنے پر مجبور تھا۔

''ویسے قاسم۔ اکیڈیمی لڑکی روزا تمہاری بھی تعریف کر رہی تھی۔ کیونکہ اکثر مہمات میں تم نے بھی کارنامے انجام دے رکھے ہیں...... رشیدہ نے بدستور مسکراتے ہوئے قاسم کی تعریف کی۔

''مائیں بچپن سے ہی بہادر مہادر ہوں''...... رشیدہ کی بات سن کر قاسم کی ہی ہی سٹارٹ ہوگئی۔

''منہ بند کر ورنہ مکھی تیرے منہ میں چلی جائے گی''...... آصف نے ناگواری سے کہا۔ قاسم کی ہنسی سے آخر کار اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔

''کک۔ کیا''...... قاسم نے گھبرا کر کہا اور منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ جیسے واقعی اس کے منہ میں مکھی چلی جائے گی۔ قاسم کی یہ حرکت دیکھ کر حمید، انور اور رشیدہ مسکرانے لگے۔

''حمید۔ تم کب میری ملاقات روزا سے کرا رہے ہو''...... انسپکٹر آصف نے حمید سے پوچھا۔

''مش روجا سے مائیں دوشتی کروں غا''...... اچانک قاسم پھر زور سے دھاڑا۔

''موٹے۔ حرام خور اپنی اوقات دیکھی ہے تم نے۔ تجھے تو حسین لڑکیاں

دیکھتے ہی تھپڑ ماریں گی'' ......آصف نے ناگواری سے کہا۔قاسم کی دھمکی نے اس کا موڈ مزید خراب کر دیا تھا۔

''حرام کھور ہو گا تو۔ کھد تیرا کھاندان'' ...... قاسم غصے سے کرسی سے کھڑے ہوتے دھاڑا۔

''ارے قاسم۔ یہ تو آصف نے بڑی اچھی بات کی ہے کیونکہ آخر تمہارا دوست بابا رستم بھی تو حسین لڑکیوں سے اسی طرح محبت وصول کرتا ہے'' ......حمید نے فوراً قاسم کا ہاتھ پکڑ کر اسے تسلی دی۔

''ہاں یہ تو بحوت اچھی بات ہے۔ ماپھ کرنا آسپ بھیا مائیں جرا گھسے میں آ گیا تھا'' ......قاسم نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کی ذہنی رو ٹھیک ہو گئی

''تو پھر یہ فیصلہ ہو گیا کہ روزا کی دوستی میں آصف سے کراؤں گا'' ...... حمید نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ مِش روجا سے مائیں دوشتی کروں غا آسپ بھائی مش پولیش والی اور مش رشیدہ کو اپنی سیکٹری میکٹری بنالیں'' ......قاسم نے پھر میز پر مکا مارتے ہوئے اپنا فیصلہ صادر کیا۔

''دیکھ موٹے حرام خور۔ میں جو فیصلہ کرتا ہوں اس پر عمل بھی ضرور کرتا ہوں لہٰذا بہتر یہ ہے کہ تم اپنے فیصلے سے دستبردار ہو جاؤ'' ......آصف نے بھی غصے سے اپنا فیصلہ سنایا۔

''حرام کھور۔ مائیں تیزی ٹانگیں توڑ دوں غا''......قاسم بھی آصف کو گالی دینے پر بگڑ گیا اور اس کی ذہنی رو پھر بہک گئی۔

''دیکھ موٹے۔ میں تجھے جیل کی ہوا کھلا دوں گا اگر تو نے مجھ پر رعب جمانے کی کوشش کی تو''......آصف نے بھی غصے سے میز پر مکا مارتے ہوئے کہا۔ فلور میں بیٹھے سبھی لوگ حیرت سے ان دونوں کو دیکھنے لگے۔

''واہ۔ بڑے آئے جیل کی ہوا کھلانے والے اپنے قرنل صاحیب تیری درغت ورغت بنا دیں گے۔ مائیں جانتا ہوں تو حرام کھور اپنے قرنل صاحیب سے ڈرتا ہائے''......قاسم نے بھی بدستور غصے سے جواب دیا۔

''کرنل سے ڈرتی ہے میری جوتی لہٰذا تم مجھے کرنل فریدی کے طعنے مت دیا کرو ورنہ کبھی تیرا یہ حرام کا پلا ہوا موٹا بدن مجھ سے خوب پٹے گا''...... آصف نے بگڑتے ہوئے کہا۔ چونکہ قاسم نے اسے کرنل فریدی کا طعنہ دیا تھا اور کرنل فریدی سے خار کھانے کی وجہ سے آصف بھی بگڑ گیا تھا۔ ان دونوں کی دوستی کا آغاز جس سلام دعا سے ہوا تھا اب اس کا انجام گالیوں سے ہو رہا تھا۔ حمید، انور اور رشیدہ ہونقوں کی مانند ان دونوں کو لڑتا دیکھنے لگے جو خشک مزاج روزا کی خاطر ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے تھے۔

''ارے آصف اور قاسم۔ تم دونوں بلا وجہ آپس میں لڑ رہے ہو۔ بات دراصل یہ ہے کہ روزا بہت خشک مزاج لڑکی ہے۔ میں مانتا ہوں کہ وہ

ایکریمی لڑکی بے پناہ حسین ہے مگر وہ پتھر دل لڑکی اور کسی کو خاطر میں نہیں لاتی لہٰذا تم دونوں روزا کو اس کے حال پر چھوڑ دو‘‘ ...... انور نے ان دونوں کو سمجھانے کی کوشش کی۔

’’بس بس۔ اس کی زیادہ تعریف مت کرو۔ میں جانتی ہوں کہ روزا کتنی خوبصورت ہے‘‘ ...... انور کے منہ سے روزا کی تعریف سن کر رشیدہ نے ناگواری سے کہا۔ جیسے اسے اچھا نہ لگا ہو۔

’’میں نے صرف حقیقت بیان کی ہے۔ مجھے کسی لڑکی سے دوستی کرنے کا شوق نہیں ہے اور ویسے بھی روزا صرف کرنل صاحب کو چاہتی ہے جو اس کی طرح خشک مزاج کے ہیں اور دوسری بات یہ کہ تم مجھ پر اپنا رعب مت جھاڑا کرو ورنہ کسی دن مجھ سے خوب پٹو گی‘‘ ......انور نے رشیدہ کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

’’جب بھی تم کوئی غلطی کرو گے میں تمہیں ضرور ٹوکوں گی۔ سمجھے‘‘...... رشیدہ نے بھی غصے سے انور کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

’’دیکھو میں پھر کہتا ہوں کہ مجھے لڑکیوں سے دوستی کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ بس ایک تم ہی ہو جو ہر وقت میرا سر کھانے کے لئے میرے ساتھ نتھی ہو۔ چونکہ تم بھی میری طرح کرائم رپورٹر ہو اس لئے تمہیں برداشت کرتا رہتا ہوں ورنہ کب کا تمہارا سر پھوڑ چکا ہوتا‘‘ ......انور بھی جرح پر اتر آیا۔

''دیکھو۔ میں تمہاری آفس پارٹنر ہوں کوئی ملازمہ نہیں جو ہر وقت مجھ پر رعب جمانے کی کوشش کرتے ہو۔تمہاری طرح میں بھی کرنل صاحب کی شاگرد ہوں۔ اگر کبھی موقع ملا تو تمہاری درگت بنا کر رکھ دوں گی۔ لہٰذا مجھ سے مت الجھا کرو''......رشیدہ غصے سے انور پر برس پڑی۔ قاسم اور آصف اپنی لڑائی چھوڑ کر ہونقوں کی مانند انور اور رشیدہ کی نوک جھونک دیکھنے لگے جن کی آپس میں شدید محبت ہونے کے باوجود اکثر آپس میں لڑائی رہتی تھی۔

''دیکھو رشیدہ کی بچی۔ میرا ایک ہی تھپڑ تمہارے ہوش ٹھکانے لگا دے گا۔ لہٰذا مجھ سے مت الجھا کرو''......انور نے میز پر غصے سے مکا مارتے ہوئے کہا۔

''واہ بڑے آئے ہوش ٹھکانے لگانے والے۔ میں تمہاری ایسی درگت بناؤں گی کہ ساری زندگی زخم چاٹتے رہو گے''......رشیدہ نے بھی غصے سے کہا۔

''چلو۔ اب تم دونوں کی کسر باقی تھی کہ پورے ہوٹل والوں کے سامنے تماشہ بننے کے لئے آصف اور قاسم کی لڑائی کم تھی جو تم دونوں شروع ہو گئے۔ یار کبھی تو تم دونوں نہ بھی لڑا جھگڑا کرو۔ ابھی تو تم دونوں کی شادی بھی نہیں ہوئی۔ معلوم نہیں شادی کے بعد کیا حال ہو گا''......اس سے پہلے کہ انور کچھ بولتا حمید نے ان دونوں کو سمجھاتے ہوئے مشورہ دیا۔

''اگر اب اس چمرخ انور نے مش رشیدہ کو کچھ وچھ کہا تو مائیں اش کی درغت بنا دوں غا'' ...... دفعتاً قاسم نے رشیدہ کی طرف داری کرتے ہوئے غصے سے انور کی طرف دیکھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''بیٹھ جاؤ قاسم۔ اگر اب تم نے رشیدہ کی طرف داری کی تو میں تمہارے باپ سیٹھ عاصم کو تمہاری شکایت لگا دوں گا کہ تم شادی شدہ ہونے کے باوجود دوسری لڑکیوں سے دوستی کرتے پھرتے ہو۔ پھر جو کوڑے سے تمہارا حشر ہو گا وہ تم اچھی طرح جانتے ہو''۔ قاسم کے تیور دیکھ کر انور نے فوراً کہا۔

''ہی ہی ہی۔ ارے مائیں تو آپ سے مجاق کر رہا تھا انور بھیا'' ...... قاسم نے پھیکی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔ اپنے باپ کی دھمکی کا سن کر خوف سے قاسم کا چہرہ زرد ہو گیا کیونکہ جب بھی قاسم کی طرف سے کوئی غلط اطلاع اس کے باپ کو ملتی تھی تو قاسم کا والد سیٹھ عاصم کوڑے سے اس کی پٹائی کرتا تھا جس سے قاسم کی روح تک لرز جاتی تھی۔ قاسم خاموشی سے کسی شریف بچے کی طرح منہ پر انگلی رکھ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کا یہ انداز دیکھ کر آصف بھی مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔ کیپٹن حمید، انور اور رشیدہ تو قاسم کے اس انداز کو دیکھ کر ہنسنے لگے۔

''یار۔ آخر تم دونوں کو کیا ہو جاتا ہے۔ اچھا بھلا اکٹھے رہتے ہو مگر پھر بھی لڑائی سے باز نہیں آتے'' ...... کیپٹن حمید نے پھر انور اور رشیدہ کو سمجھانے کی

کوشش کی مگراس سے پہلے کہ انور یا رشیدہ کیپٹن حمید کی بات کا جواب دیتے اچانک کیپٹن حمید کا سیل فون بجنے لگا۔ کیپٹن حمید نے سیل فون کی سیکرٹن پر دیکھا تو کرنل فریدی کا نمبر فلیش کر رہا تھا۔

''جی جنابِ والا۔ کیا حکم ہے جو کھانا کھانے کے دوران آپ نے مجھ غریب کو زحمت دی''...... کیپٹن حمید نے اپنا سیل فون آن کرتے ہوئے کہا۔

''برخوردار۔ فوراً کوٹھی پہنچو۔ بہت بری خبر ہے۔ روزا کے فلیٹ میں ہر چیز جلی ہوئی ہے اور وہ اپنے فلیٹ سے پراسرار طور پر غائب ہے اور اس کا کوئی پتہ نہیں مل رہا اور ہاں اپنے ساتھ موجود انور کو بھی لیتے آنا۔ تم دونوں نے انسپکٹر آصف اور قاسم کو بہت لوٹ لیا ہے''...... یہ کہہ کر کرنل فریدی نے کال ڈراپ کر دی۔ کپٹن حمید کو غصہ تو بہت آیا کہ کرنل فریدی نے اس کے پیچھے زیرو فورس کے ممبران کو لگا رکھا ہے جو پل پل کی رپورٹ کرنل فریدی کو دیتے رہتے تھے کہ حمید کہاں، کیسے اور کیا کر رہا ہے مگر روزا کے اغوا کا سن کر وہ پریشان ہو گیا اور انور کو کرنل فریدی کی کال سنائی تو انور اور رشیدہ سمیت قاسم اور آصف بھی پریشان ہو گئے۔

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

جولیا نے آنکھ مسلتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا تو ہڑ بڑا کر اٹھ گئی۔ جولیا نے غور سے ماحول کو دیکھا تو حیرت اور خوف سے اچھل پڑی۔

''اوہ اللہ۔ یہ میں کہاں پہنچ گئی ہوں''...... جولیا حیرت اور خوفزدہ نظروں سے ماحول کو دیکھتے ہوئے بڑبڑائی۔ جولیا نے دیکھا کہ وہ اس وقت اپنے فلیٹ کے کمرے کی بجائے ایک انتہائی خوفناک کمرے میں تھی۔ کمرے میں ہر طرف انسانی ہڈیاں اور کھوپڑیاں بکھری ہوئی تھیں۔ کمرے کا فرش بھی سیاہ پتھروں کا تھا اور دیواروں پر خون جما ہوا تھا اور ایک ناگوار بُو اس بھیانک

کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ جولیا نے غور کیا تو اس بھیانک کمرے کا صرف واحد دروازہ تھا جو بند تھا۔ چونکہ بدبو سے جولیا کا دم گھٹ رہا تھا اس لئے جولیا تیزی سے اٹھ کر بند دروازے کی طرف بڑھی اور تیزی سے اسے دھڑ دھڑانے لگی۔

''کوئی ہے یہاں۔ یہ کون سی جگہ ہے اور یہاں مجھے کون لایا ہے''...... جولیا زور نے چیختے ہوئے کہا۔

چونکہ آج کل سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہیں تھا اس لئے جولیا اسلامی کتابوں میں وقت پاس کر رہی تھی۔ آج جولیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے ساتھ ہوٹل میں لنچ کرنے گئی تھی اور اب کھانا کھا کر اپنے فلیٹ آئی تھی تو اسے اپنے فلیٹ کے کمرے میں ناگوار بو کا احساس ہوا جسے جولیا نے زیادہ اہمیت نہ دی۔ چونکہ جولیا تھکی ہوئی تھی اس لئے جولیا کتاب بڑھے بغیر سوگئی ورنہ وہ سونے سے پہلے کتاب کا مطالعہ ضرور کرتی تھی اور خاص کر درود پاک اور مقدس کلام تو ضرور پڑھتی تھی مگر آج تھکاوٹ کے باعث کچھ پڑھے بغیر ہی سوگئی تھی۔ اب آنکھ کھلنے پر جولیا نے خود کو اپنے فلیٹ کی بجائے اس بھیانک کمرے میں پایا تھا۔ بدبو اور سڑی ہوئی انسانی لاشوں کے تعفن سے جولیا کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا دماغ پھٹ جائے گا۔ جولیا مسلسل زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانے لگی مگر کوئی جواب نہ ملا

اور نہ ہی دروازہ کھلا تو جولیا تیزی سے پیچھے ہوئی اور تیزی سے آگے بڑھ کر زور سے دروازے کو ٹکر ماری مگر دروازہ بہت مضبوط تھا۔ جولیا نے دو تین بار پھر دروازہ توڑنے کی کوشش کی مگر اس بھیانک کمرے کے دروازے کو کچھ اثر نہ ہوا۔ اب تو جولیا بہت پریشان ہوئی ایک تو بدبو اور تعفن سے اس کا دماغ پھٹ رہا تھا دوسرا لاکھ چیخنے کے باوجود کوئی اس کو جواب نہیں دے رہا تھا اور دروازہ کسی طرح نہیں کھل رہا تھا۔

''آہ۔ یا اللہ یہ میں کسی عذاب میں پھنس گئی ہوں''...... جولیا نے روہانسی حالت میں زور سے چلاتے ہوئے کہا۔ جولیا نے اپنا سانس روک لیا تھا مگر پھر بھی اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سرانڈ اس کے دماغ کو پھاڑ کر رکھ دے گی۔ جولیا کو احساس تھا کہ وہ زیادہ دیر اس کمرے میں رہی تو اس کا دماغ پھٹ جائے گا اور ویسے بھی کب تک وہ سانس روک سکتی تھی اس لئے جولیا نے بلند آواز سے آیت الکرسی کا ورد شروع کر دیا۔ حیرت انگیز طور پر جیسے ہی جولیا نے آیت الکرسی کا ورد شروع کیا جولیا کے اعتماد میں اضافہ ہو گیا۔ اب جولیا کو یوں محسوس ہوا کہ اگر اب اس نے ہمت کر کے دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو وہ اللہ کے کرم سے ضرور کامیاب ہو گی۔ اب جولیا نے بلند آواز سے درود پاک کا ورد کیا اور تیزی سے آگے بڑھی اور بھرپور لات لوہے کے مضبوط دروازے کو رسید کی تو دروازہ ایک چھناکے کے ساتھ کھل گیا۔ چونکہ

جولیا تیزی سے آگے بڑھی تھی اس لئے دروازہ کھلنے پر کمرے باہر جا گری تھی۔ جولیا تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اب جولیا نے خود کو ایک راہداری میں پایا۔ جولیا تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔ اس راہداری میں کئی کمرے بنے ہوئے تھے اور ہر کمرے کے دروازے پر کھوپڑی کا نشان بنا ہوا تھا۔ اتنا تو جولیا سمجھ چکی تھی کہ شیطانی طاقتوں نے اسے اغوا کرلیا ہے مگر جولیا انجام سے بے پرواہ ہو کر اس طویل راہداری میں گھوم رہی تھی مگر یہ راہداری بھوت کے آنت کی طرح طویل تھی۔

''اوہ۔ یہ میں کس شیطان نگری میں پھنس چکی ہوں۔ کوئی ہے یہاں۔ میں کہاں ہوں۔ مجھے یہاں کون لایا ہے۔ سامنے آؤ۔ کون لایا ہے مجھے'' ...... جولیا زور سے چلائی۔ مگر کوئی جواب نہ ملا۔ جولیا کافی دیر پاگلوں کی طرح اس طویل راہداری میں گھومتی رہی مگر ہر طرف گھومنے کے بعد دوبارہ اسی تعفن زدہ اور بھیانک کمرے کے نزدیک پہنچ جاتی۔ اب تو جولیا خوفزدہ ہوگئی۔ کافی دیر چلنے کی وجہ سے اس کو تھکاوٹ بھی محسوس ہو رہی تھی۔ سوائے اس بھیانک کمرے کے باقی سب کمروں کے دروازے بند تھے۔ جولیا کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر وہ جائے تو کہاں جائے۔ ہر طرف بھیانک خاموشی تھی۔ جولیا کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ کون سا وقت ہے کیونکہ جولیا کے ہاتھ سے واچ ٹرانسمیٹر بھی غائب تھا۔ اس پراسرار شیطانی راہداری میں

پراسرار روشنی تھی جس سے کچھ اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ دن ہے یا رات ہے۔ جولیا کو اب اس بھیانک، سنسان اور پراسرار شیطانی راہداری سے وحشت اور خوف محسوس ہونے لگا۔ اچانک جولیا کے ذہن میں ایک خیال آیا۔ اسی خیال کے تحت جولیا آگے بڑھی اور زور سے ایک بند دروازے پر لات رسید کی۔ بند دروازے کے پٹ ایک چھناکے سے کھل گئے۔ کمرے میں گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا۔ اب جولیا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آیا وہ اندھیرے کمرے میں جائے یا نہ جائے۔ چونکہ جولیا اس پراسرار راہداری میں گھوم گھوم کر تھک چکی تھی اور اسے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں مل رہا تھا اس لئے جولیا نے اس اندھیرے کمرے میں گھسنے کا فیصلہ کر لیا۔

''جو ہوگا دیکھا جائے گا''...... جولیا بڑبڑائی اور جی کرا کے اس اندھیرے کمرے میں داخل ہو گئی۔ جیسے ہی جولیا اس اندھیرے کمرے میں داخل ہوئی جولیا کو ایک زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ خوف سے جولیا کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔ جولیا نے مڑ کر دیکھا تو دروازہ خود ہی بند ہو گیا تھا۔

''یہ دروازہ کس نے بند کیا ہے۔ کون ہے یہاں۔ آخر بولتے کیوں نہیں۔ کون ہو تم لوگ''...... جولیا ہذیانی انداز میں زور سے چلائی مگر بدستور جواب نہ ملا۔ چونکہ کمرے میں گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا اس لئے جولیا نے

اندازے سے آگے بڑھ کر دروازے والی جگہ پر ہاتھ رکھا تو حیرت اور خوف سے اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا کیونکہ سنگی دروازے کی بجائے سپاٹ دیوار اس کو منہ چڑا رہی تھی۔ خوف کی دہشت سے جولیا کا دل لرزنے لگا۔ جولیا پہلے بھی ایک دو بار شیطانی طاقتوں کے ذریعے اغوا ہوئی تھی اور اس بار بھی معلوم نہیں کس شیطانی اور ذلیل طاقت نے اسے اغوا کر کے خاموش شیطانی طلسم کڑے میں ڈال دیا تھا اور ان کا اس کے پیچھے کیا مقصد تھا۔

جولیا ابھی تک اندھیرے میں تھی کہ اچانک کمرے میں ایک مشعل خود ہی جل اٹھی جس کی پراسرار روشنی میں کمرے کا بھیانک ماحول اجاگر ہو گیا۔ جولیا خوفزدہ نگاہوں سے اس کمرے کا جائزہ لینے لگی۔ کمرے کی سیاہ دیواروں پر تازہ خون جما ہوا تھا۔ اچانک جولیا کے سر پر کوئی چیز لگی تو جولیا نے سر پر ہاتھ پھیرا تو خوف سے اس کی چیخ نکل گئی کیونکہ اس کا ہاتھ لیس دار تھا اور تازہ خون اس کے سر پر ٹپکا تھا۔ کمرے کی دیواروں پر بہت ہی خوفناک تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ یہ شیطانی تصویریں تھیں جو بہت ہی خوفناک تھیں جن کو دیکھ کر جولیا پر وحشت طاری ہوتی جا رہی تھی۔ اچانک اس کمرے میں دھواں بلند ہونے لگا۔ یہ دھواں چند لمحوں کے بعد ایک انتہائی خوفناک بڑھیا میں تبدیل ہو گیا۔ اس بڑھیا کا چہرہ انتہائی سیاہ تھا اور آنکھیں خون کی مانند سرخ تھیں۔

''ہاں لڑکی۔ کیوں اتنا شور مچا رکھا ہے''...... بڑھیا کے منہ سے کھڑکھڑاتی ہوئی آواز نکلی۔ جولیا خوفزدہ نگاہوں سے اس بڑھیا کو دیکھ رہی تھی۔

''کون ہو تم اور مجھے کون لایا ہے اور کس لئے مجھے اغوا کیا گیا ہے۔ کیا مقصد ہے تم لوگوں کا''...... جولیا نے ایک ہی سانس میں سارے سوال پوچھ ڈالے۔

''لڑکی۔ تم شہنشاہ ظلمات کی بلی کے لئے چن لی گئی ہو اور تمہیں مہا قربانی کے لئے چن لیا گیا ہے اس لئے ایک اور ناری بھی شہنشاہ ظلمات کی مہا قربانی کے لئے چُنی گئی ہے''...... بڑھیا نے کہا۔

''یہ شہنشاہ ظلمات کون ہے اور کس مہا قربانی کے لئے مجھے چنا گیا ہے۔ اور کیوں چنا گیا ہے''...... جولیا نے غصے سے کہا۔ خوفناک بڑھیا کی بات سن کر جولیا کو غصہ آ گیا تھا۔ اتنا تو جولیا سمجھ چکی تھی کہ شیطانی دنیا کی رذیل طاقتوں نے اپنے مفاد کے لئے اسے اغوا کیا ہے۔

''دیکھ ناری۔ تمہارا ساتھی روشنی کا نمائندہ ہے اور اس نے شہنشاہ ظلمات کو کافی نقصان پہنچائے ہیں۔ شہنشاہ ظلمات کے بڑے بڑے مہا گرو تمہارے ملیچھ ساتھی عمران اور اس کے حبشی غلام کے ہاتھوں فنا ہو چکے ہیں۔ مگر ابھی تک تمہارا ساتھی زندہ ہے اس لئے اب مہا گمبارو نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ تمہاری بلّی شہنشاہ ظلمات کو دیں گے اور تمہارے ساتھی عمران کی عبرت ناک

موت کا فیصلہ بھی کر لیا گیا ہے۔ مہا گمبا رو شہنشاہ ظلمات کے سامنے قسم کھا چکے ہیں کہ وہ تمہارے ساتھی کو عبرت ناک موت سے دو چار کر دیں گے۔ پھر کالی دنیا کے دروازے کھل جائیں گے اور تمہاری دنیا پر مہا گمبا رو کا کالا راج ہو گا۔ کالے جادو کی شکتیاں ہی تمہاری دنیا میں راج کریں گی جو شہنشاہ ظلمات کا پیرو کار ہو گا وہی زندہ بچے گا۔ باقی سب کا حشر بہت بھیانک ہو گا"...... خوفناک شکل کی بڑھیا کہتی چلی گئی۔

"یہ شہنشاہ ظلمات سے مراد کہیں شیطان بد بخت تو نہیں ہے اور دوسرا یہ مہا گمبا رو کون ہے اور تم نے بتایا نہیں کہ مجھے یہاں کون لایا ہے"...... جولیا نے ہمت کر کے کہا کیونکہ اس کا اعتماد بحال ہو گیا تھا۔ ویسے بھی جولیا جانتی تھی کہ اگر اس نے اس شیطانی دنیا میں بزدلی کا سامنا کیا تو مزید مشکلات کا شکار ہو جائے گی۔

"بد بخت ناری۔ شہنشاہ ظلمات کا نام ادب سے لے ورنہ شہنشاہ ظلمات کا عتاب تجھے جلا کر راکھ کر دے گا اور جہاں تک تجھے یہاں لانے کا سوال ہے تو مہا گمبا رو کی کالی دنیا میں، میں ہی تجھے لائی ہوں اور اس کالی دنیا میں صرف کالی شکتیوں کا ہی راج چلتا ہے۔ اماوس کی مہارات کو اس کالی دنیا میں مہا گمبا رو تیری اور تیرے ساتھیوں کی بلّی دیں گے۔ پھر شہنشاہ ظلمات ہمیں امر طاقتیں عطا فرمائیں گے"...... بڑھیا نے نحوست سے مکروہ ہنسی ہنستے

ہوئے کہا۔ جولیا یہ سن کر لرز گئی تھی کہ رذیل شیطانی طاقتوں نے اسے پر اسرار طریقے سے اغوا کر لیا ہے لیکن عمران لازمی طور پر اس کی بازیابی کے لئے شیطان پرستوں کی شیطانی دنیا میں آئے گا اور ان شیطان پرستوں نے واقعی کوئی کالی دنیا بنائی ہے جہاں سے باہر نکلنا ان کے بس سے باہر تھا۔ اچانک جولیا کو خیال آیا کہ وہ مقدس کلام کے ذریعے ان شیطان پرستوں کی کالی دنیا سے نکل سکتی ہے۔ یہ سوچ کر جولیا نے آیت الکرسی کا ورد کرنا چاہا مگر جولیا کا دماغ بھک سے اڑ گیا کیونکہ اسے لاکھ یاد کرنے کے باوجود مقدس کلام یاد نہیں آ رہے تھے۔ جولیا نے اپنا سر پکڑ لیا۔ جولیا کے سر پر چھت سے ٹپکا ہوا خون تھا۔ خون سے جولیا کے ہاتھ لتھڑ گئے۔ جولیا سمجھ گئی کہ اس ناپاک خون کی وجہ سے اس کو ناپاک کر دیا گیا ہے اور اسے مقدس کلام یاد نہیں آ رہے۔ اچانک جولیا کو اور تو کچھ نہ سوجھا۔ اس نے بے اختیار اس خوفناک بڑھیا کی طرف چھلانگ لگائی مگر جولیا کو خاک چاٹنی پڑی کیونکہ خوفناک بڑھیا اپنی جگہ سے دھواں بن کر غائب ہو گئی تھی اور دوسری طرف کھڑی تھی۔

''بدبخت ناری۔ تم اس وقت مہا گمبارو کی کالی دنیا میں موجود ہو اور یہاں سے نکلنا تمہارے بس سے باہر ہے۔ ابھی تو میں جا رہی ہوں۔ پھر تم سے ملاقات ہو گی''...... یہ کہہ کر خوفناک بڑھیا اچانک جولیا کی نظروں سے غائب ہو گئی اس کے غائب ہوتے ہی اس پر اسرار کمرے میں پھر گھٹا ٹوپ

اندھیرا چھا گیا اور جولیا اس کمرے میں قیدی بن کر رہ گئی۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ پروفیسر نصیر احمد صاحب اس مسئلے کا حل بتا دیں گے'' ...... صفدر نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے سوال کیا۔

''ہاں۔ میں ان کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ اللہ پاک نے ان کو کافی علوم

عطا کئے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ ہماری مدد ضرور کریں گے۔ جولیا کو واقعی شیطانی قوتوں نے اغوا کیا ہے۔ اگر سید چراغ شاہ صاحب موجود ہوتے تو میں ان سے رہنمائی حاصل کرتا مگر شاہ صاحب کہیں گئے ہوئے ہیں''......
عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ جولیا کے پراسرار اغوا نے عمران کو پریشان کر دیا تھا۔ چونکہ عمران کئی دفعہ شیطانی اور رذیل قوتوں کو ختم کر چکا تھا اس لئے عمران سمجھ چکا تھا کہ اس بار کسی نئی شیطانی طاقت نے اسے اپنے جال میں پھنسانے کے لئے جولیا کو اغوا کیا ہے تا کہ جولیا کی خاطر عمران خود شیطانی طاقتوں کے علاقے میں جائے۔ یہ اور بات ہے کہ جوزف نے ان پراسرار معاملے میں کئی بار عمران کی مدد کی تھی۔ عمران دانش منزل گیا تھا اور بلیک زیرو سے ملاقات کی تھی۔ بلیک زیرو نے صفدر کی رپورٹ پیش کی تھی کہ صفدر اور جولیا وغیرہ ہوٹل میں کھانا کھانے گئے تھے مگر جولیا اپنا پرس ہوٹل میں ہی بھول گئی تھی تو تنویر اور صفدر جولیا کے فلیٹ پر اس کا پرس دینے گئے تو لاکھ دروازہ پیٹنے کے باوجود دروازہ نہیں کھل رہا تھا۔ پھر نہ چاہتے ہوئے بھی صفدر اور تنویر نے دروازے کو توڑ دیا۔ جیسے ہی انہوں نے دروازہ توڑا ان کو اندر انتہائی ناگوار سی بُو کا احساس ہوا اور جولیا کے کمرے کے اندر ہر چیز جلی ہوئی ملی تھی۔ پہلے تو دونوں پریشان ہو گئے تھے کہ کسی دشمن پارٹی نے جولیا کو جلا دیا ہے مگر کمرے میں جولیا کا جلا ہوا وجود کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ حیرت انگیز طور

پر جولیا کے کمرے کی ہر چیز جلی ہوئی تھی اور اس سے ناگوار بُو آ رہی تھی جس سے صفدر اور تنویر کا دماغ پھٹنے لگا تھا مگر جولیا کا بیڈ صحیح سلامت تھا۔ صفدر اور تنویر نے فوراً بلیک زیرو کو فون کر کے بتا دیا تھا اور اپنی طرف سے اندازہ کر کے بتایا کہ جولیا کو پراسرار طریقے سے ماورائی قوتوں نے ہی اغوا کیا ہے۔ عمران رات دانش منزل ہی سویا تھا اور صبح کی نماز پڑھنے کے بعد فوراً سید چراغ شاہ صاحب سے ملنے روانہ ہو گیا تھا مگر وہاں جا کر عمران کو معلوم ہوا کہ سید چراغ شاہ صاحب کہیں گئے ہوئے ہیں تو عمران پریشان ہو گیا کیونکہ ان ماورائی طاقتوں کے بارے میں سید چراغ شاہ صاحب اس کی صحیح رہنمائی کر سکتے تھے۔ مگر پھر عمران کو پروفیسر نصیر احمد کا خیال آیا جو دارالحکومت سے دور نواحی علاقے میں رہتے تھے۔ عمران نے اس بار صفدر اور تنویر کو بھی فون کر کے اپنے پاس بلا لیا تھا اور تینوں نے جولیا کے فلیٹ کا اچھی طرح مشاہدہ کیا تھا۔ پھر عمران ان دونوں کو لے کر پروفیسر نصیر احمد کی کوٹھی کی طرف روانہ ہو گیا تھا اور اب تینوں کار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ صفدر ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھا تھا اور تنویر پیچھے بیٹھا تھا۔

''عمران صاحب۔ آپ کے خیال میں یہ کس کی حرکت ہو سکتی ہے''...... صفدر نے پھر نیا سوال کیا۔

''کم از کم میرے ہونے والے سسر نے تو ایسا کام ہرگز نہیں کیا''......

عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو صفدر خود ہی اپنے احمقانہ سوال پر شرمندہ سا ہو گیا۔

''سوری عمران صاحب۔ یہ میں آپ سے کیا احمقانہ سوال کر بیٹھا۔ دراصل مس جولیا کے پراسرار اغوا نے پریشان کر دیا ہے''۔صفدر نے شرمندہ سا ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''لازماً ایک دفعہ پھر کوئی ماورائی کیس شروع ہو گیا ہے۔ شیطان کی کالی اور طاغوتی قوتیں ہم پر حملہ آور ہوئی ہیں''۔تنویر نے فکرمندی سے کہا۔

''ہم پر نہیں پیارے۔ جولیا پر حملہ آور ہوئی ہیں''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جولیا ہم سے الگ تو نہیں ہے۔ ہماری ساتھی ہے۔ اس کے بغیر ہم سب ادھورے ہیں''......تنویر نے منہ بنا کر جوشیلے لہجے میں کہا۔

''جولیا کے بغیر ہم سب ادھورے ہیں یا صرف تم ادھورے ہو''......عمران نے پیچھے منہ کر کے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''عمران ۔تم جولیا کو اپنا ساتھی سمجھتے ہی نہیں ہو۔ جولیا کی تمہیں پرواہ ہی نہیں ہے''......تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ جولیا کی صرف تمہیں ہی فکر ہے اس لئے تو پروفیسر نصیر احمد صاحب سے تم ہمیں ملوانے لے جا رہے ہو''......عمران نے مسکراتے ہوئے

کہا تو تنویر خونی نگاہوں سے عمران کو گھورنے لگا۔

''مجھے اس طرح قاتل نگاہوں سے نہ دیکھا کرو۔ میرا ہارٹ فیل ہو جائے گا''...... عمران نے مسکین سی صورت بناتے ہوئے کہا۔

''یہاں ہماری جولیا مشکل میں ہے اور تمہیں مذاق کی سوجھی ہے''...... تنویر غصے سے گلا پھاڑ کر چلایا۔

''ہائے۔ ہماری جولیا''...... عمران نے سینے پر ہاتھ رکھ کر تنویر پر پھر چوٹ کی تو اس بار صفدر ہنسنے لگا البتہ تنویر غصے سے عمران کو گھورنے لگا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ عمران کو کچا ہی چبا جاتا۔

''تم۔ تم جولیا کے دشمن ہو''...... تنویر نے جل بھن کر کہا۔

''ہاں۔ واقعی تم جولیا کے سب سے بہترین دوست ہو اس لئے جولیا تمہاری محبت کا دم بھرتی رہتی ہے''...... عمران نے اپنے لہجے کو سنجیدہ بناتے ہوئے پھر چوٹ کی تو تنویر کٹ کر رہ گیا اور غضبناک نگاہوں سے عمران کو گھورنے لگا کیونکہ سبھی جانتے تھے کہ جولیا دل و جان سے عمران سے محبت کرتی ہے۔ صفدر ان دونوں کی باتوں سے پھر ہنسنے لگا۔

''تم دونوں کو جولیا کی پرواہ ہی نہیں ہے اور میں اپنی جولیا کے دشمنوں کے ساتھ ہرگز سفر نہیں کر سکتا''...... تنویر کا پارہ گرم ہو گیا اور اس نے چلاتے ہوئے کہا۔

''ہائے۔میری جولیا''......عمران نے سینے پر ہاتھ رکھ کر میری جولیا کولمبا کرتے ہوئے کہا تو صفدر نے پھر زوردار قہقہہ لگایا۔

''میں کہتا ہوں گاڑی روکو ورنہ میں تم دونوں کو بھون کر رکھ دوں گا۔میں جولیا کے دشمنوں کے ساتھ سفر ہرگز نہیں کرسکتا''......تنویر نے اپنی جیب سے پسٹل نکالتے ہوئے کہا اور عمران پر پسٹل تان لیا۔

''میں جولیا کی خاطر اس کے دونوں دشمنوں کو مار ڈالوں گا''۔تنویر نے غصے کی شدت سے کانپتے ہوئے کہا۔

''لعنت ہے تمہاری زندگی پر تنویر۔تم نے یہ تصور بھی کیسے کرلیا کہ عمران صاحب کو جولیا کی فکر نہیں ہے۔متعدد بار مس جولیا دشمنوں کی قید میں گئی ہیں مگر عمران صاحب نے اپنی جان پر کھیل کر مس جولیا کی عزت و عصمت اور زندگی بچانے میں کامیاب رہے ہیں۔کیا مس جولیا کی صرف تمہیں ہی فکر ہے۔میں جانتا ہوں مس جولیا کے اغوا پر عمران صاحب کے دل کا کیا عالم ہے۔ان کے دل اور دماغ پر طوفان چل رہے ہیں مگر ہنسی مذاق کر کے وہ اپنی اور ہماری پریشانی دور کرنے کی کوشش کررہے ہیں اور تم نے عمران صاحب کو مس جولیا کا دشمن سمجھ لیا ہے''......صفدر نے تنویر کی یہ حرکت دیکھ کر گاڑی کو فل بریک لگاتے ہوئے شدید غصے کے عالم میں کہا۔عمران حیرت سے صفدر کو دیکھنے لگا کیونکہ اس نے ٹھنڈے مزاج صفدر کو کبھی اتنے غصے کے عالم میں

نہیں دیکھا تھا۔ دراصل صفدر حقیقت میں عمران کو دل سے چاہتا تھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ عمران جولیا سے شدید محبت کرتا ہے مگر لاابالی ہونے کی وجہ سے کبھی جولیا سے محبت کا اظہار نہیں کیا اور آج جولیا کی خاطر عمران پر پسٹل تانے دیکھ کر غصے سے صفدر تنویر پر پھٹ پڑا تھا۔ تنویر نے بھی صفدر کو کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا۔ اب تنویر کو احساس ہوا کہ وہ عمران کے مذاق پر اشتعال میں آکر کچھ زیادہ ہی کر گیا ہے۔

''سوری یار صفدر۔ میں کچھ زیادہ ہی غصے میں آگیا تھا۔ دراصل جولیا کے اغوا نے مجھے پریشان کیا ہوا ہے۔ دوسرا عمران کے بے وقت مذاق نے میرا دماغ خراب کر دیا ہے''......تنویر نے پسٹل جیب میں رکھتے ہوئے اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔

''یار۔ ہم سب ہی کو مس جولیا کی فکر ہے اور ہم سب مس جولیا کے ہی سلسلے میں پروفیسر صاحب سے ملنے جا رہے ہیں۔ لہٰذا اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کیا کرو اور عمران صاحب کی باتوں اور مذاق کو انجوائے کیا کرو''......اس بار صفدر نے نرم لہجے میں کہا۔

''یار۔ مجھ سے اس احمق کا مذاق برداشت نہیں ہوتا''......تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں یار۔ صفدر احمق کے مذاق سے دوسرے لوگ تو محظوظ ہوتے ہیں

مگر احمق کے مذاق کو احمق لوگ برداشت نہیں کر سکتے''۔عمران نے مسکین سے لہجے میں صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو اس بار صفدر ہنس پڑا مگر عمران کی بات سن کر تنویر کا منہ بن گیا تھا مگر اس بار وہ خاموش ہی رہا۔صفدر نے گاڑی آگے بڑھا دی۔حقیقت یہ تھی کہ جولیا کے اغوا اور وہ بھی اس پراسرار طریقے سے کہ کسی ماورائی طاقت نے اسے اغوا کیا تھا۔عمران بہت پریشان تھا مگر وہ عمران ہی کیا جو دوسروں پر اپنی پریشانیاں ظاہر کرے۔ عمران کو تنویر پر بے پناہ غصہ تھا کہ تنویر نے اس پر پسٹل تان لیا تھا مگر وہ اس وقت جولیا کے معاملے میں تنویر کی جذباتی حالت کو جانتا تھا اس لئے صبر کرنا ہی بہتر سمجھا تھا۔اچانک گاڑی کے آگے دھند سی چھا گئی۔آگے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا اس لئے صفدر نے فوراً بریک لگا دی جس سے چڑ چڑاہٹ کے بعد جھٹکے سے گاڑی رک گئی۔

''آؤ روشنی کے نمائندے۔آؤ۔کالی دنیا تمہارا انتظار کرے گی''...... اچانک دھند میں ایک ہولناک آواز سنائی دی جیسے بادل گرج رہے ہوں۔ اس آواز میں اتنی ہولنا کی تھی کہ صفدر اور تنویر سمیت عمران جیسا آدمی بھی کنگ رہ گیا۔پھر اچانک ہی دھند ختم ہوگئی جیسے کبھی دھند تھی ہی نہیں۔

''صفدر۔تم نے گاڑی کو اچانک بریک کیوں لگائی ہے''۔عمران نے چونک کر صفدر سے پوچھا۔

''عمران صاحب۔ اچانک کار کے آگے نامعلوم دھند سی چھا گئی تھی'' ......
صفدر نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا تو عمران چونک گیا۔

''صفدر۔ تو کیا تمہیں بھی وہ دھند نظر آئی تھی جو صرف چند لمحے کے لئے تھی'' ......عمران نے چونک کر صفدر سے پوچھا۔

''جی ہاں عمران صاحب۔ مجھے بھی وہ دھند نظر آئی تھی''۔ صفدر نے کہا۔

''عمران۔ اس دھند میں ایک انتہائی ہولناک آواز بھی شامل تھی جس میں ہمیں کسی کالی دنیا میں آنے کی دعوت دی گئی ہے''۔ پیچھے بیٹھے تنویر نے بھی حیرت اور خوف کی ملی جلی کیفیت میں کہا تو عمران چونک گیا۔

''تو گویا یہ میرا وہم نہیں ہے بلکہ حقیقت میں اس دھند میں کسی گرج نما ہولناک آواز نے ہمیں کسی کالی دنیا میں آنے کی دعوت دی ہے'' ......عمران نے بھی حیرت سے کہا۔

''جہاں تک میرا اندازہ ہے اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جولیا کو ماورائی طاقتوں نے اغوا کر کے کسی کالی دنیا میں پہنچا دیا ہے'' ......تنویر نے کہا۔

''نہیں میرے خیال میں کسی حلوائی نے جولیا کو اغوا کیا ہے تا کہ حلوے کھلا کر اسے موٹا کر سکے اور وہ تم جیسوں کا بھرکس بنا سکے'' ......عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا تو نہ چاہتے ہوئے بھی صفدر ہنس پڑا اور تنویر غصے سے عمران کی پیٹھ کو گھورنے لگا جو اس ماورائی واقعے کے بعد بھی اپنی حماقتوں سے

بازنہیں آیا تھا۔صفدر نے کار ایک دفعہ پھر آگے بڑھا دی۔ اس بار تینوں خاموش ہی رہے۔ چند لمحوں بعد صفدر نے ایک خوبصورت کوٹھی کے باہر کار روک دی اور کار سے باہر نکل کر گیٹ کے ساتھ آویزاں دیوار پر بیل دی۔ چند لمحوں کے بعد گیٹ کا چھوٹا دروازہ کھلا تو ان کو ایک لڑکے کا چہرہ نظر آیا۔

''جی فرمایئے۔آپ کو کس سے ملنا ہے''......اس لڑکے نے صفدر سے پوچھا۔

''چھوٹے بھائی۔ہمیں پروفیسر نصیر احمد صاحب سے ملنا ہے۔ان کو کہیں کہ دارالحکومت سے علی عمران ان سے ملنے آیا ہے''۔عمران نے شیشے سے سر باہر نکال کر کہا تو لڑکا اثبات میں سر ہلاتا واپس چلا گیا اور گیٹ کا چھوٹا دروازہ بند کر دیا پھر چند لمحوں کے بعد لڑکے نے گیٹ کا بڑا دروازہ کھول دیا اور گاڑی کو اندر لے آنے کا کہا تو صفدر سر ہلا کر کار میں بیٹھ گیا اور اسے سٹارٹ کر کے کوٹھی کے اندر لے گیا جہاں ایک وسیع پورچ بنا ہوا تھا جہاں دو تین گاڑیوں کے کھڑے ہونے کی گنجائش تھی اور ایک کار وہاں پہلے سے موجود تھی۔صفدر نے پورچ میں کار کھڑی کر دی اور انجن بند کر دیا۔ پھر تینوں ہی ایک ساتھ باہر نکلے تو لڑکا ان کو لیتے ہوئے مہمان خانے میں آ گیا۔

''آپ لوگ بیٹھیں۔بابا ابھی آتے ہی ہوں گے''......لڑکے نے عمران سے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پروفیسر نصیر کا لڑکا ان تینوں کو

مہمان خانے میں بٹھا کر باہر نکل گیا۔ صفدر اور تنویر تو صوفوں پر بیٹھ گئے مگر عمران کمرے میں نظر دوڑانے لگا۔ کمرے میں دیوار کے ساتھ ایک ریک لگا ہوا تھا جس میں سلیقے سے کافی کتابیں لگی ہوئی تھیں۔ ان کتابوں کو دیکھ کر عمران آگے بڑھ کر غور سے کتابوں کو دیکھنے لگا۔ پھر اچانک عمران چونک گیا۔

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

روزا نے حیرت سے اس سیاہ کتاب کو دیکھا اور بیڈ پر بیٹھ کر غور سے اس کو دیکھنے لگی جس پر" کالا جادو" کے الفاظ درج تھے۔ روزا نے حیرت سے کالا جادو کے الفاظ دہرائے اور اس سیاہ کتاب کو کھول دیا۔

"کالی دنیا اور اس کے اسرار" کتاب کے اندر موٹے حروف میں الفاظ لکھے تھے۔ روزا نے تجسس سے کتاب کا ورق مزید پلٹ دیا۔ کالے جادو کی کالی دنیا میں جانے کا راستہ۔

"ازتو ماشتری کاغوفا سے میری شا۔ جو ان الفاظ کو سات بار دہرائے گا وہ جلد کالے جادو کی کالی دنیا کی سیر کرے گا۔ جو عجائبات کی سرزمین اور شہنشاہ ظلمات کی انوکھی دنیا ہے"۔

"حیرت ہے۔ یہ کیسی عجیب وغریب کتاب ہے اور اس میں کیا منحوس الفاظ درج ہیں"...... جیسے ہی روزا نے منحوس الفاظ کہے روزا کو ایسا محسوس ہوا جیسے کتاب سے ایک سایہ سا نکل کر لہرایا ہو۔ روزا نے غور سے ادھر ادھر دیکھا

مگر سایہ کہیں نہیں تھا۔

''حیرت ہے۔ یہ سایہ کیسا تھا''...... روزا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ مگر پھر اپنا وہم سمجھ کر غور سے ان الفاظ کو پڑھنے لگی۔ روزا کو معلوم نہیں کیوں اس سیاہ کتاب سے خوف اور نحوست محسوس ہونے لگی۔ روزا بیڈ سے اٹھی اور کتاب کو ہاتھ میں تھامے کھڑکی کی طرف بڑھی تاکہ اس کتاب کو فلیٹ سے باہر پھینک سکے مگر پھر کچھ سوچ کر کتاب رکھ دی۔ جس میں نامعلوم الفاظ درج تھے جو کالی دنیا میں جانے کا راستہ تھا۔ روزا اپنے تجسس میں ان الفاظ کو بار بار دوہرانے لگی۔ جیسے ہی اندازے کے مطابق روزا نے ساتویں مرتبہ ان نامعلوم الفاظ کو دوہرایا تو اچانک روزا کے ہاتھ کو جھٹکا لگا۔ جیسے کسی نے اس کے ہاتھ کو پکڑ کر جھٹکا دیا ہو اور کتاب اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گئی۔ روزا کو ایک بار پھر ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے سر کے اوپر سایہ سا لہرایا ہو۔ روزا نے چونک کر اوپر دیکھا تو انرجی سیور کی روشنی میں اسے کچھ نظر نہ آیا۔

''حیرت ہے۔ یہ آج رات میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے''۔ روزا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ روزا معمول کے مطابق آج رات بھی ہوٹل کھانا کھا کر اپنی کار میں فلیٹ کی طرف بڑھ رہی تھی کہ اچانک راستے میں سیاہ رنگت کی فقیرنی جس نے گہرے رنگ کا لباس پہن رکھا تھا اچانک اس کے سامنے سڑک پر آ گئی تھی۔ روزا نے فوراً بریک نہ لگائی ہوتی تو یہ پراسرار فقیرنی کار

کے نیچے آجاتی۔

''کون ہوتم اور کار کے آگے کیوں آئی ہو۔کیا مرنے کا ارادہ ہے''......اچانک جھٹکا کھا کر کار بند ہوگئی تھی۔روزا شیشے سے سر باہر نکال کر غصے سے بولی۔

''ہوں۔حد سے زیادہ سندر ناری ہے تو''......سیاہ رنگت کی فقیرنی روزا کے حسین چہرے کو دیکھ کر بولی۔

''کیا مطلب۔کون ہوتم''......روزا نے حیرت سے اس بوڑھی فقیرنی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''جو شہنشاہ ظلمات کی غلامی میں چلا جائے۔وہ ان معمولی چیزوں سے مرنے والا نہیں ہے۔کیا تم ہی میرے آقا مہا گمبارو کے خاص دشمن فریدی نامی شخص کی ساتھی روزا ہو''......پراسرار فقیرنی نے کہا۔

''کیا مطلب۔کون ہوتم۔کرنل صاحب اور مجھے کیسے جانتی ہو''......روزا نے حیرت سے اس پراسرار فقیرنی سے چونک کر پوچھا۔

''میں جو بھی ہوں۔سندر ناری تمہیں سب پتہ چل جائے گا۔مگر اس کے لئے تمہیں اس کتاب کا مطالعہ کرنا ہوگا''......یہ کہہ کر پراسرار فقیرنی نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ایک سیاہ کتاب روزا کی کار میں ڈال دی۔

''ضرور پڑھنا اس کتاب کو تاکہ عجائب کی دنیا کی سیر کرسکو جو شہنشاہ

ظلمات کے نائب مہا گمبارو کی کالی دنیا ہے“...... یہ کہہ کر پراسرار فقیرنی مسکراتی ہوئی مڑی اور تیزی سے واپس چلی گئی۔ چونکہ یہ سڑک سنسان تھی اس لئے روزا حیرت سے اس پراسرار فقیرنی کو دیکھنے لگی جو چلتے ہوئے نہ جانے کہاں غائب ہوگئی تھی۔ پھر روزا حیرت سے اس کتاب کو دیکھنے لگی جس میں ”کالا جادو“ کے الفاظ درج تھے۔ روزا نے کچھ سوچ کر کتاب کو اٹھا کر ڈیش بورڈ میں رکھا اور کار آگے بڑھا دی۔ چند لمحوں بعد روزا اپنے فلیٹ میں تھی اور تجسس سے اس کتاب کو کھول دیا تھا۔ چونکہ روزا کرنل فریدی کی شاگرد تھی اور کرنل فریدی کی محبت میں اسلام قبول کیا تھا مگر بعد میں اسلامی کتابوں کا مطالعہ کر کے سچے دل سے مسلمان ہوگئی تھی اور جب بھی وقت ملتا نماز ضرور پڑھتی تھی۔ چونکہ آج کل کوئی کیس نہیں تھا اس لئے فراغت تھی اور روزا کتابوں سے ہی ٹائم پاس کرتی تھی۔ کبھی کبھار انسپکٹر ریکھا، رشیدہ اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ سیر وتفریح کرنے چلی جاتی تھی۔ چونکہ روزا کرنل فریدی کی طرح سنجیدہ مزاج تھی اس لئے زیادہ تر سیر وتفریح سے پرہیز ہی کرتی تھی۔ بس زیادہ تر کتابوں سے ہی ٹائم پاس کرتی تھی البتہ فراغت کے اوقات میں کبھی کبھار کرنل فریدی باہر کے ملک کا دورہ کرتا تو شاز و نادر روزا کو بھی اپنے ساتھ باہر لے جاتا تھا۔ اسی طرح کرنل فریدی چند بار گریٹ لینڈ میں ٹونی کے ینگ کپل ہوٹل میں بھی روزا کے ہمراہ جا چکا تھا۔

پاکستان پیراڈائز ڈاٹ کام

جہاں صرف نو جوان جوڑوں کو ہی جانے دیا جاتا تھا اور ان دنوں روزا، کرنل فریدی کے ہمراہ چل کر خود پر فخر محسوس کرتی تھی۔ روزا دل کی گہرائیوں سے کرنل فریدی کو چاہتی تھی اور اس کی محبت میں اپنا ملک ایکریمیا چھوڑ کر مستقل کافرستان شفٹ ہو گئی تھی لیکن کبھی کرنل فریدی سے محبت کا اظہار نہیں کیا تھا اور روزا کی یہی ادا کرنل فریدی کو اچھی لگتی تھی۔ چونکہ روزا کے دماغ میں اس کالا جادو نامی کتاب کا تجسس سوار تھا اس لئے روزا نے نہ تو وضو کر کے نماز پڑھی اور نہ ہی آج کسی اسلامی کتاب کا مطالعہ کیا تھا۔ اب چونکہ نامعلوم جھٹکا لگنے سے روزا کے ہاتھ سے کتاب چھوٹ گئی تھی اس لئے روزا نے جھک کر کتاب پھر اٹھالی۔

''مجھے یہ کتاب جلا دینی چاہئے''..... روزا نے بڑبڑاتے ہوئے خود سے کہا اور کچن کی طرف بڑھی تا کہ اس کتاب کو جلا سکے کیونکہ روزا کو اب اس کالا جادو نامی سیاہ کتاب سے وحشت سی ہونے لگی تھی۔ اچانک روزا کا سیل فون بجنے لگا تو روزا نے کتاب کو کچن میں رکھا اور کچن سے باہر نکل کر ٹیبل پر موجود اپنا سیل فون اٹھالیا جس کی سکرین پر انسپکٹر ریکھا کا نمبر سپارک کر رہا تھا۔

''ہاں ریکھا۔ کیا حال ہیں۔ آج بڑے دنوں بعد تم نے یاد کیا ہے''...... روزا نے سیل فون آن کر کے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بس تمہاری یاد آ رہی تھی۔ سوچا فون کرلوں''...... انسپکٹر ریکھا کی بھرپور

آواز سنائی دی۔

''سناؤ آج کل کیا ہو رہا ہے''......روزانے پوچھا۔

''ارے ہم نے اور کیا کرنا ہے۔ ظاہری سی بات ہے بڑی انسپکٹر ہوں اپنی ڈیوٹی کرتی ہوں۔ البتہ جب کرنل صاحب کسی مہم میں شامل ہونے کا کہتے ہیں تو اس وقت تم سے مہم کے دوران ملاقات یقینی رہتی ہے کیونکہ تم تو صرف کرنل صاحب کے لئے ہی کام کرتی ہو۔ کرنل صاحب کے لئے ہی مخصوص ہو''......انسپکٹر ریکھا کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی جس میں طنز بھی شامل تھا۔ جسے روزانے واضح محسوس کیا مگر روزانے کسی ردعمل کا اظہار نہ کیا کیونکہ روزا اچھی طرح جانتی تھی کہ انسپکٹر ریکھا بھی کرنل فریدی سے بے پناہ الفت رکھتی ہے۔

''سناؤ۔ تمہارے ہریش کا کیا حال ہے۔ مانا کہ وہ ماضی میں تمہارے کافرستان کے انڈر ورلڈ کا نامی گرامی غنڈہ تھا مگر اب تو وہ کرنل صاحب کا پکا وفادار اور تمہارا پکا عاشق ہے''......سنجیدہ مزاج روزانے بھی آج انسپکٹر ریکھا کے طنز کا بھرپور جواب دیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

''یعنی تم کرنل صاحب کو اپنے لئے ہی مخصوص سمجھتی ہو''۔ انسپکٹر ریکھا کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''دیکھو ریکھا۔ بات دراصل یہ ہے کہ میں اصل میں تو ایکریمیا کی رہنے

والی ہوں مگر کرنل صاحب کی وجہ سے میں کافرستان رہتی ہوں۔ کیونکہ کرنل صاحب کی شخصیت ہی ایسی تھی کہ ان کو چاہا جائے مگر سبھی جانتے ہیں کہ کرنل صاحب خشک مزاج اور عورت ذات سے دور ہی بھاگنے والے ہیں۔ میں مانتی ہوں کہ میں بھی تمہاری طرح کرنل صاحب کو بہت پسند کرتی ہوں مگر کبھی کرنل صاحب نے تمہاری طرف رغبت رکھی تو میں وعدہ کرتی ہوں کہ تمہاری راہ میں رکاوٹ نہیں بنوں گی۔ مگر تم کرنل صاحب کے مزاج کو مجھ سے بہتر سمجھتی ہو کہ وہ خشک مزاج ہیں اس لئے تو میں نے کبھی کرنل صاحب سے محبت کا اظہار نہیں کیا اور تم کرنل صاحب کے لئے جذباتی ہو جاتی ہو۔ کرنل صاحب کو یہ اچھا نہیں لگتا''۔ روزا نے اس بار سنجیدہ لہجے میں انسپکٹر ریکھا کو سمجھایا۔

''ہاں۔تمہاری یہ بات تو درست ہے''......انسپکٹر ریکھا نے بھی اس بار مختصر جواب دیا۔

''خیر۔کرنل صاحب نہ سہی مگر ہریش تو تم سے دل و جان سے محبت کرتا ہے''......اس بار روزا نے پھر کہا۔

''ہاں۔ ہریش بھی اچھا نوجوان ہے مگر کرنل صاحب کی بات ہی کچھ اور ہے''......روزا کو انسپکٹر ریکھا کی جذبات بھری آواز سنائی دی۔

''اچھا۔کل ہوٹل فلٹن میں ملاقات کریں گے۔ رشیدہ کو بھی میں کال کر

لوں گی لہٰذا کل تینوں اکٹھے ہی ڈنر کریں گی‘‘......انسپکٹر ریکھا نے چند لمحے کے وقفے کے بعد پھر کہا مگر اس سے پہلے کہ روزا کسی بات کا جواب دیتی اچانک انسپکٹر ریکھا کی کال ڈراپ ہوگئی اور اس کے ساتھ ہی کمرے کی لائٹ بھی چلی گئی جس سے کمرے میں اندھیرا چھا گیا۔روزا نے حیرت سے پہلے سیل فون کو پھر بند لائٹ کو دیکھا تو حیرت سے کندھے اچکائے اور اپنے سیل فون کا ٹارچ روشن کر دیا مگر جیسے ہی روزا نے ٹارچ روشن کیا۔روزا کی چیخ نکل گئی کیونکہ ایک دل ہلا دینے والا منظر روزا کا منتظر تھا۔روزا نے دیکھا کہ اس کے کمرے کی دیواروں پر تازہ سرخ خون بہہ رہا تھا۔روزا یہ ہولناک منظر دیکھ کر دروازے کی طرف بڑھی مگر یہ دیکھ کر روزا پھر لرز گئی کہ دروازے کا کہیں نام ونشان تک نہ تھا۔

’’یہ۔یہ سب کیا۔یہ خون کیسا ہے۔یہ میرے فلیٹ میں کیا ہو رہا ہے۔یہ میرے فلیٹ کا دروازہ کہاں گیا۔یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے‘‘......روزا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔خوف کی حالت میں روزا کے ہاتھ سے اپنا سیل فون چھوٹ کر فرش پر گر گیا تھا اور حیرت انگیز طور پر سیل فون کی ٹارچ بھی آف ہوگئی تھی۔روزا نے اندازے سے دروازے والی جگہ پر ہاتھ رکھا تو اس کا ہاتھ لتھڑا گیا جیسے کسی غلیظ لیس دار مادے کو اس نے چھوا ہو۔زندگی میں آج تک ایسا ہولناک واقعہ روزا کے ساتھ پیش نہیں آیا تھا اس لئے روزا

پوری طرح خوفزدہ ہوگئی تھی۔

''یہ سب کیا ہے۔میں کس عذاب میں پھنس گئی ہوں''۔روزا پھر خوف کی حالت میں ہذیانی انداز میں چیخی۔

''تم نے کالی دنیا میں جانے کا عمل ساتھ دفعہ پورا کرلیا ہے حسن کی دیوی۔اب مہا گمبارو کی کالی دنیا تمہاری منتظر ہے''۔روزا کو اندھیرے میں ایک گرج دار آواز سنائی دی۔پھر کمرے میں ہر طرف ناگوارسی بو پھیل گئی جو بہت زیادہ تعفن زدہ تھی جس سے روزا کے دماغ میں اندھیرا چھا گیا اور روزا لڑکھڑا کر نیچے گر کر بے ہوش ہوگئی۔

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

گاڑی اونچے نیچے راستوں سے گزر رہی تھی۔ راستہ چونکہ پہاڑی تھا اس لئے کئی موڑ تھے مگر انور بڑی مستعدی سے گاڑی چلا رہا تھا جیسے پہاڑی راستوں میں گاڑی چلانے کا عادی ہو۔ یہ علاقہ نینی تال کا خوبصورت اور

سرسبز پہاڑی علاقہ تھا۔ بادلوں کے ٹکڑے آسمان پر تھے اور ٹھنڈی ہوا کے جھونکے چل رہے تھے۔

''واہ۔کیا قدرت کا نظارہ ہے''......ساتھ بیٹھے حمید نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا جو انور کے ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھا تھا۔انور مسکراتے ہوئے حمید کو دیکھنے لگا جو اس کشیدہ ماحول میں بھی اپنی عاشق مزاجی سے باز نہیں آیا تھا۔ دراصل حمید نے پہاڑی کے خوبصورت نظاروں کو دیکھ کر ٹھنڈی سانس نہیں بھری تھی بلکہ ایک چھوٹے سے پلاٹ میں بیٹھی چند نوجوان اور خوبصورت لڑکیوں کو دیکھ کر کہا تھا جو لانگ ٹینس کھیل رہی تھیں۔کرنل فریدی بھی گاڑی کی پچھلی سیٹ پر اکیلا بیٹھا تھا اور گہری سوچ میں گم تھا جیسے وہ یہاں نہ ہو۔

''جناب والا۔کیا بات ہے۔آج تو آپ نے خاموشی کے عالمی ریکارڈ توڑ دیئے۔کیا آج نہ بولنے کی قسم کھا رکھی ہے''......حمید نے سر پیچھے کر کے کرنل فریدی سے کہا۔

''نور عالم شاہ صاحب کا گھر کتنی دور ہے''...... دفعتاً کرنل فریدی نے سوچوں سے نکل کر انور سے سوال۔

''بس سر۔ہم پہنچنے ہی والے ہیں''......انور نے ادب سے جواب دیا البتہ حمید نے منہ بنالیا کیونکہ کرنل فریدی نے اس کی بات پر توجہ ہی نہیں دی تھی۔

دراصل کرنل فریدی کو ہریش نے بتایا تھا کہ لیڈی انسپکٹر ریکھا نے رات کو روزا کو اس کے فلیٹ فون کیا تھا مگر باتوں کے دوران ہی روزا کی کال ڈراپ ہوگئی تھی پھر بقول ریکھا کے اس نے روزا کو دوبارہ تین چار مرتبہ پھر کال ملائی مگر روزا کا فون آف ہی ملا جس پر ریکھا چونک گئی کہ ایسا تو روزا کبھی نہیں کرتی اور فون بھی روزا کا ڈیڈ تھا۔ ریکھا نے مجھے فون کر کے بتایا کہ روزا کسی مشکل میں ہے کیونکہ اس کے سیل فون، ٹیلی فون، سیٹلائٹ فون اور سپیشل ڈکٹا فون سب ہی آف ملے۔ حالانکہ اچھی بھلی بات ہو رہی تھی کہ اچانک ہی کال ڈراپ ہوئی اور باقی بھی تمام فون آف ہو گئے۔ میں نے ریکھا کے فون کے فوراً بعد زیرو فورس کے ممبرز کو فون کیا جو روزا کے فلیٹ کے باہر ہر وقت نگرانی پر مامور رہتے ہیں مگر زیرو فورس کے ممبرز نے مجھے بتایا کہ روزا کے فلیٹ میں تو کوئی بھی نہیں آیا اور نہ ہی ایسی کوئی حرکت ہم نے دیکھی ہے کیونکہ روزا کا فلیٹ مسلسل ان کی نظروں میں ہے۔ پھر میں نے خود روزا کو فون کیا مگر جواب ندارد۔ اس پر میں خود تیزی سے اپنی گاڑی پر روزا کے فلیٹ گیا جہاں زیرو فورس کے ممبرز مستعدی سے فلیٹ کی نگرانی کر رہے تھے۔ میں اکیلا روزا کے فلیٹ گیا مگر لاکھ گھنٹی دینے اور دروازہ پیٹنے پر بھی روزا نے دروازہ نہ کھولا تو میں نے دروازہ توڑ دیا مگر دروازہ توڑتے ہی مجھے انتہائی ناگوار بو اور دھواں نظر آیا۔ گو کہ دروازہ بند تھا مگر سوراخوں سے بھی دھواں نکل

سکتا تھا مگر حیرت انگیز طور پر نا گوار بو والا دھواں کمرے کے اندر ہی چکرا رہا تھا۔ بو اتنی نا گوار تھی کہ میرا دم گھٹنے لگا مگر میں منہ پر رومال لپیٹ کر اندر چلا ہی گیا۔ کمرے میں ہر طرف پراسرار دھواں چکرا رہا تھا اور ایک نامعلوم پراسرار دھیمی روشنی کمرے میں حیرت انگیز طور پر موجود تھی۔ اس پراسرار روشنی میں مجھے کمرے میں ہر چیز جلی ہوئی نظر آئی مگر لاکھ ڈھونڈنے پر پورے فلیٹ میں مجھے روزا کا زندہ یا مردہ وجود نظر نہ آیا۔ روزا کا سیل فون بھی اس کے کمرے میں ہی موجود تھا مگر روزا کا کہیں نام ونشان تک نہ تھا۔ میں نے بلیک فورس کے ممبرز کی مدد سے روزا کو پوری عمارت میں ڈھونڈا مگر روزا کا کچھ پتہ نہیں لگ سکا۔ روزا کے کمرے کی صورتحال سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ روزا کو ماورائی طاقتوں نے اغوا کیا ہے۔ کن ماورائی قوتوں نے روزا کو اغوا کیا اور کس مقصد کے لئے اغوا کیا ہے اس بارے میں بقول ہریش کے وہ لاعلم تھا۔

ہریش کی باتوں سے کرنل فریدی خود روزا کے فلیٹ گیا تھا مگر اس وقت پراسرار دھواں تو ختم ہو چکا تھا مگر روزا کے کمرے کی ہر چیز جلی ہوئی ملی تھی مگر روزا کا دور دور تک کوئی پتہ نہیں تھا۔ کرنل فریدی چند بار ماورائی اور شیطانی طاقتوں سے نبرد آزما ہو چکا تھا مگر اس بار کس زبردست شیطانی طاقت نے اسے چیلنج کرنے کے لئے روزا کو اغوا کر لیا تھا۔ گو کہ کرنل فریدی کافرستان کا رہنے والا تھا مگر سچا مسلمان تھا۔ ویسے بھی کافرستان میں تیس کروڑ سے زائد

مسلمان بستے ہیں مگر کافرستان کے صدر، وزیر اعظم سے لے کر عام شہری چاہے وہ جس مذہب سے تعلق رکھتا ہو کرنل فریدی کی دل و جان سے عزت و احترام کرتا تھا۔ جن دنوں کرنل فریدی اپنی پوری ٹیم کے ساتھ بیرونی دورے پر ہوتا ان دنوں ہی زیرو لینڈ یا بلیک ڈیتھ جیسی عالمی مجرم تنظیمیں کافرستان کا رخ کرتی تھیں۔ یہ دو ایسی ہولناک اور بدنام زمانہ مجرم تنظیمیں ہیں جن کا نام سن کر دنیا کی حکومتیں خوف سے لرز جاتی ہیں مگر کرنل فریدی اور اس کی ٹیم کی موجودگی میں کسی دہشت گرد تنظیم کا فرستان میں دہشت پھیلانے کی ہمت بہت کم ہی کرتے تھے۔ ایک مسلمان ہونے کے ناطے کرنل فریدی کا کافرستان کے مسلمان عالموں سے بھی رابطہ تھا اور جب بھی موقع ملتا کرنل فریدی نماز ضرور پڑھتا تھا۔

فریدی کی ٹیم میں انسپکٹر جگدیش، ہریش اور انسپکٹر ریکھا گوکہ غیر مسلم یعنی ہندو تھے مگر کرنل فریدی اپنے ہر ممبر کو دل و جان سے چاہتا تھا اور کرنل فریدی کا ہر ممبر ایک دوسرے کو دل و جان سے چاہتا تھا۔ روزا چند بار مجرم تنظیموں کے ہاتھوں اغوا ہو چکی تھی۔ کبھی تو اکیلی ہی مجرموں کی درگت بنا کے خود ہی ان کی گرفت سے نکل چکی تھی اور چند بار کرنل فریدی اِن ایکشن ہو کر روزا کی مدد کر چکا تھا مگر اس دفعہ معاملہ اور تھا اور پہلی دفعہ کسی مجرم تنظیم نے نہیں بلکہ کسی خوفناک ماورائی طاقت نے روزا کو اغوا کیا تھا اس لئے کرنل فریدی

پریشان تھا کہ کس شیطانی طاقت نے روزا کو اغوا کیا ہے اور کس مقصد کے لئے کیا ہے۔ اس بارے میں کرنل فریدی لاعلم تھا اسی لئے کرنل فریدی دارالحکومت سے دور نینی تال کے خوبصورت پہاڑی علاقے میں کیپٹن حمید اور کرائم رپورٹر انور کے ہمراہ اپنے سپیشل ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر نینی تال پہنچا تھا اور بلیک فورس کے ذیلی کوارٹر پہنچ کر گاڑی میں نور عالم شاہ صاحب سے ملنے جا رہا تھا جو بہت اللہ والے بزرگ تھے۔ دراصل انور نے ہی کرنل فریدی کو نور عالم شاہ صاحب سے ملوایا تھا جو نینی تال کے پرفضا مقام پر ایک پہاڑی کی چوٹی میں ان کا حجرہ تھا۔ جہاں مریدین کا رش لگا رہتا تھا۔ متعدد بار نور عالم شاہ صاحب سے کرنل فریدی مل چکا تھا اور ان کی پرنور شخصیت سے بہت متاثر تھا اور چند بار ماورائی کیسز میں ان سے مدد بھی لے چکا تھا۔ اب روزا کے پراسرار اغوا نے کرنل فریدی کو پریشان کر دیا تھا اور انور کے کہنے پر کرنل فریدی، کیپٹن حمید اور انور کے ہمراہ نور عالم شاہ صاحب کے ملنے جا رہا تھا۔ انور تو کرنل فریدی کے ہمراہ چند بار نور عالم شاہ صاحب سے مل چکا تھا مگر کیپٹن حمید، انور اور کرنل آفریدی کے ہمراہ پہلی بار نور عالم شاہ صاحب سے ملنے جا رہا تھا۔ گاڑی پہاڑی علاقے میں اونچے نیچے راستے سے گزر رہی تھی اور خوبصورت سرسبز پہاڑی بادلوں سے ڈھکی ہوئی تھی مگر سڑک چوڑی اور صاف تھی اس لئے انور بڑا اعتماد طریقے سے گاڑی چلا رہا تھا۔ اگر

پاکستان ڈائجسٹ

راستہ خطرناک بھی ہوتا تو کرنل فریدی کو اپنے ہر ممبر کی ڈرائیونگ پر مکمل بھروسا تھا۔

''جناب والا۔ کیا نور عالم شاہ صاحب روزا کے پراسرار اغوا کے بارے میں بتا پائیں گے'' ...... کیپٹن حمید نے سر پیچھے کر کے کرنل فریدی سے پوچھا۔

''ہاں حمید۔ مجھے مکمل یقین ہے کہ نور عالم شاہ صاحب اس ماورائی کیس میں میری مدد ضرور کریں گے'' ...... کرنل فریدی نے اعتماد سے کہا۔

''ویسے پاکیشیا کا احمق بھی کئی دفعہ ماورائی طاقتوں کے شکنجے میں پھنس چکا ہے مگر اپنے حبشی غلام جوزف کی مدد سے وہ کئی دفعہ موت کے منہ سے بچا ہے'' ...... کیپٹن حمید نے منہ بنا کر کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات ٹھیک ہے۔ جوزف بے شمار دفعہ شیطانی طاقتوں سے عمران کو بچا چکا ہے اور شیطانی طاقتوں کا خاتمہ بھی کر چکا ہے مگر پاکیشیا کے ایک اللہ والے بزرگ سید چراغ شاہ صاحب بھی اپنی روحانی طاقتوں سے عمران کی مدد کر چکے ہیں اور عمران ان کی مدد اور دعاؤں سے بے شمار رذیل قوتوں کا خاتمہ کر چکا ہے''۔ انور نے کیپٹن حمید کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''نور عالم شاہ صاحب بھی اللہ والے بزرگ ہیں۔ شیطان کی رذیل طاقتوں کے خلاف وہ ہماری ضرور مدد کریں گے'' ...... کرنل فریدی نے کیپٹن

حمیداورانور کی باتیں سن کراعتماد سے کہا۔گوکہ روزا کے پراسرار اغوا نے اسے پریشان کر دیا تھا مگر کرنل فریدی کو نور عالم شاہ پر مکمل بھروسا تھا کہ وہ اس کیس میں اس کی مدد ضرور کریں گے اس لئے وہ پرامید تھا۔

''ہاں سر۔آپ کی بات درست ہے۔نور عالم شاہ صاحب اس سفلی و پراسرار کیس میں آپ کی رہنمائی ضرور کریں گے''......انور نے کرنل فریدی کی بات سن کرادب سے جواب دیا۔

''ہائے۔آپ کی مدد۔تو کیا روزا صرف کرنل صاحب کے لئے ہی مخصوص ہوگئی ہے''......کیپٹن حمید نے کہا۔

''خاموش ہو جاؤ برخوردار۔تم بہت بکواس کرنے لگے ہو''۔کرنل فریدی نے اس بار خشک لہجے میں کہا۔

''آپ کچھ بھی کہیں مگر یہ سچ ہے۔روزا کی محبت آپ کے دل میں بھی رچ بس گئی ہے۔آخر کو وہ ظالم حسینہ بھی آپ کی طرح خشک مزاج ہے''......کیپٹن حمید نے ڈھٹائی پن سے جواب دیا تو کرنل فریدی غصے سے اس کی پیٹھ گھورنے لگا۔انور مسکراتے ہوئے کیپٹن حمید کو دیکھنے لگا جو خشک مزاج کرنل فریدی سے ہر بات کہہ دیتا تھا جو اس کے منہ میں آتی تھی ورنہ کسی بھی ممبر میں کرنل فریدی سے فضول بات کرنے کی ہمت نہیں تھی۔

اب انور نے جیسے ہی پہاڑی راستے میں موڑ کاٹا تو یکدم گاڑی کو بریک

لگا دیئے۔ گاڑی کے پہیوں سے چڑ چڑاہٹ کی آواز گونجی اور گاڑی رک گئی کیونکہ موڑ موڑتے ہی سڑک کے درمیان میں آگ کا بہت بڑا الاؤ روشن تھا۔ معلوم نہیں کس نے سڑک کے درمیان اچانک آگ جلا دی تھی۔ اگر انور ایک لمحے کی بھی تاخیر کرتا تو گاڑی آگ کے بھڑکتے الاؤ میں گھس جاتی۔ اس آگ کے شعلے سرخ کی بجائے سیاہ تھے اور اس اچانک بھڑکتی ہوئی آگ کو دیکھ کر تینوں پریشان ہو گئے۔

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

روزا کو ہوش آیا اور اس نے خود کو بدلے ہوئے ماحول میں پایا تو حیران ہو گئی۔ اسے اپنے اوپر بیتے ہوئے سابقہ واقعات یاد آ گئے کہ کس طرح وہ اپنے کمرے میں کالا جادو نامی کتاب میں درج الفاظ دوہرانے کے بعد خوفناک حادثے کا شکار ہوئی تھی۔ روزا اپنے فلیٹ کے کمرے والے ہولناک واقعات کو یاد کر کے کانپ اٹھی اور اب حیرت سے خود کو نئی جگہ پر دیکھ کر پریشان ہو گئی۔ ہر طرف سنگلاخ چٹان اور پہاڑیاں تھیں۔ روزا اٹھ کھڑی ہوئی اور ہر طرف نظریں دوڑانے لگی مگر دور دور تک کسی چیز کے آثار نہیں تھے۔ ہر سو خشک پہاڑ اس کو منہ چڑا رہے تھے۔ روزا خود کو اس سنسان اور ویران جگہ پر دیکھ کر پریشان ہو گئی۔

''یا اللہ پاک۔ یہ میں کس گورکھ دھندے میں پھنس گئی ہوں''۔ روزا خود سے بڑبڑائی۔ روزا کوئی بزدل لڑکی ہرگز نہیں تھی مگر یہاں روزا کسی مجرم تنظیم کے ہتھے نہیں چڑھی تھی کہ ہمت کا مظاہرہ کرتی۔ روزا سمجھ چکی تھی کہ کالا جادو

نامی کتاب کے منحوس سے الفاظ دوہرا کر وہ شیطانی طاقتوں کے ذریعے کسی رذیل شیطانی دنیا میں پہنچا دی گئی ہے اس لئے وہ پریشان تھی کہ وہ کیسے اس شیطان کی خوفناک دنیا سے نکلے گی۔ روزا کو خود پر بھی بے پناہ غصہ آرہا تھا کہ اس نے بغیر سوچے سمجھے اس منحوس کالا جادو نامی کتاب کے مخصوص الفاظ سات دفعہ دوہرائے جس کے ذریعے وہ پراسرار طور پر کالی دنیا کی عجیب و پراسرار سرزمین میں غالباً پہنچا دی گئی تھی جہاں سے نکلنا کوئی آسان بات نہیں تھی۔ روزا چونکہ اپنی ہی غلطی سے اس انجان دنیا کی قیدی بنی تھی اس لئے سوائے خود کو کوسنے اور پچھتانے کے اور کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

''اچھا جو غلطی ہو گئی سو ہو گئی اب مجھے فوراً اس منحوس جگہ سے نکلنے کا راستہ تلاش کرنا ہوگا''......روزا نے خود سے کہا اور ہنکارہ بھر کر خشک پہاڑی راستے پر آگے بڑھنے لگی۔ اس خشک پہاڑی راستے پر کوئی باقائدہ راستہ نہیں بنا ہوا تھا۔ مگر روزا پھر بھی تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی۔ جیسے کسی آسان راستے پر چل رہی ہو۔ روزا کو کرنل فریدی نے مارشل آرٹ، کمانڈو ایکشن، تکوانڈو، غرض ہر فن میں یکتا کر دیا تھا۔ روزا کافی دیران ویران پہاڑوں پر بھٹکتی رہی مگر سوائے چٹیل پہاڑ کے اسے کچھ نظر نہ آیا تو اس کے چہرے پر فکرمندی کے آثار ظاہر ہو گئے۔

''یا خدایا۔ یہ میں کیسی ہولناک دنیا میں پھنس گئی ہوں جہاں سے نکلنے کا

کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا“ ...... روزا نے تھک ہار کر پریشانی سے ایک پتھر پر بیٹھتے ہوئے خود سے کہا۔ روزا کچھ دیر تو پریشانی سے ہونٹ چباتی رہی اور پھر ہمت کر کے اٹھی اور چاروں طرف نظریں دوڑانے لگی مگر آسمان پر سورج اور زمین پر سنگلاخ چٹانوں کے کچھ نہیں تھا۔

”کوئی ہے یہاں۔ اس سنسان جگہ پر کون لایا ہے مجھے“۔ روزا نے زور سے چلاتے ہوئے کہا تو ان پہاڑوں پر اس کی بازگشت دور تک سنائی دی مگر کوئی روزا کے سامنے نہ آیا۔ روزا ایک دفعہ پھر ہمت کر کے اٹھی اور پھر آگے بڑھنے لگی جیسے اس سنسان جگہ سے باہر نکلنے کا راستہ تلاش کر لے گی۔ جس جگہ روزا کو ہوش آیا تھا روزا وہاں سے کافی آگے آ چکی تھی۔ اب روزا نے خود کو سیاہ رنگ کے پہاڑوں پر محسوس کیا۔ یہاں پہاڑوں کا رنگ توے کی طرح کالا سیاہ تھا۔ خود کو اتنے کالے سیاہ پہاڑوں پر محسوس کر کے روزا گھبرا گئی۔ معلوم نہیں وہ تیزی سے چلتی ہوئی کس خوفناک جگہ پر آ گئی تھی۔ روزا کو ایک سیاہ پہاڑ کے درے پر سرخ رنگ کا دروازہ نظر آیا۔ یہ سرخ دروازہ لکڑی کا لگ رہا تھا۔ روزا اب حیرت سے اس سرخ دروازے کو دیکھنے لگی جس کے درمیان میں چمگادڑ کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ روزا نے چمگادڑ والے سرخ دروازے کو حیرت اور خوف سے دیکھا اور آہستہ آہستہ اس دروازے کے قریب پہنچ گئی اور غور سے چمگادڑ کی تصویر کو دیکھنے لگی۔ روزا کو ایسا محسوس ہوا

جیسے چمگادڑ کی سرخ انگارہ آنکھیں اس کو گھور رہی ہوں جیسے وہ چمگادڑ کی تصویر نہ ہو بلکہ کوئی اصل چمگادڑ دروازے پر بیٹھا ہو۔

''لگتا ہے مجھ پر اس سنسان جگہ کا اثر غالب ہونے لگا ہے''۔ روزا خود سے بولی اور ہنکارہ بھر کر سرخ دروازے پر زور سے لات رسید کر دی جیسے ہی روزا نے سرخ دروازے کو لات رسید کی دروازہ چھناکے سے کھل گیا۔ اب روزا نے دیکھا کہ اندر گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا اور اندر کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ روزا اب شش و پنج میں پڑ گئی کہ وہ اندر داخل ہو یا نہ ہو۔ آخر کافی سوچ بچار کے بعد روزا نے جی کڑا کے اس اندھیرے میں گھسنے کا ہی فیصلہ کر لیا کہ شاید یہاں سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ مل جائے کیونکہ ان خشک پہاڑوں میں کافی دیر چلنے کے باوجود اسے کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ چونکہ دروازہ تو ویسے ہی اس کے پاؤں کی ٹھوکر سے کھل چکا تھا اس لئے اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ چمگادڑ کی تصویر والے سرخ دروازے کے اندر قدم رکھ دیا اور اندر داخل ہو گئی۔ روزا جیسے ہی اندر داخل ہوئی اچانک زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور سرخ دروازہ خود بخود ہی بند ہو گیا۔ ایک تو اندر پہلے ہی اندھیرا تھا دوسرا دروازہ بھی بند ہو گیا تھا اس لئے روزا تاریکی کی قیدی بن گئی تھی۔

''یہ۔ یہ دروازہ کس نے بند کیا ہے۔ کون ہے یہاں۔ مجھے کس لئے اس ہولناک دنیا کا قیدی بنایا گیا ہے''...... روزا اتنے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں

خوف کا شکار ہو کر ہذیانی انداز میں چلائی۔اس کے چلانے پر جواب تو ندارد ہی تھا مگر اس تاریک جگہ میں ہلکی ہلکی پراسرار سرمائی رنگ کی روشنی پھیل گئی۔ اب اس پراسرار روشنی میں روزا نے غور کیا تو خوف سے روزا کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔روزا نے خود کو ایک ہولناک قربان گاہ میں محسوس کیا۔یہ ایک چوکور کمرہ تھا جس کی دیواروں پر جگہ جگہ سیاہ اور خوفناک چمگادڑوں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ بظاہر تو یہ تصاویر تھیں مگر ان چمگادڑوں کی بے نور آنکھوں سے گویا آگ کے شعلے نکلتے نظر آ رہے تھے اور کمرے کے وسط میں چمگادڑ کا بہت بڑا بت ایستادہ تھا۔ اس چمگادڑ کے بت کے قدموں میں سات پیالے پڑے تھے۔روزا خود کو اس خوفناک کمرے میں دیکھ کر خوفزدہ ہو گئی۔معلوم نہیں اس چمگادڑ کے قوی ہیکل بت کے قدموں تلے سات پیالے کیوں پڑے تھے یہ روزا کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا اور گھٹا ٹوپ اندھیرے میں اچانک پراسرار دھیمی روشنی کہاں سے آئی ہے۔روزا خوفزدہ نگاہوں سے اس بھیانک کمرے کی ہر چیز کو دیکھنے لگی۔روزا نے دیکھا کہ روشنی ہونے کے بعد وہ دروازہ ہی غائب ہو چکا تھا جہاں سے وہ اندر داخل ہوئی تھی۔اب وہاں سپاٹ دیوار اس کا منہ چڑا رہی تھی۔روزا سمجھ گئی کہ وہ شیطان کی رذیل قوتوں کا شکار ہو کر اس کی کالی دنیا کی قیدی ہو چکی ہے۔ جہاں سے نکلنا کوئی اتنا آسان نہیں ہوگا۔

’’کوئی ہے یہاں۔ میں اس ہولناک دنیا کی قیدی کس طرح بنی ہوں۔ مجھے یہاں کون لایا ہے۔آخر میری بات کا جواب کیوں نہیں دیا جا رہا‘‘...... روزا زور سے چلائی۔ چمگادڑ کے قوی ہیکل بت کو دیکھ کر اس کے وجود میں خوف کی لہر دوڑ گئی تھی اس لئے روزا ایک دفعہ پھر زور سے چلائی مگر اس بار بھی جواب ندارد تھا۔ روزا کو اس قربان گاہ میں گھٹن اور خوف آنے لگا اس لئے روزا اس بھیانک کمرے سے باہر نکلنے کا راستہ تلاش کرنے لگی تو اسے قربان گاہ میں ایک اور سالخوردہ دروازہ نظر آیا جو کمرے کے کونے میں تھا۔ روزا تیزی سے آگے بڑھی اور دروازے کے قریب پہنچ کر پھر زور سے لات رسید کی تو سالخوردہ دروازہ چھناکے سے کھل گیا۔ دوسری طرف بھی مدہم سی روشنی تھی اور قربان گاہ کے کمرے کے دروازے کے اندر سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں۔ روزا ویسے بھی چونکہ کالی دنیا کی قیدی بن چکی تھی اس لئے قربان گاہ سے نکل کر سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ روزا سیڑھیاں چڑھ کر جیسے ہی اوپر پہنچی اسے ایک طویل راہداری نظر آئی۔ اس راہداری میں اسے بے شمار کمرے نظر آئے جو کہ بند تھے۔ اب روزا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کہاں جائے کیونکہ راہداری بہت طویل تھی اور کافی آگے جا کر بائیں طرف گھوم رہی تھی۔

’’یہ پہاڑوں کے اندر میں کن بھول بھلیوں میں پھنس گئی ہوں‘‘......روزا خود سے بڑبڑائی اور کندھے اچکا کر راہداری میں آگے بڑھنے لگی جہاں بے

شمار کمرے تھے جو کہ بند تھے۔روزا اس راہداری سے باہر نکلنے کا راستہ تلاش کرنے کے لئے آگے بڑھنے لگی۔آگے جا کر راہداری بائیں طرف گھومی تو روزا بھی مزید آگے بڑھی اور بائیں طرف گھوم گئی جیسے ہی روزا بائیں طرف گھومی تو خوف سے روزا کی چیخ نکل گئی کیونکہ ایک دل ہلا دینے والا ہولناک منظر روزا کا منتظر تھا۔

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

عمران کو کتابوں کے رینک میں ''کالا جادو اور کالی دنیا'' نامی ایک کتاب نظر آئی۔اس کتاب کو دیکھ کر عمران چونک گیا تھا۔عمران نے کالا جادو نامی یہ کتاب رینک سے اٹھالی اور غور سے اس کتاب کو دیکھنے لگا جس کے ٹائٹل پر وظائف اور عملیات کی دنیا بھی لکھا ہوا تھا۔کتاب کافی ضخیم تھی۔عمران ابھی اس ضخیم کتاب کو دیکھ ہی رہا تھا کہ کمرے میں ایک ادھیڑ عمر بزرگ تشریف لائے۔

''پروفیسر صاحب۔آخر تشریف لا ہی چکے ہیں۔میں تو سمجھا تھا کہ ہم کئی

دن آپ کے دیدار کو ترستے رہیں گے“ ......عمران نے ان ادھیڑ عمر بزرگ کو دیکھ کر کہا جو دراصل پروفیسر نصیر احمد صاحب تھے جو پاکیشیا کے پائے کے اسکالر اور علم شناس شخصیت تھے۔

”ارے عمران بیٹا۔تم آؤ میرے غریب خانے میں اور میں تم سے ملنے کی دیر کروں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔عمران بیٹا تم جیسے محبّ وطن کے لئے تو میں ہر وقت ملنے کو تیار ہوں“ ...... پروفیسر نصیر احمد نے عمران کی بات سن کر ہنستے ہوئے کہا۔تنویر اور صفدر بھی پروفیسر نصیر احمد کو دیکھ کر احترام سے اٹھ کر سلام کرنے لگے۔پرفیسر نصیر احمد گو کہ پینٹ کوٹ اور ٹائی میں ملبوس تھے مگر چہرے پر سنت کے مطابق داڑھی رکھی ہوئی تھی اور سر پر نماز والی ٹوپی تھی۔وہ سفید رنگت اور دبنگ شخصیت کے مالک تھے مگر چہرے پر عاجزی تھی اور ہاتھ میں چھوٹی سی تسبیح تھی۔تنویر اور صفدر کے برعکس عمران پروفیسر صاحب سے ملنے کی بجائے ہونقوں کی طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

”عمران بیٹے۔ یہ تم ادھر ادھر کیا دیکھ رہے ہو“ ...... پروفیسر نصیر احمد نے عمران کو ہونقوں کی طرح دیکھتے ہوئے دیکھ کر حیرت سے عمران سے پوچھا۔

”میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ یہاں غریب کون ہے۔مگر مجھے دور دور تک کوئی غریب ،یتیم ،مسکین اور نظر نہیں آرہا“ ......عمران نے بدستور احمقوں کی طرح ادھر ادھر نظریں گھماتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب عمران بیٹے۔ میں کچھ سمجھا نہیں''...... پروفیسر نصیر احمد صاحب نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''مجھے ایک جانی پہچانی آواز آئی تھی کہ کوئی خود کو غریب خانہ کہہ رہا تھا''......عمران نے مسکین لہجے میں کہا تو پروفیسر نصیر احمد بے اختیار ہنس پڑے۔

''تم کبھی نہیں سدھرو گے عمران بیٹا۔تم ویسے کے ویسے ہی ہو۔شرارتی کہیں کے''...... پروفیسر نصیر احمد نے بدستور ہنستے ہوئے کہا۔صفدر تو عمران کی اس حرکت پر مسکرانے لگا مگر تنویر غصے سے عمران کو دیکھنے لگا جو یہاں بھی اپنی حماقتوں سے باز نہیں آیا تھا۔

''ارے پروفیسر صاحب آپ۔میں سمجھا تھا کہ کوئی غریب مجھ سے ملنے آیا ہے''......عمران پرفیسر صاحب کو دیکھ کر تیزی سے ان کی طرف بڑھا اور ان سے بغل گیر ہو گیا۔''کالا جادو کالی دنیا'' نامی کتاب اس کے ہاتھ میں ہی تھی۔ پروفیسر صاحب بھی مسکراتے ہوئے عمران سے بغل گیر ہو گئے۔ پھر سلام دعا کے بعد عمران نے یہ ضخیم کتاب صوفے کے ساتھ پڑی ٹیبل پر رکھی اور صوفے پر بیٹھ گیا۔صفدر اور تنویر بھی عمران کے بیٹھنے کے بعد صوفے پر بیٹھ گئے۔ پروفیسر صاحب پہلے ہی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ چکے تھے۔

''پروفیسر صاحب۔ یہ عمران صاحب کے ہاتھ میں'' کالا جادو کالی دنیا،،

نامی کتاب کس موضوع پر ہے''...... صفدر نے حیران ہو کر پروفیسر صاحب سے پوچھا۔

''بیٹا یہ کتاب عملیات کی کتاب ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ جادو کی تاریخ کیا ہے شیطان کی تاریخ کیا ہے اور جادو کے توڑ کے بارے میں بیان اس اہم کتاب میں ہے''...... پروفیسر صاحب نے صفدر کی طرف دیکھ کر کہا اور پھر مسکراتے ہوئے عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

''عمران بیٹا۔ تم لوگوں کو کافی عرصے کے بعد کیسے میری یاد آ گئی''...... پروفیسر نصیر احمد صاحب نے شفقت بھرے انداز میں کہا۔ انہیں عمران کو اپنے گھر میں دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی تھی۔

''میری وہ کھو گئی ہے''...... عمران نے شرماتے ہوئے کہا۔

''میری وہ کھو گئی ہے۔ کیا مطلب میں کچھ سمجھا نہیں۔ تمہاری کیا چیز کھو گئی ہے۔ ذرا کھل کر بتاؤ''...... پروفیسر نصیر احمد نے حیرت سے عمران سے پوچھا تو صفدر مسکراتے ہوئے عمران کو دیکھنے لگا اور تنویر غصے اور قہر انگیز نگاہوں سے عمران کو گھورنے لگا جو مسلسل حماقتوں میں وقت ضائع کر رہا تھا۔

''مم۔ مم۔ میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ میں نے آپ کی مرغی نہیں چرائی۔ میرے ہاتھ کھلے ہیں البتہ تنویر بھائی کی مٹھی بند ہے۔ شاید انہوں نے آپ کی بھینس چوری کی ہو''...... عمران نے حماقت سے ڈرتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔آخرتم کیا کہہ رہے ہو۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا''......اس بار پروفیسر نصیر احمد صاحب نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔عمران کی مسلسل حماقتوں نے ان کو سنجیدہ کر دیا تھا۔

''آپ نے خود ہی تو کہا تھا کہ ذرا کھول کر بتاؤ تو اس لئے میں آپ کو وضاحت کرر ہا ہوں کہ میں نے کوئی چیز نہیں چرائی''۔عمران نے مسکین لہجے میں کہا تو پروفیسر نصیر احمد صاحب ہنسنے لگے۔

''عمران بیٹا۔میں نے یہ کہا تھا کہ بات کھل کر بتاؤ۔ غالباً تم مجھ سے مذاق کرر ہے ہو۔تم کبھی نہیں سدھرو گے''...... پروفیسر صاحب نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

''پروفیسر صاحب۔ہم ایک مشکل میں ہیں اورآپ کے پاس اسی سلسلے میں آئے ہیں۔دراصل ہماری ایک ساتھی پراسرار طور پر اغوا ہوگئی ہے''...... اس سے پہلے کہ عمران کچھ بولتا،صفدر نے پروفیسر نصیر احمد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر جولیا کے پراسرار اغوا کی تفصیل بتانے لگا۔اس دوران عمران خاموش ہی رہا اور پرفیسر صاحب غور سے صفدر کی بات سننے لگے۔

''پروفیسر صاحب۔ ہماری ہاتھی۔اوہ سوری۔ ہماری بہت پیاری ساتھی ہمیں چھوڑ کر کہیں بھاگ گئی ہے اور اس کا بھائی اپنی بہن کے لئے بہت پریشان ہے۔آپ ہماری پریشانی دور کر دیں تا کہ اس کا بھائی اپنی بہن سے

مل کر پرسکون ہو جائے'' ...... عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا تو تنویر قہر آلود نگاہوں سے عمران کو گھورنے لگا۔ مگر کچھ بولا نہیں تا کہ بدمزگی نہ ہو جائے۔

''عمران بیٹے۔ کیا تم نے اس سلسلے میں سید چراغ شاہ صاحب سے بات کی'' ...... پروفیسر نصیر احمد صاحب نے عمران کے مذاق کو نظر انداز کرتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''نہیں پروفیسر صاحب۔ ہماری سید چراغ شاہ صاحب سے ملاقات نہیں ہو سکی۔ ہم ان سے ملنے ضرور گئے تھے مگر وہ کہیں گئے ہوئے تھے اس لئے تو ہم آپ کے پاس آئے ہیں تا کہ آپ ہماری کچھ مدد کر سکیں'' ...... اس بار عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور راستے والے پراسرار واقعہ کے بارے میں بھی پروفیسر صاحب کو بتا دیا جو ان کو کسی کالی دنیا میں آنے کی دعوت دے رہے تھے۔

''عمران بیٹا۔ تم کئی دفعہ ماورائی طاقتوں کے شکنجے میں پھنس چکے ہو مگر اللہ کے کرم سے تم نے ہمیشہ باطل پر فتح پائی ہے۔ اس دفعہ بھی انشاء اللہ تم باطنی طاقتوں پر فتح ضرور پاؤ گے۔ مگر مجھ سے جتنا ہو سکا میں تم لوگوں کی مدد کروں گا'' ...... پروفیسر نصیر احمد نے فکر مندی سے کہا۔ جیسے ان کو جولیا کے پراسرار اغوا کی پریشانی ہوئی ہو۔

''پروفیسر صاحب۔ پہلے تو اس کتاب کے بارے میں بتائیں جو میرے

ساتھ ٹیبل پر پڑی ہے۔اس موٹی کتاب کا نام دیکھ کر میری روح فنا فنا ہو رہی ہے''......عمران نے کالا جادو اور کالی دنیا نامی ضخیم کتاب کو دیکھ کر کانپتے ہوئے کہا۔

''عمران بیٹے۔ یہ کتاب بہت ہی معلوماتی ہے۔اس کتاب میں قدیم جادو کی ابتدا یعنی جادو کب سے اور کیسے شروع ہوا۔مختلف مذاہب میں جادو کا تصور اور جادو کس طرح ہوتا ہے اور اسلامی لحاظ سے اس کا توڑ کیا ہے۔ یہ سب باتیں تفصیل سے اس کتاب میں درج ہیں''......پروفیسر صاحب نے عمران کو کانپتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بتایا۔

''پروفیسر صاحب۔میں نے سنا ہے کہ بعض جگہ جادو کو مذہبی حیثیت بھی حاصل رہی ہے''......صفدر نے سوال کیا۔

''ہاں بیٹا۔قدیم دور میں فراعین کی سرزمین مصر میں جادوگروں اور ساحروں کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ جو جتنا بڑا جادوگر ہوتا اسے دربار میں اتنا بڑا رتبہ ملتا۔انہیں کاہن اعظم اور پیشوائے اعظم کا لقب دیا جاتا تھا۔قدیم مصری دور میں چند بڑے ساحروں کے شیطانی علوم کی وجہ سے دریائے نیل پر بھی بہت بھیانک اثر ہوا۔مصر کا دریائے نیل ہزاروں برس ہر سال کنواری اور حسین ترین دوشیزہ کی قربانی مانگتا تھا پھر حضرت عمرؓ کے دور میں ان کے فرمان جو انہوں نے دریائے نیل کے نام رقعہ لکھا تھا اس کی بدولت دریائے

نیل پر شیطانی عمل کا بدترین اثر ختم ہو گیا تھا جو ہر سال سحر کی بدولت خشک ہو جاتا تھا اور حسین دوشیزہ کی بھینٹ دینے کے بعد رواں ہوتا تھا''...... پرفیسر نصیر احمد نے صفدر کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''محترم ۔اسلام میں جادو کی کیا اہمیت ہے''......اس بار تنویر نے پوچھا۔

''میرے بچے۔ ہمارے مذہب میں جادو سیکھنے والا اور کرنے والا اسلام کے دائرے سے نکل جاتا ہے۔ اسلام ہمیں جادو سیکھنے، سکھانے اور عمل کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دیتا''...... پروفیسر صاحب نے کہا۔

''پروفیسر صاحب۔ آپ کے نزدیک ہمارے مذہب میں سب سے پسندیدہ عمل کیا ہے''......اس بار عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

''عمران بیٹا۔ جو مسلمان پنجگانہ نماز پڑھتے ہیں اور کثرت سے درودِ پاک پڑھتے ہیں وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے قریب ہوتے ہیں''...... پروفیسر نصیر احمد صاحب نے شفقت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے مذہب میں درودِ پاک سب سے بہترین عمل ہے''......صفدر نے پوچھا۔

''میرے بچو۔ درودِ پاک ہم اپنے نبی پاک ﷺ پر پڑھتے ہیں اور جو نبی پاک ﷺ سے محبت رکھتے ہیں وہ میرے نزدیک دنیا کے خوش نصیب انسان ہے''...... پروفیسر نصیر احمد صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پروفیسر صاحب۔ایک دن میں کتنی بار درودِ پاک پڑھنا چاہئے''...... عمران نے سنجیدگی سے پوچھا کیونکہ درودِ پاک کا موضوع تھا اس لئے عمران سنجیدہ تھا ورنہ عمران اور سنجیدگی دو متضاد چیزیں تھیں۔

''میرے بچو۔درودِ پاک ہم مسلمانوں کے لئے ایسا خوبصورت تحفہ ہے جسے جتنا بھی کثرت سے پڑھا جائے کم ہے مگر کم از کم صبح اور رات کو دس دس مرتبہ تو درودِ پاک پڑھنا چاہئے کیونکہ درودِ پاک کی برکت سے آئندہ آنے والے مصائب کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور میرے عزیزو، میرا ایمان ہے کہ جو کثرت سے درودِ پاک آپ ﷺ پر پڑھتے ہیں اور آپ ﷺ سے محبت کرتے ہیں وہ کبھی ناکام نہیں ہوتے''...... پروفیسر صاحب نے شفقت بھرے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''پروفیسر صاحب۔آپ ماشاء اللہ عاشق رسول ﷺ لگتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی سچا عاشق رسول ﷺ بنائے اور نبی پاک ﷺ کے صدقے ہماری مشکلات کا خاتمہ کرے ہم اپنی ایک مشکل لے کر آپ کے پاس آئے تھے۔دراصل ہماری ساتھی جولیا پراسرار طریقے سے اغوا ہو چکی ہے اور اس کی تفصیل ہم آپ کو بتا چکے ہیں۔چونکہ ہماری ملاقات سید چراغ شاہ صاحب سے نہیں ہو سکی اس لئے ہم اپنی مشکل آپ کے پاس لے آئے ہیں۔آپ ہماری رہنمائی فرمائیں تاکہ ہم اپنی ساتھی جولیا کی مدد کر

سکیں“......صفدر نے بڑے ادب سے پروفیسر نصیر احمد صاحب کی ایمان افروز باتیں سن کر اور پھر اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔

”میرے عزیزو۔ میں تو ایک دنیا دار اور گناہ گار بندہ ہوں۔ اگر تمہاری ملاقات سید چراغ شاہ صاحب سے ہو جاتی تو زیادہ اچھا تھا کیونکہ وہ بہت اللہ والے ہیں لیکن چونکہ تم لوگوں کی ان سے ملاقات نہیں ہو سکی اور میرے پاس آئے ہو تو میں اپنی طرف سے پوری کوشش کرتا ہوں کہ تم لوگوں کی مدد کر سکوں لیکن اس کے لئے تم لوگوں کو چند لمحوں کا انتظار کرنا ہوگا“...... پروفیسر نصیر احمد صاحب نے کہا تو تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی دوران پروفیسر صاحب کا لڑکا ایک ٹرے میں دودھ سے بھرے تین گلاس لے آیا۔ عمران، صفدر اور تنویر کو پیش کر دیئے۔

”میرے عزیزو۔ آپ لوگ دودھ پی لیں پھر میں آپ کے لئے عمل شروع کرتا ہوں“...... پروفیسر صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پروفیسر صاحب۔ عمل کر کے ہمیں پرندہ نہ بنا دیجئے گا۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہ آپ کہیں ہمیں جادو سے کبوتر نہ بنا دیں البتہ تنویر بھائی کو شروع سے ہی بندر کا شوق ہے۔ اسے آپ بے شک منتر پڑھ کر بندر بنا دیں“......عمران نے حماقت سے کہا۔

”عمران بیٹے۔ میں کوئی ساحر یا کالے علم کا ماہر نہیں ہوں جو اس طرح کی

نامعقول حرکتیں کروں گا۔ میں تو ایک وظیفہ کروں گا اور معلوم کرنے کی کوشش کروں گا کہ تمہاری ساتھی کس حال میں ہے اور اس کی واپسی کا کیا ذریعہ ہو سکتا ہے'' ...... پروفیسر صاحب نے ہنس کر کہا تو تنویر خونی نگاہوں سے عمران کو دیکھنے لگا مگر بولا کچھ نہیں تاکہ ماحول خراب نہ ہو جائے۔ اب عمران نے پروفیسر نصیر احمد صاحب سے اپنے اس ہولناک خواب کا ذکر کیا تو صفدر اور تنویر چونک کر اور حیرت سے عمران کا خواب سننے لگے کیونکہ عمران نے اب تک ان کو اپنے اس ہولناک اور پراسرار خواب کے بارے میں ڈسکس نہیں کی تھی۔ عمران کے پراسرار خواب اور جولیا کے اغوا کا سن کر اب پروفیسر نصیر احمد نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور تسبیح ہاتھ میں لے کر کچھ پڑھنے لگے۔ عمران، تنویر اور صفدر دودھ پیتے ہوئے پروفیسر صاحب کو دیکھنے لگے۔ پروفیسر صاحب کافی دیر کچھ پڑھتے رہے پھر آنکھیں کھول دیں تو ان کی آنکھیں ہلکی سی سرخ تھیں اور پریشانی ان کے چہرے پر عیاں تھی۔

''کیا ہوا پروفیسر صاحب۔ آپ کے چہرے پر پریشانی ظاہر ہو رہی ہے۔ لگتا ہے ہماری ساتھی کسی سخت مشکل میں ہے'' ......صفدر نے پروفیسر نصیر احمد کو آنکھیں کھولے دیکھ کر چونک کر پوچھا۔

''میرے عزیزو۔ واقعی تمہاری ساتھی انجانے میں ایک بہت بڑے کالے علم کے ماہر اور شیطان کے خاص ساتھی مہا گمبارو کے ہاتھ لگ چکی

ہے۔ مہا گمبارو کی براہ راست شیطان مردود تک رسائی حاصل ہے۔ ہزاروں لاکھوں بدروحیں اور بے شمار سفلی طاقتیں اس کے قبضے میں ہیں۔وہ اپنے ایک خاص مقصد کے لئے تم لوگوں کی ساتھی جولیا اور کافرستان کے کرنل فریدی کی ساتھی روزا کو بھی اغوا کر چکا ہے۔اب وہ دونوں ایک انجانی دنیا میں یعنی شیطان پرستوں کی بنائی گئی کالی دنیا کی قیدی بن چکی ہیں۔ایک ایسی ہولناک دنیا جہاں صرف شیطان پرستوں کا ہی راج چلتا ہے اور وہاں سے نکلنا ان دونوں کے بس سے باہر ہے“...... پروفیسر نصیر احمد نے کہا تو یہ سن کر تینوں پریشان ہو گئے۔

”مگر پروفیسر صاحب۔وہ مہا گمبارو نامی شیطان نے میری ساتھی جولیا اور کرنل فریدی کی ساتھی روزا کو آخر کس مقصد کے لئے اغوا کر گیا ہے۔آپ مجھے بتائیں کہ یہ کالی دنیا کہاں ہے۔میں وہاں جا کر کالی طاقتوں کے ماہر مہا گمبارو کا خاتمہ کر کے اس دنیا سے اس شیطان پرست خاتمہ کر سکوں“...... عمران نے مٹھیاں بھینچ کر خشک لہجے میں کہا۔

”عمران۔ میں جانتا ہوں تمہارے ہاتھوں متعدد بار شیطانی اور رذیل قوتیں فنا ہو چکی ہیں مگر اس بات پر تکبر نہ کرنا۔تکبر اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ تمہارا کردار پاک اور صاف ہے اس لئے تو روشنی کی طاقتیں تمہاری مدد کرتی ہیں۔اس کے علاوہ تمہارا ساتھی جوزف بھی کئی بار تمہیں

شیطان پرستوں سے بچا چکا ہے۔ چونکہ وہ بھی تمہاری طرح صاف دل اور صاف کردار کا ہے اس لئے پراسرار افریقہ کی ماورائی قوتیں اس کی رہنمائی کرتی ہیں''۔ پروفیسر نصیر احمد نے عمران کو سمجھاتے ہوئے کہا تو تنویر اور صفدر حیران ہو گئے۔

''پروفیسر صاحب۔ آپ اتنا علم کیسے جانتے ہیں۔ یہ تو ایک طرح سے غیب کا علم ہو گیا۔ کیا آپ جوزف کو پہلے سے جانتے ہیں یا عمران آپ کو جوزف کے بارے میں پہلے سے بتا چکا ہے اور آپ کو کیسے علم ہو گیا کہ جولیا کی طرح روزا بھی شیطان پرستوں کی ہولناک دنیا یعنی کالی دنیا کی قیدی بنا دی گئی ہے''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں پروفیسر صاحب سے سوال پوچھا۔

''میرے بچو۔ میرے پاس کوئی غیب کا علم نہیں ہے۔ غیب کا علم تو اللہ تعالیٰ کی پاک ذات ہی جانتی ہے۔ کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جسے انسانی ذہن قبول نہیں کرتا۔ یعنی جس کو بظاہر ہماری آنکھ نہیں دیکھ سکتی اس کو ہمارا ذہن قبول نہیں کرتا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو قیامت تک چھوٹ اور ہر انسان پر دسترس دے رکھی ہے اس لئے شیطان اپنے خاص بندوں کو جو اس کے کہنے پر چلتے ہیں اپنی طاقتیں عطا کرتا ہے مگر عمل کوئی بھی کیوں نہ ہو چاہے خیر کا ہو یا شر کا ہو ہر عمل کے لئے سخت محنت کرنا پڑتی ہے۔ اسی مشقت

سے وہ علم پر دسترس حاصل کرتا ہے۔ چونکہ شیطان اپنے خاص ساتھیوں کو اس کی محنت اور جان لیوا سخت مشقت کے بعد اسے سفلی اور شیطانی طاقتیں عطا کرتا ہے تاکہ وہ کالے علوم کے ذریعے فساد برپا کرسکیں اور کالے علوم کے ماہر ظاہری بات ہے کہ کوئی نیک عمل تو نہیں کرتے بلکہ ہر گھر کو اجاڑنا ہی ان کا مقصد ہوتا ہے۔ اللہ پاک نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے جب شر کے نمائندے انسانی حدود کو پھلانگنے کی کوشش کرتے ہیں تو اللہ پاک ان کے خاتمہ کے لئے اپنے نیک اور خاص بندوں کو روحانی علوم عطا کرتے ہیں جو شر پسندوں کی سرکوبی کرسکیں۔ جب کوئی شر کا نمائندہ کالے عملیات کے ذریعے باطن کا علوم ظاہر کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے خاص بندوں کو روحانیت کا علم عطا کرتے ہیں مگر ہر کوئی روحانیت کے افضل درجے کو نہیں پا سکتا۔ چند چیدہ انسان ہی اس عظیم درجے پر پہنچ پاتے ہیں جیسا کہ سید چراغ شاہ صاحب۔ وہ واقعی عالم باعلم انسان ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی برکت و عظیم پاک ذات نے مجھ بدکار اور ناچیز کو بھی نبی پاک ﷺ کے صدقے چند روحانی علوم عطا کئے ہیں جسے عام لفظوں میں کشف کہتے ہیں اور میں نے تم لوگوں کو جو بتایا ہے وہ کشف کے ذریعے بتایا ہے۔ بظاہر تو انسان ایک کمزور ہستی ہے مگر عمل کی بدولت انسان نے جنات جیسی طاقتور مخلوق کو بھی اپنے تابع کرلیا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ محنت کے ذریعے باطنی علوم شیطانی اور

رحمانی دونوں طریقے سے حاصل کیا جا سکتا ہے مگر بظاہر تو رحمانی عمل میں نفس کو مارا جاتا ہے اور شیطانی عمل میں دنیا کی لذتیں میسر ہوتی ہیں مگر صرف اس دنیا میں کیونکہ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔اس کے برعکس جو خشک نظر آنے والے روحانیت کے فائز کے عظیم درجے پر پہنچ جاتا ہے۔اللہ پاک اس کے منہ سے نکلنے والے الفاظ کو قبولیت کا درجہ دے دیتے ہیں۔ ہاں یہ بھی درست ہے کہ فضیلت کے درجے پر پہنچنے والا انسان چاہے وہ باطنی علوم پر بھی دسترس رکھتا ہو مصلحت کے تحت ہر شر کے نمائندے کی سرکوبی نہیں کر سکتا اس کے لئے عام انسان کو ہی حرکت میں لایا جاتا ہے جس کا کردار صاف ہو۔ اب جیسا کہ عمران بیٹا تم خود کو ہی لے لو۔سید چراغ شاہ تمہیں متعدد بار سفلی عملیات کے ماہر شیطان پرستوں کی سرکوبی کے لئے بھیجتے رہے ہیں۔ جہاں تمہیں مشکل پیش آئی شاہ صاحب کی دعاؤں اور معاون مددگاروں کی مدد سے تم نے شیطان کی رذیل قوتوں کا خاتمہ کیا ہے''...... پروفیسر صاحب نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔عمران،صفدر اور تنویر غور سے پروفیسر صاحب کی باتوں کو سن رہے تھے۔

''پروفیسر صاحب۔آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ مہا گمبار وکسی کالی دنیا کا سربراہ ہے جہاں شیطانیت کا راج چلتا ہے اور جہاں شیطان کی رذیل قوتوں کا مسکن ہوتا ہے۔اسے اندھیری کی دنیا کہا جاتا ہے کیونکہ شیطان

پرست اندھیروں کے رسیا اور روشنی سے دور بھاگتے ہیں اگر اسی غلاظت کی دنیا میں روشنی پھیلا دی جائے تو اندھیرے کا خاتمہ لازمی بات ہے“...... عمران نے فلسفے انداز میں نیا سوال پوچھا۔

”میرے عزیز۔تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ اس جگہ پر جا کر اللہ کا پاک کلام پڑھا جائے تو رذیل طاقتیں خود ہی بھاگ جائیں گی مگر بیٹے اس کے لئے دل و دماغ کے صاف گو آدمی کو وہاں جانا ضروری ہے کیونکہ شیطان پرستوں کا سب سے بڑا جال حسین ترین عورت ہے اور یہ ایسا طلسمی جال ہے جس میں بڑے بڑے زاہد و عابد پھنس چکے ہیں مگر جو اس حسین جال سے نکل آئے وہ کامیاب ہوتا ہے اور میرے بچے تم اپنی ساتھی کے لئے کالی دنیا جیسی ہولناک شیطانی سرزمین پر جانا چاہتے ہو مگر وہاں تمہیں مشکلات پیش آئیں گی مگر میرے عزیز، میں اس معاملے میں تمہاری مدد نہیں کرسکتا۔ اگر سید چراغ شاہ صاحب ہوتے تو وہ تمہاری صحیح رہنمائی کرتے“...... پروفیسر صاحب نے بات سمجھاتے ہوئے معذرت بھی کی۔

”کیا مطلب۔کیا شیطان پرستوں کی کالی دنیا میں جانے کا اس زمین پر کوئی راستہ نہیں ہے۔ یہ کیسی کالی دنیا ہے شیطان پرستوں کی جہاں جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے“......اس بار صفدر نے حیرت سے پوچھا اور غیر شناسائی سے پروفیسر صاحب کا منہ دیکھنے لگا۔

''میرے عزیزو۔ اس بارے میں میرا علم خاموش ہے کیونکہ ماورائی طریقے سے اس شیطان کی ہولناک دنیا کا سفر کیا جاسکتا ہے البتہ عمران بیٹے کا ساتھی جوزف اس معاملے میں تم لوگوں کی رہنمائی کرسکتا ہے۔ ہاں اگر سید چراغ شاہ صاحب سے ملاقات ہو جاتی ہے تو وہ آپ لوگوں کی صحیح رہنمائی کرسکیں گے۔ میرے بس میں جو تھا وہ میں نے آپ کو بتا دیا''...... پروفیسر صاحب نے پھر معذرت کے انداز میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پروفیسر صاحب آپ کا بہت بہت شکریہ۔ آپ نے ہماری بہت مدد کی ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ اب ہم مس جولیا کو کیسے تلاش کریں گے''۔ صفدر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ لیکن ہمیں جولیا کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا تو پڑے گا'...... عمران نے سنجیدہ اور پختہ لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ تنویر اور صفدر نے بھی طویل سانس لئے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

اس خوفناک بھڑکتی ہوئی آگ کو دیکھ کر حمید کی تو چیخ نکل گئی۔ انور اگر بروقت بریک نہ لگا تا تو گاڑی اس بھڑکتی ہوئی آگ میں جا چکی ہوتی۔ تینوں حیرت اور خوف سے اس بھڑکتی ہوئی آگ کو دیکھنے لگے جو اچانک ہی نمودار ہوئی تھی۔

''آؤ زمین کے حقیر لوگو۔ میں کالی دنیا کا آقا مہا گمبارو تم سے مخاطب ہوں۔ تم لوگ مجھ سے مقابلہ کرنے چلے ہو حالانکہ میں تم سب کو مچھر کی طرح مسل کر رکھ سکتا ہوں۔ تم لوگ میرا مقابلہ نہیں کر سکو گے''...... اس پراسرار آگ سے ایک گرجتی ہوئی آواز سنائی دی۔ آواز بہت ہی ہولناک تھی۔

''کون ہو تم اور ہم سے کیا چاہتے ہو''...... کرنل فریدی نے بلند آواز اور خشک لہجے میں کہا۔

''میں تمہیں بتا تو چکا ہوں کہ میں کون ہوں۔ پھر بھی تم پوچھ رہے ہو''...... پراسرار آواز سے پھر گرجدار آواز سنائی دی۔

''کیا روزا کو تم نے اغوا کروایا ہے''...... کرنل فریدی نے خشک لہجے میں پوچھا۔

''ہاں۔ میں تمہاری ساتھی روزا کو اپنے مہان مقصد کے لئے اپنی کالی دنیا میں لے آیا ہوں''...... پراسرار بھڑکتی ہوئی آگ میں سے پھر گرجدار آواز سنائی دی۔

''تو تم شیطان بد بخت کے پجاری ہو۔ خیر تم جو بھی ہو۔ میں تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ تم روزا کو چھوڑ دو ورنہ میں تمہارا بہت برا حشر کروں گا''......کرنل فریدی نے کہا۔

''زمین کے حقیر۔ ادب سے نام لے شہنشاہ ظلمات کا ورنہ کتے کی موت مارا جائے گا اور دوسرا یہ کہ تم اب روزا کو بھول جاؤ اب وہ کالی دنیا کی قیدی بن چکی ہے اگر پھر بھی تمہیں اس حسن کی دیوی کو حاصل کرنا ہے تو آؤ میری کالی دنیا میں وہاں تمہارا وہ حشر ہوگا کہ تمہاری روح صدیوں تک تڑپتی رہے گی''......آگ سے وہی پراسرار آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی پراسرار آگ خود بخود ہی بجھ گئی۔ جیسے یہاں کبھی آگ جلی ہی نہ ہو۔

''یہ کیسی پراسرار آگ تھی اور اس میں بڑی ہولناک آواز تھی۔ آخر یہ سب کیا تھا''......حمید نے حیرت اور خوف سے کرنل فریدی اور انور کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''حیرت ہے حمید۔ کیا تم ابھی تک نہیں سمجھے۔ یہ وہی شیطان بد بخت کا نمائندہ ہے جس نے روزا کو اغوا کیا ہے''......کرنل فریدی نے خشک لہجے میں

کہا۔

''تو کیا آپ اس شیطانی ساحر کے خوف سے روزا کو اس کے چنگل سے نہیں چھڑوائیں گے''......حمید نے چونک کر پوچھا۔

''تم غالباً اس شعبدہ بازی سے ڈر گئے ہو لیکن فکر نہ کرو میں ان سحر کے شعبدوں سے گھبرانے والا نہیں ہوں اور اس شیطان کو ایسا سبق پڑھاؤں گا کہ یہ مجھے کبھی نہیں بھول سکے گا''......کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے بڑے اعتماد سے کہا۔

''سر۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں فوراً نور عالم شاہ صاحب سے مل لینا چاہئے۔ اب تو بات ثابت ہوگئی ہے کہ روزا کسی کالی دنیا کی قیدی بن چکی ہے جہاں کسی مہا گمبارو نامی شیطان پرست کی حکمرانی ہے۔ روزا لاکھ ہمت والی سہی مگر وہ شیطان پرستوں کی کالی دنیا میں رذیل شیطانی قوتوں کا اکیلا مقابلہ نہیں کر سکے گی''......انور نے فکر اور پریشانی سے کہا تو حمید نے بھی اس بار اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب ان کی گاڑی پہاڑی سڑک پر پھر آگے بڑھنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک خوبصورت علاقے میں پہنچ گئے۔ یہ ایک چھوٹا مگر خوبصورت قصبہ تھا۔ اس قصبے میں چند گھر تھے۔ ان کی گاڑی ایک مکان کے سامنے رک گئی۔ اس مکان کے باہر اور بھی گاڑیاں کھڑی تھیں۔ تینوں کار سے باہر نکلے اور انور نے گاڑی لاک کی تو تینوں آگے بڑھنے لگے اور ایک

مکان کے ساتھ منسلک ایک حجرے میں داخل ہو گئے جہاں اور بھی لوگ موجود تھے۔ حجرے کے اندر لوگ احترام سے بیٹھے ہوئے تھے اور حجرے کے ایک کونے میں ایک بہت ہی باریش بزرگ بیٹھے ہوئے تھے اور لوگوں کو دین اسلام کے متعلق بتا رہے تھے۔ ان کا موضوع شیطان لعین اور اس کے کالے علم کرنے والے پجاری تھے۔ کرنل فریدی، انور اور حمید حجرے میں داخل ہو کر لوگوں کو سلام کرنے لگے۔ باریش بزرگ نے کرنل فریدی اور انور کو دیکھ کر مسکرا دیئے۔

''کیا حال ہیں بیٹا تم سب کے'' ...... باریش بزرگ نے محفل ہونے کے باوجود ان تینوں سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور ان کو اپنے قریب بیٹھنے کو کہا۔ ان بزرگ کی لمبی سفید داڑھی تھی۔ سر پر عمامہ تھا اور ہاتھ میں ایک لکڑی کی تسبیح تھی اور چہرے پر نور برس رہا تھا۔

''ہم ٹھیک ہیں نور صاحب'' ...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

''فریدی بیٹا اور انور بیٹا تم دونوں آج کافی عرصے بعد میرے غریب خانے میں تشریف لائے ہو اور اپنے ساتھ اس نوجوان کو بھی لائے ہو جو غالباً کیپٹن حمید ہے'' ...... باریش بزرگ نے شفیق انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ جو نور عالم شاہ صاحب تھے۔

''ہاں۔ شاہ صاحب۔ میں آج اپنے ساتھ اپنے اسٹنٹ کو بھی لایا

ہوں۔انور کو تو آپ جانتے ہی ہیں“......کرنل فریدی نے احترام سے بیٹھ کر ادب سے کہا۔کیپٹن حمید اور انور بھی شاہ صاحب سے مصافحہ کر کے بیٹھ گئے۔اکثر لوگ کرنل فریدی اور اس کی ٹیم کے ممبران کو جانتے تھے اس لئے انہوں نے بھی ان تینوں کو خوش آمدید کہا۔

”شاہ صاحب آپ لوگوں کو دین اسلام کا لیکچر دیتے ہیں۔میں اور انور پہلے بھی متعدد بار آپ کی مفید باتوں سے مستفید ہو چکے ہیں۔اس بار میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک خاص مقصد کے تحت آئے ہیں اور ہم بہت مشکل میں ہیں“......کرنل فریدی نے اس بار سنجیدہ لہجے میں شاہ صاحب سے کہا۔

”بیٹے۔میں تمہاری باتیں غور سے سنوں گا اور جتنا ہو سکا تمہاری مدد ضرور کروں گا۔تم جیسے با کردار اور مخلص انسان مجھے بہت اچھے لگتے ہیں۔بس ظہر کی نماز کے بعد تم مجھ سے اپنی بات کر سکتے ہو“......شاہ صاحب نے مسکرا کر کہا تو کرنل فریدی بھی مسکرا کر خاموش ہو گیا۔شاہ صاحب ایک دفعہ پھر گویا ہوئے۔

”ہاں تو بھائیو۔میں تم سب سے شیطان لعین اور اس کے کالے عملیات کرنے والے پجاریوں کے بارے میں معلومات دینا چاہتا ہوں“......شاہ صاحب نے کہا تو دیگر لوگوں کی طرح یہ تینوں بھی شاہ صاحب کی طرف

دیکھنے لگے۔ کرنل فریدی پہلے بھی متعدد بار انور کے ہمراہ شاہ صاحب سے ملنے آ چکا تھا مگر حمید پہلی دفعہ ان کے ہمراہ آیا تھا۔ اب تینوں غور سے شاہ صاحب کی باتوں کو غور سے سننے لگے۔

''میرے عزیز دوستو۔ آج میں آپ کو شیطان لعین کے متعلق بتانا چاہتا ہوں کہ وہ کس طرح بنی نوع انسان کو بہکاتا ہے اور اسے راندہ درگاہ بنا دیتا ہے''......شاہ صاحب نے کرنل فریدی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر گویا ہوئے۔

''شیطان کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ وہ کسی بھی انسان کو نیکی کی طرف راغب نہ ہونے دے۔ شیطان جس کا اصلی نام ابلیس ہے اور پہلے یہ اللہ پاک کا مقرب فرشتہ تھا مگر حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے ملعون ٹھہرا کیونکہ یہ اللہ پاک کا حکم تھا مگر ابلیس جس کا نام پہلے عزازیل تھا اور اللہ پاک کا مقرب فرشتہ تھا مگر غرور میں لعین ٹھہرا اور اللہ پاک کی بارگاہ سے انکاری کی بنا پر ذلیل وخوار ہوا اور شیطان بن گیا۔ اللہ نے شیطان کو جب اپنی بارگاہ سے نکال دیا اور اسے ملعون ومردود کر دیا تو ابلیس نے اللہ سے کہا کہ مجھے قیامت تک کی مہلت دی جائے تو اللہ نے اس کی فریاد قبول کر لی۔ مہلت ملنے کے بعد شیطان نے اللہ سے کہا کہ میں آپ کے ابن آدم کو بھٹکاؤں گا اور انہیں ہر طرف سے گھیر لوں گا اور انہیں بھی اپنی طرح

رانده درگاہ بنادوں گا اس پر اللہ پاک نے کہا کہ ملعون تو یہاں سے نکل جا اور لوگوں کو بھٹکا۔ میرا ابھی یہ اعلان ہے کہ میں ابن آدم کو عقل، شعور اور ذہانت عطا کروں گا اور اس کے باوجود جو تیرے راستے پر چلے گا میں اسے بھی قیامت کے دن تیرے ساتھ جہنم میں داخل کروں گا۔ بھٹکے ہوئے لوگ ضرور تیری طرف راغب ہوں گے مگر میرے نیک بندے تیری راہ پر نہیں چلیں گے''...... شاہ صاحب نے اہم باتیں بتائیں تو دیگر لوگوں کے ساتھ کرنل فریدی، انور اور حمید بھی غور سے شاہ صاحب کی باتوں کو سن رہے تھے۔ اس کے بعد شاہ صاحب اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے تو سب لوگ اٹھ کھڑے ہوئے۔ حجرے سے باہر مسجد قریب ہی تھی۔ سب لوگوں نے نور عالم شاہ صاحب کی امامت میں نماز قائم کی۔ نماز پڑھنے کے بعد دیگر لوگ تو شاہ صاحب سے مصافحہ کر کے رخصت ہو گئے مگر کرنل فریدی، انور اور حمید ایک بار پھر نور عالم شاہ صاحب کے حجرے میں ان کے ساتھ آ گئے۔

''ہاں میرے عزیزو۔ اب بتاؤ کہ تم لوگ کیسے مجھ ناچیز سے ملنے آئے ہو''...... نور عالم شاہ صاحب نے حجرے میں بیٹھتے ہوئے مسکرا کر ان تینوں سے پوچھا۔

''شاہ صاحب۔ میری ساتھی روزا جو کہ مسلمان ہو چکی ہے اچانک

پراسرار طور پر اپنے کمرے سے غائب ہوگئی ہے“ ......کرنل فریدی نے کہا اور پھر تفصیل سے تمام واقعات جو ان کے ساتھ پیش آئے تھے اور عمران سے فون پر بات اور اس کے ہولناک خواب کی بات اور تھوری دیر بعد نیند میں اپنے ہولناک خواب کا بھی نور عالم شاہ صاحب کو بتا دیئے اور یہاں آنے سے پہلے جو پراسرار واقعہ ان کے ساتھ رونما ہوا تھا شاہ صاحب کو بتا دیا۔ کرنل فریدی کی باتیں سن کر شاہ صاحب کے چہرے پر سنجیدہ طاری ہوگئی اور کرنل فریدی کا ہولناک اور پڑاسرا خواب سن کر انور اور کیپٹن حمید بھی حیران ہوگئے کیونکہ اس نے ان دونوں سے اپنے اس پراسرار خواب کے بارے میں کوئی ڈسکس نہیں کی تھی۔

”میرے بچے ۔تمہاری ساتھی روزا ایک بہت بڑے شیطان کی قید میں پہنچ چکی ہے۔اس شیطان کے پجاری کی براہ راست شیطان لعین تک رسائی حاصل ہے اور شیطان مردود نے اس مہا گمبارو نامی ساحر کو بے پناہ شیطانی علوم اور کالے علوم دے رکھے ہیں اور اس مردود ساحر نے اپنی ایک الگ دنیا جسے وہ کالی دنیا کہتا ہے اس میں روزا کو قیدی بنا دیا ہے“ ......شاہ صاحب نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”مگر اس منحوس ساحر نے میری ساتھی کو کس لئے اغوا کروایا ہے۔اس سے اس منحوس کا کیا مقصد ہوسکتا ہے“ ......کرنل فریدی نے پریشانی سے

پوچھا۔

''میرے عزیز۔ تمہارے تمام ساتھیوں کا کردار بہت اچھا ہے۔ خاص کر تمہارا کردار بہت صاف ہے۔ کبھی تم عورت اور شراب کے چکروں میں نہیں پڑے حالانکہ یہ دو شیطان کے بڑے ہتھیار ہیں۔ تم اور خاص کر پاکیشیا کا علی عمران شیطان پرستوں کے خاص دشمن ہو اور عمران تو کئی مرتبہ شیطان کی کالی طاقتوں کو نقصان پہنچا چکا ہے اس لئے مہا گمبارو نے اس بار تم دونوں کی ساتھیوں کو اغوا کروا کے اپنی کالی دنیا میں پہنچا دیا ہے تا کہ تم دونوں اپنی اپنی ساتھی کی خاطر اس کی ہولناک دنیا کا رخ کرو اور وہ تم دونوں کی اپنی کالی دنیا میں شیطان مردود کے نام پر قربانی کر سکے'' ...... شاہ صاحب نے کہا تو وہ تینوں شاہ صاحب کے باطنی علم پر حیران ہو گئے۔ کرنل فریدی اور انور تو اچھی طرح جانتے تھے کہ نور عالم شاہ صاحب بہت ہی اللہ والے ہیں اور ان کے لئے شیطان کی ان زروں کا اپنی روحانیت سے پتہ کرنا مشکل نہیں ہے مگر حمید، شاہ صاحب کی باتیں سن کر حیران ہو گیا۔

''شاہ صاحب۔ عمران کی تو کئی ساتھی لڑکیاں ہیں۔ جیسے کہ روشی، صالحہ، کراسٹی اور اس کی خاص ساتھی جولیا ہے۔ عمران کی کون سی ساتھی کو اس شیطانی ساحر مہا گمبارو نے اغوا کروایا ہے''۔ حمید نے پہلی دفعہ بولتے ہوئے کہا۔

''میرے عزیز۔جس طرح روزا تمہارے افسر کی خاص ساتھی ہے اسی طرح جولیا بھی عمران کی خاص ساتھی ہے''......اس بار شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہوں۔تو روزا کی طرح جولیا بھی مہا گمبارو کی کالی دنیا کی قیدی بنا دی گئی ہے''......کرنل فریدی نے چونک کر کہا۔

''شاہ صاحب۔عمران کی ساتھی جولیا تو عمران کے ساتھ کئی بار شیطان پرستوں کا مقابلہ کر چکی ہے اور کالی دنیا میں وہ شاید شیطان پرستوں کا مقابلہ کر کے ان کا خاتمہ کر کے کالی دنیا سے نکل آئے مگر میری ساتھی روزا شیطان کی کالی دنیا میں گھبرا جائے گی کیونکہ اس کا کبھی شیطانی قوتوں سے واسطہ نہیں پڑا اس لئے آپ میری رہنمائی فرمائیں''......کرنل فریدی نے پریشانی سے کہا۔

''یہ کالی دنیا آخر ہے کیا''......انور نے بھی پریشان سے لہجے میں سوال کیا۔

''میرے بچے۔کالی دنیا شیطان کے حواریوں کی بنائی ہوئی ہولناک اور طلسمات کی پراسرار دنیا ہے۔جہاں صرف شیطان اور اس کے ساتھیوں کا راج چلتا ہے۔چونکہ شیطان مردود نے مہا گمبارو کو بے پناہ کالے علوم عطا کئے ہیں اس لئے وہاں شیطان کا مکمل راج چلتا ہے''......شاہ صاحب نے

جواب دیا۔اس دوران ایک پندرہ سالہ لڑکا حجرے کے کمرے میں ایک ٹرالی لے آیا جس میں چار کپ چائے کے تھے۔

''آپ لوگ چائے پی لیں۔ باتیں تو پھر ہوتی رہیں گی''۔شاہ صاحب نے ان تینوں سے کہا تو ان تینوں نے چائے کے کپ ٹرالی سے اٹھا لئے اور چائے پینے لگے۔شاہ صاحب نے بھی چائے کا کپ لیا اور بسم اللہ پڑھ کر اسے پینے لگے۔

''شاہ صاحب۔ میں تو بہت کم ہی شیطانی چکروں میں پھنسا ہوں اس لئے میں بڑی دور سے آپ کے پاس آیا ہوں۔ میں آپ کی رہنمائی کے بغیر اپنی ساتھی روزا کی مدد نہیں کرسکتا کیونکہ آپ خود کہہ رہے ہیں کہ وہ شیطان پرستوں کی بہت ہی ہولناک دنیا ہے اس لئے آپ ہی میری اس پراسرار کیس میں مدد فرمائیں''۔ کرنل فریدی نے آس بھری نگاہوں سے شاہ صاحب کی طرف دیکھ کر کہا۔

''فریدی بیٹا۔ جہاں تک ہوسکا میں ناچیز تمہاری مدد ضرور کروں گا مگر اپنی ساتھی کے لئے تمہیں خود کالی دنیا میں جانا ہوگا تا کہ اپنی ساتھی کی مدد کرسکو ورنہ وہ شیطان کی ہولناک دنیا سے کبھی نہیں نکل سکے گی۔ میرے عزیز۔ میں جانتا ہوں کہ تمہارا کردار پاکیشیا کے علی عمران کی طرح بہت مضبوط ہے اور یہی تمہاری کامیابیوں کا راز ہے کہ شیطان ہر بار منہ کے بار گرتا ہے کیونکہ

ایک مرد کے لئے غیر محرم حسین عورت ہی شیطان مردود کا سب سے بڑا ہتھیار ہے''۔شاہ صاحب نے کرنل فریدی کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''شاہ صاحب۔ مجھے اب ایک کیا کرنا ہوگا''......اس بار کرنل فریدی نے تشویش سے پوچھا۔

''بیٹا۔ تمہیں خود اس کالے علوم کے بڑے شیطان مہا گمبارو کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ مگر ایک بات کا خاص خیال رکھنا کہ اس مہم میں غرور نہ کرنا۔ میں مانتا ہوں کہ تم کافرستان کے بہت بڑے ایجنٹ ہو مگر اس مہم میں ہمت کے ساتھ ذہانت دکھانا ہوگی''......شاہ صاحب نے ان کو تنبیہہ کے انداز میں سمجھایا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''شاہ صاحب۔ یہ بتائیں کہ یہ شیطان پرست اتنی طاقت کیسے حاصل کر لیتے ہیں حالانکہ وہ بھی ہماری طرح انسان ہی ہوتے ہیں مگر وہ اچانک ایسے ایسے کام کر لیتے ہیں کہ انسانی ذہین انہیں قبول نہیں کرتا اور بنگال کا جادو تو ویسے بھی دنیا بھر میں مشہور ہے''۔اس بار انور نے چائے کا ایک سپ لیتے ہوئے تجسس سے سوال کیا تو کرنل فریدی اور حمید نے بھی انور کے اس سوال پر سر ہلا دیئے جیسے ان کو بھی اس سوال کے جواب کا تجسس ہو۔

''میرے عزیز۔ بات دراصل یہ ہے کہ اللہ پاک نے انسان کو عقل اور

شعور عطا کیا ہے تا کہ وہ اپنی عقل کا درست استعمال کرے مگر جیسا کہ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان بھی ہوتا ہے جو ابلیس نامراد کی جانب سے اس کے ساتھ لگا رہتا ہے اور اسے ہر وقت بھٹکا تا رہتا ہے۔ اب انسان کی مرضی ہے کہ وہ اپنی عقل کا استعمال کر کے شیطان کی چال کو ناکام کر دے یا اسی کی مرضی پر چل دے۔ اس دنیا میں نیکی اور بدی کی جنگ ازل سے چلی آ رہی ہے۔ انسان کو بہکانے اور انہیں حق کے راستے سے ہٹانے کے لئے شیطان مردود نے نجانے کتنے تہہ در تہہ جال بچھا رکھے ہیں۔ ایسے ایسے خوبصورت جال جس میں کشش تو بہت ہے مگر حقیقت میں ایسے جال جن کی ہر کڑی لاکھوں شیطانی خواہشوں اور حسرتوں سے بنائی گئی ہے۔ شیطان کی شروع سے کوشش یہی رہی ہے کہ انسان کو اس انداز سے بہکائے کہ ان کو اپنے اصل مقصد کا شعور ہی نہ رہے اس لئے ملعون نے نجانے کتنے کالے جادو، منتر، خوفناک سحر اور نجانے کتنے سفلی علوم ہر طرف مختلف انداز میں پھیلا رکھے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کو بھی انسانوں کی بھلائی پسند ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے خاص بندوں کو بے پناہ خاصیت عطا فرما دی ہے جس سے شیطان مردود اور اس کے ساتھیوں کو منہ کی کھانی پڑتی ہے۔ نیکی اور بدی کے اس پیمانے کی کئی شاخیں ہیں جو کہ عموماً عام انسانوں سے پوشیدہ ہیں۔ وہ ایسی بھی ہیں جو بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ خیر و شر کی یہ جنگ

ازل سے جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گی۔ بعض دفعہ اس سفلی جنگ میں اللہ کے خاص اور برگزیدہ بندے بھی حکمت عملی کے تحت خود کچھ نہیں کر سکتے اور عام انسانوں کو اس میدان میں لاتے ہیں جیسا کہ پاکیشیا کے علی عمران کو روشنی کی طاقتیں ہمیشہ آگے لاتی ہیں اس لئے کہ عمران کا کردار بہت صاف ہے اور شیطان کی سفلی اور کالی طاقتیں عمران اور اس کے ساتھیوں کو نقصان نہیں پہنچا سکیں۔ گو کہ ہر بار شیطانی طاقتیں مزید طاقت کے ساتھ آگے آتی ہیں مگر عمران اور اس کے ساتھیوں کی باکردار ہونے کی وجہ سے مار کھا جاتی ہیں''...... شاہ صاحب نے مسلسل بولتے ہوئے ان کو سمجھایا۔

''شاہ صاحب۔ چونکہ ہم کافرستانی ہیں اس لئے میرے گروپ میں ہندو اور مسلمان دونوں ہیں مگر مجھے یقین ہے کہ میرے گروپ کا کوئی ممبر بدکردار نہیں ہے اس لئے مجھے اللہ تعالیٰ کی پاک ذات پر پورا بھروسہ ہے کہ وہ میری بھی مدد ضرور کریں گے''...... کرنل فریدی نے شاہ صاحب کی معلوماتی اور مفید باتوں کو سن کر یقین سے کہا۔

''ہاں میرے عزیز۔ مجھے تمہارے پختہ کردار کا علم ہے اور تمہاری ٹیم کا ہر ممبر بھی باکردار ہے۔ گو کہ تمہارا خاص ساتھی عاشق مزاج ضرور ہے مگر کبھی کیچڑ میں نہیں گھسا''...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے حمید کی طرف دیکھ کر کہا تو انور اور کرنل فریدی بھی مسکرا دیئے اور حمید شرمندگی سے شاہ

صاحب کو دیکھنے لگا جن سے وہ پہلی دفعہ مل رہا تھا مگر وہ اس کے کرتوتوں سے اپنی روحانیت سے واقف ہو گئے تھے۔

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

یہ ایک بہت بڑا کمرہ تھا۔ اس کمرے میں ہر طرف ہڈیاں بکھری ہوئی تھیں اور ہر طرف تعفن پھیلا ہوا تھا۔ کمرے کی دیواریں بھی سیاہ تھیں اور ان دیواروں پر تازہ خون جما ہوا تھا اور ہر طرف انتہائی ناگوار سی بو پھیلی ہوئی تھی۔ بو اتنی شدید تھی کہ کوئی عام انسان یہاں ایک پل بھی کھڑا نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ اس ناگوار بو سے چند لمحوں میں دماغ ہی پھٹ جائے۔ بعض انسانی کھوپڑیاں یہاں پڑی ہوئی تھیں جن کی تازہ گردنیں کٹی ہوئی تھیں۔ یہ منظر اتنا ہولناک تھا کہ کمزور انسان دور کی بات ایک مضبوط انسان بھی یہ منظر دیکھ کر خوف سے کانپ جائے۔ اس ہولناک کمرے کے ایک کونے میں چمگادڑ کا عظیم اور عالی شان بت ایستادہ تھا اور اس بت کی آنکھیں بے نور تھیں مگر اس چمگادڑ کے قوی ہیکل بت کی آنکھیں سرخ تھیں حالانکہ بت بے جان تھا۔ یہ کمرہ ایک قربان گاہ لگ رہا تھا۔ اس کمرے کے وسط میں ایک نوجوان اس انتہائی بو میں آرام سے بیٹھا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں بند تھیں۔ نوجوان نے اس وقت لنگوٹی پہنی ہوئی تھی اور دو زانوں بیٹھ کر اس نے ہاتھ اپنے سینے پر رکھے ہوئے تھے اور منہ میں کچھ پڑھ رہا تھا۔ یہ نوجوان گوری رنگت اور

بہت ہی پرکشش شخصیت کا مالک تھا۔ اس کی شخصیت اس قدر پروقار تھی کہ حسین لڑکیاں اس سے دوستی کرنے کی خواں ہوں۔ اس نوجوان نے اچانک آنکھیں کھولیں اور مسکرانے لگا جیسے اسے کوئی خوشخبری مل گئی ہو۔

''ہوں۔ تو عمران اور فریدی کی حسین ساتھی لڑکیاں میری کالی دنیا میں پہنچ ہی گئی ہیں۔ اب یہ دونوں میرے بستر کی زینت بنیں گی اور پھر دونوں شہنشاہ ظلمات کے نام پر قربان ہوں گی۔ ان کی بلّی دینے کے بعد میں جولیا اور روزا جیسی حسین لڑکیوں کے منحوس عاشقوں، عمران اور فریدی کو بھی بلیک لارڈز کے نام پر ذبح کروں گا۔ ان بدبختوں کے غرق ہونے کے بعد بلیک لارڈز میری کالی قوتوں کو امر کر دیں گے۔ میں پاکیشیا کے عمران اور کافرستان کے فریدی کو ایسی عبرت ناک موت دوں گا کہ پھر کوئی روشنی کی طاقت بلیک لارڈز کی کالی شکتیوں والے ساتھیوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرے گی''...... پرکشش شخصیت والے نوجوان نے اس بار نحوست سے کہا جو دراصل شیطان کا خاص چیلا مہا گمبارو تھا اور اس وقت کالی دنیا کا سربراہ اور لاتعداد کالی و سفلی قوتوں کا مالک تھا۔

''انا کی حاضر ہو''...... اچانک مہا گمبارو نے تیز آواز میں کہا تو اچانک اس بھیانک اور بدبودار کمرے میں ایک سرخ رنگ کا دھواں چکرانے لگا اور پھر اس کمرے میں ایک انتہائی حسین ترین لڑکی اس پراسرار دھویں میں سے

نمودار ہوئی۔

''انا کی حاضر ہے آقا۔حکم فرمائیں میں آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہوں''......اس بے پناہ حسین لڑکی نے ادب سے مہا گمبارو کے آگے جھکتے ہوئے کہا۔

''انا کی۔تم میری حسین ناری ہو اور میں نے تمہیں ایک مہان کام کے لئے بلایا ہے اگر تم نے میرا یہ کام کر دیا تو بلیک لارڈز مجھے اپنا سب سے بڑا نائب مقرر کر دیں گے''......مہا گمبارو نے انا کی کے حسین چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''آقا۔آخر وہ کیا کام ہے جس کے مکمل ہو جانے سے شہنشاہ ظلمات آپ کو اپنا سب سے بڑا نائب مقرر کر دیں گے۔اگر ایسا ہے تو میری جان بھی آپ کے لئے حاضر ہے''......حسین لڑکی انا کی نے خوش ہو کر مزید مہا گمبارو کے آگے سر خم کرتے ہوئے کہا۔

''انا کی۔بلیک لارڈز کے دو بڑے دشمن ہیں عمران اور فریدی۔یہ روشنی کے نمائندے ہیں اور یہ دونوں آقا کے سخت ترین دشمنوں میں شامل ہیں۔خاص کر عمران نامی روشنی کے نمائندے نے آقا کے بے شمار کالی شکتیوں کے مہان ساحروں کا خاتمہ کیا ہے اور اس وقت آقا کا سب سے بڑا دشمن ہے۔میں چاہتا ہوں کہ عمران اور فریدی کا خاتمہ تم اور تمہاری بڑی بہن سنا کی کے

پاکستان ورچوئل لائبریری ڈاٹ کام

ذریعے ہو اور اگر ایسا ہو گیا تو تم دونوں کالی شکتیوں کی ماہر بہنیں میرے اور قریب ہو جاؤ گی اور آقا شہنشاہ ظلمات تم دونوں بہنوں کو مزید مرعات عطا فرمائیں گے کیونکہ یہ دونوں بد بخت روشنی کے نمائندے بے شمار سیاہ شکتیوں کے نمائندوں کا خاتمہ کر چکے ہیں"...... مہا گمبارو نے کہا۔

"آقا۔ آپ فکر نہ کریں۔ عمران اور فریدی جیسے روشنی کے نمائندے اس بار بچ نہیں سکتے اور دونوں کی بھینٹ لازمی طور پر شہنشاہ ظلمات کے نام ہو گی۔ یعنی دونوں کی بلی بلیک لارڈز کے نام پر چڑھائی جائے گی"...... انا کی نے سر خم کرتے ہوئے مہا گمارو سے کہا۔

"یہ سنا کی کہاں ہے"...... مہا گمبارو نے انا کی سے پوچھا۔

"آقا۔ سنا کی بھی حاضر ہے"...... اس سے پہلے کہ انا کی جواب دیتی ایک دھواں اس قربان گاہ میں نمودار ہوا اور پھر ایک سیاہ رنگت کی انتہائی خوفناک بڑھیا کے روپ میں بدل گیا۔ اس بڑھیا نے بھی مہا گمبارو کے آگے اپنا سر خم کر دیا۔

"سنا کی۔ تمہیں میں نے کہا ہوا ہے کہ جب بھی تم دونوں بہنیں میرے پاس آیا کرو تو اس وقت خصوصی روپ میں آیا کرو کیونکہ حسن ہی میری کمزوری ہے"...... مہا گمبارو نے سنا کی کی طرف دیکھ کر منہ بنا کر کہا۔

"اوہ۔ معذرت چاہتی ہوں آقا۔ میں بھول گئی تھی۔ میں ابھی اپنے

خاص روپ میں آتی ہوں''...... یہ کہہ کر سنا کی پھر دھویں میں تحلیل ہوگئی اور پھر انا کی کی طرح ایک انتہائی حسین اور نوجوان لڑکی میں تبدیل ہوگئی۔

''ہاں۔اب تم اپنے خاص روپ میں آئی ہو''......مہا گمبا رو نے خوش ہو کر کہا۔

''آقا۔ بتائیں ہم دونوں بہنیں آپ کے لئے کیا کرسکتی ہیں''۔ سنا کی نے اس بار مسکراتے ہوئے ادب سے پوچھا۔

''تم دونوں بہنوں نے روشنی کے نمائندوں، عمران اور فریدی کی حسین اور خاص ساتھی لڑکیوں کو اغوا کر کے میری کالی دنیا میں پہنچا دیا ہے اور دونوں بلیک لارڈز کے نام قربان ہوں گی مگر میں چاہتا ہوں کہ عمران اور فریدی جیسے خطرناک روشنی کے نمائندے بھی ضرور بلیک لارڈز کے نام قربان ہوں کیونکہ انہوں نے شہنشاہ ظلمات کے بے شمار ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اتارا ہے جس سے شہنشاہ ظلمات ان سے نالاں ہیں لیکن چونکہ دونوں پاک دامن ہیں اور اسی وجہ سے روشنی کے نمائندوں کی خاصی توجہ میں ہیں اور بڑی بڑی سیاہ شکتیاں ان کو مارنے کی بجائے خود موت کے گھاٹ اتار چکی ہیں اس لئے میں یہ نہیں چاہتا کہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک میری اس کالی دنیا میں آئے مگر حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ میری کالی دنیا میں آتے ہیں تو ان کا روشنی کے نمائندوں سے رابطہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ میری کالی دنیا میں آنے کے

لئے ان دونوں کو اکیلا اکیلا ہی آنا پڑے گا کیونکہ کالی دنیا میں آنے کی شرط ہی یہی ہے۔اس طرح ان کا اپنے خاص اور خطرناک ترین پراسرار اور ماورائی علوم کے ماہر ساتھیوں سے رابطہ ختم ہو جائے گا جیسا کہ عمران اپنے خاص اور خطرناک ساتھی جوزف سے الگ ہو جائے گا اور فریدی اپنے خاص اور پراسرار علوم کے ماہر خطرناک شخص طارق سے جدا ہو جائے گا۔اگر عمران اور فریدی کی بجائے جوزف اور طارق مل کر اپنی ماورائی طاقتوں سے میری کالی دنیا میں آتے ہیں تو ہمیں بہت مشکل ہو جائے گی کیونکہ دونوں ہی کسی طاقتور ساحر سے کم نہیں ہیں اور دونوں مل کر میری کالی دنیا میں آ گئے تو اپنی ماورائی طاقتوں سے میری کالی دنیا کی مہان شکتیوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اگر عمران اور فریدی اپنی ساتھی لڑکیوں کی سرکوبی کے لئے میری کالی دنیا میں آتے ہیں تو روشنی کے نمائندے ہونے کے باوجود کالی دنیا میں مارے جائیں گے کیونکہ ان کا اپنے خاص خطرناک ساتھیوں اور روشنی کے نمائندوں سے رابطہ ٹوٹ جائے گا میری کالی دنیا میں آنے کے بعد"......مہا گمبارو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

آقا۔آپ فکر نہ کریں۔میں نے اپنی سیاہ شکتیوں کے ذریعے معلوم کروا لیا ہے کہ آپ کی دھمکیوں کے باوجود عمران اور فریدی نے اپنی ساتھی لڑکیوں کی خاطر خود ہی آپ کی کالی دنیا میں آنے کا فیصلہ کیا ہے......سناکی نے

ادب سے کہا۔

''تو پھر میری کالی دنیا ان دونوں کی دردناک موت کا سبب بن جائے گی''......سنا کی بات سن کر مہا گمبارو نے خوش ہوتے ہوکر کہا۔

''ہاں آقا۔ وہ کالی دنیا میں آ کر خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہے ہیں۔ مگر آقا مجھے اجازت دیں تو میں فریدی کے پاس جا کر اسے اپنے جال میں پھنسا سکوں اور اسے پلید کرنے کی کوشش کر سکوں۔ اگر ایسا ہو گیا تو روشنی کے نمائندوں سے اس کا رابطہ ٹوٹ جائے گا اور پھر بھیانک موت ہی اس کا انجام ہو گی''......انا کی نے ادب سے سر جھکا کر مہا گمبارو سے فریاد کی۔

''نہیں انا کی۔ تم دونوں بہنیں میرے لئے بہت اہم ہو۔ گو کہ لاتعداد سیاہ شکتیاں میری غلام ہیں مگر میں تم دونوں سے ہاتھ نہیں دھونا چاہتا کیونکہ وہ دونوں بد بخت معلوم نہیں کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں کہ دنیا کی کوئی حسین ترین لڑکی بھی انہیں متاثر نہیں کر سکتی اور سیاہ شکتیوں نے بے شمار اس قسم کے جال ان دونوں پر آزمائے ہیں مگر الٹا اپنے جال میں خود ہی پھنسی ہیں اس لئے میں تم دونوں کو ان دونوں کے پاس جانے کی اجازت نہیں دے سکتا کیونکہ وہ دونوں بد بخت بے شمار سیاہ شکتیوں کو موت کے گھاٹ اتار چکے ہیں''......مہا گمبارو نے اس بار نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''آقا۔ ہم دونوں بہنیں صرف حسین فتنہ ہی نہیں بلکہ لاتعداد شکتیوں کی

مالک بھی ہیں اور میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ فریدی یا اس کے خاص خطرناک ساتھی نے مجھ سے مقابلہ کیا تو میں اس سے مقابلہ تو کرسکتی ہوں مگر ایسا ہوا تو میں فرار ہو کر واپس کالی دنیا میں چلی آؤں گی اور جیسا کہ سنا کی کہہ رہی ہے کہ عمران اور فریدی نے عہد کیا ہوا ہے کہ وہ اپنی ساتھی لڑکیوں کے لئے خود کالی دنیا کا سفر کریں گے تو پھر کالی دنیا میں آنے کے بعد روشنی کے نمائندوں اور اپنے خاص خطرناک ساتھیوں کی مدد سے جدا ہو جائیں گے اس طرح ہم دونوں بہنیں کالی دنیا میں آنے کے بعد ان دونوں کو آسانی سے بھٹکا سکتی ہیں اور اگر ہم نے ان کو عیاری سے بھٹکا کر پلید کر دیا تو پھر کالی دنیا میں ان کی عبرت ناک موت یا آقا بلیک لارڈز کی غلامی میں آنے کے سوا ان کے پاس کوئی چارہ نہیں ہوگا''...... انا کی نے کہا تو مہا گمبارو اور سنا کی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ تم جا سکتی ہو مگر اپنا خیال رکھنا۔ ویسے اگر تم دونوں نے ان بدبختوں کو بھٹکا کر گمراہ کر دیا تو روشنی کی تمام طاقتوں کا سایہ ان کے سر سے اٹھ جائے گا۔ پھر ان کو مارنا مسئلہ نہیں ہوگا۔ اب تم دونوں جا سکتی ہو۔ میں ذرا ان کی ساتھی لڑکیوں سے دو دو ہاتھ کرلوں''...... مہا گمبارو نے کہا تو اس کی بات سن کر انا کی اور سنا کی دھویں میں تحلیل ہو کر غائب ہو گئیں تو کمرے میں یکلخت گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا۔

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

''ابے او کالی چمڑی۔ بتا آج کل کہاں پیار محبت کا چکر چل رہا ہے''...... عمران نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے جوزف کی طرف دیکھ کر کہا جو پریشانی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''باس۔ میں رابرٹ نہیں جوزف ہوں اور جوزف کی زندگی میں کسی عورت زاد سے پیار یہ ناممکن ہے''...... جوزف نے عمران کی بات سن کر منہ بنا کر کہا۔

''تو پھر بتا کہ جولیا جس ہولناک اور پراسرار دنیا میں قید ہے۔ وہاں کیسے

پہنچا جا سکتا ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''باس وہ بہت خوفناک دنیا ہے۔ آپ مسی کے بارے میں فکر مند نہ ہوں میں آپ کا غلام جو ہوں۔ میں مسی کی خاطر شیطان پرست مہا گمبارو کی کالی دنیا میں جاؤں گا اور وہاں سے مسی کو واپس لے آؤں گا''...... جوزف نے اس بار دانت نکوس کر کہا۔

''ابے او کالی چمڑی۔ تو کیا مجھے الّو سمجھتا ہے۔ میں جانتا ہوں تو وہاں جولیا سے محبت کے گل کھلانا چاہتا ہے اور جولیا کو تو وہاں سے لے آ کر اس کے دل میں جگہ بنانا چاہتا ہے''...... عمران نے منہ بنا کر حماقت سے کہا۔

''بب۔ باس۔ یہ آپ نے کیسے سوچ لیا کہ میں مسی سے یعنی آپ کی جولیا سے محبت کا اظہار کرتا پھروں۔ اگر آپ ایسا سمجھتے ہیں تو آج کے بعد جوزف آپ کو نظر نہیں آئے گا۔ میں اس دنیا سے ہی چلا جاتا ہوں۔ لعنت ہے جوزف کی زندگی پر جس کا باس جس کا آقا اس پر شک کرتا ہے۔ باس۔ میرے آقا میرے سب کچھ میری دلی تمنا ہے کہ مس آپ کو واپس مل جائے میرے اس دنیا سے جانے کے بعد اپنا خیال کیجئے گا''...... یہ کہتے ہوئے جوزف سسک پڑا اور عمران کی بات سن کر اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔

''ابے تو کس دنیا میں جانے کی بات کر رہا ہے۔ میں وہاں بھی پہنچ جاؤں

گا اور تجھے گردن سے پکڑ کر واپس لے آؤں گا''۔عمران نے حیرت سے چونک کر جوزف کی طرف دیکھ کر کہا۔

''میرا آقا مجھ پر شک کر رہا ہے اس لئے مجھے جینے کا کوئی حق نہیں ہے''...... جوزف نے اب باقاعدہ ہچکیاں لیتے ہوئے کہا اور اپنی پینٹ کی جیب سے ایک چاقو نکال لیا اور اس کا پھل کھول کر اپنے سینے پر وار کر دیا مگر اس سے پہلے کہ چاقو جوزف کے سینے پر لگتا عمران نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

''نہیں باس۔ مجھے مرنے دو۔ مجھے جینے کا کوئی حق نہیں ہے''۔ جوزف نے باقاعدہ روتے ہوئے کہا مگر عمران نے سختی سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

''رک جاؤ جوزف۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ میرا مذاق کا تم اتنا اثر لو گے۔ ارے پاگل آدمی مذاق کرنا تو میری عادت ہے''......عمران نے سخت لہجے میں اسے سمجھایا تو جوزف نے کسی فرمانبردار بچے کی طرف اس کا کہنا مان لیا۔

''باس۔ میں جانتا ہوں آپ مسی کو پسند کرتے ہیں اور میں آپ کا غلام کسی طرح اپنے آقا کی پسند سے محبت کا کھیل کھیل سکتا ہوں اور کسی بھی لڑکی سے محبت کرنا جوزف کا شعبدہ ہی نہیں ہے''......اس بار جوزف نے عمران کے پاؤں پکڑتے ہوئے کہا۔

''ارے چھوڑو میرے پاؤں۔ گدگدی ہوتی ہے''......عمران نے حماقت

سے کہا اور اپنے پاؤں پیچھے کر لئے۔

''باس۔اب آپ نے ایسا کبھی نہیں کہنا ورنہ جوزف دی گریٹ آپ کو زندہ نظر نہیں آئے گا''......جوزف نے التجا کرتے ہوئے اس کے آگے ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔

''ابے کالے سانڈھ۔میں تیرا نام تو نہیں لے رہا تھا۔میں تو رابرٹ کا نام لے رہا تھا۔بس زبان غوطہ کھا گئی اور زبان پر تیرا نام آ گیا''......عمران نے اس بار جوزف کو منانے کے لئے نئی کہانی گھڑی کیونکہ عمران کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ جوزف اس کے مذاق کو اتنا سنجیدہ لے گا کہ اس کے سامنے خود کو قتل کرنے پر تل جائے گا۔

''اوہ ہو ہو ہو۔باس تو یوں کہیں اگر رابرٹ کی بات کر رہے تھے تو واقعی اس عاشق زادے کا کوئی پتا نہیں۔وہ ہے تو میرا دوست لیکن سلیمان نامراد کی شاگردگی اختیار کر کے مسی سے بھی اظہار محبت کرنے سے باز نہیں آئے گا''......اس بار عمران کی بات سن کر جوزف نے بے ڈھنگے انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے وہ عاشق زاد مزے لینے کی خاطر ایسا کرتا ہے ورنہ اتنا برا نہیں ہے''......عمران نے رابرٹ کی تائید کرتے ہوئے کہا۔عمران نے جوزف کو اپنے فلیٹ بلوایا تھا تا کہ جولیا کے سلسلے میں اس کی رہنمائی لے سکے کیونکہ

پروفیسر نصیر احمد نے جولیا کی بازیابی کے سلسلے میں معذرت کر لی تھی اور سید چراغ شاہ بھی اسے نہیں مل سکے تھے۔ البتہ پروفیسر صاحب نے کہا تھا کہ اس کیس میں اس کا ساتھی جوزف اس کی رہنمائی کر سکتا ہے اس لئے عمران نے جوزف کو بتایا کہ وہ جولیا کے لئے کالی دنیا کا سفر کرنا چاہتا ہے اور اس بار جوزف سے بھی اپنے ہولناک خواب کا ذکر کیا تو جوزف چونک گیا تھا اور اس کے خواب سنانے پر جوزف نے صاف انکار کر دیا کہ وہ مس جولیا کے لئے خود کالی دنیا کا سفر کرے گا کیونکہ وہ سحر و اسرار کی دہشت ناک دنیا ہے اور اس لئے وہاں وہ خود ہی جائے گا کیونکہ وہ سحر کا مقابلہ کر سکے گا اور جیسی بھی مشکل ہو وہ مس جولیا کو واپس لے آئے گا حالانکہ جوزف نے کبھی عمران کے آگے ضد نہیں کی تھی مگر عمران کو کالی دنیا میں بھیجنے پر راضی نہیں ہو رہا تھا۔ بقول جوزف کے اس نے پہلے ہی فادر جوشوا سے رابطہ کر کے سب کچھ معلوم کر لیا ہے کہ کالی دنیا میں کیسے جایا جا سکتا ہے اور اس عمل سے صرف ایک مرد ہی اس انجانی دنیا میں جا سکتا ہے اور اس ماورائی عمل کے ذریعے خود ہی کالی دنیا جانا چاہتا تھا مگر عمران بھی ضد پر اتر آیا تھا کہ وہ جولیا کی خاطر اپنے کسی ساتھی کو مشکل میں نہیں ڈال سکتا مگر جوزف نے اس کیس میں عمران کی مدد کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا کہ وہ اپنے باس کو اتنی خطرناک اور بھیانک سحر کی دنیا میں نہیں بھیج سکتا اور اس پر ان دونوں کی کافی دیر سے بحث ہو رہی تھی۔

''باس۔آپ سمجھتے کیوں نہیں۔وہ کوئی ماورائی دنیا نہیں ہے۔ بہت سخت ہولناک اور تاریک دنیا ہے جہاں صرف دھوکا، ہیبت اور بربریت ہے۔ میں اس خوفناک مہم کے لئے آپ کو وہاں جانے کے لئے روک تو نہیں سکتا مگر آپ سے التجا کرتا ہوں کہ آپ اس سحر کی انجانی اور ہولناک دنیا میں مجھے جانے دیں کیونکہ میں نے معلوم کروالیا ہے کہ کافرستان سے کرنل فریدی بھی اپنی ساتھی روزا کے لئے خود کو کالی دنیا میں جانے کا پروگرام بنا رہا ہے اس لئے مسی کی رہنمائی کے لئے میرا کالی دنیا میں جانا بہت ضروری ہے۔ ہاں البتہ طارق صاحب، روزا کے لئے کالی دنیا جاتے تو مجھے پرواہ نہ ہوتی کیونکہ وہ سحر کی اس ہولناک دنیا میں اپنی ساتھی روزا کے ساتھ ساتھ آپ کی اور مسی کی بھی رہنمائی کرتے کیونکہ وہ سحر کی بھیانک دنیا ہے جہاں آپ اور کرنل صاحب اپنی ساتھیوں کی مدد کی بجائے الٹا خود مشکلات کا شکار ہو جائیں گے''......جوزف نے عمران کو سمجھاتے ہوئے التجا کی۔

''ابے کالئے۔ میں جانتا ہوں کہ ماورائی کیسوں میں کئی دفعہ تم نے میری اور میری ٹیم کی رہنمائی کی ہے مگر ایسی کئی ماورائی مہمات اور بے شمار سیاہ اور پراسرار کیس میں میرے ساتھ شریک نہیں ہوئے تھے''......عمران نے منہ چلاتے ہوئے احمقانہ لہجے میں کہا۔

''باس۔آپ کی بات ٹھیک ہے۔ میں بھی انسان ہوں اور مشکل میں

پھنس سکتا ہوں مگر ایسا بہت کم ہوا ہے کہ ماورائی کیسز میں، میں مشکل کا شکار ہوا ہوں۔ باس۔ آپ کو پھر کہہ رہا ہوں کہ یہ کوئی عام ماورائی مہم نہیں ہے بلکہ اس شیطان پرست کی ہولناک دنیا ہے جو حسن پرست، بہت بڑا عیاش اور کمینہ صفت بھی ہے۔ وہ دھوکے باز آپ کو ہر لحاظ سے الجھا سکتا ہے۔ میں یہ بھی مانتا ہوں کہ آپ پر اور کرنل فریدی صاحب پر روشنی کی طاقتوں کا سایہ ہے مگر وہ کالی دنیا دھوکے، سحر اور وحشت کی خوفناک و بھیانک ترین دنیا ہے اس لئے وہاں میرا یا طارق صاحب کا ہونا ضروری ہے تا کہ ہم اپنے مخصوص طریقے سے سیاہ دلدل والے مہا گمبا رو کی سیاہ طاقتوں اور بھیانک بلاؤں کا مقابلہ کرسکیں''...... جوزف نے پھر پریشانی سے کہا جیسے وہ عمران کے کالی دنیا میں جانے والے پراسرار عمل بتانے پر بالکل خوش نہ ہو۔

''نہیں جوزف۔ اگر میں تمہارے بھروسے پر رہ گیا تو کسی دن شیطان پرستوں کی سیاہ قوتیں مجھ پر حاوی ہو جائیں گی اور ویسے بھی جولیا نے پاکیشیا کے لئے بہت قربانیاں دی ہیں۔ اب جبکہ وہ ایک انجان اور ہولناک دنیا کی قیدی بنی ہے میں اس کی مدد کے بجائے ڈر کر دوسروں کا سہارا لوں یہ میں گوارہ نہیں کرسکتا اس لئے اب اگر تم نے مجھے کالی دنیا میں جانے کا پراسرار عمل نہ بتایا تو میں تمہیں مرغا بنا دوں گا اور نیلی جھیل کی سیاہ دلدل کی سرخ چیلوں کو تمہاری کمر پر بٹھا دوں گا''...... عمران نے مصنوعی غصے سے جوزف کو

ڈرایا۔

''بب۔ باس۔ ایسی منحوس اور خوفناک باتیں تو نہ کریں ورنہ کالی دنیا کا سحر مزید بھڑک اٹھے گا اور ہر طرف وحشت و بربریت کا ہولناک راج ہو جائے گا''...... جوزف نے عمران کی بات سن کر خوفزدہ لہجے میں کہا اور اس کے چہرے پر خوف عیاں تھا جیسے عمران نے بہت خوفناک بات کر دی ہو۔

''ابے کالئے۔ یاد رکھ جب انسان ہمت، بہادری اور ذہانت استعمال کرے تو سحر کا مقابلہ بھی کر سکتا ہے اور یہ کوئی میری پہلی ماورائی مہم نہیں ہے مجھے خود پر بھروسا ہے کہ میں اس سحر کی ہولناک دنیا سے جولیا کو وہاں سے لے آؤں گا''......اس بار عمران نے سنجیدہ اور پر یقین لہجے میں کہا تو جوزف حیرت سے عمران کی طرف دیکھنے لگا جو جولیا کے لئے اتنا جذباتی ہو رہا تھا۔

''ٹھیک ہے باس۔ میں آپ کو ویسے روک تو نہیں سکتا ہوں مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ جذبات میں آ کر آپ اور کرنل صاحب غلطی کر رہے ہیں کیونکہ وہ دھوکے اور وحشت کی بہت ہی ہولناک دنیا ہے''...... جوزف نے مایوسی سے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا کیونکہ عمران نے اس کی مدد لینے سے یکسر انکار کر دیا تھا۔

’’فریدی بیٹا۔ انجانے میں روزا بیٹی ایک ایسے شیطان کے پجاری کے چنگل میں پھنس چکی ہے جس کی براہ راست شیطان ملعون تک رسائی حاصل ہے‘‘ ...... طارق نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے کرنل فریدی سے کہا جو غور سے اپنے ملک کے معروف سیاح طارق کی بات غور سے سن رہا تھا۔

’’طارق صاحب۔ مجھے سید نور عالم شاہ نے یہی کہا ہے کہ تم واپس جاؤ۔ شیطان کے خاص ساتھی مہا گمبارو کی کالی دنیا میں پہنچنے کا ذریعہ خود ہی بن جائے گا مگر میری سمجھ نہیں آ رہا کہ میں روزا کی کس طرح مدد کروں جو شیطان پرستوں کی کالی دنیا کی قیدی بن چکی ہے اور وہ وہاں بہت پریشان ہو گی مگر آپ کو دیکھ کر میری امید جاگ چکی ہے کہ میں روزا کی مدد کر سکتا ہوں مگر اس کے لئے آپ کو میری رہنمائی کرنی ہو گی۔ غالباً شاہ صاحب نے مجھے آپ ہی کا اشارہ دیا ہو گا‘‘ ...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسے طارق کو اپنے سامنے دیکھ کر بہت خوشی اور تسلی ہو رہی تھی۔ کیونکہ کرنل فریدی، طارق کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا کہ اس کی زندگی کا اکثر حصہ افریقہ اور خاص کر جنوبی امریکہ کے گھنے جنگلوں میں گزرا ہے اور جوزف کی طرح

اس کے بھی تاریک جنگلوں کے وچ ڈاکٹروں سے تعلقات ہیں۔ طارق بھی متعدد بار شیطان کی سیاہ قوتوں سے ٹکرا چکا ہے اور اپنی صلاحیتوں سے ان کا خاتمہ بھی کر چکا ہے۔ کرنل فریدی یہ بھی جانتا تھا کہ طارق ماورائی سلسلوں میں عمران کے ساتھی جوزف سے زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں تھا اس لئے طارق کو دیکھ کر کرنل فریدی خوش ہو گیا تھا۔ کرنل فریدی، شاہ صاحب سے ملنے کے بعد سیدھا اپنی کوٹھی میں آ گیا تھا۔ شاہ صاحب نے کرنل فریدی کو یہی کہا تھا کہ وہ فکر نہ کرے اس کی ساتھی روزا کے لئے اس کو خود ہی شیطان کی خاص جگہ کالی دنیا کا سفر کرنا پڑے گا مگر ہمت کرنے سے وہ اپنی ساتھی کو کالی قوتوں کے شکنجے سے چھڑوا سکتا ہے اور شیطان پرست کا خاتمہ بھی کر سکتا ہے مگر اس کے لئے اسے تھوڑا انتظار کرنا پڑے گا۔ شاہ صاحب سے ملے ہوئے اسے تین دن ہو گئے تھے مگر اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ شیطان پرست مہا گمبارو کی کالی دنیا میں کس طرح جائے گا جہاں اس کی ساتھی روزا شیطان پرستوں کی قیدی بن چکی تھی۔ اگر کوئی مجرم تنظیم ایسی حرکت کرتی تو کرنل فریدی اپنی صلاحیتوں اور اثر و رسوخ سے اب تک شعلہ فشاں بن کر مجرم تنظیم سے ٹکرا چکا ہوتا اور اس کا خاتمہ کر چکا ہوتا مگر یہاں معاملہ مختلف تھا اور ایک طاقتور شیطانی قوت اس کو چیلنج کر رہی تھی اور اس معاملے میں کرنل فریدی روحانی قوتوں کے بغیر خود کو کمزور محسوس کر رہا تھا اور اس شش و پنج میں اسے طارق کا

خیال ہی بھول گیا تھا۔ ویسے بھی طارق من موجی آدمی تھا جب مرضی ہوتی کافرستان کا چکر لگا لیتا ورنہ وہ تاریک جنگلات میں ہوتا یا پھر ایکریمیا میں ہوتا۔ اپنے آبائی ملک کافرستان کم ہی آتا تھا یا پھر کرنل فریدی نے جب کسی جنگل کی مہم سر کرنی ہوتی تو اس وقت وہ طارق سے رابطہ کرتا تھا اور کرنل فریدی کے کہنے پر طارق کافرستان کا رخ کرتا تھا اور آج اچانک طارق کو دیکھ کر کرنل فریدی خوش ہو گیا تھا۔ کرنل فریدی نے روزا کے اغوا ہونے اور پراسرار دھویں میں مہا گمبارو سے ٹکراؤ اور شاہ صاحب سے ملاقات ہونے کا تمام واقعہ سنا دیا تھا اور ساتھ ہی اپنے اور عمران کے ہولناک خواب کا واقعہ سنا دیا تھا جس کے بعد ہی جولیا اور روزا پراسرار طریقے سے اغوا ہوئی تھیں۔

کرنل فریدی کی باتیں سن کر کچھ دیر کے لئے طارق نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑانے لگا پھر اپنی آنکھیں کھول دیں تو کرنل فریدی نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں میں پریشانی تھی۔

''کیا ہوا طارق صاحب۔ کوئی پریشانی والی بات ہے کیا''۔ کرنل فریدی نے حیرت سے طارق کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''فریدی بیٹا۔ یہ اتفاق ہی ہے کہ میں کافرستان آیا ہوں۔ میں تو برازیل کے جنگلوں میں تھا کہ بس اچانک تم سے ملنے اور اپنے ملک کافرستان آنے کا دل کیا اور میں یہاں آ گیا۔ بس یوں سمجھو کہ شاہ صاحب کی دعاؤں کی وجہ

سے میں تمہاری مدد کو آ گیا اور یہ تم نے اچھا کیا کہ مجھے تمام باتیں بتا دی ہیں اور بقول تمہارے شاہ صاحب نے تم سے یہی کہا ہے کہ تم شیطان کے خاص ساتھی مہا گمبارو کی کالی دنیا میں پہنچا دیئے جاؤ گے۔ غالباً بات یہ ہے کہ مہا گمبارو انتہائی غلیظ اور رذیل دنیا کا شیطان نمائندہ ہے۔ میں نے اپنے علوم سے معلوم کر لیا ہے کہ اس شیطان کا مقابلہ کرنا اتنا آسان نہیں ہے مگر یہ درست ہے کہ وہ عیاش پرست شیطان بہت زبردست ساحرانہ قوتوں کا مالک ہے اور یہ بات بھی درست ہے کہ وہ غلاظت کی دنیا میں جہاں بہت آگے بڑھ چکا ہے وہاں شیطان کے نام پر بے شمار کنواری لڑکیوں کو اپنی ہوس کی بھینٹ اور شیطان ملعون کے نام کی بلّی چڑھا چکا ہے اور اس کا یہ گھناؤنا کھیل ابھی تک جاری ہے اور اب شیطان کا یہ خاص نمائندہ روزا بیٹی اور عمران کی ساتھی جولیا کو اغوا کر چکا ہے تاکہ ان دونوں کو اپنے شیطانی مقصد کے لئے استعمال کر سکے۔ عموماً شیطان پرست غلیظ عمل کرنے اور شیطانی علوم حاصل کرنے کے لئے اپنی عمر گزار دیتے ہیں اور پھر جا کر ان کو شیطانی علوم میں دسترس حاصل ہوتی ہے مگر مہا گمبارو جوانی میں ہی شیطان کا خاص نمائندہ بن چکا ہے۔ شیطان کو خوش رکھنے کے لئے انسانوں کی بھینٹ دیتا رہتا ہے اور اس بار اس نے روشنی کے خاص نمائندوں سے ٹکر لینے کے لئے اس کی خاص ساتھیوں کو اپنے ناپاک مقصد کے لئے چنا ہے''......

طارق نے ہوٹ بھینچ کر کہا تو کرنل فریدی نے بھی اپنے ہونٹ سختی سے بھینچ لئے کیونکہ وہ اس ماورائی مہم میں خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔

''اچھا بیٹا۔ یہ بتاؤ کہ شیطان پرست مہا گمبارو کی بنائی ہوئی ہولناک کالی دنیا میں تم خود جاؤ گے یا کسی اور کو روزا کی مدد کے لئے بھیجو گے''...... طارق نے اس بار سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

''کیا مطلب۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ میں کچھ سمجھا نہیں''۔ اس بار کرنل فریدی نے چونک کر حیرت سے پوچھا۔

''فریدی بیٹا۔ جہاں تک میرا علم کہتا ہے شیطان پرست کی اس کالی اور ہولناک دنیا میں صرف ایک فرد جا سکتا ہے اور وہ بھی ایک خاص عمل سے گزر کر وہاں جایا جا سکتا ہے اور میں اس عمل کو جانتا ہوں مگر اس عمل کے ذریعے میں خود کسی ایک فرد کو وہاں بھجوانے کا طریقہ بتا سکتا ہوں جس کے ذریعے وہ روزا کی رہنمائی کر سکتا ہے''...... طارق نے کہا۔ چونکہ کرنل فریدی اچھی طرح جانتا تھا کہ پراسرار اور حیرت انگیز صلاحیتوں کا مالک طارق بھی جوزف کی طرح پراسرار مخفی قوتوں کا ماہر ہے اور متعدد بار شیطانی قوتوں کا خاتمہ کر چکا ہے اس لئے روشن خیال ہونے کے باوجود وہ طارق کی باتوں کو کبھی رد نہیں کرتا تھا۔

''اگر ایسا ہے تو میں خود روزا کے لئے مہا گمبارو کی کالی دنیا میں جاؤں گا

کیونکہ روزا کے لئے میں اپنے کسی ساتھی کو مشکل میں نہیں ڈال سکتا''...... کرنل فریدی نے مضبوط اور خشک لہجے میں کہا تو طارق مسکرانے لگا جیسے اسے مکمل یقین تھا کہ کرنل فریدی اسے یہی جواب دے گا۔

''مگر طارق صاحب۔ یہ کیسی مہم ہے جس میں ایک ہی فرد جا سکتا ہے۔ کیا آپ میرے ساتھ اس شیطانی دنیا میں نہیں جا سکتے''...... کرنل فریدی نے ہنکارہ بھر کر پوچھا۔

''فریدی بیٹا۔ تمہیں نور عالم شاہ صاحب بھی یہ بات بتا چکے ہیں کہ وہ شیطان پرست نوجوانی میں ہی کافی بڑا ساحر بن چکا ہے اور شیطان کے نام بے شمار انسانی قربانیاں دے چکا ہے اور اس کی ناپاک حرکتیں اب حد سے بڑھتی جا رہی ہیں اور وہ شیطان کا خصوصی نمائندہ بننے کے لئے ہر وہ گندا عمل کرے گا جس سے شیطان خوش ہوتا ہے لیکن تم فکر نہ کرو میں کالی دنیا میں جا کر روزا بیٹی کی مدد ضرور کروں گا''...... طارق نے اسے سمجھاتے ہوئے اور تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''نہیں طارق صاحب۔ آپ مجھے اس شیطان کی کالی دنیا میں جانے کا راستہ بتا دیں۔ میں خود اس شیطانی ساحر سے نپٹنا چاہتا ہوں۔ میں روزا کی خاطر اپنے کسی ساتھی کو خطرے میں نہیں ڈال سکتا اور ویسے بھی یہ مہم کوئی عام مہم نہیں۔ یہ ماورائی کیس ہے اور میرے ساتھی عمران کے ساتھیوں کی طرح

بہت کم ہی ماورائی کیس میں پھنسے ہیں۔وہ شیطانی ساحر کی کالی دنیا میں روزا کی مدد کرنے کے بجائے خود مشکل میں پھنس کر موت کا شکار ہو جائیں گے۔ اگر یہ کوئی بھی عالمی مجرم یعنی زیرو لینڈ یا عالمی دہشت گرد تنظیم ریڈ ڈیتھ کے نمائندے ہوتے تو میں اپنے کسی بھی ساتھی کو بھیجتا تو وہ اکیلا ہی اس خطرناک ایجنٹ سے ٹکرا جاتا اور اسے خاک چاٹنے پر مجبور کر دیتا اور روزا خود بھی مجرموں کو سبق سکھا دیتی مگر یہاں معاملہ مختلف ہے اس لئے میں خود ہی کالی دنیا کا سفر کرنا چاہتا ہوں“ ...... کرنل فریدی نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو طارق نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”فریدی بیٹا۔تمہیں معلوم ہے کہ روزا بیٹی کی طرح عمران کی ساتھی جولیا بھی کالی طاقتوں کے ہاتھوں اغوا ہو کر مہا گمبارو کی ہولناک کالی دنیا میں پہنچا دی گئی ہے جہاں تک میرا علم کہتا ہے کہ عمران اپنے ساتھی جوزف کی بدولت اپنی ساتھی جولیا کی خاطر کالی دنیا کا سفر ضرور کرے گا اور جوزف کی کوشش ہو گی کہ عمران کالی دنیا میں نہ جائے اس لئے جوزف، جولیا کے لئے کالی دنیا کا سفر خود کرنا چاہے گا مگر میرے علم اور اندازے کے مطابق عمران خود جولیا کے لئے کالی دنیا کا سفر کرے گا۔تم ایسا کرو کہ اس معاملے میں یا تو مجھے کالی دنیا میں جانے دو یا پھر جوزف اور عمران کی مدد حاصل کرو کیونکہ عمران اور جوزف کئی بار شیطانی قوتوں سے الجھ کر ان کا خاتمہ کر چکے ہیں۔گو کہ میرے علم کے

مطابق یہ مہم عمران کے لئے آسان نہیں ہو گی مگر عمران کے پیچھے روشنی کی طاقتوں کا ہاتھ ہے ان کی دعاؤں اور مدد سے عمران متعدد بار سفلی قوتوں کو نیست و نابود کر چکا ہے اس لئے تم اس مہم کے لئے عمران سے مدد لے سکتے ہو۔ وہ کالی دنیا میں اپنی ساتھی جولیا کی مدد کرنے کے ساتھ روزا بیٹی کو بھی واپس لے کر آ سکتا ہے''...... طارق نے کرنل فریدی کو مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

''نہیں طارق صاحب۔ میں روزا کے لئے کسی کی مدد نہیں لے سکتا۔ گو کہ میں عمران کی طرح بہت کم ماورائی کیس میں الجھا ہوں مگر اللہ کے کرم سے میرے پیچھے بھی روشنی کی طاقتوں کا ہاتھ ہے۔ گو کہ شاہ صاحب نے میری براہ راست مدد نہیں کی مگر ان کی دعائیں میرے ساتھ ہیں۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اس ماورائی کیس میں آپ شیطان کے خاص ساتھی مہا گمبارو کی کالی دنیا میں جوزف کی طرح میرے اور عمران سے زیادہ اس شیطانی ساحر کی کالی دنیا میں اس شیطان کا زیادہ آسانی سے مقابلہ کر سکتے ہیں مگر عمران، جولیا کی خاطر کالی دنیا میں جائے نہ جائے مگر میں روزا کی خاطر کسی کو بھی مشکل میں نہیں ڈال سکتا۔ چاہے وہ آپ ہی کیوں نہ ہوں اس لئے آپ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ مہا گمبارو کی کالی دنیا میں خاص عمل سے صرف ایک ہی فرد اس شیطانی دنیا میں جا سکتا ہے تو میں خود ہی اس انجانی دنیا کا سفر کروں گا۔ مجھے معلوم

نہیں کہ اس ماورائی مہم میں سفلی قوتوں کا مقابلہ کرسکوں گا یا نہیں مگر اللہ کی پاک ذات پر یقین ہے کہ وہ اس ماورائی کیس میں میری مدد ضرور کریں گے''......کرنل فریدی نے یقین سے کہا۔

''تو تم روزا کے لئے خود اس ہولناک دنیا میں جانا چاہتے ہو۔کیا واقعی یہ تمہارا حتمی فیصلہ ہے''......طارق نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''آپ بار بار ہولناک دنیا کیوں کہہ رہے ہیں۔آخر وہ ایسی کیا جگہ ہے جہاں جانے کے لئے کسی خاص عمل سے گزرنا پڑتا ہے''......کرنل فریدی نے حیرت سے سوال کیا۔

''فریدی بیٹا۔وہ واقعی ہولناک دنیا ہے۔شیطان پرست مہا گمبارو نے بے شمار شیطانی طاقتوں کی مدد سے اس انجانی اور پراسرار دنیا کو اس دنیا سے پوشیدہ رکھا ہوا ہے۔اس سفلی اور سیاہ قوتوں کے مالک کے پاس بے شمار غلیظ اور خوفناک طاقتیں ہیں۔میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ تم اس کی سیاہ قوتوں کا مقابلہ کرسکو گے مگر پھر بھی تم اگر مہا گمبارو کی کالی دنیا کا سفر کرنا چاہتے ہو تو میں تمہیں وہاں جانے کا راستہ بتا سکتا ہوں مگر تمہیں اپنے حواس پر قابو پا کر ہمت اور بہادری کا بھرپور مقابلہ کرنا ہوگا۔گو کہ عمران بھی تمہاری طرح پاکیزہ کردار کا اور تمہاری طرح ہی روشنی کا نمائندہ ہے مگر شیطانی ساحر مہا گمبارو کی کالی دنیا میں عمران کو بھی بے پناہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا مگر

میرا یقین کہتا ہے کہ اگر تم اور عمران مل کر اس انجانی دنیا میں شیطان پرستوں کا مقابلہ کرو تو اس ہولناک اور سحر و اسرار کی سرزمین کا خاتمہ کر دو گے مگر بات وہی ہے کہ اس سحر کی دنیا میں ہمت کا مظاہرہ کرنا ہوگا''......طارق نے کہا۔

''سر۔ آپ سے ایک خاتون ملنے آئی ہیں اور اپنا نام انا کی بتاتی ہیں''......اس سے پہلے کہ کرنل فریدی طارق سے مزید کوئی بات پوچھتا اس کے ملازم نے آ کر اسے اطلاع دی۔

''یہ خاتون کہاں سے آئی ہیں''......کرنل فریدی نے چونک کر ملازم سے پوچھا۔

''معلوم نہیں سر۔ خاتون کون ہیں اور کہاں سے آئی ہیں۔ اگر آپ کہیں تو میں ان کو مہمان خانے میں بٹھا دوں''......ملازم نے ادب سے پوچھا۔

''چلو ٹھیک ہے۔ تم اس خاتون کو مہمان خانے میں بٹھاؤ میں آتا ہوں''......کرنل فریدی نے کہا تو ملازم نے ادب سے سر ہلا دیا اور کمرے سے چلا گیا۔

''تو تم اس مہم میں کب جانا چاہو گے مگر ایک دفعہ میں پھر تمہیں مشورہ دے رہا ہوں کہ مجھے ہی مہا گمبارو کی سحر و اسرار کی انجانی اور خوفناک دنیا یعنی کالی دنیا میں جانے دو۔ تم لاکھ سیکرٹ ایجنٹ سہی مگر کالی دنیا کی شیطانی قوتوں سے مقابلہ کرنا تمہارے لئے مشکل ہوگا''......طارق نے ایک دفعہ

پھر کرنل فریدی کو مشورہ دیا۔

''نہیں طارق صاحب۔ میں جو فیصلہ ایک دفعہ کر لیتا ہوں اس سے پیچھے نہیں ہٹتا۔ چاہے کتنی ہی مشکلات کیوں نہ ہوں اور ویسے بھی ضروری نہیں کہ میں روزا کی خاطر اس ماورائی مہم میں جانا چاہتا ہوں اگر میرا کوئی اور ساتھی بھی مشکل میں ہوتا تو میں اس کی خاطر بھی ہر مشکل میں کود جاتا''...... کرنل فریدی نے خشک لہجے میں کہا تو طارق نے اس کے مضبوط ارادے کو دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے بعد کرنل فریدی کرسی سے اٹھ کر مہمان خانے کی طرف بڑھا جہاں کوئی خاتون اسے ملنے آئی تھی۔ کرنل فریدی جیسے ہی مہمان خانے میں داخل ہوا اس نے دیکھا کہ ایک انتہائی خوبصورت لڑکی مہمان خانے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ لڑکی بے حد حسین تھی اور اس نے جینز کی پینٹ اور سیاہ شرٹ پہن رکھی تھی اور بہت ایڈوانس لگ رہی تھی۔ لڑکی نے کرنل فریدی کو دیکھا تو مہمان خانے میں موجود صوفے سے اٹھ گئی اور آگے بڑھ کر مسکراتے ہوئے کرنل فریدی کی طرف ہاتھ بڑھایا مگر کرنل فریدی نے اس کی طرف سرسری نظروں سے دیکھا۔ اس نے لڑکی سے ہاتھ نہیں ملایا اور اپنی مخصوص کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

''سوری خاتون۔ میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا ہوتا''...... کرنل فریدی نے خشک لہجے میں کہا اور لڑکی کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تو خوبصورت لڑکی نے

حیرت سے کرنل فریدی کو دیکھا اور اپنا سا منہ لے کر رہ گئی۔ اگر یہاں کرنل فریدی کی جگہ کیپٹن حمید ہوتا تو اتنی حسین لڑکی کو دیکھ کر اس پر فریفتہ ہوتا مگر یہاں کرنل فریدی تھا جو انسپکٹر ریکھا اور نانو تا جیسی حسین لڑکیوں کو بھی لفٹ نہیں کراتا تھا حالانکہ وہ دونوں اس پر مرتی تھیں اور اپنی ساتھی ایکریمی نژاد روزا جیسی بے پناہ حسین لڑکی سے بھی اس نے کبھی الفت کا اظہار نہیں کیا تھا۔ گو کہ لڑکی بے پناہ حسین تھی مگر روزا سے کم حسین تھی۔ اس کا لباس اور سلگتا جسم اور بے پناہ حسن کسی بھی مضبوط مرد کو گمراہ کر سکتا تھا مگر یہاں کرنل فریدی تھا جسے دنیا ہارڈ اسٹون کے نام سے جانتی تھی اور وہ عورت ذات سے بے زار تھا۔

''جی بولیں خاتون۔ آپ کون اور کہاں سے آئی ہیں اور مجھ سے آپ کو کیا کام ہے''...... کرنل فریدی نے اپنی کرسی پر بیٹھ کر اس کی طرف دیکھ کر خشک لہجے میں کہا تو انا کی نامی حسین لڑکی نے حیرت سے کرنل فریدی کی طرف دیکھا جو اس کے حسن سے ذرا بھی متاثر نہیں ہوا تھا۔

''سر۔ میں بہت غریب لڑکی ہوں۔ میں نے بہت سے پرائیویٹ فرموں میں کام کیا ہے مگر میرا حسن میرے لئے وبالِ جان بن گیا ہے۔ میں جہاں بھی نوکری کے لئے جاتی ہوں وہاں ہوس پرست آفیسر اور ہوس پرست سٹاف ہی ملا ہے میں غریب ضرور ہوں مگر عزت دار لڑکی ہوں میں نے آپ

کی پاک دامنی کی بہت شہرت سنی تھی اس لئے آپ کے فرم میں جاب کرنے آئی ہوں''...... انا کی نے بڑے دلربا انداز میں کہا اور مسکراتے ہوئے قاتلانہ نگاہوں سے کرنل فریدی کی طرف دیکھنے لگی جیسے کرنل فریدی اس کی بات سن کر اس پر نچھاور ہو کر اسے اپنے پاس ملازمت پر رکھ دے گا۔

''دیکھیں خاتون۔ یہ کوئی فرم نہیں ہے کہ آپ یہاں ملازمت کرنے آئی ہیں۔ ہم سراغ رساں ہیں اس لئے آپ کسی اور جگہ کوشش کریں۔ ضروری نہیں کہ ہر جگہ برے لوگ ہوں آپ نے یہاں آ کر اپنا وقت برباد کیا ہے اس لئے آپ مہربانی کر کے یہاں سے جا سکتی ہیں''...... کرنل فریدی نے بدستور خشک لہجے میں کہا۔

''سر۔ مجھے سراغ رسانی کا بہت شوق ہے آپ مجھے نوکری دینے سے انکار نہ کریں میں آپ کی ہر بات پر عمل کروں گی۔ میں شریف لڑکی ہوں آپ مجھے مایوس نہ کریں''...... انا کی نے کرنل فریدی کے خشک لہجے کو دیکھ کر مزید اٹھلاتے ہوئے کہا جیسے کرنل فریدی ابھی اس پر فریفتہ ہو جائے گا۔

''خاتون آپ کی شرافت تو آپ کے لباس سے ہی معلوم ہو رہی ہے اور جہاں تک نوکری کا تعلق ہے تو سراغ رسانی کوئی نوکری نہیں ہے جو آپ ضد کر رہی ہیں لہٰذا آپ یہاں سے جا سکتی ہیں''...... کرنل فریدی نے اس بار سخت لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

''دیکھیں مسٹر فریدی۔ میں جہاں بھی گئی کبھی ناکام نہیں ہوئی تم مجھے مایوس نہ کرو اور اپنے ساتھ رکھ لو میں تمہارے بہت کام آسکتی ہو''......کرنل فریدی کو سخت لہجے میں دیکھ کرانا کی نے بھی اپنا لہجہ سخت کرلیا تو کرنل فریدی نے چونک کراس کی طرف دیکھا۔

''کون ہو تم اور کہاں سے آئی ہو۔ مجھ سے کیا چاہتی ہو''۔اس بار کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''میں جو بھی ہوں اس سے آپ کو کوئی غرض نہیں ہونا چاہیئے۔بس آپ مجھے اپنی ٹیم میں شامل کرلیں۔آپ کتنے پتھر دل ہیں جو مجھ جیسی حسین لڑکی کو ٹھکرا رہے ہیں''......اس بار انا کی نے پھر دلربا انداز میں اٹھلاتے ہوئے مسکرا کر کرنل فریدی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''انا کی۔کہاں سے آئی ہو تم''......اس بار کرنل فریدی نے غصے سے پوچھا۔

''سر۔آپ اس بات کو چھوڑیں۔بس مجھے ایک دفعہ اپنی ٹیم میں شامل کر لیں پھر دیکھیں میں آپ کے لئے کتنی فائدہ مند ثابت ہوتی ہوں''......انا کی نے کرنل فریدی کے غصے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پھر اٹھلاتے ہوئے کہا۔

''لڑکی۔تم یہاں سے چلی جاؤ۔ایسا نہ ہو کہ مجھے تمہیں دھکے دے کر نکالنا پڑے''......اس بار کرنل فریدی نے ہاتھ کا اشارہ کر کے اسے باہر نکلنے کا حکم

دیا تو انا کی بھی اب بھوکی شیرنی کی طرح اسے گھورنے لگی جو ذرا بھی اس کے ناز نخروں سے متاثر نہیں ہوا تھا بلکہ اسے بری طرح جھڑک دیا تھا۔

''میں تجھے دیکھ لوں گی۔ روشنی کے نمائندے تم کب تک میرے سحر سے بچ سکو گے میں تمہیں بھسم کر دوں گی''...... یکدم انا کی غصے سے چلائی اس کی آنکھوں سے گویا شرارے نکل رہے تھے۔

''کہیں تم بدکار مہا گمبا رو کی بدکار غلام تو نہیں ہو جو شیطان ملعون کا ساحر ہے''......کرنل فریدی نے چونک کر اس سے پوچھا۔

''اوہ بد بخت۔ ادب سے نام لے بلیک لارڈز کا''......انا کی بدستور غصے سے چلائی اور کرنل فریدی کی طرف ہاتھ جھٹکا تو اس کے ہاتھ سے آگ کے شرارے نکلے اور کرنل فریدی کی طرف لپکے اور کرنل فریدی کے وجود کو آگ لگ گئی تو کرنل فریدی کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں آگ لگ گئی ہو۔ کرنل فریدی کے منہ سے اچانک چیخ نکل گئی اسی دوران کرنل فریدی کو طارق نظر آیا جو اچانک اس کمرے میں داخل ہوا تھا۔ طارق منہ میں کچھ پڑھ رہا تھا مگر یہ زبان کرنل فریدی کے لئے اجنبی تھی۔ طارق نے اچانک کچھ پڑھ کر انا کی کی طرف پھونک ماری تو انا کی کے منہ سے زوردار چیخ نکل گئی اور وہ اڑتی ہوئی دیوار سے جا ٹکرائی۔ طارق نے اپنی جیب سے ایک سیاہ رنگ کا دھاگہ نکالا اور تیزی سے آگے بڑھ کر انا کی کے منہ پر گانٹھ لگانے لگا

مگر اچانک انا کی دھواں بن کر غائب ہوگئی۔

''اوہ۔ مجھے تھوڑی دیر اور ہو جاتی تو یہ خوفناک بدروح تمہیں مار ڈالتی۔ میں نے کوشش تو کی کہ مہا گمبارو کی سفلی طاقت کو فنا کر سکوں مگر دیگر سیاہ طاقتوں نے اس کی مدد کر کے اسے میرے وار سے چھڑوالیا ورنہ یہ شیطانی طاقت میرے ہاتھوں فنا ہو جاتی''۔طارق نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

''آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ مجھ سے ملنے کوئی سفلی قوت آ رہی ہے''...... کرنل فریدی نے ان تمام نظاروں کو حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''فریدی بیٹا۔ شیطان پرست مہا گمبارو کی سفلی طاقتیں تمہارا راستہ روکنے کے لئے یہاں بھی آ چکی ہیں اب اس کا مطلب ہے کہ مہا گمبارو جولیا اور روزا کو اپنی بھینٹ چڑھانے کے لئے تیاری کر چکا ہے اس لئے تمہارا راستہ روکنا چاہتا ہے۔اب وقت آ گیا ہے کہ ہم میں سے کوئی ایک مہا گمبارو کی کالی دنیا میں جا کر اپنے ساتھیوں کی مدد کرے ورنہ وہ دونوں موت کا شکار ہو جائیں گی''......طارق نے فکرمندی سے کہا۔

''طارق صاحب۔آپ مجھے اس شیطانی ساحر کی کالی دنیا جو خوف اور دہشت کی دنیا ہے وہاں جانے کا طریقہ بتا دیں تا کہ میں اپنی ساتھی روزا اور عمران کی ساتھی جولیا کی مدد کر سکوں''۔کرنل فریدی نے طارق کے منہ سے جولیا اور خاص کر روزا کی قربانی کا سن کر فکرمندی سے کہا۔

''فریدی بیٹا۔ میں پھر کہہ رہا ہوں کہ کالی دنیا میں تم ان کی مدد کی بجائے خود مشکل میں پھنس جاؤ گے''...... طارق نے کرنل فریدی کو پھر مشورہ دیا۔

''نہیں طارق صاحب۔ کچھ بھی ہو جائے میں روزا کی خاطر اس انجانی دنیا میں جاؤں گا۔ ہاں اگر آپ بھی میرے ساتھ جا سکتے ہیں تو اچھی بات ہے مگر میں آپ کو کالی دنیا میں نہیں بھیج سکتا میں کسی کو مشکل میں نہیں ڈال سکتا''...... کرنل فریدی نے خشک لہجے میں کہا۔ طارق نے اس کی بات غور سے سنی اور طویل سانس لے کر ہنکارہ بھرا اور نہ چاہتے ہوئے بھی سر ہلا دیا۔

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

سرخ رنگ کی کار تیزی سے سڑک پر دوڑ رہی تھی اور اس گاڑی میں دو جوڑیاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ایک جوڑی آگے بیٹھی تھی اور ایک جوڑی پیچھے بیٹھی تھی۔کار تیزی سے دارالحکومت سے دور ایک ملحقہ گاؤں میں جا رہی تھی۔

''ابھی باقی کتنا سفر ہے''......نوجوان اور خوبرو ڈرائیور کے ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی نوجوان اور خوبصورت لڑکی نے بے زاری سے اپنے ساتھی سے پوچھا۔

''بس ابھی سے تھک گئی ہو''......نوجوان نے کار چلاتے ہوئے لڑکی کی طرف دیکھ کر حیرت سے کہا۔

''نہیں ۔ میں تھک تو نہیں گئی۔ میں نے بڑے بڑے سفر کئے ہیں یہ تو ایک مختصر سفر ہے مگر مجھے معلوم نہیں ہے کہ ہم جس بابا سے ملنے جا رہے ہیں کیا

وہ ہماری مدد بھی کر سکیں گے یا نہیں''......لڑکی نے لمبا سانس لے کر کہا جیسے اسے یقین نہ ہو کہ وہ جس مقصد کے لئے جا رہے ہیں اس میں وہ کامیاب ہوں گے بھی یا نہیں۔

''روزی ڈیئر۔تم اتنی فکر مند کیوں ہو حالانکہ ساتھی ہمارے ہم سے جدا ہوئے ہیں اور فکر تمہیں ہو رہی ہے''......نوجوان ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے کہا جو ٹائیگر تھا اور اس کے ساتھ روزی راسکل بیٹھی ہوئی تھی اور پچھلی سیٹوں پر صالحہ اور صفدر بیٹھے ہوئے تھے۔

''تمہارے ساتھی میرے بھی تو ساتھی ہوئے۔تمہارا استاد عمران مجھے بھی اچھا لگتا ہے کیونکہ میں نے کبھی بھی اس کی آنکھ میں کسی عورت کے لئے طلب یا بدنظری نہیں دیکھی اور نہ کبھی سنا ہے کہ اس نے کسی لڑکی سے کوئی غیر شرعی حرکت کی ہو''......روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔تو کیا میں تمہیں ایک غیر شرعی مرد لگتا ہوں''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں نے تمہیں کب کہا ہے کہ تم غیر شرعی ہو''......روزی راسکل نے حیرت سے کہا۔اسے ابھی تک ٹائیگر کی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

''تو میں تمہارے لئے غیر نہیں ہوں اور تمہارا مرد ہوں''۔ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اے۔ زبان سنبھال کر بات کرو ورنہ زبان کاٹ کر رکھ دوں گی۔ تم میرے کوئی مرد نہیں ہو۔ میں کنواری لڑکی ہوں سمجھے تم''......روزی راسکل نے ٹائیگر کی بات سمجھ کر غصے سے چلا کر کہا۔ ٹائیگر کے چہرے پر شریری مسکراہٹ تھی اور روزی راسکل کو غصے میں دیکھ کر اس کی مسکراہٹ اور تیز ہو گئی۔

''مسٹر ٹائیگر۔ تم تو بہت سنجیدہ ہو آج تمہارا کیسے مذاق کا موڈ بن گیا''...... پیچھے بیٹھی صالحہ نے حیرت سے ٹائیگر سے پوچھا۔

''مس صالحہ۔ بات دراصل یہ ہے کہ باس بہت زندہ دل اور ہر کسی سے ہنسی مذاق کرنے والے انسان ہیں۔ جب سے باس مس جولیا کے لئے شیطان کی کسی انجانی کالی دنیا میں گئے ہیں ہم سب ان کی کمی محسوس کر رہے ہیں اور میں باس کا شاگرد ہونے کے ناطے اپنے استاد کی غیر موجودگی میں مذاق کر کے اپنا اور تم سب کا دل خوش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں''......ٹائیگر نے اپنا منہ پیچھے کر کے صالحہ کی طرف دیکھ کر کہا اور پھر آگے دیکھ کر بڑی مہارت سے کار چلانے لگا۔

دراصل جولیا کے پراسرار اغوا کے بعد عمران اپنے کسی ساتھی سے مشورے کے بغیر جوزف کے بتائے ہوئے پراسرار عمل کے ذریعے شیطان پرستوں کی کالی دنیا میں چلا گیا تھا۔ اس کی غیر موجودگی میں اس کے ساتھی غمگین اور

پریشان ہو گئے تھے۔ یہاں تک کہ روزی راسکل نے بھی ٹائیگر سے کہا کہ وہ عمران کے سلسلے میں کسی عامل سے رابطہ کرے جو عمران اور جولیا والے کیس میں ان کی رہنمائی کر سکے اس پر ٹائیگر کو سید چراغ شاہ صاحب یاد آئے۔ ٹائیگر نے معلوم کروالیا تھا کہ شاہ صاحب جو کہیں گئے ہوئے تھے اب واپس آ گئے ہیں۔ ٹائیگر نے عمران اور جولیا کی مدد کرنے کے لئے صفدر سے رابطہ کیا کیونکہ وہ بھی عمران اور جولیا کے چلے جانے کے بعد خلا محسوس کر رہا تھا۔ صفدر نے صالحہ کو بھی اپنے ساتھ شامل کرنے کو کہا کیونکہ وہ بھی کئی بار عمران اور جولیا کا پوچھ چکی تھی۔ اس وقت وہ سب سید چراغ شاہ صاحب سے ملنے جا رہے تھے تا کہ وہ اس پراسرار کیس میں ان کی رہنمائی کریں۔ گو کہ پروفیسر نصیر احمد نے عمران سے کہا تھا کہ وہ اس پراسرار کیس میں اس کی رہنمائی نہیں کر سکتے البتہ ماورائی طریقے سے وہ شیطان پرستوں کی کالی دنیا میں جا سکتا ہے جس کے لئے وہ اپنے ساتھی جوزف کی رہنمائی لے سکتا ہے اور عمران، جولیا کے لئے بغیر کسی سے مشورہ کئے کوئی پراسرار عمل کر کے جولیا کو شیطان پرست کے چنگل سے چھڑوانے کے لئے کالی دنیا میں جانے کا عمل پڑھ کر پراسرار طریقے سے غائب ہو چکا تھا اور جولیا کے جانے کے بعد اب عمران بھی نہیں تھا اس لئے سب پریشان تھے۔

”ویسے ٹائیگر۔ میں تم پر حیران ہوں اور خوش بھی ہوں کہ تم نے اپنا جیون

ساتھی چن لیا ہے اور تمہارے لئے تو شادی کرنا بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے کیونکہ ہم تو سیکرٹ سروس والے شادی نہیں کر سکتے اس لئے ہمیں اپنے چیف ایکسٹو سے اجازت لینے پڑے گی اور ہمارا چیف اس معاملے میں بہت سخت ہی ہے۔ لیکن تم، جوزف، جوانا اور رابرٹ تو عمران صاحب کے لئے کام کرتے ہو تمہیں تو اپنی شادی کرنے کے لئے ہمارے چیف سے اجازت نہیں لینی پڑے گی''......صفدر نے مسکراتے ہوئے ٹائیگر سے کہا۔

''کیا مطلب۔ میں نے کون سی لڑکی اپنے لئے چن لی ہے اور وہ لڑکی کون ہے''......اس بار ٹائیگر نے حیران ہو کر صفدر سے پوچھا۔

''ارے ابھی تو تم روزی راسکل کو اپنا بنانے کا کہہ رہے تھے''۔صفدر نے ہنستے ہوئے کہا تو صالحہ نے بھی مسکراتے ہوئے صفدر کی تائید میں سر ہلا دیا۔

''ارے۔ وہ تو میں مذاق کر رہا تھا ورنہ اس جن زادی سے کون شادی کرے۔ میرا ابھی پاگل خانے جانے کا کوئی شوق نہیں ہے''......ٹائیگر نے صفدر کی بات سن کر ہنستے ہوئے کہا۔

''اے مسٹر۔ تم نے مجھے یعنی روزی راسکل کو جن زادی کہا اور مجھ سے شادی کرنے کا انکار کیا ہے۔ ابھی سوری کرو ورنہ میں تمہارا وہ حشر کروں گی جس سے تم ساری زندگی اپنا زخم چاٹتے رہو گے''۔روزی راسکل نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا۔ غصے کی شدت سے اس کا حسین چہرہ انار کی طرح

سرخ ہو گیا تھا اور وہ قہر آلود نگاہوں سے ٹائیگر کو دیکھنے لگی جس کے چہرے پر روزی راسکل کی بات سن کر مسکراہٹ تیز ہو گئی۔

''میں نے کوئی غلط بات نہیں کی۔ میں کسی کو پسند نہیں کرتا اور نہ ہی شادی کے جھنجھٹ میں پڑنا چاہتا ہوں اس لئے میں تم سے کیوں معذرت کروں اور ہاں جب بھی میرا شادی کرنے کا پروگرام بن جائے گا تو میں کسی اچھی لڑکی سے شادی کرلوں گا''......ٹائیگر نے اپنے شانے اچکا کر اور روزی راسکل کی طرف شرارت سے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

عمران کے کالی دنیا جانے کے بعد نہ جانے آج کیوں اپنے استاد عمران کے رنگ میں آنے کا دل کر رہا تھا اور جس طرح عمران جولیا کو تڑپا تا رہتا تھا اسی طرح آج ٹائیگر، روزی راسکل کو تڑپا رہا تھا حالانکہ وہ جانتا بھی تھا کہ روزی راسکل غصے کی بہت تیز ہے مگر حیرت انگیز طور پر سنجیدہ مزاج ٹائیگر آج مذاق کے موڈ میں لگ رہا تھا اور روزی راسکل کو ستانے میں لگا ہوا تھا۔

''اے مسٹر۔ اگر تم نے میرے علاوہ کسی اور لڑکی سے شادی کا سوچا بھی تو میں تمہارے اور اس دم چھلی کے ٹکڑے کر کے رکھ دوں گی۔ سمجھے تم''...... روزی راسکل نے پھر غصے سے پھنکارتے ہوئے تیز لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر ٹائیگر ہنسنے لگا اور صفدر اور صالحہ بھی روزی راسکل کو غصے میں دیکھ کر مسکرانے لگے۔

''کیوں۔تم کیا میری محبت ہو یا میری باس ہو جس کی ہر بات پر میں ہاں کرتا رہوں۔ میں اپنی مرضی کا مالک ہوں اور جو چاہے کروں تمہیں اس سے کیا۔تم اپنے کام سے کام رکھا کرو''......ٹائیگر نے منہ بنا کر کہا۔

''میں تمہارا پیچھا قیامت تک نہیں چھوڑوں گی۔تمہارے باس نے خود ہی مجھ سے کہا تھا کہ وہ تمہاری مجھ سے شادی کروا دے گا، میں مشرقی اور پاک باز لڑکی ہوں میں نے جس کو ایک دفعہ اپنا جیون ساتھی چن لیا اب اس سے ہی شادی کروں گی اور تم خوش قسمت ہو جو میں نے اپنے لئے تم جیسے احمق شخص کو ہی چن لیا ہے''......اس بار روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس پوری دنیا میں ایک میں ہی نظر آیا ہوں جس کو پھانسی کے پھندے میں لٹکانا ہے۔ میں بہت ہی ظالم قسم کا خوفناک اور جلاد صفت شخص ہوں۔ جو عورت میری زندگی میں آئے گی وہ بے چاری بے موت ماری جائے گی''......ٹائیگر نے اپنی شکل کو خوفناک بناتے ہوئے کہا۔

''اس لئے تو میں تمہیں کہہ رہی ہوں کہ میں ہی تم جیسے احمق جلاد کے لئے چنی گئی ہوں۔ میں تم جیسے جلادوں کو اچھی طرح ٹھیک کرنا جانتی ہوں''...... روزی راسکل نے ٹائیگر کی بات سن کر بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے پاگل کتے نے نہیں کاٹا کہ تم جیسی وحشی لڑکی سے شادی کروں گا اس سے تو کنوارہ رہنا ہی بہتر ہو گا''......ٹائیگر نے روزی راسکل کی نقل

کرتے ہوئے کہا اور پھر منہ بنا کر اسے جواب دیا۔

''اے۔تم نے مجھے یعنی روزی راسکل کو وحشی لڑکی کہا۔میں تمہارا خون پی جاؤں گی۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی کہ تم نے مجھے وحشی لڑکی کہا''......ٹائیگر کی بات سن کر روزی راسکل نے غصے سے زخمی ناگن کی طرح پھنکارتے ہوئے کہا اور غصے سے اس کا حسین چہرہ پھر سرخ ہو گیا تھا۔

''میں تمہارے منہ نہیں لگنا چاہتا اس لئے خاموش ہو جاؤ ورنہ شوٹ کر کے گاڑی سے باہر پھینک دوں گا۔ایک تو میرا باس اور ان کی ساتھی پراسرار دنیا میں پھنس چکے ہیں دوسرا تم میرا دماغ چاٹ رہی ہو''......ٹائیگر نے کہا۔ صفدر اور صالحہ ان دونوں کی نوک جھونک سے محظوظ ہو کر مسکرا رہے تھے۔

''ویسے مسٹر ٹائیگر۔میں روزی راسکل کی حمایت کروں گی کیونکہ عورت ذات ہونے کے باوجود زیر زمین دنیا سے تعلق ہے اور خاص بات یہ ہے کہ یہ کیچڑ میں نہیں گھسی اور خود کو صاف رکھا ہے حالانکہ اس فیلڈ میں لڑکیاں اپنی عزت اور عصمت کی حفاظت نہیں کر سکتیں اور خراب عورتیں ہی اس فیلڈ میں چل سکتی ہیں مگر روزی راسکل نے خود کو اس کیچڑ سے بچا رکھا ہے اور یہ بہت بڑی بات ہے جو روزی راسکل جیسی لڑکی اس خطرناک فیلڈ میں بھی پاک دامن ہے۔ایسی لڑکی پر تو تمہیں فخر کرنا چاہئے''......صالحہ نے اس بار روزی راسکل کی تعریف کرتے ہوئے ٹائیگر کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ہاں مس صالحہ۔آپ کی یہ بات تو واقعی درست ہے کہ روزی راسکل ہوس پرست درندوں کے درمیان ہونے کے باوجود خود کو محفوظ کیئے ہوئے ہے۔گوکہ اس کا اپنا کلب ہے مگر اس کا تعلق زیرزمین دنیا سے تو رہتا ہی ہے اور اس جیسی حسین اور نوجوان لڑکی کی مثال ایسی ہے جیسے خونخوار شیروں کے درمیان ایک معصوم ہرنی کی سی ہو مگر روزی راسکل کسی شیرنی کی طرح چھٹے ہوئے بدمعاش اور غنڈوں کے درمیان رہ رہی ہے اور وہ عیاش پرست غنڈے اس کی نظر میں کسی گیدڑ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے''......صالحہ کی بات سن کر ٹائیگر نے غالباً پہلی دفعہ کھل کر روزی راسکل کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر کے منہ سے اپنی تعریف سن کر روزی راسکل کا حسین چہرہ گلاب کی طرح کھل اٹھا اور وہ مسکراتے ہوئے ٹائیگر کو پیار بھری نظروں سے دیکھنے لگی حالانکہ روزی راسکل نے آج تک کسی بھی مرد کو اس طرح محبت بھری نظروں سے نہیں دیکھا تھا۔

''مگر روزی راسکل کا غصہ مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ ہر وقت غصہ اس کی ناک پر سوار رہتا ہے''......ٹائیگر نے روزی راسکل کو اپنی طرف محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بوکھلا کر کہا۔

''اس کی وجہ میں تم کو بتاتا ہوں۔ بات دراصل یہ ہے کہ روزی راسکل کا یہی غصہ ہی اس کی پاک دامنی اور حفاظت،عزت وعصمت ہے۔اس کے

غصے کو دیکھ کر کوئی ہوس پرست غنڈہ اس کی طرف نہیں دیکھتا اور ویسے بھی روزی راسکل ایک اچھی فائٹر اور ذہین لڑکی ہے اس لئے تمہاری اس سے جوڑی خوب جمے گی''۔اس سے پہلے کہ روزی راسکل، ٹائیگر کی بات پر غصہ کرتی صفدر نے روزی راسکل کے غصے کی اہمیت بیان کی۔

''میں جس فیلڈ سے تعلق رکھتی ہوں اس فیلڈ میں واقعی سب ہوس پرست درندے ہیں مگر ٹائیگر اور اس کا استاد کسی اور ہی مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔ میں نے ان کی آنکھوں میں کبھی کسی عورت ذات کے لئے ہوس نہیں دیکھا اور خاص کر انڈر ورلڈ کی دنیا میں ہونے کے باوجود میں نے ٹائیگر کا کسی حسین سے حسین لڑکی سے بھی افیئر نہیں سنا۔ٹائیگر بہت پاک دامن اور عظیم خیال کا مالک ہے اس کی آنکھ میں کبھی ہوس نہیں آیا اور چونکہ میرا بھی ٹائیگر کی طرح انڈر ورلڈ سے تعلق رہتا ہے اس لئے مجھے ٹائیگر سے بہترین ساتھی نہیں مل سکتا اور میں نے اپنے لئے ٹائیگر کو اپنا جیون ساتھی چن لیا ہے''......اس بار روزی راسکل نے ٹائیگر کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو ٹائیگر مسکرا دیا۔

''ویسے آپ دونوں کا آپس میں کیا پروگرام ہے۔آپ دونوں کی بھی تو باس نے جوڑی بنائی ہے آپ دونوں شادی کیوں نہیں کر لیتے''......ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے صفدر کی طرف دیکھ کر کہا۔

''دیکھو مسٹر ٹائیگر۔تم عمران صاحب کے ہی شاگرد ہو اور مجھ سے زیادہ

عمران صاحب کو جانتے ہو کہ ان کو مزاق کرنے کی عادت اور دوسروں کو چھیڑنے میں مزہ آتا ہے اور ہمارے درمیان ایسا کچھ نہیں بس ہم سب سیکرٹ سروس کے ممبران ہیں۔ سب ایک دوسرے کو چاہتے ہیں کیونکہ ہم ایک ہی گروپ اور ٹیم کے رکن ہیں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ نے بھی مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

''اچھا۔ مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ ہم جس بابا جی کے پاس جا رہے ہیں کیا وہ واقعی مسٹر عمران اور مس جولیا کے سلسلے میں ہماری رہنمائی کر سکیں گے''...... اس بار روزی راسکل نے حیرت سے پوچھا۔

''روزی راسکل۔ تم سید چراغ شاہ صاحب کے بارے میں شاید نہیں جانتی۔ وہ بہت ہی اللہ والے اور صاحبِ علم انسان ہیں اور ان جیسے انسان بہت ہی کم ہیں۔ عمران صاحب ان کی بہت زیادہ قدر کرتے ہیں اور کئی مواقعوں پر جب عمران صاحب سفلی قوتوں کے ہاتھوں مشکل کا شکار ہوئے ہیں تو سید چراغ شاہ صاحب کی مدد سے ہی وہ شیطان پرستوں کے سحر سے نکلے ہیں اور ان کی مدد سے شیطان پرستوں کا خاتمہ کر چکے ہیں''...... صالحہ نے روزی راسکل کو سمجھاتے ہوئے کہا تو روزی راسکل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس دوران ان کی کار سید چراغ شاہ صاحب کے گھر کے پاس پہنچ گئی۔

''ویسے تو شاہ صاحب غیر عورتوں سے نہیں ملتے مگر عمران صاحب کے

ساتھی ہونے کی وجہ سے وہ تم لڑکیوں سے مل تو لیں گے مگر تم دونوں اپنے سر پر دوپٹہ کر لو کیونکہ شاہ صاحب بہت اللہ والے ہیں اور عورتوں کو خاص کر نوجوان لڑکیوں کو ننگے سر نہیں دیکھنا پسند کرتے"...... ٹائیگر نے کار روک کر سنجیدہ لہجے میں کہا تو صفدر نے بھی ٹائیگر کی بات پر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چلو اگر تم لوگ کہتے ہو تو ہم اپنے سر پر دوپٹہ کر لیتی ہیں مگر ہمارے پاس دوپٹے کہاں سے آئیں گے"...... اس بار روزی راسکل نے کہا۔

"اس کا میں نے پہلے ہی انتظام کر لیا تھا کیونکہ ہم باس کے مرشد سید چراغ شاہ صاحب سے ملنے جا رہے ہیں"...... اس بار ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور کار کے ڈیش بورڈ سے دو دوپٹے نکال لئے۔ اب صالحہ اور روزی راسکل نے اپنے سر پر دوپٹے اوڑھ لئے۔ چند لمحوں بعد وہ شاہ صاحب کے گھر کے ایک کمرے میں بیٹھے تھے۔ شاہ صاحب کو بھی اطلاع مل چکی تھی کہ عمران کے ساتھی اس بار اپنی ساتھی لڑکیوں کے ساتھ ان سے ملنے آئے ہیں۔

"یہ تو ایک کچا مکان ہے۔ کیا یہ غریب انسان تمہارے استاد اور اس کی ساتھی لڑکی کی مدد کر سکے گا"...... روزی راسکل نے حیرت سے سادہ سے کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا جہاں سب ہی ایک چٹائی پر نیچے فرش پر بیٹھے تھے۔

''روزی راسکل۔ کبھی کبھی تم بے تکا ہی بول جاتی ہو۔ سوچتی نہیں ہو۔ کیا امیر آدمی ہی اس ماورائی کیس میں باس اور مس جولیا کی مدد کر سکتا ہے۔ شاہ صاحب اللہ والے ہیں اور ماورائی کیس میں اللہ والے ہی ہماری رہنمائی کر سکتے ہیں''...... ٹائیگر نے حیرت اور غصے سے روزی راسکل کی طرف دیکھ کر کہا تو روزی راسکل بھی جھینپ کر خاموش ہوگئی کیونکہ واقعی اس نے بے تکا سوال کیا تھا۔ اچانک ان چاروں کی نظر دروازے پر پڑی تو چاروں چونک گئے۔

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

جولیا ایک بار پھر اندھیر نگری کی قیدی بن چکی تھی۔ اندھیرا اتنا گھٹا ٹوپ تھا
کہ جولیا کو اس اندھیرے میں شدید گھبراہٹ ہونے لگی اور اس پر خوف کا

غلبہ چھانے لگا۔ اسے اور تو کچھ نہ سوجھا اس نے اس اندھیرے میں ہی اندازے سے آگے چلنا شروع کر دیا مگر ابھی جولیا تھوڑا ہی آگے بڑھی تھی کہ اس کو شدید ٹھوکر لگی اور وہ دھڑام سے نیچے گری تو اس کے منہ سے زوردار چیخ نکل گئی۔ دراصل وہ کسی چیز سے ٹھوکر کھا کر نیچے گری تھی اور جیسے ہی جولیا نیچے گری اس کا ہاتھ کسی چیز سے ٹکرا گیا۔ اس نے اس چیز کو ٹٹول کر دیکھا تو اس کا ہاتھ لتھڑا سا گیا جیسے اس نے کسی لیس دار مادے کو چھو لیا ہو۔ جولیا نے اس لیس دار چیز کو ہاتھ سے چیک کیا تو اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی کیونکہ اس کے ہاتھ میں انسانی کھوپڑی تھی جو کہ خون آلود تھی۔ جولیا نے ابھی اس انسانی کھوپڑی کو نیچے پھینکا ہی تھا کہ اچانک وہاں دھیمی سی پراسرار روشنی پھیل گئی۔ جولیا نے اس پراسرار روشنی میں دیکھا تو وہ واقعی انسانی کھوپڑی تھی اور اس کھوپڑی کی بے نور آنکھوں سے خون رس رہا تھا۔ جولیا اس بات پر حیران تھی کہ یہ انسانی سر جس سے خون بہہ رہا ہے یہ پہلے کسی بدنصیب کا انسانی سر تھا جو کہ اب کھوپڑی میں بدل چکا تھا مگر پھر بھی حیرت انگیز طور پر اس انسانی کھوپڑی سے خون رس رہا تھا۔ چونکہ جولیا سمجھ گئی تھی کہ اس نامعلوم دنیا کی رذیل طاقتوں نے اس کے اعصاب کا امتحان لینا شروع کر دیا ہے۔ گو کہ جولیا پہلے بھی عمران کے ساتھ ماورائی کیسوں میں کام کر چکی تھی مگر ان دنوں اس کے ساتھ عمران کا ساتھ تھا جو کسی مشکل سے گھبرانے والا

نہیں تھا مگر اس وقت جولیا اکیلی کسی انجان دنیا کی قیدی بن چکی تھی جس کا سر براہ مہا گمبارونامی تھا جو ابھی تک جولیا کی نظروں میں نہیں آیا تھا مگر اس کی غلام طاقتوں سے اس کی ملاقات ہو چکی تھی۔ جولیا کے ذہن میں ابھی تک اس پراسرار خوفناک بڑھیا کے الفاظ گونج رہے تھے کہ وہ کسی مہان قربانی کے لئے چن لی گئی ہے۔ جولیا نے ماحول کا جائزہ لیا تو مزید خوفزدہ ہوگئی کیونکہ یہ جگہ حشرات الارض کا مرکز تھی۔ جگہ جگہ دیواروں میں سوراخ تھے اور ان سوراخوں سے بچھو نکل رہے تھے اور یہ بچھو، جولیا کے دیکھتے ہی دیکھتے اس انسانی کھوپڑی سے چمٹ گئے اور کھوپڑی کے اندر گھس گئے اور چند بچھو جولیا کی طرف بھی بڑھے۔ یہ دیکھ کر جولیا تیزی سے آگے بھاگنے لگی۔ جولیا کو اس خوفناک جگہ سے وحشت ہونے لگی تھی مگر جولیا نہیں جانتی تھی کہ اس ہولناک دنیا سے نکلنا اس کے بس سے باہر ہے۔ آگے سپاٹ دیوار جولیا کا منہ چڑا رہی تھی۔ جولیا نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو لرز گئی۔ ایک تو سوراخ سے نکلنے والے بچھو اس کا مسلسل پیچھا کر رہے تھے دوسرا اب ان بلوں سے سانپ بھی نکل رہے تھے جو اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔ جولیا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب وہ جائے تو کہاں جائے کیونکہ بھیانک موت مسلسل اس کا پیچھا کر رہی تھی اور اس سے چند قدم دور تھی۔ اگر معاملہ انسانوں سے لڑائی کا ہوتا تو جولیا کو اس کی پرواہ ہرگز نہ ہوتی اور جولیا ان کا مقابلہ ہمت سے کرتی اور ان کو سبق

سکھاتی مگر یہاں معاملہ اور تھا۔ جولیا نے ادھر ادھر نظر دوڑائی تو اس کو دیوار کے ساتھ ایک مشعل نظر آئی جو کہ پہلے جولیا کو نظر نہ آئی تھی۔ کالی دنیا میں ہر پل نئے رنگ بدل رہے تھے اور جولیا ان کا سامنا کرنے پر مجبور تھی۔ اس سے اور تو کچھ نہ سوجھا اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس دیوار کے ساتھ اڑسی ہوئی مشعل کو اتار لیا اور بھڑکتی ہوئی مشعل کو اپنے آگے کر لیا تاکہ بچھو اور سانپ اس کے قریب آئیں تو وہ ان کا مقابلہ کر سکے مگر جولیا نے جیسے ہی مشعل ان کے آگے کی بچھو اور سانپ دھواں بن کر غائب ہو گئے۔ جولیا کا دماغ مفلوج ہو گیا کہ آخر اس کے ساتھ یہ کیا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اب جولیا نے عقبی دیوار کو دیکھا تو پھر حیران ہو گئی کیونکہ اب یہاں ایک دروازہ نمودار ہو چکا تھا حالانکہ یہ وہی جگہ تھی جہاں سے ابھی چند لمحوں پہلے جولیا نے مشعل اتاری تھی۔ جولیا سمجھ گئی کہ کالی دنیا کا مالک مہا گمبارو اس کو مرعوب کرنے کے لئے اس کے ساتھ کھیل رچا رہا ہے۔

''مہا گمبارو۔ کہاں ہو تم اور مجھ سے کیا چاہتے ہو۔ کیوں تم نے مجھے اغوا کر کے اپنی اس منحوس کالی دنیا کا قیدی بنایا ہے۔ جواب دو مجھے''...... جولیا نے اس دروازے کو دیکھ کر غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''خوبصورت ناری۔ تم کالی دنیا کے لئے چن لی گئی ہو۔ تمہارے عمران نے ہمارے آقا شہنشاہ ظلمات کے بہت سے ساتھیوں کا خاتمہ کیا اور کالی

طاقتوں کو فنا کیا ہے اس لئے میں نے تم کو اغوا کرایا ہے تا کہ تمہاری خاطر وہ ملیچھ انسان یہاں کا رخ کرے اور میری کالی دنیا اس کی قبر بن جائے‘‘...... جولیا کو ایک گرج دار آواز سنائی دی۔

’’بکواس کرتے ہو تم۔ عمران کبھی تم جیسے بزدل سے نہیں مارا جا سکتا اور ویسے بھی ملیچھ وہ نہیں تم ہو اور تم شیطان بد بخت کے پجاری کبھی عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے‘‘...... جولیا نے مشعل ایک طرف پھینکتے ہوئے ہنکارہ بھر کر کہا۔

’’احمق لڑکی۔ شہنشاہ ظلمات کا نام ادب سے لو‘‘......ایک بار پھر غصے بھری گرجدار آواز سنائی دی۔

’’میں مسلمان ہوں اور منحوس شیطان کو بد بخت ہی کہوں گی‘‘۔ جولیا نے بھی اس بار غصے سے کہا حالانکہ ابھی چند لمحوں پہلے جولیا خوف سے کانپ رہی تھی مگر اب جولیا کے چہرے پر خوف کی بجائے غصہ عیاں تھا مگر اس بار جولیا کو کوئی جواب نہ ملا۔

’’بولو کہاں ہو تم۔ میں تم سے ملنا چاہتی ہوں‘‘...... جولیا نے چلا کر کہا مگر جولیا کو کوئی جواب نہ ملا۔ جولیا آگے بڑھی اور دروازے کو زور سے ٹھوکر ماری جو ابھی نمودار ہوا تھا۔ دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا تھا مگر آگے پھر وہی اندھیرا ہی تھا۔ جولیا نے اس بار گھبرانے کی بجائے ہنکارہ بھر کر اندھیرے

میں قدم رکھ دیا مگر اندر قدم رکھتے ہی جولیا کی چیخ نکل گئی کیونکہ آگے خلا تھا۔ جولیا لڑھکتے اور چیختے ہوئے نیچے جا گری مگر یہ کوئی نرم جگہ تھی کیونکہ جولیا کو کوئی چوٹ نہ لگی تھی۔ شاید شیطان پرست اس کو خوفزدہ کر کے اس کے اعصاب کا امتحان لے رہے تھے۔ نیچے اندھیرا تھا اس لئے جولیا کو کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ جولیا سمجھ گئی کہ شیطان پرست اسے ابھی مارنا یا زخمی نہیں کرنا چاہتے اور کسی خاص مقصد کے لئے زندہ رکھا جا رہا ہے مگر اسے خوفزدہ ضرور کیا جا رہا ہے تا کہ وہ کالی دنیا کی ہولناک کھیل سے ڈر جائے مگر شیطان پرستوں کا خاص مقصد کیا تھا یہ ابھی جولیا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ اتنا تو اسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ کسی مہان قربانی کے لئے چن لی گئی مگر جولیا کوئی عام لڑکی نہیں تھی کہ شیطان پرستوں نے اسے کہا کہ وہ کسی مہان قربانی کے لئے چن لی گئی ہے اور وہ ڈر کر ان کے سامنے ہتھیار ڈال دے۔ جولیا، عمران کی شاگرد اور مانی ہوئی فائٹر تھی۔ گو کہ اس بار مجرم تنظیم کی بجائے شیطان پرستوں کی سیاہ قوتوں نے اسے اغوا کیا تھا مگر جولیا پہلے بھی عمران کے ہمراہ شیطان پرستوں کی سفلی اور گندی قوتوں کو شکست دے چکی تھی لیکن وہ اس بار اپنے ساتھیوں کے ہمراہ نہیں تھی بلکہ اکیلی تھی مگر جولیا کسی بھی طرح شیطان پرستوں کے ہولناک سحر سے ڈرنے والی نہیں تھی۔ وہ ایک بار پھر اندھیرے میں آگے بڑھنے لگی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس وقت کس جگہ ہے یہ کوئی کمرہ ہے یا کوئی

راہداری ہے۔اندھیرے میں اسے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔اچانک ایک بار پھر وہی دھیمی پراسرار سرمائی رنگ کی روشنی ہوگئی تو جولیا نے دیکھا کہ وہ کسی راہداری میں ہے جہاں پر سات قدموں کے فاصلے پر ایک کمرہ تھا جو کہ بند تھا۔

''یہ کیا بکواس اور گورکھ دھند ہے۔ یہاں ہر طرف عجیب و غریب پراسراریت ہے''...... جولیا نے بے زاری سے منہ بنا کر کہا اور آگے بڑھ کر ایک دروازے پر زور سے لات رسید کی تو ایک چھناکے سے دروازہ کھل گیا تو جولیا کسی چیز کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بے دھڑک اندر داخل ہوگئی جہاں بدستور سرمائی رنگ کی پراسرار دھیمی روشنی تھی۔ جیسے ہی جولیا اندر داخل ہوئی ایک زناٹے کی آواز سنائی دی۔ جولیا نے بے اختیار پیچھے مڑ کر دیکھا تو حیرت اور خوف سے ٹھٹک گئی کیونکہ دروازے کی بجائے اب وہاں پر سپاٹ دیوار اس کا منہ چڑا رہی تھی اور جولیا اس کمرے میں قید ہو چکی تھی۔

''لگتا ہے یہ سحر کی پراسرار و ہولناک تاریک دنیا مجھے خوفزدہ کر کے پاگل کرنا چاہتی ہے''...... جولیا نے دروازے کی بجائے سپاٹ دیوار کو دیکھ کر خوفزدہ ہونے کی بجائے اپنے اعصاب پر قابو پاتے ہوئے غور سے اس کمرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا جس کی دیواروں پر مختلف تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ یہ سب تصویریں نوجوان اور خوبصورت ترین

لڑکیوں کی تھیں جن کے چہروں پر خوف عیاں تھا۔ یہ تمام نوجوان اور حسین دوشیزائیں مختلف قوم کی لگ رہی تھیں۔ ان میں عربی، ایشیائی اور چند سیاہ فام حسین لڑکیاں بھی تھیں۔ جولیا نے اب بائیں سمت والی دیوار کو دیکھا تو ایک خوفناک منظر اس کی نظروں کے سامنے تھا۔ جولیا نے دیکھا کہ اس دیوار پر ان خوفزدہ دوشیزاؤں کو چمگادڑ کے سیاہ اور قوی ہیکل خوفناک بت کے قدموں میں بے دردی سے ذبح کیا جا رہا ہے۔ یہ منظر اتنا خوفناک تھا کہ جولیا مضبوط اعصاب کے ہونے کے باوجود خوف سے کانپ گئی۔ اسے ایسے محسوس ہوا جیسے سیاہ چمگادڑ کے بت کے قدموں میں اسے بھی ذبح کیا جا رہا ہو۔ یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر جولیا نے گھبرا کر نظریں پھیر لیں اور اب اس دیوار کی طرف دیکھنے لگی جہاں سے جولیا دروازہ توڑ کر اندر داخل ہوئی تھی مگر وہاں حیرت انگیز طور پر سپاٹ دیوار تھی۔

''اوہ۔ تو یہ بدقسمت لڑکیوں کو اس سحر کی ہولناک سرزمین میں چمگادڑ کے شیطانی بت کے قدموں میں قربان کیا جاتا رہا ہے''۔ جولیا نے یہاں سے نظریں پھیر کر اب چوتھی دیوار کی طرف دیکھا تو چونک گئی کیونکہ اسے یہاں ایک دروازہ نظر آ رہا تھا جس پر چمگادڑ کا وہی منحوس اور شیطانی نشان بنا ہوا تھا۔ اسے دیکھ کر جولیا سمجھ گئی کہ چمگادڑ شیطان پرستوں کی رذیل اور گندی دنیا میں ایک مقدس مقام کے طور پر جانا جاتا ہے۔

''اوہ۔تو چمگادڑ شیطان کی دنیا میں مقدس ترین ہے جو اس سحر اور خوف کی دنیا میں ہر طرف چمگادڑ کی تصاویر، قوی ہیکل بت اور مخصوص نشان نظر آ رہے ہیں''...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر آگے بڑھ کر اس سحر زدہ کمرے کے دروازے پر بھرپور لات رسید کی تو ایک چھناکے سے دروازہ کھل گیا۔ جولیا نے دیکھا کہ اندر سرمائی روشنی کی بجائے گھٹا ٹوپ اندھیرا ہے۔ جولیا کچھ دیر کھڑی سوچتی رہی پھر اس نے تاریکی میں جانے کا فیصلہ کر لیا۔

''اس خوفناک کمرے سے باہر نکلنے کا یہی ایک راستہ ہے''۔ جولیا نے کہا اور اندر قدم رکھ دیا مگر اندر قدم رکھتے ہی اس کے منہ سے ایک زوردار چیخ نکل گئی کیونکہ جولیا تاریکی میں لڑھکتی ہوئی نیچے گرتی جا رہی تھی جہاں ہر طرف ہولناک تاریکی کا راج تھا۔

جوزف نے عمران کو واضح کہہ دیا تھا کہ کالی دنیا صرف ماورائی دنیا ہی نہیں بلکہ وحشت، بربریت اور سحر کی بھیانک و تاریکی دنیا ہے جہاں شیطانیت کا ہولناک راج ہے۔ وہاں عمران اور کرنل فریدی کا بہت مشکلات پیش آئیں گی اور ہوسکتا ہے وہ مس جولیا اور مس روزا کی مدد کرنے کی بجائے مصیبت میں پڑ کر اپنی جان بچانے کے لالے پڑ جائیں گے۔ پہلے تو عمران نے سوچا کہ وہ اس سلسلے میں جوزف کی رہنمائی ہی حاصل کرے مگر جب اسے جوزف کے ہی ذریعے یہ معلوم ہوا کہ کرنل فریدی اپنی ساتھی روزا کے لئے خود کالی دنیا جانے کا فیصلہ کر چکا ہے اور اپنے پراسرار ساتھی طارق صاحب کی مدد بھی نہیں لی تو اچانک عمران کے ذہن میں کرنل فریدی سے بات کرنے کا خیال آیا تو اس نے کرنل فریدی سے رابطہ کرنے کی کوشش کی مگر سپیشل سیل فون بند ملا تو عمران نے کیپٹن حمید کو فون کیا تو اس سے رابطہ ہو گیا۔

''ہیلو''......کیپٹن حمید کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''ہائے کیپٹن۔ تمہاری آواز سننے کے لئے میں کب سے تڑپ رہا تھا''......عمران نے کیپٹن حمید کی آواز سن کر احمقانہ لہجے میں کہا۔

''میں کوئی تمہاری محبوبہ نہیں ہوں۔ جو تم مجھ پر عشق جھاڑ رہے ہو''...... کیپٹن حمید کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی جو کہ حیران کن بات تھی۔ کیپٹن حمید، عمران سے خار کھاتا تھا کیونکہ عمران اس کی مٹی پلید کرتا رہتا تھا اور اپنی حماقتوں سے اس کو بھی نہیں بخشتا تھا۔

''ارے میری تو محبوبہ دل نظر مجھ سے روٹھ کر دور جا چکی ہے اور اب مجھے ہر کوئی اپنی محبوبہ ہی لگتی ہے''......عمران نے پھر احمقانہ لہجے میں کہا۔

''مگر میں لگتی نہیں لگتا ہوں کیونکہ میں مرد ہوں۔ لگتا ہے جب سے جولیا کسی پراسرار دنیا کی قیدی بنی ہے تم اس کے خیال میں احمق بن گئے ہو''...... کیپٹن حمید نے ناگواری سے کہا۔

''یہ کرنل صاحب آج کل کہاں گم ہیں۔ کہیں مس ایکریمیا کے عشق میں صحرا بدر تو نہیں ہو گئے''......عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ روزا بھی شیطان پرستوں کے ہاتھوں اغوا ہو چکی ہے''......کیپٹن حمید نے حیرت سے پوچھا۔

''ہاں بھئی تم لوگوں کے ہی ہر جگہ رابطے ہیں۔ ہم احمق تو دنیا سے کٹے ہوئے ہیں''......عمران نے طنزیہ لہجے میں جواب دیا۔

''ہاں بھئی۔ یہ تو میں بھول ہی گیا تھا کہ تم جیسے شیطان کے دنیا بھر میں رابطے ہیں''......کیپٹن حمید نے اس بار ہنستے ہوئے کہا۔

''اچھا یہ بتاؤ کرنل صاحب کہاں ہیں۔ ان سے رابطہ نہیں ہو رہا''...... عمران نے اس بار سنجیدگی سے پوچھا۔

''معلوم نہیں۔ کرنل صاحب اچانک کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ پرسوں طارق صاحب ان سے ملنے آئے تھے پھر معلوم نہیں دونوں اچانک کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ ہریش نے انڈر ورلڈ سے بھی معلوم کروایا ہے اور بلیک فورس سے بھی پتا کروایا ہے۔ بس اتنا معلوم ہوا ہے کہ طارق صاحب سے ملنے کے بعد دونوں کافرستان سے باہر جا چکے ہیں مگر طارق صاحب، کرنل کو کہاں لے گئے ہیں اس کا کچھ پتا نہیں چل رہا۔ ویسے بھی کرنل صاحب کا کوئی پتا نہیں چلتا۔ بعض مہم میں اکیلے ہی کام کرتے ہیں۔ ہاں اتنا مجھے یقین ہے کہ کرنل صاحب روزا کی بازیابی کے لئے ہی اچانک غائب ہوئے ہیں اور اس ماورائی کیس میں صرف پراسرار صلاحیتوں کے مالک طارق صاحب کی رہنمائی ہی کافی سمجھی ہے''...... کیپٹن حمید نے اندازہ لگاتے ہوئے پر یقین لہجے میں کہا۔

''کیا تمہیں لگتا ہے کہ ماورائی کیس میں کرنل صاحب روزا کی مدد کر سکیں گے''......عمران نے پوچھا۔

''عمران۔ میں جانتا ہوں تم اور تمہارے ساتھی بے شمار دفعہ ماورائی کیسز میں حصہ لے چکے ہیں اور شیطان پرستوں کا خاتمہ بھی کر چکے ہیں کیونکہ تمہارے نیک بزرگوں سے رابطے ہیں اور جوزف بھی کئی دفعہ تم لوگوں کی مدد کر چکا ہے۔ گو کہ کرنل صاحب، ہم یعنی ان کی ٹیم چند بار ہی ماورائی مشکلات کا شکار ہوئے ہیں مگر کرنل صاحب کا بھی نیک بزرگوں سے رابطہ ہے اور طارق صاحب جیسے حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک شخص کی زیر نگرانی کرنل صاحب اس ماورائی کیس میں مار نہیں کھا سکتے''...... کیپٹن حمید نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''او کے''...... عمران نے کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔ اس بار عمران، جوزف کے لاکھ منع کرنے کے باوجود اس کی مدد لینے کی بجائے کالی دنیا میں جانے کا پختہ ارادہ کر چکا تھا۔ عمران نے جوزف سے کالی دنیا جانے کا پراسرار عمل سکھ لیا تھا۔

''دیکھا جائے گا۔ یہ کالی دنیا ہے کیا اور مہا گمبارو کیا چیز ہے۔''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

عمران اپنے سٹور میں آ گیا تھا اور دروازہ بند کر کے بلب جلائے بغیر اندر فرش پر بیٹھ گیا تھا اور کالی دنیا میں جانے کا عمل پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ گو کہ عمران کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس طرح ایک نئی دنیا جو شیطان پرستوں کی

دنیا ہے، میں پہنچ جائے گا مگر عمران نے عمل شروع کر دیا جو اس نے جوزف سے سیکھا تھا اور جوزف نے نہ چاہتے ہوئے بھی اس کو کالی دنیا میں جانے کا عمل سکھا دیا تھا جو اس کے فادر جوشوا نے اسے سکھایا تھا۔ عمران چونکہ کئی بار شیطانی قوتوں کے خلاف لڑ چکا تھا اس لئے خود پر ہی اعتماد کر کے اکیلا اس مہم میں پراسرار انداز میں جانے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ عمران نے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ہی لوبان کی خوشبوں پھیلا دی جو وہ اپنے ساتھ لایا تھا۔ یہ بھی اسے جوزف نے عمل کرنے سے پہلے کرنے کا کہا تھا گو کہ جوزف، عمران کے کالی دنیا میں پہنچائے جانے والے عمل سے عمران کو بھیجنے پر خوش نہیں تھا مگر عمران کی ضد دیکھ کر مجبور ہو گیا تھا۔ عمران نے جوزف کی بتائی ہوئی چیزوں کو کرنے کے بعد کالی دنیا میں جانے کا پراسرار عمل کرنے کے لئے آسن جما کر بیٹھ گیا اور آنکھیں بند کر کے عمل شروع کر دیا۔ جیسے ہی عمران نے عمل شروع کیا عمران کو مختلف اور خوفناک آوازیں آنا شروع ہو گئیں مگر عمران ہی کیا جوان خوفناک آوازوں سے ڈر جائے۔ عمران نے پہلے کبھی کوئی عمل نہیں کیا تھا۔ عمران بہت ہی مضبوط اعصاب اور قوت ارادی کا مالک تھا اور جانتا تھا کہ اس عملیات میں اس کو ڈرایا جا رہا ہے مگر عمران تسلسل سے عمل کرتا رہا۔ اس کی آنکھیں مسلسل بند تھیں اور وہ جوزف کے بتائے ہوئے عمل کو پڑھتا رہا۔ اچانک عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے کمرے میں کوئی

غیر انسانی مخلوق کا یلغار ہوا ہو۔اس عمل کے ذریعے بند آنکھوں کے باوجود عمران نے دیکھا کہ اس کے کمرے میں انسانی کھوپڑیاں فضا میں گردش کر رہی ہیں اور ہر طرف غیر انسانی اور ہولناک چیخیں گونج رہی ہیں۔اگر جوزف کے اس عمل کو عمران کی بجائے کوئی اور کرتا تو ان ہولناک مناظر کو دیکھ کر اپنے حواس کو کھو بیٹھتا اور عمل بند کر کے راہ فرار اختیار کرتا مگر یہ عمران تھا جو بہت مضبوط اور قوی دل والا تھا۔اچانک ایک کڑاکے دار آواز سنائی دی اور اس کو یوں محسوس ہوا جسے اس کے سٹور کے کمرے میں دھواں پھیل گیا ہو اور جیسے ہی اسے دھواں محسوس ہوا اس نے آنکھیں کھول دیں کیونکہ عمل کے دوران اس کو بھیانک چیخیں اور ڈراؤنے مناظر دکھائے گئے تھے مگر عمران ہی کیا جو عمل کے دوران ڈر کر عمل پڑھنا چھوڑ دے کیونکہ ایک تو جوزف نے بھی اسے ڈرنے اور عمل توڑنے سے سختی سے منع کیا تھا دوسرا عمران خود بھی یہ سب جانتا تھا اس لئے عمل کے دوران کامیاب ہی رہا۔اچانک عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پاؤں سے زمین کھسک رہی ہے اسے ہر طرف ہولناک اور گرج دار آوازیں سنائی دینے لگیں۔آوازیں اتنی تیز تھیں کہ عمران کو اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے۔اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے بے شمار بدروحیں آ گئی ہوں اور نہایت تیز آوازوں میں چیخ رہی ہوں پھر عمران کو اپنے سر پر قیامت ٹوٹتی محسوس ہوئی۔عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر

پر منوں وزنی پتھر مار دیئے گئے ہوں۔عمران کے ذہن میں تاریکی کی یلغار غالب ہوئی اور پھر اس کا ذہن تاریکیوں کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح تاریکی میں جگنو چمکتا ہے بالکل اسی طرح اس کے دماغ کے سیاہ پردے پر روشنی کا نقطہ سا چمکا اور پھر عمران کا ذہن تیزی سے بیدار ہوتا چلا گیا۔اب عمران نے حیرت سے نظریں دوڑائیں تو حیران ہو گیا۔اس وقت وہ اپنے فلیٹ کے سٹور میں نہیں بلکہ کسی اور جگہ پہنچ گیا تھا۔عمران نے خود کو سنگلاخ چٹان پہاڑیوں میں پایا تو اٹھ کھڑا ہوا اور حیرت سے اس نئ جگہ کو دیکھنے لگا۔عمران سمجھ چکا تھا کہ وہ جوزف کے بتائے ہوئے عمل کے ذریعے شیطان مہا گمبارو کی کالی دنیا میں پہنچ چکا ہے جہاں اس کو شیطانی طاقتوں سے نبرد آزما ہونا ہے اور عمرن نے اس شیطان کی دنیا میں اپنی حفاظت کرتے ہوئے جولیا کی بھی تلاش کرنی ہے جو یہاں قید تھی۔عمران ان سنگلاخ چٹانی پہاڑیوں کو دیکھنے لگا جہاں دور دور تک کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔

”آہ“......عمران نے ہنکارہ بھرا اور آگے بڑھنے لگا۔اچانک عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیچھے کوئی چل رہا ہو۔عمران نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسے کوئی نظر نہ آیا اور وہ پھر آگے بڑھنے لگا۔عمران کو پھر محسوس ہوا کہ کوئی اس کے پیچھے ہے۔عمران نے فوراً مڑ کر دیکھا تو خوف سے اس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا کیونکہ عمران بہت بہادر اور مضبوط اعصاب کا مالک تھا لیکن

یہ منظر تھا ہی اتنا ہولناک کہ عمران جیسا مضبوط اعصاب کا مالک شخص بھی دیکھ کر خوفزدہ ہو گیا تھا۔

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

''رابرٹ۔ آخر تم فادر جان پیٹر کے پاس کیوں جانا چاہتے ہو۔ کیا وہ واقعی عمران صاحب کے سلسلے میں ہماری مدد کر سکیں گے''...... کراسٹی نے رابرٹ سے پوچھا۔

''ہمیں ان سے مشورہ تو لینا چاہئے کہ باس اور مس جولیا کس حال میں ہیں اور کیا ہم ان کی مدد کر سکتے ہیں یا نہیں''...... رابرٹ نے کراسٹی سے کہا۔ اس وقت رابرٹ اور کراسٹی کار میں بیٹھے تھے اور رابرٹ کار ڈرائیو کر رہا تھا

اور کراسٹی اس کے ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھی تھی۔

''فادر جان پیٹر واقعی بہت علم والے پادری ہیں اور ہماری مشکل دور کر سکتے ہیں مگر عمران صاحب کے اس طرح غائب ہونے پر میں بہت پریشان ہوں''......رابرٹ نے کہا۔

''مس جولیا کے پراسرار اغوا اور عمران صاحب کے اس طرح غائب ہونے پر پوری سیکرٹ سروس پریشان ہے''......کراسٹی نے پریشانی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

''میری جان بس تم جیسی حسین ترین لڑکی میرے ساتھ رہے تو ہم باس اور مس جولیا کو شیطانی چنگل سے چھڑا سکتے ہیں''......رابرٹ نے کراسٹی کو نشیلی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''بس کرو رابرٹ۔ تم کبھی تو عاشق مزاجی سے باز آ جایا کرو۔ میں جانتی ہوں کہ میرے علاوہ اگر کوئی بھی اور لڑکی ہوتی تو تم اس سے بھی عشق لڑاتے۔ ہر حسین لڑکی دیکھ کر تم لٹو ہو جاتے ہو''۔ کراسٹی نے مسکراتے ہوئے رابرٹ کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ارے بابا۔ ہر لڑکی کسی نہ کسی سے نتھی ہے جیسا کہ باس کے ساتھ مس جولیا اور مس روشی مخصوص ہیں، صفدر کے ساتھ مس صالحہ، ٹائیگر کے ساتھ روزی مخصوص ہے مگر تم میری طرح آزاد ہو اس لئے میں تمہاری طرف دوستی

کا ہاتھ کھلے دل سے بڑھا رہا ہوں''...... رابرٹ نے مسکرا کر بدستور کراسٹی کو نشیلی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''بس کرو رابرٹ۔ میں تمہیں اچھی طرح جانتی ہوں۔ تم کسی ایک لڑکی سے دوستی کرنے پر راضی نہیں ہو۔ ہر حسین لڑکی کو دیکھ کر تمہارا دل ڈولنے لگتا ہے۔ میں یہ بھی جانتی ہوں کہ تم بہت خوبرو اور پرکشش شخصیت کے مالک ہو اور لڑکیوں میں لوّ ماسٹر جانے جاتے ہو مگر میں تمہارے جھانسے میں آنے والی نہیں ہوں۔ میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہو گئی ہوں۔ تمہیں کوئی مجھ سے محبت وغیرہ نہیں ہے بلکہ ہر حسین لڑکی پر لٹو ہو جانا تمہاری کمزوری ہے''...... کراسٹی نے اس بار ہنستے ہوئے کہا۔

''کراسٹی۔ تم باس کی ٹیم میں میری طرح آزاد ہو اور کسی سے تمہاری محبت کی دوستی نہیں ہے حالانکہ تم بہت ہی حسین لڑکی ہو تمہیں میری محبت پر یقین کر لینا چاہئے''...... رابرٹ نے بھی اس بار مسکرا کر کراسٹی سے کہا تو کراسٹی پھر ہنس پڑی۔

''تم کبھی باز نہیں آؤ گے۔ میری جگہ کوئی اور لڑکی بیٹھی ہوتی تو اس سے بھی تم اسی طرح عشق جھاڑ رہے ہوتے''...... کراسٹی نے بھی شوخی سے کہا۔ کراسٹی کے حسین چہرے پر مسکراہٹ تھی کیونکہ کراسٹی بھی گوری تھی اور پاکیشیا کی نہیں تھی مگر عمران کی صلاحیتوں کو دیکھ کر اس کے گروپ میں شامل ہونے

پر خود پر فخر محسوس کرتی تھی۔ ویسے تو کراسٹی کی ایکسٹو کے گروپ کے تمام مرد اور خواتین سے دوستی تھی مگر کراسٹی، رابرٹ سے دوستی کرنے کی کوشش کرتی تھی اور اس کے ساتھ چل کر خوش ہوتی تھی مگر رابرٹ چونکہ ہر حسین لڑکی کو دیکھ کر لٹو ہو جاتا تھا اس لئے کراسٹی اس کی عاشق مزاجی کو دیکھ کر خاموش ہو جاتی تھی ورنہ وہ رابرٹ سے محبت کا اظہار کر چکی ہوتی مگر کراسٹی نے رابرٹ سے صرف دوستی پر ہی اکتفا کیا ہوا تھا۔ دراصل رابرٹ بہت ہی زندہ دل اور خوبرو شخصیت کا مالک تھا۔ بے شمار ایکریمی لڑکیاں اس سے دوستی کر چکی تھیں اور یہ جانتی تھیں کہ رابرٹ نے خود کو کسی ایک لڑکی تک محدود نہیں رکھ سکتا۔ ہر حسین لڑکی سے دوستی اس کی کمزوری ہے مگر اس کی پرکشش شخصیت کی وجہ کئی حسین ترین لڑکیاں اس کی دوست بنی تھیں اور رابرٹ ان لڑکیوں کے ساتھ حد بھی کراس کر چکا تھا۔ عمران کی ٹیم کا ممبر بننے کے بعد رابرٹ صرف حسین لڑکیوں سے دوستی کرنے کی حد تک محدود رہتا تھا اور کبھی حد سے تجاوز نہیں کیا تھا۔ کراسٹی کی چونکہ جولیا سے مشابہت بہت تھی اس لئے کراسٹی شروع میں تو عمران سے محبت کرنے کا خواب سوچنے لگی تھی مگر سیکرٹ سروس میں شامل ہونے کے بعد وہ جان گئی کہ ایکریمیا میں رہنے والی عمران کی دوست روشی بھی عمران سے محبت کرتی ہے اور خاص کر جولیا تو عمران سے جذباتی حد تک عمران کو چاہتی ہے اور چونکہ جولیا سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف بھی تھی اور

پاکیشیا کے لئے اس نے بہت قربانیاں دی تھیں اور کراسٹی کی چونکہ جولیا سے گہری دوستی ہوگئی تھی اس لئے کراسٹی، جولیا کی خاطر عمران سے محبت کا خیال دل سے نکال چکی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بدنام زمانہ مجرم تھریسیا بھی عمران پر فدا ہے اس لئے ایک نیام میں تین تین تلواریں ہونے کی وجہ سے وہ عمران سے شادی کا خیال نکال چکی تھی البتہ عمران سے دوستی اور اس احترام اس کے دل میں ضرور تھا۔ کراسٹی کے دل میں رابرٹ بھی جگہ گھیر چکا تھا مگر کراسٹی ہر حسین لڑکی پر مر مٹنے والے رابرٹ سے محبت کا اظہار کر کے خود کو کمزور نہیں کرسکتی تھی مگر چونکہ اس بار رابرٹ خود اس کے فلیٹ میں آیا تھا اس لئے کراسٹی اس کو دیکھ کر خوش ہوگئی تھی۔ کراسٹی کو یہ بھی معلوم تھا کہ عمران جیسے پاک باز شخص کے زیر نگرانی رابرٹ اب حدود کو نہیں پھلانگتا اس لئے کراسٹی کے دل میں رابرٹ کی محبت ضرور تھی اور رابرٹ کو اپنے فلیٹ میں دیکھ کر خوش ہوئی تھی۔ رابرٹ نے کراسٹی کو بتا دیا کہ وہ باس کی وجہ سے بہت پریشان ہے۔ اس بار ماورائی قوتوں نے جولیا کو اغوا کرلیا ہے اور عمران بھی پڑ اسرار طریقے سے غائب ہو چکا ہے۔ رابرٹ کراسٹی کے ساتھ ایکریمیا جا کر دارالحکومت کے مرکزی چرچ کے بڑے پادری سر جان پیٹر سے عمران اور جولیا کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا اس لئے کراسٹی کو بھی اپنے ساتھ ایکریمیا لے جانا چاہتا تھا۔ چونکہ سیکرٹ سروس بھی عمران اور جولیا کے

پراسرار طریقے پر غائب ہو جانے پر پریشان تھی اس لئے کراسٹی نے فوراً حامی بھر لی تھی۔ رابرٹ اور کراسٹی اس وقت ایکریمیا کے دارالحکومت میں تھے اور کار میں بیٹھ کر شہر کے مرکزی چرچ میں جا رہے تھے۔ جب رابرٹ ایکریمیا میں ہوتا تھا اس وقت بڑے پادری سر جان پیٹر سے ملنا رہتا تھا اور جانتا تھا کہ سر جان پیٹر بہت علوم رکھتے ہیں۔ چونکہ رابرٹ اور کراسٹی دونوں کرسچن تھے اس لئے جولیا اور عمران کے سلسلے میں سر جان پیٹر سے ملنے جا رہے تھے۔ رابرٹ نے پہلے ہی ان سے ٹائم لے لیا تھا۔

''میری جان۔ تم کیوں منہ لٹکائے بیٹھی ہو۔ مجھے یقین ہے کہ باس اور مس جولیا کے سلسلے میں فادر جان پیٹر ہماری مدد ضرور کریں گے''......رابرٹ نے کراسٹی کی طرف دیکھ کر مسکرا کر کہا۔

''کیا واقعی۔ میں تمہاری جان ہوں''......کراسٹی نے بھی اس بار مسکرا کر پوچھا۔

''ہاں۔ تم بہت خوبصورت اور بھرپور لڑکی ہو۔ تم اپنے حسن سے کئی مردوں کی جان لے سکتی ہو اور مجھے بھی تم بہت اچھی لگتی ہو''......رابرٹ نے نشیلی آنکھوں سے اور شرارت سے کراسٹی کے چہرے پر نگاہیں ٹکاتے ہوئے کہا۔

''بدمعاش کہیں کے۔ معلوم نہیں تم یہ بات اب تک کتنی حسین لڑکیوں

سے کہہ چکے ہو اور کتنی لڑکیوں سے کہو گے۔ حالانکہ اب عمران صاحب کی شاگردگی میں ہونے کے بعد تمہیں ہر حسین لڑکی کے عشق و معشوقی کے چکروں سے نکل آنا چاہئے''...... کراسٹی نے اس کی طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔

''کیا کروں کراسٹی ڈئیر۔ تم یہ بھی جانتی ہو کہ میرے بگ باس آقا سلیمان پاشا ہیں''...... رابرٹ نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں بھئی۔ میں تو بھول ہی گئی کہ تم آغا سلیمان کے شاگرد ہو جو باتوں اور حماقتوں میں عمران صاحب سے بھی دو قدم آگے ہے''...... کراسٹی نے اس بار ہنستے ہوئے کہا۔ باتوں باتوں میں دونوں کو محسوس ہوا کہ وہ دونوں غلط راستے پر نکل آئے ہیں۔

''یہ کیا۔ مجھے ایسا لگتا ہے جیسے کہ میں راستہ بھول کر شہر سے باہر نکل آیا ہوں''...... رابرٹ نے چونک کر کہا۔

''کیا مطلب۔ تم تو کافی عرصہ ایکریمیا میں گزار چکے ہو پھر تم راستہ کیسے بھول گئے ہو''...... کراسٹی نے چونک کر کہا۔

''معلوم نہیں۔ مگر واقعی ہم باتوں باتوں میں شہر کے مرکزی چرچ کی بجائے شہر سے باہر نکل آئے ہیں''...... رابرٹ نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو کراسٹی بھی سنجیدہ ہو گئی۔ چونکہ رات کا وقت تھا اس لئے دونوں حیرت اور

پریشانی سے اس نئی جگہ کو دیکھنے لگے۔ان دونوں کو ایک عمارت نظر آئی جو سیاہ رنگ کی تھی اور اس کی خاص بات یہ تھی کہ اس عمارت کے دروازے پر چمگادڑ کی بڑی تصویر نظر آ رہی تھی۔ایسے لگ رہا تھا کہ چمگادڑ کی آنکھیں روشن ہیں اور چمگادڑ بغور ان دونوں کو دیکھ رہا ہے'' ......رابرٹ نے کار کی لائٹیں بند کر دیں۔معلوم نہیں کیوں اس کو ایسا لگا کہ اس جگہ کوئی خطرہ ہے۔رابرٹ نے کار کو ایک گلی کی سائیڈ میں کھڑی کی اور کار کو بند کر کے کراسٹی کو کار سے باہر نکلنے کا اشارہ کیا اور خود بھی کار سے باہر نکل آیا۔کراسٹی حیرت سے رابرٹ کو دیکھنے لگی جو غالباً راستہ بھول کر گاڑی کو شہر سے باہر لے آیا تھا۔کراسٹی نے اس سے کچھ پوچھنا چاہا مگر رابرٹ نے انگلی کے اشارے سے کچھ بولنے سے منع کر دیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کار سے دور لے گیا۔ابھی ان دونوں کو کار سے دور ہوئے چند لمحے ہی گزرے تھے کہ اچانک ان کی کار کو آگ لگ گئی اور ان کی کار کے ٹکڑے دور دور تک بکھر گئے مگر حیرت انگیز طور پر کوئی دھماکا نہیں ہوا۔کراسٹی حیرت اور خوف سے اس کار کو دیکھنے لگی جس میں وہ اور رابرٹ ہوٹل سے فادر جان پیٹر سے ملنے گئے تھے۔کراسٹی نے سوالیہ نگاہوں سے رابرٹ کی طرف دیکھا جو اس پراسرار اور سیاہ رنگ کی عمارت کو دیکھ رہا تھا۔جیسے اسے اپنی کار کے پراسرار حادثے کی پرواہ ہی نہ ہو یا پہلے سے ہی جانتا ہو کہ اس کی کار کا حادثہ ضرور ہو گا مگر کراسٹی کے لئے یہ حیرت

انگیز لمحہ تھا۔

ابھی انہیں یہاں کھڑے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ان کو چند کاریں اس پراسرار عمارت کے قریب آ کر رکتی نظر آئیں اور ان کاروں میں سے نوجوان مرد اور نوجوان حسین لڑکیاں باہر نکلیں۔ ان سب نے سیاہ رنگ کے لباس پہن رکھے تھے۔ رابرٹ، کراسٹی کا ہاتھ پکڑ کر جس گلی میں گھسا تھا وہاں گلی کے پہلے مکان کی دیوار ٹوٹی ہوئی تھی اور ایک درز بنی ہوئی تھی۔ رابرٹ کراسٹی کو لے کر اسی درز میں آ گیا تھا کیونکہ یہ جگہ قدرے چھپی ہوئی تھی۔ کراسٹی نے حیرت سے دیکھا کہ ان سب نوجوان مردوں اور لڑکیوں کے سیاہ لباس میں چمگادڑ کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا۔

''اوہ مائی گاڈ۔ آخر وہی ہوا جس کا مجھے شبہ تھا''......رابرٹ نے خود کلامی میں کہا۔

''کیا مطلب رابرٹ۔ تمہیں کس چیز کا خدشہ تھا اور یہ سب کون لوگ ہیں جن کے لباس میں چگادڑ کا مخصوص نشان بنا ہوا ہے''۔ کراسٹی نے حیرت سے ان نوجوان مردوں اور لڑکیوں کو غور سے دیکھتے ہوئے رابرٹ سے پوچھا۔

''خاموش کراسٹی۔ ہم ان لوگوں کی نظروں میں آ گئے تو بہت مشکل میں پھنس جائیں گے۔ ابھی خاموش رہو۔ تمہیں تھوڑی دیر بعد خود ہی تمام باتوں کا پتا چل جائے گا''......رابرٹ نے کراسٹی کو مدہم آواز میں کہا اور اس

کا ہاتھ پکڑ کر اسے مزید نہ بولنے کا اشارہ کیا تو کراسٹی خاموش ہوگئی اور ان نوجوان مرد اور خواتین کو دیکھنے لگی۔ جو اب اس پراسرار اور سیاہ رنگ کی خوفناک عمارت میں جانے لگے۔

''ولیم۔ یہ کس کی کار تھی جو یہاں کھڑی تھی اور اس میں کون سوار تھا''...... ان لڑکیوں میں سے ایک حسین نوجوان لڑکی نے اپنے ساتھی مرد سے سوال کیا۔ جو دراز قد اور مضبوط جسم کا تھا۔

''معلوم نہیں روزی۔ یہ کس کی کار تھی مگر جس کی بھی تھی بلیک لارڈ کے متوالوں نے اس کار اور کار والوں کا عبرت ناک حشر کر دیا ہے''...... ولیم نے اپنی ساتھی لڑکی سے کہا اور اس پراسرار عمارت کے دروازے کے قریب پہنچ گیا۔ دوسرے نوجوان جوڑے بھی کراسٹی اور رابرٹ کی جلی ہوئی کار کو دیکھ کر اس سیاہ عمارت کے دروازے کے قریب پہنچ گئے۔ کراسٹی نے غور کیا کہ یہ کل سات گاڑیاں تھیں اور ہر گاڑی میں سے ایک نوجوان جوڑا نکلا تھا۔ اب جیسے ہی یہ جوڑے اس سالخوردہ عمارت کے دروازے پر پہنچے تو عمارت کا دروازہ کھل گیا اور سب جوڑے اس عمارت کے اندر داخل ہو گئے۔ چمگادڑ کا مخصوص نشان اس عمارت کے دروازے پر کندا تھا اور یوں لگ رہا تھا کہ جیسے کوئی زندہ چمگادڑ دروازے پر بیٹھا ہو۔ ان کے اندر جاتے ہی دروازہ بند ہو گیا۔ چونکہ دروازہ دوسری طرف تھا اس لئے کراسٹی اور رابرٹ دروازہ

کھولنے والے کو نہ دیکھ پائے تھے۔

''رابرٹ۔ یہ سب کیا ہے اور یہ سب پراسرار نوجوان جوڑے کون ہیں۔ مجھے تو یہ سب معاملہ بہت پراسرار لگ رہا ہے۔ ہماری گاڑی کا بغیر آواز کے پھٹنا اور ان نوجوان جوڑوں کا عجیب و غریب پراسرار عمارت کے اندر جانا معلوم نہیں یہ سب کیا ہے۔ ایکریمیا آتے ہی ہم پراسراریت میں پھنس چکے ہیں''...... کراسٹی نے ان نوجوان جوڑوں کے اندر داخل ہونے کے بعد رابرٹ کی طرف دیکھ کر کہا جو پریشانی سے اس پراسرار عمارت کو دیکھ رہا تھا۔

''کراسٹی ڈیئر۔ ہم واقعی کسی ماورائی چکر میں پھنس چکے ہیں کیونکہ ہم نے آج اپنی آنکھوں سے شیطان کے پجاریوں کو دیکھ لیا ہے''...... رابرٹ نے مدہم آواز میں کہا تو کراسٹی چونک گئی۔

''کیا مطلب۔ ایکریمیا جیسے روشن خیال اور ترقی یافتہ ملک میں یہ شیطان کے پجاری کہاں سے آ گئے ہیں اور تم یہ بات کیسے اتنے وثوق سے کہہ سکتے ہو کہ یہ سب نوجوان مرد اور حسین لڑکیاں شیطان کے پجاری ہیں''...... کراسٹی نے حیران ہو کر رابرٹ کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ دراصل کراسٹی ذہنی طور پر یہ بات ماننے کو تیار ہی نہیں تھی کہ یہ نوجوان جوڑے شیطان کے پجاری بھی ہو سکتے ہیں اور وہ بھی ایکریمیا جیسی دنیا کے سب سے ترقی یافتہ ملک میں۔

''اس کا مطلب ہے کہ تمہیں میری بات کا یقین نہیں آ رہا۔ یہ معصوم نظر آنے والے نوجوان جوڑے شیطان مردود کے پجاری ہی ہو سکتے ہیں۔ میں بھی یقین نہ کرتا لیکن یہ جس خوفناک کوٹھی میں جا رہے ہیں یہ شیطان کا مسکن ہی ہے تم نے اپنی آنکھوں سے کوٹھی کے مرکزی دروازے پر چمگادڑ کا مخصوص نشان دیکھا ہے۔ یہ نشانی شیطانی جگہوں کی ہوتی ہے جہاں شیطان مردود کی پوجا ہوتی ہے۔ ویسے تو میں بھی اس شیطانی جگہ کو پہلی بار دیکھ رہا تھا لیکن میں نے اس کے متعلق سن ضرور رکھا تھا''...... رابرٹ نے کراسٹی سے بدستور مدہم لہجے میں کہا تو کراسٹی خوفزدہ ہو گئی۔

''تو کیا ہم شیطان پرستوں کی نظروں میں آ گئے ہیں''۔ کراسٹی نے اپنے سینے پر صلیب کا نشان بناتے ہوئے بدستور خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

''ہاں کراسٹی ڈیئر۔ ہم دونوں کیا عمران صاحب اور مس جولیا بھی شیطان پرستوں کے عتاب کا شکار ہو چکے ہیں اور ہمیں ان شیطان پرستوں سے مقابلہ کرنا ہو گا''...... رابرٹ نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور غور سے اس پراسرار عمارت کو دیکھنے لگا جس میں نوجوان جوڑے اندر داخل ہوئے تھے اب سیاہ عمارت کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔

''اب کیا کریں رابرٹ۔ معلوم نہیں کس طرح ہماری کار ان دیکھی طاقتوں کے ذریعے تباہ ہو چکی ہے اب ہم کس طرح واپس جائیں گے۔ یہ

وقت بھی رات کا ہے اور دور دور تک خاموشی اور تاریکی پھیلی ہوئی ہے۔ معلوم نہیں تم باتوں باتوں میں کس طرح بھول کر اس سنسان جگہ پر آ گئے ہو۔ اب ہم فادر جان پیٹر سے کس طرح ملیں گے اور ویسے بھی اب فادر جان پیٹر کو ملنا لازمی ہو گیا ہے کیونکہ حالات ہمارے بس سے باہر ہو چکے ہیں۔ ہم مجرموں سے تو لڑ سکتے ہیں مگر ان شیطان پرستوں کی ان سیاہ قوتوں سے لڑنا ہمارے بس سے باہر ہے''...... کراسٹی نے بدستور خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''کراسٹی ڈیئر۔ تم بہت خوفزدہ ہو رہی ہو حالانکہ تمہیں ہمت کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ تم جانتی ہو کہ جولیا اور صالحہ متعدد بار باس کے ساتھ سیاہ قوتوں کا مقابلہ کر چکے ہیں اور سیکرٹ سروس میں کام کرنے کی بنا پر تمہیں بھی ہمت کا مظاہرہ کرنا ہو گا کیونکہ باس اور جوزف کئی بار شیطان کی سیاہ قوتوں کا خاتمہ کر چکے ہیں۔ جب روشنی کی طاقتیں سیاہ قوتوں کے مقابل آتی ہیں تو سیاہ قوتوں کو فرار ہونا پڑتا ہے کیونکہ اس بار بھی ایک بڑی شیطانی قوت عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کے مقابل آ چکی ہے۔ اس نے ہم سب کے گرد اپنا دائرہ ڈال دیا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ اس بار بھی شیطان پرستوں کو شکست ہو گی اور اس کے لئے ہمیں سخت محنت کرنی ہو گی''...... رابرٹ نے اس بار کراسٹی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو'' ...... کراسٹی نے اس بار حیرت سے رابرٹ کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ہم دونوں کو ہمت کا مظاہرہ کرنا ہوگا اور اس پراسرار شیطانی عمارت میں داخل ہونا پڑے گا۔ ان شیطان پرستوں کو دیکھنا ہوگا کہ یہ آخر شیطان کی پوجا کرتے کس طرح ہیں اور ہمیں شیطان کے اس معبد کا خاتمہ کرنا ہوگا۔ کاش اس وقت ہمارے ساتھ جوزف ہوتا تو وہ ہماری رہنمائی کرتا کیونکہ وہ ان شیطانی اور ماورائی قوتوں کے خلاف خوب لڑنا جانتا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ جوزف سے بات کئی بار شیطانی قوتوں سے مرتے مرتے بچے ہیں۔ گو کہ ہم اس کا مذاق اڑاتے ہیں مگر جوزف واقعی کسی ساحر سے کم نہیں ہے''۔ رابرٹ نے کراسٹی سے کہا تو کراسٹی چونک گئی۔

''تو کیا ہمیں اس شیطانی عمارت کے اندر داخل ہو کر ان شیطان پرستوں کا بھید حاصل کرنا ہوگا'' ...... کراسٹی نے چونک کر کہا تو رابرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''مگر ہم اس عمارت میں داخل ہوں گے'' ...... کراسٹی نے پوچھا۔

''جیسے بھی ہو ہم اس عمارت میں داخل ضرور ہوں گے اس کے لئے کچھ بھی کرنا پڑے ہمیں ان شیطان پرستوں کو دیکھنا ہوگا۔ عمران صاحب اور مس جولیا ویسے بھی شیطان پرستوں کے ہاتھوں گرفتار ہو چکے ہیں ہمیں ان

شیطان پرستوں اور اس شیطانی مقام کا خاتمہ کرنا ہوگا''......رابرٹ نے کہا تو کراسٹی نے بھی ہمت کر کے سر ہلا دیا۔

اب دونوں آگے بڑھے اور اس سیاہ اور خوفناک عمارت کے قریب پہنچ گئے۔رابرٹ نے جی کرا کے اس پراسرار عمارت کے دروازے پر ہاتھ رکھ کر اسے پڑے دھکیلا تو دروازہ چرچراہٹ کی آواز کے ساتھ کھل گیا۔ ان دونوں نے اندر جھانک کر دیکھا تو انہیں اس پراسرار عمارت کے اندر ایک سیاہ رنگ کی عمارت نظر آئی جس میں کافی کمرے اور راہداریاں بنی ہوئی تھیں۔غالباً نوجوان جوڑے اس عمارت کے کسی کمرے میں ہی گئے تھے۔ رابرٹ اور کراسٹی کو اس وقت عمارت کے باہر کوئی نظر نہیں آرہا تھا۔

''چلو کراسٹی۔ ہماری سب سے بڑی مہم شروع ہونے والی ہے کیونکہ ہمیں ان شیطان پرستوں کا مقابلہ کرنا ہے''......رابرٹ نے کراسٹی سے کہا اور ہمت کر کے چمگادڑ کے نشان والے دروازے کے اندر داخل ہو گیا۔ رابرٹ کے اندر داخل ہونے کے بعد کراسٹی بھی ہمت کر کے اس پراسرار حویلی نما مکان میں داخل ہوگئی۔اب دونوں نے غور کیا تو ان کو اس عمارت میں بالکل خاموشی ہی نظر آئی جیسے اس پراسرار شیطانی عمارت میں کوئی گیا ہی نہ ہو حالانکہ ان کے سامنے چند لمحوں پہلے ہی نوجوان جوڑے داخل ہوئے تھے جو اب نہ جانے کہاں چلے گئے تھے جیسے وہ اس پراسرار عمارت میں آنے

کے بعداس کے اندر غائب ہو گئے ہوں۔

''یہ اس عمارت میں اتنی خاموشی کیوں ہے۔ جیسے صدیوں سے یہاں کوئی آیا ہی نہ ہو اور یہاں تو ویسے بھی نحوست ٹپک رہی ہے''...... کراسٹی نے حیرت سے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

''کراسٹی ڈیئر۔ تم درست کہہ رہی ہو۔ مجھے بھی ایسا ہی محسوس ہو رہا ہے لیکن اس ہولناک اور ویران عمارت میں کوئی ذی روح نظر نہیں آ رہی مگر یہ بھی سچ ہے کہ وہ نوجوان جوڑے ہماری نظروں کے سامنے اس شیطانی عمارت کے اندر داخل ہوئے ہیں اور لازماً اس پراسرار عمارت میں ہی کہیں گئے ہیں اور ہم نے یہی چیز تو چیک کرنی ہے کہ وہ یہاں کیا کرنے آئے ہیں''...... رابرٹ نے بھی کراسٹی کی بات سن کر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور غور سے راہداری میں موجود تمام کمروں کو دیکھنے لگا۔

''اب کیا کریں۔ اس پراسرار عمارت میں ہم بغیر اجازت آ تو گئے ہیں مگر مجھے لگتا ہے کہ ہم نے اچھا نہیں کیا کیونکہ یہ تو خالی عمارت ہے''...... کراسٹی نے منہ بنا کر کہا۔

''ارے کراسٹی ڈیئر۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ ہم کوئی چور نہیں ہیں بلکہ سراغ رساں ہیں اور یہاں ہم شیطان پرستوں کے کسی معبد میں آئے ہیں اور کس سے اجازت مانگیں۔ اب ہم شیطان سے تو اجازت مانگنے سے رہے''......

رابرٹ نے کراسٹی کی بات سن کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''آخر تم اتنے وثوق سے کیسے کہہ رہے ہو کہ اس عمارت میں آنے والے سب شیطان کے پجاری تھے''......کراسٹی نے چونک کر پوچھا۔

''بس اب تم خاموشی سے اس سیاہ عمارت کے کمرے میں جھانک کر دیکھو۔ تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ یہ شیطان پرستوں کا مرکز ہی ہے''......رابرٹ نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور راہداری میں جانے لگا جہاں بہت سارے کمرے بنے ہوئے تھے۔ کراسٹی بھی لرزتے دل کے ساتھ رابرٹ کے ساتھ اس پراسرار سیاہ عمارت کی راہداری میں جانے لگی جہاں بقول رابرٹ کے شیطان پرست اندر داخل ہوئے تھے۔ گو کہ کراسٹی کا دل یہ ماننے کے لئے تیار نہیں تھا کہ وہ نوجوان اور خوبصورت جوڑے شیطان پرست بھی ہو سکتے ہیں مگر اس سیاہ عمارت کی راہداریوں کو دیکھ کر اسے بھی شک ہونے لگ تھا کہ وہ سب واقعی شیطان مردود کے پجاری ہی ہیں لیکن انہیں معلوم نہیں تھا کہ ان دونوں نے بہت ہی ہولناک مناظر دیکھنے ہیں۔ کراسٹی اور رابرٹ خاموشی سے ہر کمرے کو غور سے دیکھ رہے تھے مگر ہر کمرے میں ان کو اندھیرا اور ویرانی ہی نظر آئی۔ کراسٹی نے اندھیرے کمروں کو دیکھ کر اپنی پنڈلی سے پنسل ٹارچ نکالی اور اس کو جلانے ہی لگی تھی کہ رابرٹ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش رہنے کا

اور روشنی نہ کرنے کا اشارہ کیا۔

''مگر کیوں۔ مجھے تو اس پراسرار عمارت میں وحشت ہو رہی ہے''......کراسٹی نے چونک کر آہستہ آواز میں رابرٹ سے پوچھا۔

''کراسٹی۔ اس وقت ہم کسی مجرم تنظیم سے نہیں بلکہ شیطان مردود کے پجاریوں سے ٹکرانے آئے ہیں اور ہمیں ہر وقت قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا ہو گا ورنہ بہت مشکل میں پھنس جائیں گے اس لئے کوئی روشنی نہ کرو کیونکہ روشنی شیطان پرستوں اور کالی قوتوں کے لئے اچھی نہیں ہوتی اگر اس روشنی کی وجہ سے ہم اس شیطانی معبد اور کالی قوتوں کی نظروں میں آ گئے تو پھنس جائیں گے کیونکہ ہم کوئی عامل یا پراسرار اور کالی قوتوں کے مالک نہیں ہیں جو ان کا مقابلہ کر سکیں''......رابرٹ نے اس بار سنجیدہ اور خشک لہجے میں کہا۔

''لیکن اس اندھیرے میں تو ہم الٹا شیطان پرستوں کے ہتھے چڑھ جائیں گے''......کراسٹی نے حیرت سے کہا۔

''نہیں کراسٹی۔ ہم اندھیرے میں ہی رہ کر ان شیطان پرستوں کو ڈھونڈیں گے۔ روشنی میں الٹا ہم ان کے نظروں میں آ جائیں گے اور پھر یہاں کی شیطانی طاقتیں ہمیں پل بھر میں ختم کر دیں گی جس طرح ہماری کار کا بھیانک حشر ہوا ہے یہ تو ہماری خوش قسمتی ہے کہ مجھے عمارت کے دروازے کو دیکھ کر ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ ہم کسی شیطانی مرکز کے قریب پہنچ گئے ہیں اور

ہم فوراً کار سے باہر نکل آئے ورنہ کار کے ساتھ ہمارے بھی ٹکڑے ہو چکے ہوتے''۔ رابرٹ نے آہستہ آواز میں کراسٹی کو سمجھایا۔

''مگر ہم اب بھی شیطان پرستوں کی نظر میں ہوں گے کیونکہ ہم ان کے معبد میں داخل ہو چکے ہیں''...... کراسٹی نے بھی دوبارہ سوال کیا۔

''نہیں کراسٹی۔ اس بار ہم ابھی شیطان پرستوں کی نظروں میں نہیں آئے ورنہ بری طرح اب تک وہ ہم پر وار کر چکے ہوتے''۔ رابرٹ نے کہا تو کراسٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب وہ دونوں پھر مختلف کمروں کے اندر جھانک کر غور سے دیکھنے لگے مگر ہر کمرے میں ان کو اندھیرا ہی نظر آیا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ یہاں کوئی نہیں آیا حالانکہ ہم نے خود ہی اس شیطان عمارت میں شیطان پرستوں کو گھستے دیکھا ہے''۔ کافی تلاش کے بعد آخر کار رابرٹ نے بھی تنگ آ کر مایوسی سے کہا۔

''لگتا ہے ہم کسی غلط عمارت میں داخل ہو گئے ہیں یا تو وہ شیطان اس عمارت میں آئے ہی نہیں ہیں یا پھر وہ یہاں آ کر کہیں اور جگہ چلے گئے ہیں''...... کراسٹی نے اندھیرے کمرے میں نظریں دوڑاتے ہوئے ہنکارہ بھر کر کہا اور باہر جانے کے لئے ابھی قدم بڑھائے ہی تھے کہ اچانک ایک قوی ہیکل چمگادڑ اس کمرے کے کسی کونے سے نکلا۔ اس قوی ہیکل چمگادڑ کی آنکھوں سے آگ کے شرارے نکل رہے تھے۔ چمگادڑ نے اپنی سرخ انگارہ

آنکھوں سے کراسٹی کو دیکھا اور کریہہ چیخ مار کر کھلے دروازے سے باہر نکل گیا۔ چمگادڑ بہت ہی قوی ہیکل اور خوفناک تھا۔ اس سیاہ اور بھدے چمگادڑ کو دیکھ کر کراسٹی کے منہ سے چیخ نکل گئی مگر اس سے پہلے ہی رابرٹ نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

''کیا کر رہی ہو کراسٹی۔ ابھی سے تم گھبرا گئی ہو ابھی تو ہمیں شیطان پرستوں کا سراغ بھی لگانا ہے''...... رابرٹ نے کراسٹی کی طرف دیکھ کر قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ چلو رابرٹ مجھے اس منحوس اور شیطانی عمارت سے خوف محسوس ہو رہا ہے''......اس بار کراسٹی نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا۔

''تو کیا تم عمران صاحب اور مس جولیا کی مدد نہیں کرنا چاہتی حالانکہ تم جانتی ہو کہ عمران صاحب اور مس جولیا شیطان پرست مہا گمبارو کی انجانی اور ہولناک دنیا کے قیدی بن چکے ہیں۔ اگر ہم سب بھی اس طرح شیطان پرستوں کے شیطانی ہربوں سے ڈر کر پیچھے ہو گئے تو عمران صاحب اور مس جولیا کی مدد نہیں کر سکیں گے''......اس بار رابرٹ نے سنجیدہ لہجے میں کراسٹی سے پوچھا اور جواب طلب نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''میں جانتی ہوں رابرٹ کہ عمران اور مس جولیا شدید خطرے میں ہیں اور ایک بہت بڑے شیطان کے قیدی ہو گئے ہیں مگر تم جانتے ہو کہ عمران

صاحب اس سے پہلے بھی کئی بار شیطان کی سفلی قوتوں سے ٹکرا چکے ہیں اور ان شیطانی قوتوں کا خاتمہ بھی کر چکے ہیں اور مس جولیا بھی اس سے پہلے سفلی دنیا والے کیس میں شیطان پرستوں کے ہاتھوں اغوا ہو چکی ہیں مگر عمران صاحب کی دور اندیشی اور روشنی کے نمائندوں کی وجہ سے باحفاظت واپس آ چکی ہیں''۔ کراسٹی نے رابرٹ کی طرف دیکھ کر کہا۔ گو کہ اندھیرے میں اس کو رابرٹ کا ہیولا نظر آ رہا تھا مگر پھر بھی اسے رابرٹ کا سہارا تھا اور خوف سے اس کا ہاتھ تھامے ہوئے تھی۔

''دیکھو کراسٹی۔ اس بار حالات مختلف ہیں۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ عمران صاحب اکیلے ہی ان شیطانی اور ہولناک سفلی قوتوں کا مقابلہ کر لیں گے اور مس جولیا کو شیطان پرستوں کی کالی دنیا سے واپس لے آئیں گے اور جہاں تک مجھے معلوم ہے کافرستان سے کرنل فریدی بھی روزا کے لئے کالی دنیا کا سفر کرے گا۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ کافرستان سے روزا بھی شیطان پرستوں کے ہاتھوں مس جولیا کی طرح اغوا ہو چکی ہے۔ ہمیں بھی اس بدی کی جنگ میں حصہ لینا چاہئے اور شیطان پرستوں کا خاتمہ کرنا ہوگا۔ اس کے لئے مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔ ہم دونوں مل کر اس شیطانی عمارت میں موجود شیطان پرستوں کے خفیہ معبد کو تلاش کرنا ہوگا اور اس کا خاتمہ کرنا ہوگا چاہے شیطان پرستوں سے لڑتے لڑتے ہماری جان ہی کیوں نہ چلی

جائے“ ......اس بار رابرٹ نے مضبوط لہجے میں کہا اور کراسٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”گڈ یہ ہوئی نہ بات۔آؤ اب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ شیطانی اور سفلی قوتیں ہمارا کیا بگاڑ لیتی ہیں“ ...... رابرٹ نے خوش ہو کر کراسٹی کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا اور پھر دونوں اس اندھیرے کمرے سے نکل گئے اور ایک دوسرے اندھیرے کمرے میں گھس گئے کیونکہ ان کی آنکھیں اب اندھیرے میں دیکھنے کی عادی ہو چکی تھیں مگر پھر بھی ان کو مشکل ہو رہی تھی۔کمرے میں گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا مگر پھر بھی حیرت انگیز طور پر ان کو پراسرار اور دھیمی روشنی نظر آ رہی تھی۔رابرٹ اور کراسٹی اب اس کمرے میں آنکھیں پھاڑے غور سے دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے مگر یہاں بھی سوائے مایوسی کے ان کو کچھ نہ ملا۔

”میرے خیال میں ہمیں یہاں سے نکلنا چاہئے۔واقعی اس عمارت میں کوئی نہیں ہے“ ......اس بار رابرٹ نے بھی مایوسی سے کہا اور کراسٹی کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر جانے کا اشارہ کیا۔

”ارے یہ کیا ہے“ ...... کمرے سے باہر نکلتے ہوئے کراسٹی نے کمرے کے کونے میں ایک جگہ غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”کیا ہے اس کونے میں کراسٹی ڈیئر۔تم کس چیز کی بات کر رہی ہو“ ......

رابرٹ نے کراسٹی کی طرح اس اندھیرے کونے میں غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور اچانک چونک پڑا کیونکہ اس پراسرار کمرے کے کونے میں ایک درز نظر آئی جو کہ بند تھی مگر پھر بھی اس میں ہلکا سا سوراخ تھا۔ اس درز کو دیکھ کر دونوں کے اعصاب تن گئے جیسے ان دونوں نے شیطان پرستوں کی خفیہ جگہ کو تلاش کر لیا ہو۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے قدم ملاتے ہوئے آہستہ سے آگے بڑھے اور درز کے قریب پہنچ گئے۔ دونوں نے غور سے دیکھا تو واقعی اس درز میں ان کو ایک خفیہ دروازہ نظر آیا۔ رابرٹ نے اس درز کے اندر جھانک کر دیکھا تو اسے اس خفیہ دروازے سے سیڑھیاں نیچے جاتی ہوئی نظر آئیں۔ حالانکہ سیڑھیوں میں بھی اندھیرا تھا مگر حیرت انگیز طور پر اس پراسرار عمارت میں ان کی آنکھیں اندھیرے میں بھی کچھ نہ کچھ دیکھنے کے قابل ہو گئی تھیں۔

"ویل ڈن کراسٹی۔ تم نے تو کمال کر دیا ہے۔ اندھیرے میں بھی ان شیطان پرستوں کا خفیہ دروازہ تلاش کر لیا ہے۔ میرے خیال میں یہی وہی خاص راستہ ہے جو شیطان پرستوں کی خفیہ گزرگاہ ہے۔ ہمیں اس جگہ سے اندر جانا ہو گا اور ان شیطان پرستوں کا خاتمہ کرنا ہو گا"...... اس بار رابرٹ نے جی کڑا کے اس درز پر ہاتھ مارتے ہوئے غور سے دیکھا تو یہ ایک ساگوان کی لکڑی کا چھوٹا سا دروازہ تھا جس سے ایک فرد قدرے جھک کر رکوع کے

بل ہی اندر جا سکتا تھا۔ رابرٹ نے مہارت سے اس سا گوان کی لکڑی کے دروازے کو ایک جھٹکے سے کھول دیا تو ان دونوں کو اندر جانے کا راستہ نظر آیا جہاں سیڑھیاں نیچے کو جا رہی تھیں۔

''آؤ کراسٹی ڈیئر۔ یسوع مسیح کا مقدس نام لے کر ہمیں اس بھید کو پانا ہو گا۔ یہ شیطان پرست اتنے خفیہ طریقے سے اندر کیوں گئے ہیں اور کیا کر رہے ہیں''...... رابرٹ نے کراسٹی سے کہا تو اس بار کراسٹی نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ اس بار اس کا حوصلہ بڑھ چکا تھا لیکن اس کو یہ معلوم نہیں تھا کہ آگے جا کر اس کو انتہائی ہولناک منظر کا سامنا کرنا ہے۔ سب سے پہلے رابرٹ نیچے ہوا اور رکوع کے بل ہو کر اندر داخل ہو گیا جہاں سرخ رنگ کا چھوٹا سا فرش تھا۔ اس سے آگے سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ رابرٹ کے بعد کراسٹی بھی رکوع کے بل جھکی اور سرخ فرش پر پہنچ گئی جہاں اب رابرٹ کھڑا تھا۔ وہ غور سے نیچے جاتی ہوئی سیڑھیوں کو دیکھ رہا تھا۔ کراسٹی بھی اندر آ کر کھڑی ہو گئی لیکن یہاں آ کر اس کا دل پھر لرزنے لگا۔ اس نے پھر رابرٹ کا ہاتھ پکڑ لیا اور دونوں سیڑھیاں اترنے لگے۔ اس بار کراسٹی کی طرح رابرٹ کا دل بھی دھڑک رہا تھا مگر اس نے خود کو مضبوط کر لیا اور کراسٹی کے سامنے اس کا مظاہرہ نہیں کیا تھا۔ دونوں آہستہ آہستہ سیڑھیاں اتر رہے تھے تا کہ آواز پیدا نہ ہو۔

''عمران صاحب پہلے بھی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مختلف شیطانی کیسوں میں شیطان پرستوں کوشکست دے چکے ہیں''......رابرٹ نے کہا۔

''ہاں مگراس وقت تم اور میں عمران صاحب کی سیکرٹ سروس میں شامل نہیں ہوئے تھے اس کے بعد بھی عمران صاحب اورسیکرٹ سروس والوں نے کئی بار سفلی قوتوں کوشکست دی ہے''......کراسٹی نے کہا۔

''ہاں کراسٹی ڈیئر۔تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔سیکرٹ سروس والے اور خاص کر عمران صاحب واقعی روشنی کے نمائندے ہیں اس لئے تو شیطانی قوتیں ان سے مات کھاتی رہی ہیں ورنہ عمران صاحب کمزور عقیدے والے اور پاک صاف باطن کے نہ ہوتے تو بہت پہلے کسی سفلی قوت کے ہاتھوں شکار ہو چکے ہوتے''......رابرٹ نے اس بار بھی آہستہ آواز میں کہا اور دونوں مسلسل سیڑھیاں نیچے اترتے رہے۔ وہ ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے نیچے اتر رہے تھے ان کے دل اوپر نیچے ہورہے تھے۔اچانک سیڑھیاں بائیں طرف گھوم گئیں تو وہ بھی گھوم گئے اور سیڑھیاں نیچے اترنے لگے۔اچانک ان کے سامنے ایک نیا منظر تھا جسے دیکھ کر دونوں کے دل خوف سے اچھل کر حلق تک آ گئے۔

پاکستانی نوائنٹ ڈاٹ کام
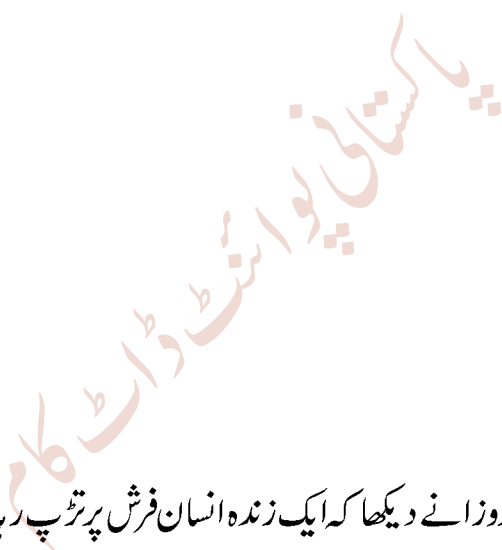
روزا نے دیکھا کہ ایک زندہ انسان فرش پر تڑپ رہا ہے۔اس پر بے شمار سانپ اور بچھو چمٹے ہوئے ہیں اور اس کو نوچ رہے ہیں مگر تکلیف کے باوجود اس کے منہ سے چیخیں نہیں نکل رہی تھیں۔ یہ ہیبت ناک منظر دیکھ کر روزا کانپ اٹھی۔معلوم نہیں یہ کون سا بدقسمت انسان تھا جو اس کالی دنیا میں ان سفلی قوتوں کے ہاتھوں عتاب کا شکار ہو رہا تھا۔ پہلے روزا کو خیال آیا کہ وہ اس بدقسمت انسان کی مدد کرے مگر پھر اس نے سوچا کہ وہ تو خود بھی کالی

قوتوں کی قیدی ہے۔ وہ اس تکلیف میں مبتلا شخص کی کیا مدد کر سکتی ہے۔ ویسے بھی یہ کالی دنیا تھی جہاں سے روزا باہر نکلنے کی بے حد کوشش کر رہی تھی مگر الٹا پھنستی ہی چلی جا رہی تھی۔ روزا نے اس بدقسمت انسان کو خوفزدہ نظروں سے پھر دیکھا اور اس سے کنی کتراتے ہوئے ان سانپوں اور بچھوؤں سے بچتی ہوئی فوراً آگے کی طرف بڑھی کیونکہ اس کو اس پراسرار دنیا سے نکلنے کا راستہ تو نہیں مل رہا تھا لیکن پھر بھی مایوس ہو کر کسی ایک جگہ نہیں بیٹھنا چاہتی تھی۔ وہ آخری دم تک کالی دنیا سے باہر نکلنے کی کوشش کرنا چاہتی تھی مگر اس کو معلوم نہیں تھا کہ دنیا میں اس کو ابھی بہت سے ہولناک مناظر کا سامنا کرنا ہے۔ روزا اس بدقسمت اور اذیت میں مبتلا شخص سے دور ہٹ کر آگے آ چکی تھی اور مزید آگے بڑھنے لگی۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ اس کی منزل کہاں ہے لیکن روزا نے مسلسل بڑھنے کا ہی عزم کیا۔ اب روزا کے سامنے ایک دروازہ تھا جو کہ بند تھا۔ روزا نے بغیر کسی جھجھک کے اس کو لات رسید کی تو دروازہ چھناکے سے کھل گیا۔ اب روزا نے خود کو ایک راہداری میں پایا۔ راہداری تنگ اور طویل تھی۔ روزا نے غور سے اس تنگ راہداری کو دیکھا اور اندر قدم رکھ دیا۔

''اوہ۔ آخر یہ سب کیا بکواس ہے۔ یہ ہولناک اور سحر کے مناظر مجھے کیوں دکھائے جا رہے ہیں۔ آخر یہ میرے ساتھ کیوں ہو رہا ہے۔ اگر میں

اس سحر کی دنیا سے جلدی نہ نکلی تو میرا دماغ پھٹ جائے گا''...... روزا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ٹوٹے ہوئے دروازے کو پار کر کے آگے بڑھنے لگی۔

روزا کو اس راہداری میں بائیں طرف گھومتا ہوا موڑ نظر آیا پہلے تو روزا تھوڑا جھجکی پھر وہ بائیں طرف گھومی اور اچانک چونک گئی کیونکہ ایک نیا منظر اس کا منتظر تھا۔ روزا نے دیکھا کہ اس طرف ایک انتہائی خوبصورت کمرہ ہے جسے بڑی نفاست سے سجایا گیا تھا۔ اس کمرے میں ایک بڑا سا خوبصورت پلنگ موجود تھا۔ کمرے میں نفیس پردے اور فرش پر ریشمی قالین موجود تھا۔ کمرے کی سجاوٹ بڑے سلیقے سے کی گئی تھی۔ عمدہ اور خوبصورت صوفے بھی دیوار کے ایک سمت سلیقے سے پڑے تھے۔ پردے بھی قیمتی اور نفیس تھے۔

روزا اس سحر کی سرزمین پر اس خوبصورت کمرے کو دیکھ کر حیران ہوگئی۔

''یہ سحر کی سرزمین پر اب میں کہاں پہنچ گئی ہوں''...... روزا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور سحر انگیز حالت میں چلتی ہوئی نفیس اور بڑے پلنگ پر لیٹ گئی کیونکہ اس سحر کی سرزمین پر مسلسل چل کر روزا تھک چکی تھی۔ تھکاوٹ کے باعث روزا نے یہ بھی نہ سوچا کہ وہ کس کے کمرے میں اور کس کے پلنگ پر آرام کر رہی ہے کیونکہ روزا اب آرام کرنا چاہتی تھی۔ اسے ایک آرام دہ بستر مل گیا تھا۔ روزا یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ ایک ایسے بستر پر لیٹی ہے جہاں بے شمار حسین ترین اور کنواری لڑکیوں کی عزت وعصمت لٹ چکی ہے اور وہ شیطان

کے نام پر قربان بھی ہو چکی ہیں۔اس سے پہلے کہ تھکاوٹ کے باعث اس کی آنکھ لگتی اچانک کمرے میں گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا حالانکہ اس سے پہلے دھیمی سی روشنی ضرور تھی۔

''اے ناری تو خوش قسمت ہے کہ شہنشاہ ظلمات کے مہان نمائندے تم سے ملنا چاہتے ہیں''......اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ایک گرجتی ہوئی آواز سنائی دی۔آواز اتنی ہولناک تھی جیسے بادل گرج رہے ہوں۔اس گرج دار آواز کے ساتھ ہی ایک مشعل خود ہی اس کمرے میں جل اٹھی جس کی سرخ روشنی دھیمی اور پراسرار تھی۔اس آواز کے ساتھ ہی روزا کی نیند سے بند ہوتی آنکھیں کھل گئیں۔وہ ہڑ بڑا کر پلنگ پر بیٹھ گئی اور غور سے اس کمرے کے اکلوتے دروازے کی طرف دیکھنے لگی جہاں سے وہ چل کر اس آرام دہ کمرے میں پہنچی تھی۔اچانک دروازے کے پٹ پھر کھلے اور کمرے میں ایک اجنبی داخل ہوا جسے دیکھ کر روزا چونک گئی۔اس کی شخصیت بہت ہی دلکش تھی۔پرکشش شخصیت کے مالک نوجوان نے دھیمی اور پراسرار روشنی میں غور سے روزا کے حسین ترین سراپے کا جائزہ لیا تو اس کے دلکش اور مردانہ وجاہت کے چہرے پر مسکراہٹ اور پسندیدگی کے تاثرات نمایاں ہو گئے جیسے اسے روزا کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہو۔

''خوش آمدید...... پرکشش نوجوان نے مسکرا کر روزا سے کہا اور بدستور

مسکراتا ہوا پلنگ کی طرف بڑھا جہاں روزا بیٹھی ہوئی تھی۔ اس پرکشش اور مردانہ وجاہت کے نوجوان کو دیکھ کر روزا بھی محظوظ ہوئی مگر اس کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر روزا پیچھے ہونے لگی۔ گو کہ اس کی مردانہ وجاہت کرنل فریدی سے زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں تھی لیکن روزا اس اجنبی نوجوان کو دیکھ کر پیچھے ہونے لگی۔

''ارے۔ یہ تم کیا کر رہی ہو لڑکی۔ مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم مجھے اپنا دوست سمجھو''......نوجوان نے روزا کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''میں تم سے ڈر نہیں رہی۔ مجھ میں اتنی ہمت ہے کہ تم جیسے عیاش اور شیطان پرست کا خالی ہاتھوں سے مقابلہ کر سکوں''۔ روزا نے اسے مسکراتا دیکھ کر ہمت کر کے جواب دیا۔

''اگر تم اتنی ہمت والی ہو تو اسی پلنگ پر اپنی جگہ بیٹھی رہو اور میری بات غور سے سنو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تم سے کوئی زبردستی نہیں کروں گا''......پرکشش نوجوان نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔ یہ نوجوان کالی دنیا کا مہان ساحر مہا گمبا رو تھا۔

''ٹھیک ہے۔ تم بیٹھو لیکن اگر تم نے مجھ سے الجھنے کی کوشش کی تو میں تمہارا وہ حشر کروں گی کہ تم ساری زندگی یاد کرو گے''۔ روزا نے ہمت کر کے ہنکارہ

بھر کر کہا اور نفیس پلنگ پر سے اترنے کی بجائے بستر پر ہمت کر کے بیٹھی رہی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس سحر کی کالی دنیا سے نکلنے کے لئے ان شیطان پرستوں کی اجازت کے بغیر یا ان شیطان پرستوں سے مقابلہ کئے بغیر وہ نہیں نکل سکتی۔

''واہ یہ ہوئی نہ بات۔ واقعی جتنی حسین ہو اتنی بہادر بھی ہو مجھے تمہاری یہ ادا بہت پسند آئی ہے اور میں تمہاری ہمت کی داد دیتا ہوں''...... مہا گمبارو نے اس بار خوش ہوتے ہوئے کہا اور مسکراتے ہوئے بڑے اور نفیس پلنگ پر دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا۔

''بہادری کیوں نہ دکھاؤں۔ آخر احمد کمال فریدی جیسے دنیا کے مانے ہوئے سیکرٹ ایجنٹ اور ہمت والے انسان کی شاگرد ہوں''...... روزا نے بھی اس بار دلربا انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے غالباً پہلی بار کرنل فریدی کا پورا نام لیا تھا۔

''واہ۔ کیا بات ہے۔ تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے وہ مجھ سے زیادہ صلاحیتوں اور مجھ سے زیادہ پرکشش شخصیت کا مالک ہو۔ خیر ویسے بھی تم اس کی شاگردنی ہو۔ اس ملیچھ انسان کی محبوبہ یا محبت نہیں ہو حالانکہ تمہارا حسن تو اتنا ملکوتی ہے کہ تمہیں دیوی بنا کر پوجا جائے۔ مجھ سے دوستی کا ہاتھ بڑھا کر دیکھو میں تمہیں اتنا پیار دوں گا کہ تم نہال ہو جاؤ گی''...... مہا گمبارو نے روزا

کی آنکھوں کی طرف دیکھتے ہوئے مخمور نظروں سے کہا۔

''تم تو شیطان مردود کے پجاری ہو اور میں کسی شیطان پرست سے محبت تو دور کی بات میں تم پر ہزار بار لعنت بھیجتی ہوں''۔ روزا نے اس بار نفرت سے کہا۔

''واہ۔ اسے کہتے ہیں بہادری۔ واقعی روزا تم بے پناہ حسین ہونے کے ساتھ ساتھ بڑی ہمت والی ہو جو اس ملیچھ انسان فریدی کے ساتھ رہ کر بہت حوصلے والی ہوگئی ہو''...... مہا گمبارو نے اسے داد دیتے ہوئے کہا۔،،

''دیکھو مہا گمبارو۔ تم کرنل فریدی صاحب کو ملیچھ کہہ رہے ہو حالانکہ ان جیسا با کردار انسان شاید ہی کوئی ہو''...... روزا نے کہا کیونکہ اسے اچھا نہیں لگا تھا کہ کوئی کرنل فریدی کی بدتعریفی کرے۔

''حیرت ہے تم اس پتھر دل انسان کی تعریف کر رہی ہو''...... مہا گمبارو نے حیرت سے کہا۔

''ہاں۔ میرا استاد اور باس کرنل صاحب بہت اچھا انسان ہے''...... روزا نے خشک انداز میں جواب دیا۔

''ہونہہ۔ بڑا مان ہے تمہیں اس پتھر دل انسان پر لیکن روزا تمہاری یہ بھول ہے کہ وہ سنگدل انسان تمہیں چاہتا ہے اور تم سے محبت کرتا ہے اگر ایسا ہے تو وہ تمہاری خاطر میری اس کالی دنیا کا سفر ضرور کرتا اور اس کے علاوہ میں

نے اسے دھمکی بھی دی ہے کہ اگر اس نے میری کالی دنیا میں آنے کی کوشش کی تو دردناک موت مارا جائے گا اور جہاں تک مجھے یقین ہے وہ تمہاری خاطر یہ غلطی نہیں کرے گا کیونکہ تم عورت ذات ہو اور وہ عورت ذات کا ازلی دشمن ہے۔ بہتر ہے کہ تم مجھ سے دوستی کا ہاتھ بڑھا دو اور میرے کہنے پر عمل کرو یعنی بلیک لارڈ کی عظمت کو دل سے قبول کر لو تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ تم ہر لحاظ سے فائدے میں ہی رہو گی''...... مہا گمبارو نے مسکراتے ہوئے اسے شیطان کا پیروکار بننے کا مشورہ دیا۔

''یہ تمہاری بھول ہے کہ کرنل صاحب تمہاری اس کالی دنیا میں سفر نہیں کریں گے۔ وہ اپنے ہر ممبر کو بہت پسند کرتے ہیں اور وہ ضرور میری خاطر تمہاری اس کالی دنیا میں پہنچ جائیں گے اور وہ لمحہ تمہاری زندگی کا آخری لمحہ ہو گا''...... روزا نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا جیسے اسے ذرا بھی خوف نہ ہو کہ وہ بار بار کالی دنیا کے مہان کالی قوتوں کے مالک مہا گمبارو کو دھمکی دے رہی ہے۔

''روزا۔ تم ایک اچھی لڑکی ہو اور میں تم سے دوستی کرنا چاہتا ہوں بس میری کوئی اور خواہش نہیں ہے اور مجھ سے دوستی اور شہنشاہ ظلمات کی عظمت قبول کرنے سے تمہیں دنیا جہاں کی خوشیاں ہی خوشیاں ملیں گی''...... مہا گمبارو نے اس بار ہنستے ہوئے پھر اسے شیطان پرست بننے کی ناپاک

دعوت دی۔

''میں شیطان پرست تو کبھی نہیں بن سکتی لیکن اگر تم واقعی مجھ سے صرف دوستی کرنے کے خواہش مند ہو تو مجھے میرے فلیٹ میں دوبارہ پہنچا دو گے''......روزا نے ہنکارہ بھر کر اور بدستور خشک لہجے میں اس سے کہا۔

''دیکھو لڑکی۔ میں یہاں کا ان داتا ہوں اور یہاں میری کالی دنیا میں تمہیں میرے سوا واپس کالی دنیا میں کوئی نہیں بھیج سکتا اس لئے تمہیں میری باتوں پر عمل کرنا پڑے گا''......مہا گمبارو نے شیطانی نگاہوں سے روزا کی طرف دیکھ کر کہا تو روزا کو اس کی آنکھوں میں واضح شیطانیت نظر آئی جسے دیکھ کر روزا چونک گئی۔

مہا گمبارو کوئی عمل پڑھنے لگا تھا اور جیسے جیسے وہ عمل پڑھ رہا تھا روزا کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا دماغ اس شیطان کے کنٹرول میں ہو رہا ہے جیسے اسے ہپناٹائز کر دیا گیا ہو اور یہ صورتحال روزا کے لئے بہت خطرناک ہو سکتی تھی کیونکہ روزا کا دماغ خالی خالی ہوتا جا رہا تھا جیسے وہ اس شیطان کی ادنیٰ کنیز ہو۔ روزا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا وجود ہلنے کے قابل نہیں ہے اور شیطان پرست مہا گمبارو کے سحر میں آ کر اس کا قیدی بن چکا ہے۔

”طارق صاحب۔ آخر آپ مجھے اتنے خطرناک اور گھنے جنگلوں میں کیوں لائے ہیں۔ جہاں تک میں نے سنا ہے یہ افریقہ کے انتہائی گنجان اور خطرناک ترین جنگلات میں سے ایک ہے“۔ کرنل فریدی نے طارق کے ساتھ تاریک جنگل میں آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اس وقت صرف حیرت تھی حالانکہ طارق اس وقت کرنل فریدی کو افریقہ کے انتہائی ہولناک اور خطرناک ترین گھنے جنگل میں لایا تھا جو خطرناک درندوں سے پُر جنگلات تھے اور ان درندوں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں مگر طارق اور کرنل فریدی کے چہرے پر کہیں بھی خوف کا اثر نہیں تھا البتہ کرنل فریدی نے اس کے کہنے پر اتنے دور کا سفر کیا تھا اور اپنے کسی دوسرے ساتھیوں کو اس بارے میں نہیں بتایا تھا۔

”آخر طارق صاحب مجھے کالی دنیا میں سفر کرنے کے لئے اور کہاں جانا

پڑے گا۔ کیا کالی دنیا میں جانے کے افریقہ کے انہیں گھنے جنگلات میں ہی کہیں کالی دنیا کا راستہ جاتا ہے۔ آپ نے ابھی تک مجھے کھل کر بتایا نہیں ہے اور مجھے لے کر چلے ہی چلے جا رہے ہیں''...... کرنل فریدی نے طارق سے سوال کیا جوان تاریک جنگلوں میں بے خوف بڑھ رہا تھا۔ اسے پرواہ ہی نہیں تھی کہ وہ دنیا کے خطرناک ترین جنگلات میں سفر کر رہا ہے جو بے حد گھنا ہونے کے ساتھ خطرناک درندوں سے پُر ہے۔

''بیٹا۔ بس یوں سمجھو کہ ہم اپنی منزل کے قریب پہنچنے والے ہیں مگر کیا تمہیں ان جنگلوں میں خوف محسوس ہو رہا ہے''...... طارق نے مسکراتے ہوئے کرنل فریدی کی طرف گھوم کر دیکھا جیسے کرنل فریدی کے صبر کا امتحان لے رہا ہو۔

''طارق صاحب۔ یہ آپ کیسی بات کر رہے ہیں۔ کرنل فریدی اور ان جنگلوں میں آ کر گھبرا جائے یہ ناممکن بات ہے۔ سوائے خدا کے کرنل فریدی کسی سے ڈرنے والا نہیں ہے اور جس دن کرنل فریدی کسی سے ڈر گیا سمجھ لو وہ میری زندگی کا آخری دن ہے اور ویسے بھی میں کئی بار آپ کے ساتھ اور متعدد بار اپنی ٹیم کے ہمراہ ان تاریک جنگلوں کا سفر کر چکا ہوں۔ آپ بغیر کچھ بتائے مجھے ان گھنے جنگلوں میں لے آئے ہیں اور اب تک نہ میں نے آپ سے کچھ پوچھا ہے اور نہ ہی آپ نے مجھے کچھ بتایا ہے آخر کافرستان

سے اتنی دور افریقہ کے اتنے گھنے اور تاریک جنگلوں میں لانے کی کیا وجہ ہے''...... کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''فریدی میاں۔ میں تمہیں واقعی کالی دنیا میں جانے والے راستے کی رہنمائی کر رہا ہوں جو افریقہ کے اس تاریک جنگل راشمہ سے نکلتا ہے''...... اس بار طارق نے بھی سنجیدگی سے کہا۔

''یہ راشمہ جنگل کیا ہے اور یہاں سے کتنی دور ہے جہاں سے کالی دنیا کا راستہ نکلتا ہے جہاں روزا، مہا گمبارو کی اس ہولناک دنیا میں قیدی ہے''...... کرنل فریدی نے چونک کر پوچھا۔

چونکہ جنگل بہت گھنا اور گنجان تھا اس لئے ان دونوں نے اپنے ماتھے پر کیرون لیمپ باندھ رکھے تھے۔ کیرون لیمپ کافرستان کے ایک سائنسدان نے ایجاد کیا تھا جس کی چارجنگ ایک بار چارج کرنے بعد ایک ماہ تک چل جاتی تھی اور اس کی روشنی بھی بے حد پاور فل تھی اور دوستی کی بنا پر اس سائنسدان نے چند کیرون لیمپ تحفے میں کرنل فریدی کو دے دیئے تھے اور کرنل فریدی آج اس مہم میں اسے ان جنگلوں میں استعمال کر رہا تھا۔ واقعی ان کیرون لیمپ کی روشنی اتنی پاور فل تھی کہ تاریک اور گھنا جنگل ہونے کے باوجود ان کو ان تاریک جنگلوں میں دور تک نظر آ رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ کرنل فریدی طارق سے کوئی سوال کرتا اچانک ان دونوں کو شیرنی کی دھاڑ سنائی

دی جیسے جنگل کا سب سے خطرناک درندہ ان کے سامنے بہت قریب ہو۔ شیرنی کی گونجدار آواز سن کر دونوں چونک گئے مگر خوف کا دور دور تک اثر ان کے چہرے پر نہیں تھا۔ اچانک قوی ہیکل شیرنی ان کے سامنے نمودار ہو گئی اور سرخ انگارہ آنکھوں سے ان کو دیکھ کر غرانے لگی۔ اس اچانک نازل ہونے والی آفت کو دیکھ کر طارق اور کرنل فریدی ذرا بھی نہ گھبرائے۔ کرنل فریدی نے زیرو گن اپنی پینٹ کی جیب سے نکال لی اور اس ببر شیرنی کا نشانہ لگانے لگا مگر طارق نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور غور سے اس شیرنی کی آنکھوں میں گھورنے لگا جو سرخ انگارہ آنکھوں سے اس کو گھور رہی تھی۔

''نہیں فریدی میاں۔ یہ شیرنی کسی ہتھیار سے مرنے والی نہیں ہے اور اگر غلطی سے تم نے اس شیرنی پر فائر کیا تو تم ہم دونوں پر کالی دنیا کے دروازے بند ہو جائیں گے''......طارق نے کہا اور اس کے بعد نا معلوم کیا پڑھنے لگا جو کرنل فریدی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ حالانکہ طارق نے کرنل فریدی کے بے شمار افریقی اور برازیل کے جنگلوں کے باسیوں کی زبانوں سے روشناس کرا دیا تھا مگر اب جو طارق پڑھ رہا تھا کرنل فریدی کی سمجھ سے بالاتر تھا۔

''مگر طارق صاحب یہ خطرناک درندہ ہے اور اگر اس نے ہم پر حملہ کر دیا تو ہمیں بڑی مشکل ہو گی گو کہ مجھ میں اتنی صلاحیت ہے کہ میں اس شیرنی کا

خالی ہاتھوں سے بھی مقابلہ کر سکتا ہوں لیکن یہ خطرناک درندہ مجھے بھی خطرناک گھاؤ لگا سکتا ہے“...... کرنل فریدی نے حیرت سے طارق کی طرف دیکھا جو مسلسل نامعلوم کیا پڑھ رہا تھا۔ جوں جوں طارق بڑھتا جا رہا تھا اس کی آواز بلند ہوتی جا رہی تھی اور حیرت انگیز طور پر قوی ہیکل شیرنی جوان کی طرف دیکھ کر غرا رہی تھی اور ان پر حملہ کرنے پر تول رہی تھی اس وقت پیچھے ہو رہی تھی اور اس کی غراہٹ میں بھی کمی آ رہی تھی۔ کرنل فریدی نے طارق کو دیکھا تو حیرت سے اچھل پڑا کیونکہ طارق کی آنکھیں بند تھیں اور وہ اپنے دونوں ہاتھ اوپر کئے بلند آواز میں کچھ پڑھ رہا تھا۔ کرنل فریدی حیران تھا کہ آخر یہ کیا ماجرا ہے کہ ایک خونخوار درندہ سر پر کھڑا ہے اور طارق نے اس پر فائر نہ کرنے کا کہا ہے اور خود آنکھیں بند کر لیں۔

”کیوں آئے ہو تم لوگ یہاں۔ میرے ہوتے ہوئے تم لوگ کالی دنیا میں نہیں جا سکتے“...... یکلخت شیرنی کے منہ سے انسانی آواز نکلی۔ آواز اتنی ہولناک تھی جیسے بادل گرج رہے ہوں۔ ایک درندے کے منہ سے انسانی آواز سن کر کرنل فریدی حیرت سے اچھل پڑا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ ایک درندہ کیسے انسانی آواز میں بول سکتا ہے۔

”کون ہو تم“...... طارق نے پوچھا۔

”میں تم دونوں کی موت ہوں اور تم خود اپنی موت کے پاس پہنچ چکے

ہو''......شیرنی کے منہ سے پھر گرجتی ہوئی انسانی آواز نکلی تو کرنل فریدی سمجھ گیا کہ یہ درندے کے روپ میں مہا گمبارو کی کوئی شیطانی طاقت ہے۔

''طارق صاحب۔ یہ سب کیا ہے۔آخر ہم یہ کہاں پہنچ گئے ہیں اور یہ درندہ انسانی آواز میں کیوں بول رہا ہے۔کیا یہ مہا گمبارو کی کوئی کالی شیطانی طاقت ہے''...... کرنل فریدی نے حیرت اور قدرے خوف سے پوچھا۔

طارق نے کرنل فریدی کی بات کا کوئی جواب نہ دیا بلکہ منہ میں تیزی سے نامعلوم کچھ پڑھنے لگا جو کرنل فریدی کی سمجھ سے باہر تھا۔کرنل فریدی نے اب طارق کی طرف دیکھا تو مزید خوفزدہ ہو گیا کیونکہ اس وقت طارق کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں اور اس کے چہرے پر چٹانوں کی سختی تھی۔ طارق کوئی بہت سخت عمل پڑھ رہا ہے۔اچانک کرنل فریدی نے دیکھا کہ وہ شیرنی دھوئیں میں بدل گئی اور اب اس شیرنی کی جگہ انا کی نے لے لی جو نیم عریاں حالت میں طارق اور کرنل فریدی کو دیکھ رہی تھی۔اس کی آنکھیں بھی سرخ تھیں اور غصے سے طارق کی طرف گھور رہی تھی۔

''مہا شے تم اور یہ چھوکرا کبھی بھی کالی دنیا میں نہیں پہنچ سکتے۔میں تم کو جلا کر بھسم کر دوں گی تم شلانگ جنگل میں نہیں جا سکتے ورنہ میں تم کو کالی آگ میں بھسم کر دوں گی''...... انا کی نے طارق کی طرف دیکھ کر گرجتے ہوئے کہا۔

’’کالی دلدل کی گندی طاقت۔تم اس نوجوان کے راستے سے ہٹ جاؤ۔ یہ اپنی ساتھی لڑکی کی خاطر کالی دنیا میں جانا چاہتا ہے اور اگر تمہارے منحوس آقا میں اتنا دم ہے تو وہ اس دنیا میں میرا مقابلہ کر کے دیکھ لے میں اس کا سارا جادو اور ساری شکتیاں ایک منٹ میں اس کے ناک سے نہ نکال لیں تو میرا نام طارق نہیں ہوگا‘‘...... طارق نے انا کی کی طرف دیکھ کر سخت لہجے میں کہا۔کرنل فریدی زندگی میں پہلی بار خود کو چغد اور تنہا محسوس کر رہا تھا۔بات بھی ایسی تھی کیونکہ کرنل فریدی بہت کم ہی ماورائی اور شیطانی دنیا سے ٹکرایا تھا مگراس بار شیطان پرستوں نے بہت ہی سخت اور کاری وار کیا تھا۔

’’لگتا ہے تم دونوں یہاں سے ایسے نہیں جاؤ گے۔مجھے تم دونوں کو سبق سکھانا پڑے گا‘‘......انا کی نے غراتے ہوئے کہا اور اپنے ہاتھ کو جھٹکا تو اس کے ہاتھوں سے آگ کے شرارے نکلے اور ان دونوں کی طرف بڑھے۔اس پراسرار آگ کو دیکھ کر کرنل فریدی گھبرا گیا اور خوفزدہ نظروں سے اپنی طرف بڑھتی ہوئی خوفناک اور بھڑکتی ہوئی پراسرار آگ کو دیکھنے لگا۔اس سے پہلے کہ یہ پراسرار آگ ان کر جلا کر بھسم کرتی طارق نے زور سے پھونک ماری تو اچانک پراسرار آگ دھواں میں بدل گئی۔معلوم نہیں طارق نے کیا عمل کیا تھا جس کی بدولت انا کی کا خوفناک وار ناکام ہوگیا تھا۔

’’اچھا۔میں بھی دیکھتی ہوں تم کتنے شکتی شالی ہو۔میں بلیک لارڈز کی

پجارن اور آقا مہا گمبارو کی غلام ہوں۔ میں تیرا وہ حال کروں گی تو اس چھوکرے کی مدد کرنے کے قابل بھی نہیں رہے گا“......انا کی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ہاتھ جھٹکا تو اس کے ہاتھوں سے انسانی سانپ اور بچھو نکلے جو تیزی سے ان دونوں کی جانب بڑھے مگر اس بار بھی طارق نے اپنا ہاتھ جھٹکا تو اس کے ہاتھوں سے بھی آگ کے شرارے نکلے اور ان کی طرف بڑھنے والے سانپ بچھو آگ کی زد میں آکر بھسم ہو گئے بلکہ یہ نہیں طارق کے ہاتھوں سے نکلی ہوئی پراسرار آگ انا کی کی طرف بڑھی تو وہ ایری چوکری بھول کر فوراً پیچھے ہو گئی اور خوفزدہ نظروں سے طارق کے ہاتھوں سے نکلنے والی پراسرار آگ کو دیکھ کر مسلسل پیچھے ہونے لگی۔

”ہاں انا کی۔ یہ کالی دلدل کی کالی آگ ہے اور یہ تمہیں جلا کر بھسم کر دے گی۔ اگر اپنی خیریت چاہتی ہو تو واپس لوٹ جاؤ اور ہمیں آگے جانے دو ورنہ جلا کر بھسم کر دوں گا“......طارق نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا تو انا کی کا چہرہ مزید خوفزدہ ہو گیا اور وہ واقعی اس بار چیخ مار کر غائب ہوئی جیسے اس آگ میں اس نے اپنی موت دیکھ لی ہو۔

”طارق صاحب۔ یہ سب کیا تھا اور یہ شیطان کی رذیل طاقت انا کی بار بار روپ بدل کر ہمارا راستہ کیوں روک رہی ہے“۔ انا کی کو اس طرح طارق کے ہاتھوں پراسرار آگ نکلتے دیکھ کر غائب ہوتے دیکھ کر حیرت سے پوچھا

کیونکہ یہ سب اس کے لئے کسی جادو کے سوا کچھ نہیں تھا۔

"تا کہ تم کالی دنیا نہ پہنچ سکو اور شیطان پرستوں کا آقا، روزا کو اپنی ہوس کی بھینٹ چڑھا سکے اور شیطان کے نام پر قربان کر دے"...... طارق نے پراسرار لفظوں میں کہا اور کرنل فریدی کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی آگے بڑھنے لگا۔

"طارق صاحب۔ آپ پہلے بھی میری اور میری ٹیم کی شیطان پرستوں کے خلاف مدد کر چکے ہیں۔ آپ واقعی کسی ماہر ساحر سے کم نہیں ہیں۔ ان شیطان پرستوں کے جال کا ہر توڑ آپ کے پاس ہے۔ جس طرح انا کی روپ بدل کر اور مختلف جگہ آ کر مجھے پریشان کر رہی ہے اگر آپ میرے ہمراہ نہ ہوتے تو میں اس ماورائی کیس میں شکست کھا کر شیطان پرستوں کے ہاتھوں مارا جاتا"۔ کرنل فریدی نے خوش ہو کر مسلسل آگے بڑھتے ہوئے طارق سے کہا۔

"جب جوزف سیاہ قوتوں کے خلاف اپنے باس عمران اور اس کی ٹیم کی مدد کرتا رہتا ہے تو میں کیوں نہ تمہاری مدد کروں"...... اس بار طارق نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر طارق صاحب۔ آپ نے مجھے بتایا نہیں کہ آخر آپ کی منزل ہے کہاں۔ کالی دنیا کا راستہ کہاں سے جاتا ہے اور مجھے کالی دنیا میں جا کر کیسے

روزا کی مدد کرنی ہوگی''......اس بار کرنل فریدی نے تشویش بھرے لہجے میں کرنل فریدی سے پوچھا۔

''بس۔ہم اپنی منزل تک پہنچ گئے ہیں''......طارق نے کرنل فریدی کی طرف دیکھ کر سنجیدہ لہجے میں کہا اور اب اس کی طرف دیکھ کر پھر نامعلوم لفظوں میں کچھ پڑھ کر اس کی طرف پھونک دیا۔کرنل فریدی نے اب غور سے دیکھا تو اسے گھنے اور تاریک جنگل میں ایک قدیم طرز کی عمارت نظر آئی ۔عمارت بہت چھوٹی تھی بس ایک کمرہ تھا جس میں سیڑھیاں اوپر کو جارہی تھیں چونکہ طارق نے اس جگہ پہنچنے سے پہلے لیمپ بجھا دیئے تھے اس لئے غور کرنے سے ہی اس عمارت کا ہیولہ نظر آتا تھا۔

''طارق صاحب۔یہ سب کیا ہے اور یہ سالخوردہ عمارت کیسی ہے جس سے نحوست ٹپک رہی ہے''......کرنل فریدی نے اس سیاہ عمارت کو دیکھتے ہوئے کہا جہاں سے واقعی نحوست برس رہی تھی۔کیونکہ ایک تو اس کی دیواریں سیاہ تھیں اور دوسرا سیڑھیوں میں گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا۔

''فریدی میاں۔ہم شالما جنگل میں پہنچ چکے ہیں۔جہاں سے کالی دنیا کا پراسرار سفر شروع ہوتا ہے۔چونکہ جوزف کی رہنمائی میں عمران آشان کا عمل کر کے ماورائی طریقے سے کالی دنیا میں پہنچ چکا ہے اور دوسرا کوئی عمل ایسا نہیں تھا جس کی بنا پر تمہیں میں کالی دنیا میں جانے کا عمل بتاتا۔ہاں البتہ

تاریک براعظم کے اس نامعلوم اور خفیہ جنگل شالما سے ہی ایک اور راستہ کالی دنیا کو جاتا ہے جواب تمہارے سامنے ہے اس جگہ سے صرف ایک فرد ہی کالی دنیا میں جا سکتا ہے چونکہ عمران آشان کے عمل سے پہلے ہی کالی دنیا میں پہنچایا جا چکا ہے اس لئے میں تمہیں تاریک براعظم کا یہ دشوار اور خفیہ راستے پر لے آیا ہوں چونکہ میں نے اپنے عمل سے کالی دنیا کے راستے کو تلاش کر لیا ہے اب اس راستے سے میں تو کالی دنیا جا سکتا ہوں لیکن میں اپنی مرضی سے خود یا کسی اور فرد کو کالی دنیا میں جانے والے راستے پر ڈال سکتا ہوں۔ اب بتاؤ میرے بچے تم خود کالی دنیا جانا چاہتے ہو یا میں روزا کے لئے اس کالی دنیا کا سفر کروں''۔ اس بار طارق نے شفیق انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''طارق صاحب۔ اس طرح تو کوئی بھی کالی دنیا کے اس راستے کا ڈھونڈ سکتا ہے جس طرح آپ نے ڈھونڈ لیا ہے''۔ کرنل فریدی نے سیاہ عمارت کی سیاہ سیڑھیوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں میرے بچے۔ کسی ماہر عملیات کو ہی یہ راستہ مل سکتا ہے ورنہ عام انسانوں کے لئے جگہ جگہ سیاہ دیواریں حائل ہو جاتی ہیں اس راستے کو ڈھونڈنا کوئی آسان کام نہیں ہے''...... طارق نے کہا۔

''یہ سیاہ دیواریں کون سی ہیں مجھے تو کوئی سیاہ دیواریں نظر نہیں آئیں''...... کرنل فریدی نے حیرت سے طارق سے پوچھا۔

''فریدی میاں۔ یہ تم نہیں سمجھو گے یہ ماورائی دنیا کے راز ہیں بس تم اتنا جان لو کہ اگر میں تمہارے ساتھ نہ ہوتا تو تاریک دنیا کی سیاہ قوتیں تمہیں یہاں کبھی نہ پہنچنے دیتیں۔ راستے میں ہی تمہیں مار ڈالتیں یا واپس جانے پر مجبور کر دیتیں''...... طارق نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میرا یہی مشورہ ہے کہ تم واپس لوٹ جاؤ۔ واپسی پر سوائے درندوں کے تمہیں کوئی رکاوٹ نہیں ملے گی۔ درندوں سے تو تم نمٹ ہی لو گے مگر کالی دنیا کا سفر بہت کٹھن ہے مجھے بھی روزا کی مدد کے لئے بہت مشکل پیش آئے گی لیکن تمہاری بجائے میں کالی دنیا میں روزا کی زیادہ مدد کر سکوں گا''......طارق نے ایک بار پھر کرنل فریدی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''نہیں طارق صاحب۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں جو عہد ایک دفعہ کرلوں پھر اس سے پیچھے نہیں ہٹتا اور میں جانتا ہوں کہ آپ بے شمار علوم کے ماہر اور کسی طاقتور ساحر سے کم نہیں ہیں مگر کالی دنیا کا سفر میں خود کروں گا''......کرنل فریدی نے اس بار مضبوط لہجے میں کہا تو طارق نے نہ چاہتے ہو بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ فریدی میاں جاؤ اللہ تمہارا نگہبان ہو''...... طارق نے ہنکارہ بھر کر کہا بس یہ خیال کرنا کہ اپنے حواس پر قابو میں رکھنا کیونکہ وہاں

تمہیں بہت ہولناک مناظر کا سامنا کرنا پڑے گا''۔ طارق نے تنبیہہ کرتے ہوئے کہا اور سے سیڑھیوں کی طرف بڑھنے کا اشارہ کیا۔

''تو کیا آپ اکیلے اس جنگل سے واپس جائیں گے''...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

''فریدی میاں۔ یہ تم نے کیا احمقانہ سوال کر دیا۔ ارے میرے بچے میری تو تمام زندگی ان جنگلوں میں آوارہ گردی کرتے ہوئے گزری ہے بس تم اپنی ساتھی روزا کے لئے جلدی کالی دنیا کا سفر کرو۔ زیادہ دیر ہوگئی تو یہ سیڑھیاں غائب ہو جائیں گی اور اگر ایسا ہو گیا تو کالی دنیا میں جانے کا اور کوئی راستہ نہیں۔ پھر تمہیں اپنی ساتھی روزا کو بھولنا ہوگا کیونکہ عمران جس عمل سے کالی دنیا میں پہنچا اس عمل کے ذریعے عمران، جولیا یا روزا میں سے کسی ایک کی مدد کر سکتا ہے اور لازمی ہے بات ہے اگر کالی دنیا سے باہر نکلنے کے لئے ایک لڑکی کی قربانی دینی پڑی تو عمران، جولیا کو ہی زندہ دیکھنا چاہے گا۔ تم بھی اگر کالی دنیا میں پہنچ جاتے ہو تو شیطان پرستوں کی ہولناک طاقتوں کو شکست دے کر تم روزا کو بچا سکتے ہو''...... طارق نے کرنل فریدی سے کہا تو کرنل فریدی روزا کی قربانی کا سن کر ہی بے چین ہو گیا اور تیزی سے سیڑھیوں کے قریب پہنچ گیا اور طارق کو ایک نظر دیکھ کر ہاتھ ہلایا جو اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ طارق نے بھی اس کو ہاتھ ہلایا تو کرنل فریدی نے اللہ کا

نام لے کر جی کرا کے سیڑھیوں میں قدم رکھ دیا۔ جیسے ہی کرنل فریدی نے سیڑھی میں قدم رکھا ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔ اب کرنل فریدی کو طارق یا اور کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ کرنل فریدی تیزی سے سیڑھیاں عبور کرنے لگا مگر ابھی کرنل فریدی نے چند قدم ہی بڑھائے تھے کہ اچانک اس کے دماغ میں تاریکی کی یلغار غالب ہوئی اور وہ دھڑام سے نیچے گرتا چلا گیا۔

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

تنویر کو جب سے معلوم ہوا تھا کہ عمران، جولیا کی خاطر کسی کالی دنیا میں پراسرار طریقے سے جا چکا ہے تو تنویر کو چین نہیں آ رہا تھا اور وہ یہ چاہتا تھا کہ

عمران کے بجائے وہ جولیا کی خاطر کالی دنیا کا سفر کرے اور جولیا کو وہاں سے لے کر آئے۔ اتفاق سے تنویر کی ملاقات ہوٹل میں کھانا کھاتے ہوئے سوپر فیاض سے ہوگئی۔ تنویر، سوپر فیاض کو اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ عمران کا دوست ہے اور سوپر فیاض بھی تنویر کو جانتا تھا کہ وہ ایکسٹو کی سیکرٹ سروس کا ایک خاص ممبر ہے اس لئے وہ بے اختیار تنویر سے مل کر عمران کے متعلق پوچھ بیٹھا تھا اور تنویر نے اسے عمران کے پراسرار طریقے سے کالی دنیا جانے کا بتا دیا تھا کیونکہ جوزف کی زبانی تنویر کو عمران کے اچانک غائب ہونے کا معلوم ہو چکا تھا۔ چونکہ ایک خاص کیس کے سلسلے کے لئے سوپر فیاض، عمران سے ملنا چاہتا تھا اور جب اسے تنویر کی زبانی معلوم ہوا کہ عمران، جولیا کی خاطر کسی انجان دنیا میں جا چکا ہے تو سوپر فیاض کے دل میں خیال آیا کہ وہ اس سلسلے میں عمران اور جولیا کی مدد کرے چونکہ جولیا ایک غیر ملکی اور بہت خوبصورت لڑکی تھی اس لئے بعض دفعہ سوپر فیاض کے دل میں آتا تھا کہ وہ جولیا سے دوستی کرے مگر جولیا سیکرٹ سروس کی ممبر تھی اور ان کا چیف ایکسٹو بہت سخت تھا۔ دوسرا اسے یہ بھی سب معلوم تھا کہ جولیا، عمران سے محبت کرتی ہے اور دوسری طرف سیکرٹ سروس کا ممبر تنویر، جولیا کو چاہتا ہے مگر پھر بھی کبھی کبھار اس کا دل بھی جولیا سے دوستی کرنے کا بہت چاہتا تھا۔ اب تنویر جولیا کی وجہ سے بہت پریشان تھا۔ سوپر فیاض نے اسے مشورہ دیا کہ وہ دونوں مل کر مس جولیا

کی مدد کرتے ہیں اور عمران بھی لازمی جولیا کے دل میں جگہ گھیرنے کے لئے جولیا کی مدد کر رہا ہے تو ان دونوں کو بھی کالی دنیا کا سفر کرنا چاہئے۔سوپر فیاض کی بات تنویر کو اچھی لگی تھی۔ گو کہ تنویر پہلے کبھی بھی سوپر فیاض کے ہمراہ کسی مہم میں شامل نہیں ہوا تھا کیونکہ اس کی فیلڈ اور تھی اور سوپر فیاض ایک پولیس والا تھا۔تنویر بھی جانتا تھا کہ سوپر فیاض عاشق مزاج ہے اور حسین لڑکیوں سے دوستی کرنا اس کا شوق ہے مگر جولیا کی مدد کرنے کے لئے وہ سوپر فیاض کی بات پر راضی ہوگیا۔

''مسٹر تنویر۔ میں تو اپنے ڈیپارٹمنٹ سے اجازت لے لوں گا اس خوفناک مشن کے لئے اور تمہیں بھی اس کے لئے اپنے پراسرار چیف ایکسٹو سے اجازت لینے پڑے گی''......سوپر فیاض نے کھانا کھاتے ہوئے تنویر سے کہا۔

''یہ ماورائی کیس ہے اس لئے عمران اور جولیا کی مدد کے لئے چیف مجھے اجازت دے دے گا مگر شرط یہ ہے کہ ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ وہ خوفناک سرزمین یعنی کالی دنیا کہاں ہے اور ہم وہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں''......تنویر نے سوالیہ نگاہوں سے تنویر کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''حیرت ہے مسٹر تنویر۔ آپ لوگ تو میرے دوست عمران کی موجودگی میں متعدد بار شیطان کی چالوں کے پراسرار جالوں میں پھنس چکے ہو اور پھر

کبھی جوزف اور کبھی عمران کی صلاحیتوں سے آخر کار شیطانی قوتوں کو شکست بھی دے چکے ہو اور یہ بھی ایک شیطانی قسم کا ہی کیس ہے اور اس کے لئے جولیا کو پاکیشیا سے اغوا کیا گیا ہے اور آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ کافرستان سے کرنل فریدی کی اسسٹنٹ روزا کو بھی اغوا کر لیا گیا ہے۔ معلوم نہیں یہ شیطان پرستوں کا کون سا طریقہ ہے کہ دو ہمسایہ ملکوں کے سیکرٹ ایجنٹوں کی خاص ساتھیوں کو ہی اغوا کیا گیا ہے۔ خیر میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ آپ لوگ عمران کی موجودگی میں کئی بار سفلی قوتوں کو شکست دے چکے ہیں اور اس بار پھر ایک بہت بڑی شیطانی طاقت نے اپنے ناپاک ارادے کے لئے خوبرو لڑکیوں کا اغوا کیا ہے اور وہ بھی جو پاکیشیا اور کافرستان کے خاص ایجنٹوں کی خاص ساتھی ہیں میں خاص ساتھی اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ کے سیکرٹ سروس میں مس صالحہ اور مس کراسٹی بھی شامل ہیں مگر مس جولیا ایک تو آپ لوگوں کی سیکنڈ چیف ہیں اور سیکرٹ سروس کی خاص ممبر ہیں۔ جہاں تک آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ اس ماورائی کیس میں ہم خوفناک اور انجانی دنیا یعنی کالی دنیا میں کس طرح پہنچ سکتے ہیں اس کے لئے میں ایک ماہر نجوم کو جانتا ہوں جو بہت سا علم جانتا ہے اور وہ اس کیس میں ہماری رہنمائی کر سکتا ہے‘‘......سوپر فیاض نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

’’نہیں مسٹر سوپر فیاض۔ آپ کا وہ ماہر نجوم اس پراسرار کیس میں ہماری

کوئی رہنمائی نہیں کر سکتا کیونکہ مجھے یقین ہے کہ جوزف سے بڑا پاکیشیا میں کوئی پراسرار علم والا نہیں ہے اور جیسا کہ آپ خود کہہ رہے ہیں کہ ان ماورائی اور پراسرار کیسوں میں کئی بار جوزف، عمران اور سیکرٹ سروس والوں کی مدد کر چکا ہے۔ اب جیسا کہ ایک کیس میں ایک شیطانی طاقت نے عمران کو مارنے کے لئے مجھے اغوا کیا تھا اور پھر عمران سیکرٹ سروس کے چند ساتھیوں سمیت شیطانی جزیرے میں مجھے چھڑوانے آیا تھا اور مجھے بعد میں معلوم ہوا تھا کہ یہ اس پراسرار کیس میں جوزف کی ہی رہنمائی کی وجہ سے عمران اور دوسرے ساتھی شیطانی طاقت کو زیر کرنے میں کامیاب ہوئے تھے۔ مجھے یقین ہے کہ جوزف ہی اس کیس میں ہماری رہنمائی کر سکتا تھا بلکہ ہماری نہیں ہمارے کہنے سے پہلے ہی جوزف عمران کی رہنمائی کے لئے جا چکا ہوتا مگر مجھے معلوم ہوا ہے کہ جوزف، عمران کو کالی دنیا میں جانے کا پراسرار عمل بتا چکا ہے اور اب وہ بھی یہیں موجود ہے اور بقول جوزف کے کالی دنیا کے جانے کے دو ہی راستے تھے اور دونوں ہی بند ہو چکے ہیں۔ ایک راستے سے جوزف نے عمران کو بھجوایا ہے۔ میری کافرستان میں کیپٹن حمید سے بات ہوئی ہے اور بقول اس کے کافرستان کے معروف سیاح اور پراسرار قوتوں کے ماہر طارق صاحب کی رہنمائی میں کرنل فریدی کالی دنیا کے سفر پر روانہ ہو چکا ہے اور اب اس پراسرار شیطانی دنیا کے حیرت انگیز اصول کے مطابق اور کوئی راستہ

اس خوفناک شیطان نگری میں نہیں جاتا‘‘ ......تنویر نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے یہ بات کہی جیسے اسے عمران کے کالی دنیا میں پہنچ جانے اور جولیا کی خاطر اس کا خود وہاں نہ جانا اس کو ہضم نہ ہو رہا تھا۔

’’تو اب آپ کا کیا خیال ہے۔ کیا اس کام کو یہیں چھوڑ دیا جائے اور عمران اور مس جولیا کی سلامتی کی دعائیں ہی کی جائیں‘‘۔ سوپر فیاض نے بھی ٹھنڈی سانس لے کر تنویر کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

’’ہاں میرے خیال میں ایک آئیڈیا آیا ہے۔ کیوں نہ اس کیس میں حصہ لینے کے لئے کافرستان کے کیپٹن حمید کی رہنمائی لی جائے کیونکہ وہ بھی کرنل فریدی کا خاص اسسٹنٹ ہے اور وہ بھی کرنل فریدی کے لئے لازمی پریشان ہو گا اور اگر ہم دو ملکوں کی پارٹیاں مل جائیں تو ہو سکتا ہے اس مسلے کا کوئی نہ کوئی حل نکل آئے‘‘۔ تنویر نے چونک کر سوپر فیاض کی طرف دیکھ کر کہا۔

’’ہاں۔ ویسے بھی کافرستان جیسے بڑے ملک میں بڑے بڑے مسلمان عالم، ہندو پنڈت اور جوتشی ہیں۔ ہو سکتا ہے کیپٹن حمید کسی عامل کو جانتا ہو جو ہماری رہنمائی کر سکے‘‘ ......سوپر فیاض نے بھی چونک کر خوش ہوتے ہوئے کہا۔ جیسے وہ اور تنویر ہی ہیرو بن کر جولیا کو کالی دنیا سے بچا کر لے آ سکتے ہوں اور جولیا کی نظروں میں اپنی اہمیت جگا سکتے ہوں۔

’’لیکن اس میں ایک قباحت ہے‘‘ ......تنویر نے پھر پریشانی سے کہا۔

''کیوں۔ اب کون سی قباحت ہے''......سوپر فیاض نے حیرت سے پوچھا۔

''جب جوزف اور طارق صاحب جیسے جہاندیدہ اور پراسرار قسم کے بندے بھی اس کیس میں کالی دنیا میں خود نہیں جا سکے یعنی عمران، جولیا اور کرنل فریدی، روزا کی مدد کرنے سے قاصر رہے ہیں تو پھر ہم کیا کر سکتے ہیں''......تنویر نے پھر پریشانی سے کہا۔

''ہوسکتا ہے کیپٹن حمید اور اس کے ساتھیوں کو کوئی کلیو مل گیا ہو اور وہ اس پڑاسرار کیس میں اپنے باس کرنل فریدی اور مس روزا کی مدد کرنے کی تیاری کر رہے ہوں، اس لئے میرا مشورہ یہی ہے کہ آپ ایک دفعہ کیپٹن حمید کو فون کر کے تو دیکھ لیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اس کیس میں ہمارے ساتھ کام کرنے پر راضی ہو جائے''......سوپر فیاض نے تنویر کو مشورہ دیتے ہوئے کہا تو تنویر نے سر ہلا دیا اور اپنا سپیشل سیل فون نکال لیا مگر پھر چونک کر سیل فون دوبارہ جیب میں رکھ دیا۔

''مسٹر تنویر اب کیا بات ہے۔ تم نے کیپٹن حمید کو فون کیوں نہیں کیا''...... اس بار پھر سوپر فیاض نے حیرت سے پوچھا۔

''اب بھی ایک قباحت ہے اور وہ یہ کہ کافرستان کی سیکرٹ سروس کا چیف شاگل پاکیشیا سکرٹ سروس والوں کا خاص دشمن ہے اور ہم دونوں نے جیسے

ہی کافرستان کی حدود میں قدم رکھا اس نے ہمیں گرفتار کر لینا ہے چاہے ہم اس بار کسی اور مقصد کے لئے ہی کیوں نہ جا رہے ہوں''......تنویر نے تشویش سے کہا۔

''نہیں مسٹر تنویر۔ آپ کی یہ غلط سوچ ہے اگر خود کیپٹن حمید ہمیں خود مہمان کے طور پر بلائے تو شاگل کیا اس کا باپ بھی ہمارا راستہ نہیں روک سکتا اور کافرستان کے حکمران بھی کرنل فریدی کے کسی قسم کے مہمان کو نہیں روک سکتے کیونکہ کرنل فریدی نے کافرستان کے لئے جو کارنامے انجام دیئے ہیں کافرستانی سیکرٹ سروس کا چیف شاگل اور دیگر ایجنسیوں کے چیف کرنل فریدی کے آگے کچھ بھی نہیں ہیں بلکہ میں نے یہ بھی سنا ہے جب بھی کوئی عالمی سازش کا کیس آتا ہے شاگل جان بوجھ کر کنی کترا جاتا ہے اور پھر کرنل فریدی کو حرکت کرنا پڑتی ہے اور جب کرنل فریدی اور اس کی منجھی ہوئی ٹیم ان ایکشن ہوتی ہے تو زیرو لینڈ اور ریڈ ڈیتھ جیسی خوفناک تنظیمیں بھی کانوں کو ہاتھ لگاتی ہیں اور جب بھی کرنل فریدی کافرستان ہوتا ہے اس وقت کوئی بھی عالمی مجرم دہشت پسند تنظیمیں کافرستان کا رخ نہیں کرتیں اور صلاحیتوں میں کافرستان کی کوئی مضبوط تنظیم کرنل فریدی اور اس کی ٹیم کی ہم پلہ نہیں ہو سکیں اس لئے اگر کیپٹن حمید ہمیں مہمان کے طور پر بلواتا ہے تو پھر شاگل بھی ہمارا راستہ نہیں روک سکے گا''......سوپر فیاض نے یہ بات یقین سے کہی تو

تنویر نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہاں سوپر۔آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں ۔ جب کرنل فریدی اور اس کی ٹیم کافرستان میں ہوتی ہے تو پھر کافرستان کی دیگر ایجنسیاں واقعی کرنل فریدی اینڈ پارٹی کے آگے کچھ نہیں ہیں مگر سوپر صاحب آپ کا شاگل سے واسطہ نہیں پڑا اس لئے آپ اسے عام سا ایجنٹ کہہ رہے ہیں مگر ہم تو کئی بار کافرستانی سیکرٹ سروس کے چیف سے الجھ چکے ہیں ۔ وہ بہت تیز اور ذہین انسان ہے مگر عمران کی ذہانت اور چالاکی کے آگے ہمیشہ مار کھا جاتا ہے اور شاگل ویسے تو بہت تیز، شاطر اور صلاحیتوں کا ایجنٹ ہے اس لئے تو کافرستانی سیکرٹ سروس کا چیف ہے مگر پھر بھی کرنل فریدی کے مقابلے میں وہ بہت کم ہے''......تنویر نے سیل فون پر کیپٹن حمید کے نمبر ملاتے ہوئے یہ بات کہی۔

''السلام علیکم''......چند لمحوں بعد کرنل فریدی کے اسسٹنٹ کیپٹن حمید کی آواز سنائی دی۔

''وعلیکم السلام ۔میرے محترم دوست کیپٹن حمید میں پاکیشیا سے تنویر بول رہا ہوں''......تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں بولو مسٹر تنویر۔آج آپ کو ہماری یاد کیسے آ گئی''......کیپٹن حمید کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ارے ارے تمہارے باس اور اس کی ساتھی کسی شیطانی دنیا میں قید ہو کر مشکل کا شکار ہیں اور تم ہنس رہے ہو''...... تنویر نے حیران ہو کر کہا۔

''ارے مسٹر تنویر۔ پاکیشیا سے عمران بھی تو جولیا کی خاطر شیطان پرستوں کی کالی دنیا جا چکا ہے اور اگر کرنل صاحب اپنی ساتھی کی رہنمائی کے لئے جا سکتے ہیں تو اس میں کیا قباحت ہے''......کیپٹن حمید نے اس بار شوخ لہجے میں کہا۔

''کیپٹن۔ کیا تم اپنے ساتھیوں کی رہنمائی کے لئے کچھ کرو گے یعنی میں اور مسٹر فیاض تو کوشش کر رہے ہیں کہ ہم بھی کالی دنیا پہنچ کر اپنے ساتھیوں عمران اور مس جولیا کی مدد کریں''......تنویر نے اس بار کیپٹن حمید سے پوچھا۔

''مسٹر تنویر۔ سچ پوچھو تو یہ ماورائی کیس ہے اور اس ماورائی کیس میں ہم لوگ تو بہت کم ہی پھنسے ہیں اور تم لوگ زیادہ ہی پراسرار اور ماورائی کیسز میں پھنستے رہے ہو اور جوزف جیسے صلاحیتوں والے آدمی کی خدمات میں شیطان پرستوں کو شکست دیتے آئے ہو اور ویسے تو ہمارے طارق صاحب بھی جوزف جیسی صلاحیتوں کے مالک ہیں مگر وہ بھی کرنل صاحب کے ساتھ چلے گئے ہیں اور ان کی رہنمائی کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے مگر پھر بھی میں اور میرے دوست انسپکٹر آصف نے بنگال کے رہنے والے ایک بڑے جوتشی سے ملاقات کی ہے اور روزا کی بازیابی کے لئے اس کی مدد حاصل کرنی چاہی

ہے اور بقول اس جوتشی کےساندر بن کے گھنے اور خوفناک جنگلات سے بھی اس پراسرار اور انجانی سرزمین سے کالی دنیا کا راستہ نکلتا ہے اور ہم لوگ اگر ہمت کریں تو وہاں سے کالی دنیا کا راستہ ڈھونڈ سکتے ہیں اور اپنے ساتھیوں کی رہنمائی کر سکتے ہیں''......کیپٹن حمید نے کہا۔

''مگر جہاں تک مجھے معلوم ہے انسپکٹر آصف تو الگ ہی کام کرتا ہے یعنی دوسرا ڈیپارٹمنٹ ہے اور ہمارے دوست سوپر فیاض کی طرح وہ بھی پولیس میں ہے اور اس کا کرنل فریدی کی ٹیم سے براہِ راست کوئی تعلق نہیں ہے''......تنویر نے اس بار مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''بات دراصل یہ ہے کہ چند ماہ پہلے ڈارک ایڈونچر والی ایڈونچرس مہم میں انسپکٹر آصف بھی ہمارے ساتھ شامل تھا جس طرح آپ کی ٹیم میں سوپر فیاض بھی شامل تھے۔اس تاریک مہم میں انسپکٹر آصف نے ایکریمی نژاد روزا کو قریب سے دیکھا تھا اور اس کے بے پناہ حسن سے بہت متاثر ہوا تھا اور جب سے روزا اغوا ہو کر کالی دنیا میں پہنچائی گئی ہے وہ روزا کی مدد کر کے اس کے دل میں جگہ گھیرنے کے چکروں میں ہے حالانکہ سبھی جانتے ہیں کہ وہ ایکریمی دوشیزہ کرنل فریدی کی طرح خشک مزاج ہے مگر پھر بھی بے پناہ حسن کی وجہ سے انسپکٹر آصف اس کی مدد کر کے اسے اپنی سیکرٹری بنانا چاہتا ہے اور اس سلسلے میں اس نے مجھے بھی ساتھ چلنے کو کہا اور اور میں ساندر بن کے

جنگلوں میں جانے کا پروگرام بنا چکا ہوں۔ مجھے لگتا تو نہیں کہ ساندربن کے جنگلوں سے کوئی راستہ شیطان پرستوں کی کالی دنیا میں جاتا ہو مگر پھر بھی ایک ٹرائی کر لینے میں کیا حرج ہے اس طرح ہم اپنے ساتھیوں کی مدد تو کر سکتے ہیں''......کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو اس مہم میں کون کون تمہارے ساتھ جا رہا ہے''......تنویر نے پھر کیپٹن حمید سے پوچھا۔

''میں، انسپکٹر آصف اور اس کے چند پولیس والے ساتھی جائیں گے۔ ہاں اگر تم لوگ بھی ہمارے ساتھ جانا چاہتے ہو تو سپیشل طیارے سے کافرستان آ جاؤ اور پھر تم بھی ہمارے ساتھ شامل ہو سکتے ہو''......تنویر کو کیپٹن حمید کی آواز سنائی دی۔

''ٹھیک ہے۔ میں اور مسٹر سوپر فیاض کل ہی تمہارے پاس پہنچ رہے ہیں۔ بس تم ہمیں اپنے مہمانِ خصوصی کے طور پر بلوا لو پھر ہم دونوں آتے ہی تم دونوں کے ساتھ شامل ہو جائیں گے اور میرے خیال میں ہم چار کا گروپ ہی کافی رہے گا''......تنویر نے کہا۔

''میں خود بھی بھیڑ بھاڑ پسند نہیں کرتا۔ ہم چاروں ہی اس پراسرار مہم میں جانے کے لئے کافی ہوں گے''......کیپٹن حمید کی آواز سنائی دی۔

''ٹھیک ہے مسٹر حمید۔ آپ ہمارا انتظار کریں اور ہمیں خصوصی مہان کے

طور پر بلا لیں ہم چاروں ہی اس پراسرار مہم میں اپنے ساتھیوں کی رہنمائی کریں گے کیونکہ یہاں پاکیشیا میں بقول جوزف کے کالی دنیا میں جانے کے دو راستے تھے اور عمران اور کرنل فریدی کے جانے کے بعد دونوں راستے بند ہو چکے ہیں اور اس کیس میں جوزف نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا ہے''......تنویر نے کہا۔

''ویسے مسٹر تنویر۔ اگر میں ایک بات آپ سے پوچھوں تو آپ بُرا تو نہیں منائیں گے''......تنویر کو کیپٹن حمید کی آواز سنائی دی۔

''ہاں ہاں پوچھو مسٹر حمید۔ تم مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہو''۔تنویر نے اس بار مسکراتے ہوئے پوچھا جیسے اسے پہلے سے یقین ہو کہ کیپٹن حمید اس سے کیا پوچھنا چاہتا ہے۔

''مسٹر تنویر۔ ہم لوگ کئی بار مختلف مہمات میں اکٹھے ہوئے ہیں اور میں نے واضح محسوس کیا ہے کہ آپ مس جولیا کے لئے جذباتی ہوتے ہیں مگر مس جولیا تو اس احمق عمران کے ہی گن گاتی ہے اور کرنل صاحب کی طرح عمران، جولیا کی مدد کرنے کے لئے کالی دنیا جا چکا ہے پھر بقول جوزف کے کالی دنیا جانے کا کوئی اور راستہ بھی نہیں ہے پھر آپ کالی دنیا کیوں جانا چاہتے ہیں''......کیپٹن حمید نے اس کی سوچ کے عین مطابق سوال کیا تھا۔سوپر فیاض جواب تک خاموش تھا مگر کیپٹن حمید کی آواز اسے بھی سنائی دے رہی

تھی اور وہ اس اتفاق پر مسکرا رہا تھا کہ جیسے وہ جولیا کی مدد کر کے اس کی نظروں میں جگہ پیدا کرنا چاہتا ہے اور اسے اپنی سیکرٹری بنانا چاہتا ہے۔ اسی طرح کافرستان میں پولیس کے محکمے کا انسپکٹر آصف بھی روزا کی مدد کر کے اسے کے دل میں جگہ پیدا کرنا چاہتا ہے۔ ویسے بھی گزشتہ چند مہمات میں ایک ساتھ کام کرنے کی وجہ سے سوپر فیاض کی کافرستان کے انسپکٹر آصف سے دوستی ہو گئی تھی۔

''مسٹر حمید۔ بات دراصل یہ ہے کہ میں مانتا ہوں کہ جولیا، عمران کو پسند کرتی ہے مگر یہ بات بھی درست ہے کہ جولیا مجھے بھی چاہتی ہے لیکن عمران کے لئے وہ بہت جذباتی ہو جاتی ہے اور عمران اس کے جذبات کی قدر نہیں کرتا۔ میں دل سے جولیا کو چاہتا ہوں اس لئے میں بھی اس کیس میں جولیا کی مدد کرنا چاہتا ہوں''۔ تنویر نے پھیکے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے مسٹر تنویر۔ یہی چیز تو ہمارے ساتھیوں میں بھی پائی جاتی ہے اب جیسا کہ لیڈی انسپکٹر، ریکھا کرنل فریدی پر مرتی ہے مگر چونکہ ریکھا جذباتی لڑکی ہے اس لئے ہمارے خشک مزاج باس کرنل صاحب اس بے چاری کے جذبات کو جھڑک کر رد کر دیتے ہیں۔ حالانکہ کرنل صاحب کی زیرو فورس کا سیکنڈ چیف ہریش دل و جان سے ریکھا کو چاہتا ہے اور یہ جذبات کے کھیل صرف آپ کے ہاں نہیں یہاں ہمارے ہاں بھی چل رہے ہیں''......اس بار

کیپٹن حمید نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اچھا ٹھیک ہے مسٹر حمید ہم دونوں آپ کے پاس پہنچ رہے ہیں پھر ہم بھی اپنی طرف سے کالی دنیا کا راستہ ڈھونڈ کر اپنے ساتھیوں کی مدد کرنے کی کوشش کریں گے''......تنویر نے کہا تو کیپٹن حمید نے اثبات میں ہاں کر دی تو تنویر نے خدا حافظ کر کے سیل فون آف کر دیا۔

''ہاں مسٹر فیاض۔ کیا آپ اس ماورائی اور پراسرار کیس میں شامل ہونے کے لئے تیار ہیں''......تنویر نے اس بار سوالیہ نظروں سے سوپر فیاض کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''ہاں مسٹر تنویر۔ میری تیاری تو مکمل ہے اور مجھے یقین بھی ہے کہ سر عبدالرحمٰن اس ماورائی کیس میں مجھے ضرور اجازت دیں گے کیونکہ وہ بھی اپنے بیٹے کی اچانک گمشدگی کی وجہ سے بہت پریشان ہیں اور اپنے بیٹے کی خاطر وہ مجھے اس پراسرار مہم میں شرکت کی اجازت دے دیں گے البتہ آپ ایکسٹو سے اجازت لے لیں۔ کیونکہ ہم دونوں اپنے اپنے باس کے ماتحت ہیں''......سوپر فیاض نے کہا۔ یہ ان کو معلوم نہیں تھا کہ دونوں ہی باپ بیٹوں کے ہی ماتحت ہیں کیونکہ نہ ہی تنویر جانتا تھا کہ ان کا پراسرار چیف ایکسٹو اصل میں عمران ہے اور نہ ہی سوپر فیاض جانتا تھا کہ ان کا پراسرار چیف کون ہے۔

''ٹھیک ہے میں اپنے چیف سے اجازت لیتا ہوں اور آپ بھی اپنے

باس سے اجازت لے کر تیاری شروع کر دیں"...... تنویر نے سوپر فیاض سے کہا اور اس مہم میں جانے کے لئے چیف سے اجازت لینے کے بارے میں پلان سوچنے لگا۔ سوپر فیاض بھی اس مہم میں سیکرٹ سروس کے ایک ایجنٹ کے ہمراہ عمران اور جولیا کی مدد کرنے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو چکا تھا اور سوپر فیاض کو معلوم تھا کہ آج کل سر عبدالرحمٰن بھی عمران کی وجہ سے بہت پریشان ہیں اور انہوں نے سوپر فیاض کو عمران کی تلاش کے بارے میں اشارہ دے رکھا تھا اور سوپر فیاض، عمران کے سلسلے میں تنویر کے ساتھ مل کر اب بھرپور طریقے سے عمران اور جولیا کے سلسلے میں تیار ہو گیا تھا۔ اسے عمران سے اپنا ایک ذاتی کام بھی تھا اس لئے اس نے اپنا ذہن تیار کر لیا تھا۔ تنویر نے بھی حتمی فیصلہ کر لیا تھا کہ ان کو کالی دنیا میں جانے کا راستہ ملے یا نہ ملے مگر وہ جولیا کی خاطر ایک ٹرائی تو ضرور کرے گا۔ چاہے اسے اس سلسلے میں کامیابی ملے یا نہ ملے۔ چونکہ جوزف کے عمران کے پراسرار عمل کے ذریعے پراسرار اور انجانی اور ہولناک سرزمین چلے جانے کے متعلق بتانے پر سیکرٹ سروس کے دیگر ممبر تو ٹھنڈی سانس بھر کر خاموش ہو چکے تھے اور بقول جوزف کے دو فرد ہی جا سکتے تھے اور عمران اور فریدی جا چکے تھے اور عمران اور جولیا کے لئے دعا گو ہی تھے کہ وہ کامیاب ہوں مگر تنویر جوزف کی باتوں کے باوجود اپنے من کو تسلی دینے کے لئے ایک کوشش کرنا چاہتا تھا۔

ایک قوی الجثہ اور بہت بڑا چمگادڑ ایک دروازے پر بیٹھا تھا اور چمگادڑ کی دونوں آنکھوں سے آگ کے شرارے نکل رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا کہ یہ چمگادڑ آگ برساتا ہو۔ اس چمگادڑ کا جسم کسی بھینسے سے کم نہیں تھا۔ چمگادڑ ایک دیوار سے چمٹا ہوا تھا۔ اس قوی ہیکل چمگادڑ کو دیکھ کر کراسٹی کے منہ سے خوف سے چیخ نکلنے لگی مگر رابرٹ نے فوراً اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور اسے چیخنے نہ دیا۔ کراسٹی اب کانپتی ہوئی رابرٹ کے ساتھ لگ گئی۔ ان کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے عظیم اور عالیشان چگادڑ ان کو گھور رہا ہو۔ اس منظر کو دیکھ کر رابرٹ بھی کانپ گیا تھا۔ مرد ہونے کے ناطے اس نے خود کو سنبھال لیا تھا۔ اس قوی ہیکل چمگادڑ کی آنکھوں سے شرارے نکلتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ چمگادڑ کی نظریں ان دونوں کو گھور رہی تھیں اور اس کی آنکھیں مزید

سرخ ہوگئی تھیں۔ دراصل رابرٹ اور کراسٹی تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ کوئی چمگادڑ اتنا بڑا بھی ہوسکتا ہے مگر اس وقت وہ ایک شیطانی معبد میں تھے اور یہاں ان کو اور بھی ہولناک مناظر ابھی دیکھنے تھے۔

''میں واپس جارہی ہوں۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے''۔ کراسٹی نے اس بار لرزتے ہوئے کہا۔

''دیکھو کراسٹی۔ اب ہم شیطان پرستوں کی نظروں میں آ چکے ہیں اور اب ہم نے واپسی کی راہ اختیار کی تو اس شیطانی عمارت میں کسی بھی جگہ ہمیں گھیرے میں لے کر قید کر دیا جائے گا اور ہمیں مار دیا جائے گا۔ بہتر تو یہ ہے کہ اب جب خطرے میں قدم رکھ دیا ہے تو اب اس کا سامنا کر کے اس کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر ہماری کوشش سے کوئی شیطانی گروہ مارا جاتا ہے تو اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیئے''...... رابرٹ نے غور سے اس چمگادڑ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''مگر یہ آگ برساتا چمگادڑ ہمیں کہاں چھوڑے گا''...... کراسٹی نے حیرت سے رابرٹ کی طرف دیکھ کر کہا۔

''کراسٹی ڈائیر۔ اگر تم غور کرو تو یہ سب ہمیں ڈرانے کے لئے منظر دکھایا گیا ہے یا ویسے ہی یہ چمگادڑ جو بظاہر زندہ لگتا ہے مگر اسے غور سے دیکھو تو یہ کوئی زندہ چمگادڑ نہیں ہے۔ البتہ حیرت انگیز طور پر واقعی اس کی آنکھوں سے

آگ کے شرارے نکل رہے ہیں لیکن یہ سب شیطانی چالیں ہیں۔ ہمیں ہمت کر کے آگے بڑھنا ہو گا کیونکہ میرے خیال میں اس دیوار سے چمٹے ہوئے چمگادڑ بظاہر دیکھنے میں اصلی مگر حقیقت میں نقلی چمگادڑ کے آگے ہی کوئی دروازہ ہے جہاں یہ سب شیطان پرست گئے ہیں''......رابرٹ نے کہا تو کراسٹی بھی غور سے اب اس دیوار سے چپکے قوی ہیکل چمگادڑ کو دیکھنے لگی۔

''ہاں واقعی رابرٹ۔ یہ چمگادڑ ساکت ہے ہل نہیں رہا۔ لگتا ہے اس کی آنکھوں میں آگ کے دیئے رکھ دیئے ہوں۔ پہلی نظر دیکھنے میں واقعی یہ ایک زندہ چمگادڑ لگتا ہے''......کراسٹی نے اس بار کہا تو رابرٹ تحسین آمیز نگاہوں سے کراسٹی کو دیکھنے لگا جس نے درست کہا تھا۔ واقعی اس قوی ہیکل چمگادڑ کی آنکھوں میں آگ کے الاؤ رکھے گئے تھے مگر اس کمال سے چمگادڑ کا بت بنایا گیا تھا کہ وہ اصلی محسوس ہوتا تھا۔

''کراسٹی۔ چمگادڑ کا نشان ہمیشہ شیطان پرستوں کو ظاہر کرتا ہے اور یہاں اب قریب ہی شیطان کے اس قوی ہیکل نشان کے ساتھ ہی وہ شیطان پرست ہیں''......رابرٹ نے کہا تو کراسٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''چلو کراسٹی۔ اب جو ہو گا۔ دیکھا جائے گا اور ہو سکتا ہے ہمیں اس شیطانی جگہ پر اور بھی دل ہلا دینے والے ہولناک مناظر دیکھنے کو ملیں لیکن تم نے اب ہمت کا مظاہرہ کرنا ہو گا۔ ہم ایک نیک مقصد کے لئے آگے جا رہے

ہیں اگر اس مقصد میں جان بھی جاتی ہے تو پرواہ نہیں کرنی مگر ہم نے اپنی پوری کوشش کر کے اس شیطانی معبد کو تباہ کرنا ہے''......رابرٹ نے اس بار جی کرا کے کہا۔ حالانکہ اب اس کا اپنا دل بھی دھڑک رہا تھا مگر وہ جانتا تھا کہ اگر صرف انسانوں سے فائٹ ہوتی ہے تو پھر کراسٹی ایک اچھی فائٹر ہے اور چاہے جتنا بڑا فائٹر ہو کراسٹی اس کا مقابلہ خوب کرنا جانتی ہے اور اس کا ساتھ خوب دے گی لیکن اگر مقابلہ شیطانی قوتوں سے ہے تو پھر وہ سحر کے آگے مار کھا سکتے ہیں مگر اب دونوں نے شیطان پرستوں اور شیطانی معبد کا مقابلہ کرنے کا پکا ارادہ کر لیا تھا۔ اب کراسٹی اور رابرٹ مزید آگے بڑھنے لگے مگر انہوں نے چمگادڑ کے دیوار کے ساتھ چپکی ہوئی تصویر کو دیکھا تو ان کے منہ سے چیخیں نکل گئیں کیونکہ یکلخت چمگادڑ کی آنکھوں سے آگ کے شرارے نکلے اور ان کی طرف بڑھے۔ رابرٹ اور کراسٹی چیختے ہوئے فوراً جمپ لگا کر ایک طرف ہو گئے۔ اگر ان کو ایک لمحے کی دیر ہو جاتی تو آگ کے شرارے ان کو جلا کر بھسم کر دیتے۔ اب دونوں نے لرزتے ہوئے دیکھا کہ چمگادڑ کی قوی ہیکل تصویر کی آنکھوں سے آگ کے دیئے ختم ہو گئے ہیں۔

''ہوں۔ تو یہ ایک خود ساختہ شیطانی گزرگاہ ہے اور یہ محافظی جگہ ہے جہاں غیر کو اندر جانے سے روکنے کے لئے سحر کے ذریعے یہ عمل دہرایا گیا ہے مگر یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہم دونوں ڈر کر نہیں بلکہ چمگادڑ کی قوی ہیکل

تصویر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے آئے ہیں اگر ہم ڈرتے ہوئے اس چمگادڑ کی سحر انگیز آنکھوں سے نظریں چرا کر آتے تو اب تک ہماری لاشیں یہاں پڑی ہوتیں''۔ رابرٹ نے خوف سے نیچے دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ جس جگہ وہ چند لمحوں پہلے کھڑے تھے وہاں آگ کے شرارے نے زمین پر وہاں گڑھا کر دیا تھا اگر یہ دونوں وہاں ہوتے تو اب تک ان کی جلی ہوئی لاشیں وہاں پڑی ہوتیں۔ گو کہ اب چمگادڑ کی آنکھوں میں کوئی شرارہ یا آگ کے الاؤ نہیں تھے مگر ان کے دل بری طرح لرز رہے تھے۔

''میرے خیال میں ہم شیطان پرستوں کی نظروں میں آچکے ہیں اور وہ ہم پر شیطانی اور سحر انگیز حملے کر رہے ہیں اور سحر کا مقابلہ ہم نہیں کر سکتے اس لئے ہمیں واپسی کی راہ اختیار کرنی ہوگی''...... اس بار رابرٹ نے خوفزدہ نگاہوں سے کراسٹی کی طرف دیکھ کر کہا۔

''نہیں رابرٹ۔ اب ہم آ ہی گئے ہیں تو دیکھا جائے گا۔ ہمیں شیطان پرستوں کا کھوج لگانا ہی ہے کہ وہ کہاں گئے ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔ یہاں اس شیطانی معبد میں کس مقصد کے تحت آئے ہیں''...... اس بار کراسٹی نے خوفزدہ ہونے کے باوجود ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

''او کے ڈیئر۔ اگر تم میرے ساتھ ہو تو میں پاتال کی گہرائیوں میں بھی جانے کو تیار ہوں''...... رابرٹ نے اپنا خوف دور کرنے کے لئے مسکراتے

ہوئے کہا اور کراسٹی کی ہمت پر اسے شاباش دی۔ دونوں نے دیکھا کہ اب چمگادڑ کی تصویر بالکل ساکن تھی جیسے اس نے کچھ کیا ہی نہ ہو۔ اب دونوں نے دیکھا کہ جس جگہ چمگادڑ کی تصویر ہے اس کے ساتھ ہی ایک تنگ راہداری گھوم رہی ہے۔

''میرے خیال میں یہی وہ راہداری ہے جہاں سے آگے وہ شیطان پرست گئے ہیں اور لازمی طور پر آگے شیطانی عبادت گاہ ہوسکتی ہے''...... کراسٹی نے کہا تو رابرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور دونوں نے پھر ایک دوسرے کا ہاتھ تھاما اور لرزتے دل کے ساتھ اس گھومتی ہوئی رہداری میں گھس گئے۔ جوں جوں وہ آگے جا رہے تھے ماحول میں گرمی کی شدت میں اضافہ ہو رہا تھا اور ان کے چہرے گرمی کی شدت سے پسینے سے تر ہو گئے۔

''یہ اچانک شدید گرمی کیوں بڑھ گئی ہے حالانکہ باہر تو ٹھنڈ تھی۔ یوں لگ رہا ہے جیسے ہم کسی تندور کے قریب جا رہے ہوں''۔ کراسٹی نے گھبراتے ہوئے کہا اور اپنے چہرے سے پسینہ صاف کرنے لگی۔

''کراسٹی ڈیئر۔ ہم شیطان پرستوں کے ہولناک معبد میں آ گئے ہیں اور یہاں پل پل ماحول اور مناظر تو بدلیں گے۔ اب جیسا کہ ہم شیطانی چمگادڑ کے خوفناک سحر سے بال بال بچے ہیں۔ اب یہ شدید گرمی کا احساس یہ سب اس لئے ہو رہا ہے کہ ہم اصل جگہ نہ پہنچ سکیں جو شیطان کا مرکز، معبد یا قربان

گاہ ہے“...... رابرٹ نے بھی اپنے چہرے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ہم اس جگہ کے قریب پہنچنے والے ہیں جہاں شیطان پرست نوجوان جوڑے موجود ہیں اور غالباً شیطان کی پوجا کر رہے ہیں“...... کراسٹی نے گرمی کی شدت سے بے زار ہو کر کہا مگر چونکہ دونوں کو یقین تھا کہ وہ اس خوفناک شیطانی عمارت کی اصلی جگہ جہاں شیطان مردود کی عبادت ہوتی ہے وہاں پہنچنے والے ہیں۔ وہ شدید گرمی کو برداشت کرتے ہوئے اب خاموشی سے آگے بڑھنے لگے۔ اب جوں ہی وہ موڑ گھومے انہوں نے ایک نیا ہولناک منظر دیکھا جس کو دیکھ کر ایک دفعہ پھر ان کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ مناظر ہی اتنے بھیانک اور دل دہلا دینے والے تھے کہ دونوں کے وجود کانپ کر رہ گئے۔ رابرٹ اور کراسٹی نے دیکھا کہ دونوں راہداریوں میں مختلف تصاویر بنی ہوئی ہیں اور دھیمی پراسرار روشنی میں یہ تصویریں ان کا دل دہلا دینے کے لئے کافی تھیں۔ تصاویر میں دکھایا جا رہا تھا کہ چمگادڑ کے بت بنے ہوئے ہیں اور ان کے سامنے نوجوان مردوں اور عورتوں کو ذبح کیا جا رہا ہے اور ان کی کٹی ہوئی گردنیں الگ پڑی ہیں اور سانپ اور بچھو ان کی گردنوں سے چمٹے ہوئے ہیں۔ بعض تصاویر میں ایک آنکھ کا چہرہ تھا جس کی آنکھ میں خون بھرا ہوا تھا اور چہروں کے ہونٹ کٹے

ہوئے تھے اور اس میں چوہے دانت نوچ رہے تھے۔ یہ اتنے ہولناک مناظر تھے جنہیں دیکھ کر ان کی روح فنا ہوگئی۔ ان کو یوں محسوس ہوا جیسے ایک آنکھ کے چہرے والا خون برساتی آنکھوں سے ان دونوں کو دیکھ رہا ہے اور ان کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے وجود چمگادڑ کے بت کے سامنے پڑے ہوں اور ان کو شیطان کے نام پر ذبح کیا جا رہا ہو اور وہ تڑپ رہے ہوں۔ مناظر اتنے بھیانک اور لرزہ خیز تھے کہ وہ ان سے نظریں چراتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھنے لگے کیونکہ یہ دہشت کے بھیانک مناظر دیکھنے کی ان کو ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ اب دونوں خود کو کوسنے لگے کہ وہ اس منحوس عمارت میں کیوں گھس گئے اور اب شیطان پرستوں کی دہشت کا شکار تھے تیزی سے اس جگہ کو کراس کر گئے اور اب دونوں نے خود کو ایک گول کمرے کے قریب پایا۔ یہ کمرہ مکمل گول تھا اور اس کا ان کو کوئی دروازہ نظر نہیں آ رہا تھا۔

''یہ اب ہم کہاں پہنچ گئے ہیں۔ یہاں تو ہر طرف خوف اور شیطانی سحر کے بھیانک مناظر ہیں۔ اگر میں اکیلی ہوتی تو ان مناظر کو دیکھ کر خوف سے مر چکی ہوتی مگر تمہارے سہارے سے ہی میں یہاں پہنچی ہوں''...... کراسٹی نے خوف سے لرزتے ہوئے کہا۔ اس کا وجود خوف سے باقاعدہ کانپ رہا تھا۔

''سچی بات تو یہ ہے کہ میں بھی زندگی میں اتنے بھیانک ماحول میں کبھی

پاکستان ورچوئل لائبریری

نہیں آیا اور جیسا کہا جاتا ہے ایک اکیلا دو گیارہ اسی مصداق کے تحت میں بھی تمہاری سنگت میں ہی یہاں تک پہنچا ہوں ورنہ شیطان پرستوں کی اس بھیانک دنیا میں بھی نہ بچ پاتا اور فوراً بھاگ جاتا یا مارا جاتا''...... رابرٹ نے لرزتے ہاتھوں سے کراسٹی کا شانہ تھپتھپایا جس نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔

''میرے خیال میں یہی وہ کمرہ ہے جہاں وہ شیطان پرست اندر داخل ہوئے ہیں۔ معلوم نہیں وہ کیسے ان بھیانک ماحول کا سامنا کرتے ہوئے انتہائی خفیہ جگہوں سے یہاں تک پہنچے ہیں''۔ کراسٹی نے خوف سے لرزتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

''کراسٹی ڈیئر۔ وہ سب جوڑے شیطان پرست تھے اور شیطان مردود کے ماننے والے تھے۔ ہوسکتا ہے جب وہ یہاں آئے ہوں وہ ان بھیانک ماحول سے نہ گزرے ہوں یہ وہ ان مناظر کے عادی ہو چکے ہوں کیونکہ شیطان پرستوں میں عریانیت، بدی اور قہری ہی عبادت کا درجہ رکھتا ہے اور ہم تو شیطان کے باغی ہیں اور اس شیطانی عمارت میں چوری چھپے ہی گھسے ہیں''...... رابرٹ نے بھی اس گول کمرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور دونوں مزید آگے بڑھ گئے کیونکہ ان کو یہاں اس گول کمرے میں اندر جانے کا کوئی راستہ نہیں مل رہا تھا جیسے ہی دونوں آگے گئے ان کو پراسرار دھیمی روشنی

میں سیڑھیاں نیچے اترتی نظر آئیں تو دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور سر ہلاتے ہوئے سیڑھیاں نیچے اترنے لگے۔ معلوم نہیں پراسرار شیطانی عمارت کس طرز کی بنی ہوئی تھی جہاں گھومتی ہوئی بھیانک راہداریاں اور سیڑھیاں ہی تھیں جنہوں نے ان دونوں کو چکرا کر رکھ دیا تھا۔ اب دونوں سیڑھیاں اتر چکے تھے جو کہ تقریباً چالیس کے قریب سیڑھیاں تھیں۔ اب دونوں نے دیکھا کہ گول کمرہ نیچے بھی جا رہا تھا۔

''یہ گول کمرہ تو کافی بڑا اور کافی گہرائی تک ہے''...... کراسٹی نے سیڑھیاں اتر کر حیرت سے کہا۔ جوں جوں وہ گہرائی میں جا رہے تھے ان کے دل اتنا زیادہ لرز رہے تھے کیونکہ یہ بہت اندر تک آ گئے تھے۔ اب دونوں نے ایک چھوٹا سا دروازہ دیکھا جس میں صرف سجدے کی حالت میں ہی اندر جایا جا سکتا تھا۔ معلوم نہیں یہ سب کس لئے بنایا گیا تھا۔ اب دونوں نے لرزتے کانپتے اس چھوٹے سے دروازے میں جھانک کر اندر جھانکا تو دونوں چونک گئے کیونکہ اندر شیطانی معبد تھا اور اندر کا ماحول دیکھ کر شرم سے رابرٹ اور کراسٹی ایک دوسرے سے نظریں بھی نہیں ملا سکتے تھے۔ اندر انتہائی شرم ناک اور مکمل شیطانی ماحول تھا۔ دونوں نے دیکھا کہ اس دروازے کے سیدھا آگے چمگادڑ کا کالا سیاہ اور بھیانک دیو نما بت ایستادہ تھا جو بھی اس درے نما دروازے سے اندر داخل ہوتا وہ لازمی طور پر سجدے کی حالت میں

اندر داخل ہوتا اور اس طرح شیطان کے بت کو اندر جاتے ہی سجدے کی سلامی دی جاتی تھی اور مزید جو اندر کا ماحول تھا وہ تو شیطانیت کی انتہا تھی۔ ان دونوں نے ایک پراسرار منظر دیکھا کہ وہی تمام جوڑے جو شکلوں سے تو بظاہر مہذب اور اچھے گھرانے کے لگتے تھے مگر یہاں شیطان کے دربار میں سجدے کی حالت میں شیطانی بت کے سامنے ہاتھ باندھے ہوئے تھے۔ اچانک اس معبد میں ایک بدشکل حبشی مرد اور موٹی حبشی عورت معلوم نہیں کہاں سے اندر داخل ہوئے اور ان تمام جوڑیوں کو شیطانی بت کے آگے عقیدے سے سجدہ ریز اور ہاتھ باندھے دیکھا تو ان دونوں کے چہروں پر شفیق سی مسکراہٹ نمودار ہوگئی۔

''بلیک لارڈز کے متوالو۔تمہارا آقا چند لمحوں بعد تم لوگوں سے خود آ کر تمہاری فریاد سنے گا اور تم سب کو خوشیاں دے گا۔تم سب نے آقا کو خوش کر دیا ہے اب سارے اٹھ کھڑے ہو جاؤ۔آقا کی عظمت کے گن گاؤ تم میں سے کسی ایک کی عظیم الشان قربانی کے بعد آقا بلیک لارڈز تشریف لائیں گے اور جو جوڑی مہان قربانی بنے گی آقا اسے اپنے دربار میں بلا لیں گے اور پھر وہ جوڑی ہمیشہ کے لئے امر ہو جائے گی''......بدشکل حبشی نے شفیق انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو تمام ساتوں جوڑے اب مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ان سب کے چہروں پر عقیدت اور خوشی تھی۔جیسے ان کو قارون کا

خزانہ ملنے والا ہو۔اب موٹی حبشی عورت اور بدشکل حبشی نے نامعلوم کیا پڑھنا شروع کیا جو رابرٹ اور کراسٹی کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آرہا تھا۔اچانک اس عبادت گاہ قربان گاہ میں اچانک کافور پھیل گئی۔اب جیسے ہی کافور کی بو اس قربان گاہ میں پھیلی اچانک کمرے میں سرمائی دھندلی روشنی سرخی میں بدل گئی۔اب ماحول میں ہرطرف دھیمی سرخ روشنی تھی جو پراسرار اور ڈراؤنی تھی۔تمام جوڑے اب بھی ادب سے کھڑے تھے اور بدشکل حبشی اور موٹی حبشی عورت کے نامعلوم کلمات کے ختم ہونے کا انتظار کرنے لگے۔چند لمحوں بعد حبشی جوڑی نے پراسرار عمل پڑھنا شروع ختم کر دیا اور اب ان نوجوان گورے جوڑیوں کو دیکھنے لگے جو شیطان کی اطاعت میں انتہائی شرم ناک حالت میں شیطان کو خوش کرنے کے لئے کھڑے تھے۔

''بلیک لارڈز کے عظیم متوالو۔تم میں سے کون سا جوڑا اپنی عظیم قربانی دے کر ہمیشہ کے لئے امر ہونا چاہتا ہے اور بلیک لارڈز کے دربار میں جانا چاہتا ہے تاکہ بلیک لارڈز اس خوش قسمت جوڑے کو اپنے سائے تلے اور اپنی خاص دنیا میں رکھے۔ایسا عظیم جوڑا کون بننا چاہتا ہے''......اس بار موٹی حبشی عورت نے اونچی آواز میں کہا تو تمام جوڑے اس موٹی حبشی عورت کی بات سن کر بڑھ چڑھ کر ہاتھ اٹھانے لگے جیسے جو جوڑا ابھی اس عظیم قربانی کے لئے چنا جائے گا وہ ہمیشہ کے لئے امر ہو جائے گا۔سب جوڑیاں اچھل اچھل

کر اپنا نام اس پر اسرار قربانی کے لئے لکھوانے لگے جو ابھی تک رابرٹ اور کراسٹی کی سمجھ سے باہر تھا کہ یہ کون سی عظیم قربانی ہے جو ان شیطان پرست جوڑوں کو ہمیشہ کے لئے امر کر دے گی۔ بدشکل حبشی اور موٹی حبشن ان نوجوان جوڑیوں کا جوش دیکھ کر خوش ہو گئے اور ان دونوں کے منہ پر شفیق سی مسکراہٹ رینگ گئی۔

''اس کا فیصلہ شہنشاہ ظلمات یا بلیک لارڈز کریں گے اور اس خوش قسمت جوڑی کو اپنے سائے میں لیتے ہوئے ہمیشہ کے لئے امر کر دیں گے''...... بدشکل حبشی نے بدستور شفیق انداز میں مسکراتے ہوئے اور یہ لنگوٹ پہنے بدشکل حبشی اور اس کی موٹی حبشی عورت جس نے نیم عریاں لباس زیب تن کیا ہوا تھا ان دونوں حبشی جوڑی کے ماتھے پر چمگادڑ کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا۔ دونوں چمگادڑ کے قوی ہیکل بت کے آگے سرخم کر کے ہاتھ باندھ دیئے۔

''اے تاریکی ظلمات۔ اندھیرے، عریانیت، بدی اور قہر کے عظیم آقا۔ اپنے خوش قسمت پجاریوں کی رہنمائی فرما اور ان میں سے اپنے خوش قسمت جوڑے کا یہاں تشریف لا کر خود فیصلہ صادر فرما تا کہ سب دیکھ لیں کہ تو نے کس خوش نصیب جوڑی کو اپنے لئے چنا ہے تا کہ اس جوڑی کی قربانی لے کر اپنے خاص دربار میں لے جا سکے''...... اس بار بدشکل حبشی اور موٹی حبشی عورت نے ایک ساتھ اونچی آواز میں کہا۔ ابھی ان کا یہ عمل جاری تھا کہ

اچانک قربان گاہ میں ایک زناٹے کی گونجدار آواز پیدا ہوئی اور اچانک ایک قوی ہیکل سیاہ رنگ کا خوفناک چمگادڑ قوی ہیکل چمگادڑ کے عظیم الشان بت کے منہ سے نکلا اور قربان گاہ میں چکر لگانے لگا۔ اس قوی ہیکل اور سیاہ چمگادڑ کی آنکھیں سرخ انگارہ تھیں جیسے اس میں انگارے بھرے ہوئے ہوں۔ رابرٹ اور کراسٹی اس قوی ہیکل اور سرخ انگارہ آنکھوں والے چمگادڑ کو دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے تھے کیونکہ ان کو یوں لگ رہا تھا وہ اس چمگادڑ کی نظروں میں آ چکے ہوں اور یہ خونی اور ہولناک چمگادڑ کسی بھی وقت اس قربان گاہ میں چکر لگاتے ہوئے اس قربان گاہ سے باہر نکل کر اس پر حملہ کر سکتا ہے۔ دونوں خوفزدہ نگاہوں سے یہ سحر انگیز اور پراسرار شیطانی ماحول دیکھ رہے تھے جیسے ہی قوی ہیکل سیاہ چمگادڑ اس عبادت گاہ یا قربان گاہ میں داخل ہوا تھا سب جوڑیاں بلند آواز سے شیطان کی عظمت کے گن گانے لگے اور غور سے اس چمگادڑ کو دیکھنے لگے جو متواتر اس بھیانک اور پراسرار شیطانی کمرے میں گھوم رہا تھا پھر یکلخت ایک انتہائی حسین اور نوجوان لڑکی کے سر پر بیٹھ گیا۔ جیسے ہی قوی ہیکل چمگادڑ اس نوجوان اور حسین لڑکی کے سر پر بیٹھا یہ نوجوان حسین لڑکی اور اس کا نوجوان خوبرو ساتھی خوشی سے اچھل پڑے۔ خوشی سے ان کے چہرے دمک رہے تھے جیسے ان کو پوری دنیا کی بادشاہت مل گئی ہو یا دنیا کے نایاب ترین خزانے ان کو مل گئے ہوں۔ باقی چھ جوڑیاں رشک بھری نظروں

سے اس جوڑی کو دیکھ رہے تھے اور ان دونوں کو مبارک باد دینے لگے۔ اب چمگادڑ ایک دفعہ پھر اڑ کر چمگادڑ کے عظیم الشان بت کے منہ میں واپس چلا گیا تھا۔

''نائیک اور جوزفین۔ تم دونوں خوش قسمت ترین ہو جن کو بلیک لارڈز نے اپنے لئے چن لیا ہے اور تمہاری عظیم قربانی سے تم بلیک لارڈز کے خاص سائے میں جگہ پاؤ گے''...... اس بار بدشکل حبشی نے شفیق انداز میں اس نوجوان جوڑی کو کہا اور آگے بڑھ کر جوزفین نامی لڑکی کو گلے سے لگا لیا اور موٹی حبشی عورت نے اس کے ساتھی نائیک کو شفیق انداز میں گلے سے لگا لیا۔

''چلو میرے خوش نصیب ساتھیو۔ اب اپنے سر بلیک لارڈ کے مخصوص گھاٹ پر رکھ دو اور خود کو ہمیشہ کے لئے امر کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ''...... موٹی حبشن نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا تو نائیک اور جوزف انتہائی خوشی کے عالم میں آگے بڑھے۔ رابرٹ اور کراسٹی ابھی تک نہیں سمجھے تھے کہ آخر ان دونوں کو کیا ملنے والا ہے جو اس قدر خوش ہیں مگر اب جو واقعہ ہونے والا تھا اس کو دیکھ کر ان کے ہوش اڑنے والے تھے۔

''میرے نوجوان ساتھیو۔ تم دونوں بے حد خوش قسمت اور عظیم ہو جن کو بلیک لارڈز نے اپنے لئے مخصوص کر لیا ہے۔ تم نے گھبرانا نہیں ہے اس عمل کے بعد تو تم ہم سب سے زیادہ خوش قسمت ہو جاؤ گے''...... اس بار بدشکل

حبشی نے بدستور شفیق انداز مسکراتے ہوئے نائیک اور جوزفین سے کہا اور اب چاروں چلتے ہوئے چمگادڑ کے بت کے قریب ہو گئے جہاں ایک گھاٹ بنا ہوا تھا جس پر ایک سیاہ رنگ کی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ بدشکل حبشی اور موٹی حبشی عورت نے ایک ساتھ اس سیاہ چادر کو ہٹایا تو اب گھاٹ واضح ہو گیا جس پر دو تیز دھار کلہارے پڑے تھے۔

''اپنا سر اس گھاٹ پر رکھ دو تا کہ تمہیں بلیک لارڈز کے پاس پہنچایا جا سکے''...... بدشکل حبشی اور موٹی حبشن نے تیز دھار کلہارڑے گھاٹ سے اٹھاتے ہوئے کہا۔ اب چونکنے کی باری رابرٹ اور کراسٹی کی تھی جنہوں نے دیکھا کہ ان دونوں شیطان پرست حبشی جوڑی کی بات سن کر نائیک اور جوزفین نے بغیر کسی جھجک کے اپنا سر خوشی کے ساتھ اس گھاٹ پر رکھ دیا۔ رابرٹ اور کراسٹی حیرت اور خوف سے یہ سحر انگیز شیطانی منظر دیکھ رہے تھے کہ اب کیا ہونے والا ہے۔

''اے شہنشاہ ظلمات۔ اے بدی اور قہر کے آقا۔ اے ظلمت اور عریانیت کے آقا۔ اے ظلم اور تاریکی کے آقا اور ہمارے معبود۔ ہم یہاں تیرے اس عبادت خانے میں تیرے حقیر انسان تیری اطاعت قبول کرتے ہوئے تیرے لئے اس غلام اور خوش نصیب جوڑے کو تیرے نام قربان کر رہے ہیں تو ان کو قبول فرما اور ان کو اپنے خاص مقام میں جگہ عطا فرما۔ اے بلیک لارڈز

اس جوڑے کی حقیر قربانی قبول فرما جو تیرے نام پر خود کو قربان کر رہے ہیں تا کہ تو ان کو اپنے سائے میں جگہ عطا فرما سکے‘‘...... بدشکل حبشی اور موٹی حبشی عورت نے اس باعقیدت سے چمگادڑ کے بت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

’’تو کیا یہ حبشی جوڑی اس گوری جوڑی کو شیطان کے نام پر قربان کرے گا۔ کیا یہ اتنے پاگل ہو گئے ہیں کہ ان کو معلوم بھی نہیں ہے کہ ان کو شیطان کے نام پر ذبح کیا جا رہا ہے اور وہ دونوں مزے سے اپنے سر خم کر کے شیطان مردود کے نام اپنی قیمتی جان قربان کر رہے ہیں۔ اف کیا یہ حقیقت ہے کہ شیطان پرست ان لوگوں کو اس طرح بے وقوف بنا کر اس طرح شیطان کے نام پر قتل کرتے ہیں‘‘...... رابرٹ اور کراسٹی نے لرزتی نظروں سے یہ بھیانک منظر دیکھتے ہوئے سوچا۔ پھر ان کی دیکھا دیکھی اچانک کلہاڑے بلند ہوئے جیسے ہی اس حبشی جوڑے نے کلہاڑے بلند کئے دیگر نوجوان جوڑوں نے شیطان کی عظمت کے گن گانے شروع کر دیئے اور اس دوران ہی نوجوان جوڑے کا سر کھچ کی آواز کے ساتھ کٹتا چلا گیا۔ بدشکل شیطان پرست حبشی نے جوزفین کی گردن پر وار کیا تھا اور شیطان پرست موٹی حبشن نے نائیک کی گردن پر کاری وار کیا تھا جس سے ان کے سر دھڑ سے جدا ہو کر شیطان کے بت کے قدموں میں گر گئے اور ان کے دھڑ اب فرش پر گر کر تڑپ رہے تھے جیسے ہی اس حبشی جوڑی نے اس سنگدلانہ عمل کو دہرایا تھا۔ یہ

بھیانک ترین منظر دیکھ کر بے اختیار رابرٹ اور کراسٹی دونوں کے منہ سے
بے اختیار خوف سے چیخیں نکل گئی۔اس دوران اس شیطان کے نام خوشی سے
قربان ہونے والے جوڑے کا خون شیطان کے نام پر منسوب چمگادڑ کے
قدموں میں گر چکا تھا جیسے ہی ان کا خون چمگادڑ کے بت کے قدموں میں گرا
یکلخت اس عبادت گاہ اور قربان گاہ میں گھٹا ٹوپ اندھیرا چھ گیا جس سے
رابرٹ اور کراسٹی کو اب کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ان کو یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ
اس بھیانک ترین عمل دیکھنے کے بعد ان کے منہ سے جو چیخیں نکلی ہیں اس کا
ان شیطان پرستوں نے کیا نوٹس لیا ہے لیکن چونکہ ہر طرف تاریکی چھا گئی تھی
اس لئے اب یہ دونوں کوئی چیز بھی دیکھنے سے قاصر تھے پھر یکلخت ان کے
ذہنوں پر اندھیرے کی یلغار چھا گئی معلوم نہیں ایسا کس طرح ہوا تھا مگر ان کا
شعور بیدار ہوا تو یہ دیکھ کر ان کے اوسان خطا ہو گئے کہ وہ دونوں بندھے
ہوئے ہیں اور شیطان پرست بدشکل حبشی اور شیطان پرست موٹی حبشی
عورت ان کے سامنے کلہاڑے لئے کھڑے ہیں۔ان کی نظر شیطان پرست
گورے جوڑوں پر پڑی تو انہوں نے دیکھا کہ وہ سب چھ جوڑے ایک بار
پھر شیطان کے بت کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے ہیں اور حیرت سے
رابرٹ اور کراسٹی کو دیکھ رہے ہیں۔ان کے چہروں پر غصے کے ساتھ حیرت
بھی شامل تھی اور سب رابرٹ اور کراسٹی کو دیکھ رہے تھے۔

''تو تم دونوں چھپ کر یہ عظیم قربانی دیکھ رہے تھے اور ہمارا علم بتا رہا ہے کہ تم دونوں بلیک لارڈز کے دشمنوں میں شامل ہو''۔ بدشکل حبشی نے اس بار سخت لہجے میں ان دونوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

''کون ہو تم سب۔ ایکریمیا جیسے روشن خیال ملک میں کیسے اس طرح شیطان کی عبادت کر رہے ہو اور شیطان کے نام پر ہی اس شیطان پرست جوڑے کو شیطان مردود کے نام پر اس طرح بھیانک انداز میں قتلکیا ہے''...... اس بار رابرٹ نے سنبھل کر اس حبشی جوڑے سے پوچھا۔ ان دونوں نے دیکھا کہ شیطان کے نام پر قربان ہونے والے جوڑی کے دھڑ تڑپنے کے بعد اب ٹھنڈے ہو چکے تھے اور ان کا خون چمگادڑ کے بت کے قدموں میڈں بہہ چکا تھا۔

''بدبخت۔ ادب سے نام لے بلیک لارڈز کا۔ ان کو شہنشاہ ظلمات کہو یا پھر بلیک لارڈز کہو جو تاریکی کے آقا اور ہمارے معبود ہیں جو ہمیں دائمی خوشیاں اور دولت عطا کرتے ہیں اور ہماری نفس کی خواہشات کو پورا کرتے ہیں''...... اس بار موٹی حبشی عورت نے گرج کر کہا۔ غالبًا یہ حبشی جوڑا سفلی عمل جانتا تھا جس نے ان کی چیخ کے بعد فوراً اپنے سفلی اور سیاہ عمل سے بے ہوش کر کے باندھ دیا تھا اور اب درنوں شیطان کے بت کے قدموں تلے بندھے ہوئے تھے۔

''میرے ساتھیو۔ یہ جوڑا غالباً تم جوڑیوں کی تلاش میں یہاں تک پہنچا ہے۔ گو کہ ہم نے ماورائی طریقے سے ان کی گاڑی کو تباہ کر دیا تھا مگر غالباً یہ پہلے ہی وہاں سے نکل چکے تھے اور تم لوگوں کو تلاش کرتے ہوئے یہاں تک پہنچا ہے۔ اس معبد میں آنے کے بعد ہم ماورائی عمل نہیں کر سکتے تھے اس لئے یہ بدقسمت جوڑا یہاں مرنے کے لئے پہنچا ہے اور بلیک لارڈز کے اس باغی جوڑے کا ہم بہت برا حشر کریں گے اور پھر یہ بدقسمت جوڑی ہمیشہ بلیک لارڈز کے عتاب کا شکار رہے گی''...... بدشکل حبشی نے اپنے شیطان پرست گورے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''بدقسمت ہم نہیں بلکہ یہ دونوں ہیں جن کو تم نے شیطان ملعون کے نام پر اس بری طرح ذبح کیا ہے۔ تم دونوں نے ان جوڑوں پر معلوم نہیں کیا سفلی عمل کیا ہے جس سے یہ بے وقوف اور بدقسمت لوگ خوشی سے خود کو شیطان کے نام پر قربان کرنے پر بھی نہیں جھجکے''......اس بار کراسٹی نے بھی ہمت کر کے کہا۔ گو کہ اس ماحول میں خود کو بندھا دیکھ کر دونوں پریشان ہو گئے تھے مگر عمران کے زیرنگرانی رہ کر انہوں نے ہر قسم کے ماحول میں سنبھلنا سیکھ لیا تھا۔ اچانک کمرے میں ایک بار پھر اندھیرا چھا گیا اندھیرا اتنا شدید تھا کہ ان کو کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔

''آؤ میرے متوالو۔ میں تمہارا معبود تمہارے پاس تمہاری التجائیں سننے

آیا ہوں'' ...... اچانک ان کو اندھیرے میں ایک گرجتی ہوئی آواز سنائی دی۔ آواز میں اتنی ہیبت اور گرج تھی کہ رابرٹ اور کراسٹی دہل گئے جیسے بادل گرج رہے ہوں۔ پھر یکلخت چمگادڑ کی بے نور آنکھیں روشن ہو گئیں اور ایک بار پھر سرمائی رنگ کی دھیمی اور پراسرار روشنی پھیل گئی۔ رابرٹ اور کراسٹی نے دیکھا کہ جیسے ہی چمگادڑ کی بے نور آنکھیں روشن ہوئیں سب جوڑے سجدہ ریز ہو گئے۔ حبشی جوڑا ابھی سجدہ ریز ہو گیا تھا۔

''مانگو مجھ سے کیا مانگنا چاہتے ہو'' ...... چمگادڑ کے منہ سے ایک گرجتی ہوئی آواز سنائی دی چونکہ شیطانی بت کے قدموں میں نائیک اور جوزفین کا خون گر چکا تھا اور ان کی قربانی شیطان نے قبول کر لی تھی اور اب پنے ساتھیوں کی التجا سننے کے لئے یہاں چمگادڑ کے بت میں آ گیا تھا۔ رابرٹ اور کراسٹی حیرت اور خوف سے یہ سب سحر انگیز منظر دیکھنے لگے۔

''اے بدی اور قہر کے شہنشاہ۔ اے ہمارے معبود اور تاریکی کے آقا۔ ہمارے ان ساتھیوں کی قربانی قبول فرما اور اپنے ان ساتھیوں کی بھی مدد فرما جو تیرے نام لیوا ہیں'' ...... بدشکل حبشی نے اس بار ادب سے کھڑے ہو کر کہا تو اس کی موٹی حبشی عورت بھی ادب سے کھڑی ہو گئی البتہ دیگر جوڑے اب بھی شیطان کے سامنے سجدہ ریز تھے۔

''کھڑے ہو جاؤ میرے متوالو۔ آقا کے سامنے اپنی التجائیں بیان کرو۔

میں اس کو پورا کروں گا‘‘...... چمگادڑ کے منہ سے گرجتی ہوئی آواز سنائی دی تو اب تمام جوڑے ادب سے کھڑے ہو گئے اور شیطان کے سامنے اپنی حاجات پیش کرنے لگے اور شیطان ہر کسی سے کہتا چالیس دن کے بعد ان کی یہ حاجات پوری ہو جائیں گی۔

’’تم بھی کچھ بیان کرو اگر تم میری اطاعت قبول کرو اور میرے آگے سر خم کرو تو تم دونوں کو بھی بیشمار مرعات دی جائیں گی اور دنیا کی تمام آسائیشیں تمہیں ملیں گی‘‘...... جب شیطان پرست جوڑے اپنی حاجات شیطان کو بیان کر چکے تو شیطان نے رابرٹ اور کراسٹی کی طرف دیکھ کر کہا۔ اس کی آنکھوں میں انگارے تھے اور ہیبت تھی مگر رابرٹ اور کراسٹی اپنے ناخنوں میں چھپے بلیڈوں سے اپنے گرد بندھی رسی کو بھی کاٹ چکے تھے۔

’’تم خوش قسمت ہو کہ بلیک لارڈز کا باغی ہونے کے باوجود وہ تمہارے قصور کو معاف فرما رہے ہیں۔ تم بلیک لارڈز کے روبرو اپنے سر خم کر دو تو تم بھی بلیک لارڈز کے متوالو میں شامل ہو جاؤ گے‘‘......اس بار بدشکل حبشی نے شفیق انداز میں ان دونوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

’’ہم شیطان مردود کے ساتھی نہیں بلکہ اس کے دشمن ہیں اور اس پر ہزار بار لعنت بھیجتے ہیں‘‘...... رابرٹ اور کراسٹی نے کہا اور جھٹکے سے اپنے گرد رسیاں توڑ ڈالیں اور تیزی سے اپنے گلے میں موجود صلیب کو اتار کر تیزی

سے شیطان کی روشن آنکھوں پر مارا۔ دونوں کی صلیبیں تیزی سے چمگادڑ کے دونوں روشن آنکھوں پر لگیں تو ایک چیخ کے ساتھ چمگادڑ کی روشن آنکھیں پھر سے بے نور ہو گئیں اور ہر طرف پھر گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا مگر چند لمحوں کے لئے پھر وہی دھیمی پراسرار سرمائی روشنی ہو گئی۔ اب اس سے پہلے شیطان پرست حبشی مرد اور عورت سنبھلتے رابرٹ اور کراسٹی نے ان کی طرف جمپ لگایا اور ان کے سینے کی طرف وار کیا۔ کراسٹی کی کک حبشی عورت اور رابرٹ کی فلائنگ کک حبشی مرد کے سینے پر پڑی تو دنوں چیختے ہوئے نیچے فرش پر جا گرے۔ اس دوران رابرٹ اور کراسٹی نے تیزی سے کلہاڑے اٹھائے اور حبشی جوڑے کا سر قلم کر دیا یہ سب آناً فاناً ہوا تھا اس لئے گورے شیطان پرست حیرت سے یہ سب دیکھ رہے تھے۔ پھر تیزی سے رابرٹ اور کراسٹی کی طرف بڑھے تا کہ ان کو مار سکیں مگر یہ شیطان پرست کہاں ان دونوں کا مقابلہ کر سکتے تھے۔ رابرٹ اور کراسٹی نے تیزی سے ان کا بھی کلہاڑے سے خاتمہ کر دیا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اپنی اپنی صلیبیں اٹھا کر اس بھیانک قربان گاہ میں چمگادڑ کے بت پر وار کیا اور چمگادڑ کے بت کے ٹکڑے کر دیئے۔ جیسے ہی چمگادڑ کا بت ٹوٹا اچانک قربان گاہ کا کمرہ لرزنے لگا جیسے ابھی کمرے کی چھت گر جائے گی۔ رابرٹ اور کراسٹی فوراً اس شیطانی معبد سے باہر نکلے اور لائٹر جلا کر جس راستے سے آئے تھے اسی راستے سے تیزی

سے جانے لگے۔ چونکہ اس وقت انہوں نے لائٹر روشن کیا ہوا تھا اس لئے سیاہ طاقتوں نے ان کو نہ نقصان پہنچایا۔ ویسے بھی شیطان پرست ساحر جہنم واصل ہو چکے تھے۔ جیسے ہی رابرٹ اور کراسٹی اس شیطانی عمارت سے باہر نکلے اچانک عمارت کو آگ لگ گئی مگر رابرٹ اور کراسٹی تیزی سے بھاگتے ہوئے اس جلتی ہوئی شیطانی عمارت سے دور ہوتے چلے گئے۔ دونوں نے اپنی ہمت سے ایک شیطانی عمارت اور شیطان کا خاتمہ کر دیا تھا۔

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

ہولناک دنیا

حصہ دوئم

عمران اور کرنل فریدی کا دل دہلا دینے والا یادگار اور ہولناک ناول

''نہیں ۔ مجھے اس منحوس کے سحر سے نکلنا ہوگا ورنہ یہ شیطان مجھے اپنا ٹارگٹ بنا کر بعد میں شیطان مرود کے نام پر ذبح کر دے گا''......روزا نے کہا۔اس کا ذہن ایک بار پھر سلگ کر رہ گیا اور اس نے اپنے اللہ کا نام کا دل میں تصور کیا اور کلمہ طیبہ کا ورد اپنے ذہن میں دہرایا پھر اس سے پہلے کہ مہا گمبارو اپنے شیطانی مقاصد کے لئے روزا کی طرف بڑھتا اچانک روزا کے وجود میں گویا کرنٹ بھر گیا اور اس کا دل مہا گمبارو کے شکنجے سے نکل گیا اور اس نے ایک زوردار دھکا مہا گمبارو کے سینے کو دیا جو اس پر مکمل جھک چکا تھا اور روزا کا وجود اس کی بھینٹ چڑھنے کو تیار تھا۔مہا گمارو مسکراتے ہوئے اعتماد سے اپنی شیطانی مقصد حاصل کرنے پر تیار تھا مگر اس کے سینے پر روزا کا

ہاتھ زور سے پڑا اور وہ ایک طرف گر پڑا

''یہ تم میرے سحر سے کیسے آزاد ہو گئی حسین ناری''......مہا گمبارو نے حیرت کی شدت سے چلاتے ہوئے کہا اور تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر روزا کا ہاتھ پکڑنا چاہا مگر روزا تیزی سے پلنگ سے نیچے اتر چکی تھی اور معنی خیز نگاہوں سے اس کو دیکھنے لگی۔

''جس کے ساتھ روشنی کی طاقتیں ہوں اس پر شیطان پرست حملہ آور نہیں ہو سکتے۔ میں ان کی خاطر دائرۂ اسلام میں بھی آئی اور بعد میں اسلامی کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد سچے دل سے مسلمان ہو چکی ہوں اور یہی اسلام کی طاقت ہے۔ میں تمہارے سحر میں آنے کے بعد بھی اس سے نکل آئی ہوں ورنہ دیگر بے شمار حسین لڑکیوں کی طرح میں بھی تمہاری ہوس کی بھینٹ چڑھ چکی ہوتی۔ میں مانتی ہوں کہ تم واقعی ایک بڑے ساحر ہو جس نے مجھے اپنے کالے علوم اور شیطانی قوتوں کے زور سے اپنے سحر میں جکڑانا چاہا مگر روشنی کی عظیم طاقتیں میری رہنمائی کر رہی ہیں۔ میں کرنل صاحب کی طرح اپنے دل و دماغ کو پاک صاف رکھنے کی کوشش کرتی ہوں اس لئے تمہارے کالے سحر کے گندے وار سے بچ گئی ہوں''......روزا نے دل میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ جس بھی مذہب اور جس بھی شکتی کا مالک ہو وہ

میرے سحر سے نہیں نکل سکتا۔تم روشنی کے نمائندے واقعی بہت خطرناک ہو اورشہنشاہ ظلمات کے نام پر تمہاری قربانی لازمی ہوگئی ہے جو روشنی کی طاقت سے میرے سحر سے بچ سکتا ہے۔شہنشاہ ظلمات اس کی مہان قربانی لے کر بہت خوش ہوں گے اور میں لازمی تمہیں شہنشاہ ظلمات کے نام قربان کروں گا اس کے بعد تمہارے مردود ساتھی اور روشنی کے نمائندے فریدی کو بھی بھینٹ چڑھاؤں گا۔اس طرح میری ساحرانہ قوتوں میں مہان اضافہ ہوگا''...... مہا گمبارو نے اس بار غصے اور قہر سے روزا کو دیکھ کر کہا۔غالبًا روزا پہلی لڑکی تھی جو اس کے ہر وار اور ہر سحر سے آزاد ہو چکی تھی۔

''یہ تو مجھے یقین ہے کہ کرنل صاحب تمہاری سرکوبی کے لئے اور مجھے تمہارے چنگل سے آزاد کرانے کے لئے یہاں تمہاری خوف اور دہشت کی بھیانک کالی دنیا میں پہنچ جائیں گے مگر میں اکیلی بھی تمہارا حشر کرنے کے لئے کافی ہوں۔اب تم کسی بھی مظلوم لڑکی کو اپنی ہوس کی بھینٹ نہیں چڑھا سکو گے کیونکہ میں تمہارا وہ حشر کرنے والی ہوں جو تم ساری زندگی نہیں بھول سکو گے اور کسی لڑکی کو برباد کرنے اور اپنے منحوس آقا شیطان مردود کی بھینٹ نہیں چڑھا سکو گے مہا گمبارو''......روزا نے یہ کہہ کر ایک لانگ جمپ لگایا اور ایک زوردار فلائنگ کک مہا گمبارو کے سینے میں مارنی چاہی مگر مہا گمبارو اس کے لئے پہلے سے تیار تھا اور اس کا وجود دھویں میں تحلیل ہو گیا اور روزا کو

خاک چاٹنی پڑی۔ مہا گمبارو ایک بار پھر اپنے وجود میں روزا کے پیچھے کھڑا تھا۔ روزا نے مڑ کر دیکھا تو مہا گمبارو مسکراتے ہوئے اس کی طرف طنز بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے وہ اس کا مذاق اڑا رہا ہو۔

''خوبصورت تتلی۔ یہ میری کالی دنیا ہے اور یہاں میرا راج چلتا ہے اس لئے یاد رکھو میری اجازت کے بغیر تم اس سحر کی دنیا سے نہیں نکل سکتی''......مہا گمبارو نے روزا کے حملہ کرنے کے باوجود اسے پھر منانے کی کوشش کی مگر اس کے جواب میں روزا نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر تھوک دیا اور روزا کی تھوک سیدھی اس کے منہ پر گری تو اب مہا گمبارو کا غصہ بھی عروج پر پہنچ گیا اور اس نے روزا کے بال زور سے جکڑ لئے اور ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر جڑ دیا جس سے روزا کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ روزا نے بھرپور طریقے سے اپنے سر کی ٹکر مہا گمبارو کے سینے پر ماری تو سینے پر بھرپور ٹکر لگنے سے مہا گمبارو نے روزا کو چھوڑ دیا۔ اب روزا اور مہا گمبارو ایک دوسرے کو قہر آلود نگاہوں سے دیکھنے لگے۔ روزا نے ایک بار پھر لات گھمائی اور اس کے سر پر وار کیا مگر مہا گمبارو ایک بار پھر دھویں میں تحلیل ہوا اور روزا سے چند فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔

''دیکھو لڑکی۔ میں مانتا ہوں کہ روشنی کے نمائندے منحوس فریدی نے تمہیں فائٹ میں یکتا کر دیا ہے اور تم میں پارہ بھر دیا ہے مگر تم کسی عام انسان

سے نہیں بلکہ کالی دنیا کے مہان آقا اور کالی سفلی قوتوں کے مہان مالک مہا گمبارو سے مدِ مقابل ہو جہاں تمہاری تمام صلاحیتیں دھری کی دھری رہ جائیں گی۔ میں تمہیں آخر بار کہہ رہا ہوں کہ اگر بھیانک موت نہیں مرنا چاہتی تو خود کو میرے حوالے کر دو کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ اب تک میرے اس آشرم میں جتنی بھی حسین ترین لڑکیاں آئی ہیں تم ان سب میں یکتا ہو اور تمہارا حسین بدن اور سحر انگیز ملکوتی حسن مجھے تمہاری دردناک موت سے روک رہا ہے ورنہ تم جو مجھ پر بار بار حملے کر رہی ہو۔ میں ایک ہی اشارے میں تمہیں بھیانک موت سے دو چار کر سکتا ہوں مگر پھر بھی میں تم پر رحم کر رہا ہوں اور آخری بار تمہیں خبردار کر رہا ہوں کہ میری بات مان جاؤ فائدے میں رہو گی''......مہا گمبارو نے روزا کے حملوں کے باوجود بدستور اس کی طرف نشیلی آنکھیں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں بدستور شیطانیت ٹپک رہی تھی کیونکہ اسے ہضم نہیں ہو رہا تھا کہ کوئی حسین لڑکی اس کی پرکشش شخصیت اور اس کے سحر سے کیوں نکلی اور روزا جیسی حسین ترین اور خاص کر روشنی کے نمائندے فریدی کی ساتھی اس کے سحر سے کیوں نکلی اس لئے وہ اب تک خاموش تھا اور اسے منانے کی کوشش میں تھا۔

''مردود شیطان کے بدبخت چیلے۔ میں مر جاؤں گی مگر تجھ جیسی خبیث روح سے دوستی کا ہاتھ کبھی نہیں بڑھاؤں گی۔ چاہے تم مجھے مار ہی کیوں نہ

دو۔ اگر تمہاری اس کالی دنیا میں میری موت لکھی ہے تو مجھے منظور ہے مگر میں مرنے سے پہلے تمہارا حلیہ بگاڑ کر جاؤں گی“...... روزا نے مہا گمبارو کی بات سن کر غصے سے کہا اور کراٹے کی ایک زوردار ضرب اس کی گردن پر کرنے کی کوشش کی مگر روزا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ہاتھ جام ہو گیا ہو۔ ملنے جلنے سے قاصر ہو۔ روزا کی حرکت دیکھ کر مہا گمبارو نے اپنا بائیاں ہاتھ اوپر کیا تو اچانک کمرے میں گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا اور جب اندھیرا ختم ہوا تو روزا حیرت اور خوف سے اچھل پڑی کیونکہ خوبصورت کمرے کا حلیہ ہی بدل چکا تھا۔ اب روزا نے خود کو تنگ اور سیاہ غار میں پایا جہاں چمگادڑ کا ایک قوی ہیکل بت ایستادہ تھا اور مہا گمبارو بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔

”یہ میں کہاں پہنچ گئی اور وہ منحوس شیطان پرست کہاں ہے“۔ روزا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس چمگادڑ کے قوی ہیکل بت کو دیکھنے لگی جس کی آنکھیں سرخ انگارہ تھیں اور یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے چمگادڑ زندہ ہو اور روزا پر جھپٹنے کو تیار ہو۔ روزا خوف سے اس بت کو دیکھنے لگی۔ پل پل بدلتے ہوئے ان مناظر نے روزا کے دل میں ہیبت اور ڈر پیدا کر دیا تھا۔ شیطان پرست مہا گمبارو کی کالی دنیا خوف کے بدلتے مناظر دکھا کر اسے ہراساں کر رہے تھے مگر روزا کو اس بات کی بھی خوشی تھی کہ وہ اپنی صلاحیتوں اور اللہ کے خاص کرم سے شیطان پرست کے سحر سے نکل آئی تھی اور اس کی ہوس کی بھینٹ

چڑھنے سے بچ گئی تھی۔ روزا کی نظر بدستور اس چمگادڑ کے قوی ہیکل بت تھی جس کی آنکھیں گویا آگ برسا رہی تھیں۔ روزا پہلے بھی اس کالی دنیا میں چمگادڑ کے بت کو متعدد بار دیکھ چکی تھی اور سمجھ گئی تھی کہ چمگادڑ کا بت شیطان پرستوں کے نزدیک بہت اہم ہے بلکہ ایک لحاظ سے یہ شیطان کا بت ہے۔ اچانک روزا کے دیکھتے ہی دیکھتے اس قوی ہیکل چمگادڑ کے بت کے منہ سے بے شمار چمگادڑیں نکلیں اور روزا کی طرف بڑھیں اور اس پر حملہ آور ہوئی۔ اس اچانک حملے سے روزا کے منہ سے چیخ نکل گئی کیونکہ بے شمار چمگادڑیں اس پر حملہ کر چکی تھیں۔ روزا نے اپنی طرف سے ہاتھ مارنے کی کوشش کی مگر کتنے چمگادڑوں کو اپنے ہاتھ سے روتی۔ حیرت انگیز طور پر چمگادڑیں اس کے سر پر حملہ آور ہوئی تھیں۔ اس کے چہرے یا جسم کے کسی اور جگہ پر حملہ نہیں کیا تھا مگر روزا تیزی سے نیچے بیٹھ گئی۔ اچانک روزا کو مقدس کلمات کا پڑھنا یاد آیا تو روزا نے بلند آواز سے آیت الکرسی کا ورد شروع کر دیا۔ جیسے ہی روزا نے آیت الکرسی کا مقدس ورد شروع کیا یکلخت تمام چمگادڑوں کے وجود کو آگ لگ گئی اور وہ اس طرح غائب ہو گئے جیسے ان کا وجود بھی نہ ہو۔

''بے وقوف لڑکی۔ تم جتنی حسین ہو اتنی ہی بے وقوف بھی ہو۔ تم نے آقا مہا گمبارو کے بستر کی زینت نہ بن کر خود کو عذاب میں مبتلا کر لیا ہے''...... اچانک غار میں روزا کو ایک آواز سنائی دی تو روزا نے فوراً گھوم کر دیکھا تو

اسے اپنے پیچھے ایک بڑھیا نظر آئی جو اسے قہر آلود نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔ روزا خوفناک بڑھیا کو دیکھ کر حیرت سے اچھل پڑی کیونکہ یہ وہی پراسرار بڑھیا تھی جو کار چلاتے ہوئے اچانک اس کے آگے آ گئی تھی اور تیزی سے اس کو ایک کتاب دے کر روانہ ہو گئی تھی۔ اپنے فلیٹ میں آ کر اس کتاب کے نامعلوم الفاظ دوہرا کر روزا، مہا گمبارو کی کالی دنیا میں پہنچا دی گئی تھی اور ابھی تک شیطان پرستوں کے عتاب کا شکار تھی۔

''کون ہو تم بدبخت بڑھیا اور کیوں مجھے طریقے سے اپنے شیطانی علوم پڑھوا کر اس شیطانی دنیا میں قید کیا ہے''......روزا نے غصے سے اس بڑھیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''بدقسمت لڑکی۔ تو نے آقا سے ٹکر لے کر اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری ہے اور اپنا نقصان کیا ہے......خوفناک بڑھیا نے روزا کی طرف قہر آلود نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں تمہارا اور تمہارے منحوس آقا کا وہ حشر کروں گی جس سے تم سب شیطان پرستوں کو دن میں رات کے تارے نظر آنے لگیں گے''......روزا نے اس بڑھیا پر لات چلاتے ہوئے کہا مگر خوفناک بڑھیا فوراً دھویں میں تحلیل ہو کر اپنی جگہ سے غائب ہو چکی تھی۔

''میں انا کی ہوں بدبخت لڑکی اور اگر میں چاہوں تو تیرے ٹکڑے کر سکتی

ہوں مگر آقا مہا گمبارو نے تجھے اماوس کی رات کی مہان قربانی کے لئے چن لیا ہے۔تو بہت سرکش ہو چکی ہے اور تو آقا بلیک لارڈز کی باغی ہے اس لئے تیرا انجام بہت بھیانک ہوگا اور تیری طرح وہ سرکش لڑکی بھی کالی دنیا کے عتاب کا شکار ہو چکی ہے‘‘......انا کی نے جو اس وقت حسین لڑکی کے بجائے خوفناک بڑھیا کے روپ میں تھی، چلاتے ہوئے کہا۔اچانک روزا کچھ بولتی اس کے سر پر کوئی چیز گری تو روزا کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ پلید ہو چکی ہے۔ روزا نے انا کی کا مقابلہ کرنے کے لئے مقدس کلمات کا ورد کرنا چاہا تو یہ سوچ کر کانپ اٹھی کیونکہ اس کا دماغ بھک سے اڑ چکا تھا اور کوئی مقدس کلمات اسے یاد نہیں آرہے تھے۔

’’روزا۔اب تو اور وہ بد قسمت لڑکی دونوں روشنی کے کلام سے محروم ہو چکی ہو کیونکہ تم پلید ہو چکی ہو اور غلیظ مواد تم پر اثر کر چکا ہے‘‘......خوفناک بڑھیا انا کی نے روزا کو بوکھلاتے دیکھ کر ہنسی تو روزا کانپ اٹھی۔

’’میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گی مردود چڑیل‘‘......روزا نے انا کی کی طرف چھلانگ لگاتے ہوئے کہا مگر پھر اسے خاک چھاننی پڑی کیونکہ انا کی اپنی طرف سے غائب ہو چکی تھی۔

’’لڑکی۔تم کالی دنیا کی قیدی ہو۔تم نہیں جانتی کالی دنیا کتنی ہولناک دنیا ہے اور اب تک تم آقا مہا گمبارو کے رحم وکرم پر تھی اور تم نے ان کا ظرف ہی

دیکھا ہے مگر اب تم دونوں لڑکیاں کالی دنیا کا عذاب دیکھو گی‘‘......روزا کو انا کی کی آواز سنائی دی۔

روزا کو ابھی معلوم نہیں تھا کہ اس کی طرح جولیا بھی کالی دنیا کی قیدی بن چکی ہے۔اچانک روزا کے منہ سے چیخ نکلی کیونکہ یکلخت اس کے پاؤں سے زمین کھسک گئی تھی اور وہ لڑھکیناں کھاتی ہوئی نیچے گرنے لگی۔روزا کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔وہ اندھیروں کی قیدی ہوکر کالی دنیا کے مزید عتاب کا شکار بننے جارہی تھی جو بھیانک و ہولناک دنیا تھی۔

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

جولیا لڑھکتی ہوئی نیچے جا گری مگر یہ بھی کوئی نرم جگہ تھی۔جولیا تیزی سے اٹھ گئی۔اس نے دیکھا کہ کمرے میں پھر وہی دھیمی سرمئی روشنی پھیل گئی تھی۔ یہ پراسرار اور سحر انگیز روشنی تھی جو ختم ہو جاتی تو ہر طرف گھٹاٹوپ اندھیرا چھا

جاتا تھا جس سے ہر چیز اس کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی تھی۔ کالی دنیا کے یہ مناظر اس کے ساتھ آنکھ مچولی کر رہے تھے۔ کبھی اس کے دل دہلا دینے والے ہولناک مناظر دکھائے جاتے اور کبھی اس کو تاریکیوں میں دھکا دے دیا جا رہا تھا تاکہ جولیا ذہنی طور پر ہراساں ہو جائے اور خود کو شیطانی قوتوں کے حوالے کر دے اور ان کی آسان بھینٹ ثابت ہو۔ اب جولیا نے اس پراسرار روشنی میں دیکھا تو خوف سے اس کا دل اچھل کر حلق تک آ گیا کیونکہ یہ بھی ایک قربان گاہ کا ہی لگا جیسے شیطانی معبد بھی یا شیطانی عبادت گاہ بھی کہا جا سکتا تھا۔ کمرے میں ایک طرف سات پیالے پڑے تھے اور ہر پیالے کے قریب ایک بدقسمت انسان بندھے ہوا تھا۔ جولیا نے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو ایک نہ نظر آنے والی دیوار نے اس کا راستہ روک دیا۔ جولیا سمجھ گئی کہ سحر کی رکاوٹوں نے ایک مرتبہ پھر اس کا راستہ روک دیا ہے اسے معلوم نہیں تھا کہ یہ نہ نظر آنے والی دیوار اس کی رکھوالی کر رہی ہے کیونکہ اب جو ہولناک اور دل ہلا دینے والا کام ہونے والا تھا۔ اسے دیکھ کر عام انسان خوف سے ہی دہل کر مارا جاتا۔ جولیا غور سے ان قسمت لوگوں کو دیکھنے لگی جن میں تمام مرد ہی تھے جو غالباً مختلف قوموں سے تعلق رکھتے تھے۔ ان میں دو گورے، دو نیگرو، دو چائینیز نسل کے اور ایک ایشیائی مرد تھا۔ چاروں ہوش میں تھے اور قربان گاہ میں خود کو بندھا دیکھ کر حیران اور خوفزدہ تھے۔ معلوم نہیں

شیطان پرستوں نے کس طرح ان کو اغوا کر کے کالی دنیا کا قیدی بنایا تھا۔ سب بدقسمت انسان چیخ رہے تھے مگر بندھے ہوئے ہونے کی وجہ سے کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ جولیا کو ان بدقسمت انسانوں کی چیخیں سنائی دے رہی تھیں مگر جولیا ان کی مدد کرنے سے قاصر تھی اور حیرت اور خوف سے ان بندھے ہوئے نوجوانوں کو دیکھ رہی تھی کہ ان چاروں کے ساتھ یہ ناروا سلوک کیوں کیا جا رہا ہے۔ انہیں ایک چمگادڑ کے قوی ہیکل بت کے سامنے کیوں باندھ کر لٹایا گیا ہے اور یہ سات پیالے کس چیز کے لئے رکھے گئے ہیں۔ ابھی جولیا یہ سب حیرت اور خوف سے دیکھ رہی تھی کہ قربان گاہ کا اکلوتا دروازہ کھلا اور اندر بھیانک بڑھیا سنا کی اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک تیز دھار چاقو تھا اور وہ جولیا سے بے پرواہ ہو کر ان بندھے ہوئے نوجوانوں کی طرف بڑھی جو پیالوں کے ساتھ پڑے تھے۔

''او بدبخت بڑھیا۔ تم آخر کیا چاہتی ہو مجھ سے جو مجھے اس طرح ہولناک مناظر دکھائے جا رہے ہیں اور جان بوجھ کر زندہ بھی رکھا جا رہا ہے۔ آخر تم اور تمہارا منحوس آقا مجھ سے کیا چاہتے ہیں جو یہاں اپنی انجانی اور پراسرار دنیا میں قیدی بنا دیا ہے''...... جولیا نے اس بڑھیا کو دیکھ کر حلق کے بل چیختے ہوئے غصے سے کہا مگر یہ دیکھ کر جولیا حیران ہو گئی کہ خوفناک شکل والی بڑھیا نے جولیا کے سوال کے جواب تو دور کی بات اسے دیکھا تک نہیں جیسے جولیا

اسے نظر ہی نہ آ رہی ہو۔

''میں نے تم سے کہا ہے منحوس بڑھیا۔تم آخر میری بات کا جواب کیوں نہیں دیتی''...... جولیا نے ایک بار پھر غصے سے سنا کی کی طرف دیکھ کر کہا مگر اس بار بھی جواب ندارد تھا جیسے واقعی اسے جولیا نظر نہ آ رہی ہو یا پھر وہ جان کر مکر کر رہی ہو۔ جولیا حیران ہوئی اور ایک بار پھر آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگی مگر پھر وہی نہ نظر آنے والی دیوار اس کے آڑے آ گئی۔

''ہوں۔آخر یہ سب کیا گورکھ دھندہ ہے''...... جولیا نے زچ ہو کر کہا اور خوفناک شکل والی سنا کی کو دیکھنے لگی جو ہاتھ میں تیز دھار چاقو لئے اب ان بدقسمت نوجوان کے پاس پہنچ چکی تھی اور دوزانو ہو کر بیٹھ گئی اور منہ میں کچھ بڑبڑا رہی تھی جو جولیا کی سمجھ سے باہر تھا۔ جولیا اب غور سے اور حیرت سے اس بڑھیا کی حرکتوں کو دیکھ رہی تھی۔نوجوانوں نے جب اس بڑھیا کو دیکھا اور اس کے ہاتھوں میں تیز چاقو دیکھا تو مزید زور سے رونے چیخنے چلانے لگے۔ شاید ان کو سنا کی کے ہاتھ میں اپنی موت نظر آ گئی تھی۔ سنا کی کی آنکھیں بند تھیں اور وہ مسلسل کوئی عمل پڑھ رہی تھی۔ پھر جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولیں تو جولیا اس کی آنکھوں کو دیکھ کر خوفزدہ ہو گئی کیونکہ اس کی آنکھیں سرخ انگارہ تھیں جیسے سنا کی نے اپنی آنکھوں میں انگارے بھر لئے ہوں۔ جیسے ہی سنا کی نے آنکھیں کھولیں قربان گاہ کے کمرے میں سرمائی

روشنی بہت مدھم ہوگئی اور جولیا کو اب سنا کی کی سرخ انگارہ آنکھیں اور بدقسمت نوجوانوں کے ہیولے ہی نظر آرہے تھے۔ جولیا اب منتظر تھی کہ یہ منحوس بڑھیا اب کیا عمل کرتی ہے۔ اس کے وہم گمان میں بھی نہیں تھا کہ سنا کی ایسا ہولناک کام کرنے والی ہے جس سے جولیا کی روح تک لرز جائے گی۔

''شہنشاہ ظلمات کی عظمت بلند ہو۔ اے تاریکی، ظلمات، بدی اور سحر کے مہان آقا میں نے تمہارے نام پر یہ حقیر قربانی کی ہے اسے قبول فرما اور میرے آقا مہا گمبارو کی سیاہ قوتوں میں اضافہ فرما''...... سنا کی نے آنکھیں کھول کر چمگادڑ کے بت کی طرف دیکھ کر اونچی آواز میں کہا اور بندھے ہوئے لاچار و مجبور بدقسمت پہلے نوجوان کے گلے میں چاقو پھیر دیا جس سے اس کا گلا کٹتا چلا گیا اور وہ تڑپنے لگا مگر بندھا ہونے کی وجہ سے بدقسمت صرف تڑپ ہی سکا۔ ان کے منہ سے خرر خرر کی آوازیں نکلنے لگیں۔ خوفناک بڑھیا نے اس بدقسمت نوجوان کے ساتھ پڑے ہوئے پیالے کو اس کی گردن کے نیچے رکھ دیا جس سے اس کی گردن سے نکلنے والا خون اس پیالے میں گرنے لگا اور پیالہ اس کے خون سے لبریز ہونے لگا۔ یہ اتنا دل دہلا دینے والا اور خوفناک منظر تھا کہ جولیا دہشت سے کانپنے لگی۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ کوئی اتنا سنگدل اور بے رحم بھی ہوسکتا ہے جو اس طرح زندہ

انسانوں کو شیطان کے نام پر قربان بھی کر سکتا ہے۔ اب نوجوان تڑپ تڑپ کر ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ یہ بھیانک منظر دیکھ کر جولیا کے منہ سے چیخیں نکل گئیں اور وہ خوف کے شدید عالم میں اس طرح کانپنے لگی جیسے اس کو ذبح کیا جا رہا ہو۔ ویسے تو جولیا، عمران کے ساتھ متعدد بار ماورائی اور سحر کے کیسز میں شامل ہو چکی تھی مگر آج تک جولیا نے انسان کی اتنی تذلیل اور بے رحم قربانی نہیں دیکھی تھی اور مضبوط اعصاب والی ہونے کے باوجود اس کا رواں رواں کانپ رہا تھا۔ غالباً مہا گمبارو اور اس کی شیطانی طاقتیں جولیا پر یہ ظاہر کر رہی تھیں کہ وہ شیطان کے نام پر ہر وہ چیز قربان کر سکتے ہیں جو انسان کی سوچ میں بھی نہیں آتی اور جو شیطان کا باغی ہوتا ہے اس کا کیا بھیانک انجام ہوتا ہے۔ شیطان پرستوں میں رحم نام کی تو کوئی چیز نہیں تھی اور وہ شیطان کی خوشنودی کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ جولیا اس بات پر حیران تھی کہ خوف کے عالم میں اس کے منہ سے چیخیں نکل گئی تھیں مگر اس ظالم اور شیطان پرست خوفناک بڑھیا نے اپنے شیطانی اور بھیانک عمل کے دوران ایک بار بھی جولیا کی طرف نہ دیکھا جیسے واقعی وہ اس کی موجودگی سے بے خبر ہو۔ اب بے رحم اور شیطان کی پجارن خوفناک بڑھیا دوسرے بدقسمت نوجوان کی طرف بڑھی جو خوف کے عالم میں بری طرح کانپ رہا تھا۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ان سب کو اس بھیانک قربانی اور شیطان کے نام پر قربان کرنے کے

لئے شیطانی معبد میں لایا گیا ہے۔ سنا کی نے اس نوجوان کے ساتھ بھی یہی عمل دہرایا اور بے رحمی سے اس کی گردن کاٹ کر اس کے نیچے دوسرا پیالہ رکھ دیا جو اس نوجوان کے ساتھ پڑا تھا۔ اس بدقسمت نوجوان کے منہ سے بھی خرر خرر کی آوازیں نکلنے لگیں اور وہ بری طرح بڑپنے لگا مگر بندھا ہونے کی وجہ سے زیادہ نہ اچھل سکا اور سنا کی نے اس نوجوان کا خون بھی پیالے میں بھر لیا۔ اب جولیا سے یہ منظر نہ دیکھا گیا اور اس نے خوف سے کانپتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں کیونکہ یہی اس کے بس میں تھا۔ اب جولیا سے اتنی سنگدلی، انسانیت کی تذلیل، اتنا بھیانک اور لرزہ خیز مناظر دیکھنے کی ہمت نہیں تھی۔ اس طرح شیطانیت کا بھیانک کھیل جاری رہا اور ایک ایک کر کے بدقسمت نوجوان شیطان مردود کے نام بھینٹ چڑھتے رہے اور ساتواں نوجوان بھی شیطان کے نام بلی چڑھ گیا اور اس کا خون بھیانک شیطانی اور بے رحم بڑھیا نے ساتویں پیالے میں بھر لیا۔

''بہت خوب سنا کی۔ یہ تم نے بہت اچھا کیا جو شہنشاہ ظلمات کے نام پر سات مہان قربانیوں کو بھینٹ دے دی۔ اب شہنشاہ ظلمات ہم پر اپنی عنایتوں کی بارش کریں گے اور ہماری قوتوں میں اضافہ فرمائیں گے اور پھر مہان طاقتوں کے ذریعے ہم دنیا پر قابض ہو جائیں گے۔ جو شہنشاہ ظلمات کا منکر ہوگا اس کا بھیانک حشر ہوگا اور جو شہنشاہ ظلمات کی پیروی کرے گا وہ دنیا

میں عیش و آرام اور راج کرے گا''...... جولیا کے کانوں میں ایک مردانہ آواز سنائی دی تو جولیا نے لرزتے دل کے ساتھ آنکھیں کھولیں تو اسے اس شیطانی آشرم، معبد یا قربان گاہ میں ایک خوبرو اور وجیہہ شکل کا نوجوان نظر آیا جو واقعی ایک سحر انگیز شخصیت کا مالک تھا۔ جولیا نے دیکھا کہ ساتوں بدقسمت نوجوانوں کی کٹی پھٹی لاشیں پڑی تھیں اور اب وہاں خوفناک بڑھیا کی بجائے ایک حسین ترین اور خوبصورت نوجوان لڑکی کھڑی تھی۔ جولیا حیران ہوگئی کہ وہ خوفناک بڑھیا کہاں گئی جو اسے کالی دنیا لے آئی تھی اور اب انسانیت کا بھیانک کھیل کھیلنے کے بعد اب اس نے جیون بدل لی تھی۔ جولیا حیران تھی کہ اس شیطانی قربان گاہ میں یہ خوبرو نوجوان کون ہے جو اس نوجوان اور خوبصورت لڑکی کو اس بھیانک عمل کرنے پر مبارک باد دے رہا ہے۔

''آقا مہا گمبارو۔ میں آپ کی ادنیٰ پجارن ہوں اور بلیک لارڈز کی خوشنودی حاصل کرنا ہمارا فرض بنتا ہے''...... اس خوبرو نوجوان کو دیکھ کر حسین لڑکی نے کہا جو چمگادڑ کے شیطانی بت کے سامنے غالباً شیطان کو کبھی شہنشاہ ظلمات اور کبھی بلیک لارڈز کہہ رہی تھی۔ جولیا یہ آواز سن کر حیران ہوگئی کہ سنا کی ہی وہی خوفناک بڑھیا تھی جو اب جیون بدل کر نوجوان اور حسین لڑکی کے روپ میں تھی اور یہ نوجوان کالی دنیا کا آقا مہا گمبارو تھا۔ سنا کی جواب جیون بدل چکی تھی اور خوفناک بڑھیا کی بجائے انتہائی حسین لڑکی کے روپ

میں تھی خوبرو نوجوان لڑکی مہا گمبارو کے آگے سجدے میں گر گئی۔ چند لمحوں کے بعد وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے سامنے ادب سے ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئی۔

''ہاں جولیا۔ تمہیں ہمارا یہ عمل کیسا لگا''......اچانک مہا گمبارو نے گھوم کر جولیا کی طرف دیکھا جو ایک نامعلوم دیوار کی قیدی تھی مگر غالباً اب وہ نہ نظر آنے والی دیوار ختم ہو گئی تھی کیونکہ جولیا نے ان شیطان پرستوں سے مقابلہ کرنے کی ٹھان لی تھی۔ گو کہ انسان کی بھیانک قربانی کے دوران اس کی حالت غیر ہو گئی تھی مگر اب جولیا نے آنکھ کھولنے کے بعد خود کو کافی حد تک سنبھال لیا تھا۔ حالانکہ اگر جولیا کی جگہ کوئی عام لڑکی ہوتی تو یہ بھیانک شیطان سوز لرزہ دینے والے مناظر دیکھ کر بے ہوش ہو چکی ہوتی۔

''تو تم ہو مہا گمبارو۔ جس نے مجھے اس چڑیل کے ذریعے اغوا کرا کے اپنی اس سحر اور بھیانک سرزمین میں قید کیا ہے''......جولیا نے ہمت کر کے اس خوبرو نوجوان کے سامنے سر اٹھا کر بے باکی سے کہا۔ حیرت انگیز طور پر جولیا کے چہرے سے خوف ختم ہو چکا تھا اور چٹانوں کی سختی تھی۔ سنا کی، جولیا کے منہ سے خود کو چڑیل سن کر غصے سے جولیا کی طرف دیکھنے لگی مگر مہا گمبارو کی موجودگی میں خاموش رہی۔

''واہ جولیا۔ تم واقعی بہت دل گردے والی ہو''......مہا گمبارو نے جولیا کو

عاشقانہ انداز میں دیکھتے ہوئے داد دیتے ہوئے کہا۔

''تم نے مجھے کیوں اغوا کیا ہے اور اس بھیانک سرزمین پر کیوں قید کر رکھا ہے''...... جولیا نے کہا۔

اچانک ایک بار پھر اس قربان گاہ میں اندھیرا چھا گیا اور چند لمحوں کے لئے پھر وہی پراسرار سرمائی اور دھیمی روشنی پھیل گئی مگر جولیا یہ دیکھ کر پھر حیرت سے اچھل پڑی کیونکہ سحر اور اسرار کی سرزمین میں مناظر تیزی سے بدل چکا تھا اور جولیا نے دیکھا کہ وہ ایک خوبصورت اور ایک سجے ہوئے کمرے میں موجود ہے جہاں ایک خوبصورت مسہری پڑی تھی۔ فرش پر سرخ رنگ کا نرم قالین بچھا ہوا تھا اور مہا گمبارو مسہری پر بیٹھا ہوا جولیا کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اور عاشقانہ نظروں سے جولیا کی طرف دیکھ رہا تھا مگر سناکی کا اس کمرے میں کہیں بھی وجود نہ تھا۔ اس پل بدلتے مناظر کو دیکھ کر جولیا حیران رہ گئی۔

''شیطان مردود کے بدبخت ساتھی مہا گمبارو۔ آخر تم مجھ سے کیا چاہتے ہو جو سحر کے مختلف مناظر اور بھیانک مناظر مجھے دکھا رہے ہو''...... جولیا نے حیرت سے مہا گمبارو کی طرف دیکھ کر غصے سے کہا۔

''تم واقعی بہت دل گردے والی لڑکی ہو۔ تم جتنی حسین ہو اتنی ہمت والی بھی ہو۔ مجھے بہادر لڑکیاں بہت پسند ہیں''...... مہا گمبارو نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

''کیا چاہتے ہو تم مجھ سے اور کیوں مجھے اغوا کروا کے سحر کے بھیانک مناظر دکھائے جا رہے ہیں''...... جولیا نے بدستور غصے سے مہا گمبارو کے پرکشش چہرے کی طرف دیکھ کر کہا۔ اگر کوئی اور جگہ جولیا مہا گمبارو کو دیکھتی تو بلاشبہ اس کی پرکشش مردانہ وجاہت کی تعریف کرتی مگر جولیا کو معلوم تھا کہ یہ خوبرو نوجوان ایک خطرناک شیطانی ساحر ہے جو اس سحر کی کالی دنیا کا مالک ہے۔

''ویسے آفرین ہے تمہارے بدبخت استاد عمران پر جس نے تمہیں ہر مشکل ماحول کا سامنا کرنے کا سبق دیا ہے مگر اب تم اپنے ساتھی عمران کو بھول جاؤ کیونکہ تم اب کالی دنیا کے لئے چنی جا چکی ہو۔ تمہارے بعد میں عمران کا وہ حشر کروں گا کہ اس کی روح صدیوں تک تڑپتی رہے گی کیونکہ اس بدبخت کے ہاتھوں بے شمار شیطان پرست مارے جا چکے ہیں اور شہنشاہ ظلمات اور مہان شیطان اس سے بہت نالاں ہیں اور اس کی موت کے خواں ہیں''...... مہا گمبارو نے عمران کا نام لے کر حقارت سے کہا۔

''کیا مطلب۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو اور تم بار بار عمران کو برا بھلا کیوں کہہ رہے ہو۔ عمران بہت مضبوط کردار کا مالک ہے اور برائیوں سے دور رہتا ہے اس لئے روشنی کی طاقتیں اس کی رہنمائی کرتی ہیں۔ اگر عمران غلاظت میں

گرتا تو کب کا شیطانی قوتوں کے ہاتھوں مارا جا چکا ہوتا۔ مجھے یہ بھی یقین ہے کہ عمران میری خاطر تمہاری اس سحر و بھیانک دنیا میں ضرور آئے گا اور جب بھی آئے گا وہ تمہاری زندگی کا آخری دن ہوگا''...... جولیا نے مہا گمبارو کی طرف دیکھ کر حقارت سے کہا۔

''واہ۔ بڑا مان ہے تمہیں اپنے اس منحوس ساتھی پر مگر میں تمہیں کہہ رہا ہوں کہ وہ ملعون جب بھی آئے گا میری کالی دنیا اس کے لئے بھیانک موت کا سبب بن جائے گی''...... مہا گمبارو نے زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

''شیطان مردود کے چیلے۔ تم نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ مجھے اغوا کر کے اپنی اس سحر کی سرزمین میں کیوں لے آئے ہو''...... جولیا نے اس بار حقارت سے پوچھا۔

''دیکھو لڑکی۔ تم بار بار شہنشاہ ظلمات کی شان میں گستاخی کر رہی ہو۔ اپنی زبان کو لگام دو یہ نہ ہو کہ میں مہان قربانی سے پہلے ہی تمہیں جلا کر بھسم کر ڈالوں''...... مہا گمبارو نے بھی اس بار غصے سے کہا۔

''کون سی قربانی اور کس کی قربانی''...... جولیا نے پھر حیران ہو کر پوچھا۔

''خوبصورت ناری۔ چونکہ تم روشنی کے نمائندے عمران کی بہت قریبی ساتھی ہو اور وہ تمہیں پسند بھی کرتا ہے اور تم اس کے ساتھ مل کر متعدد بار مہا شیطان کی کئی طاقتوں کو بھی ختم کر چکی ہو اس لئے تمہیں اور روشنی کے

دوسرے نمائندے فریدی کی ساتھی روزا کو اماوس کی رات شہنشاہ ظلمات کی بھینٹ چڑھایا جائے گا جس سے مہا شیطان مجھ سے خوش ہوگا۔تم دونوں حسین ناریوں کی مہان قربانی کے بعد شہنشاہ ظلمات مجھ پر اپنے انعامات فرمائیں گے اور مجھے اپنے خاص اور گنتی کے چند ساتھیوں میں شامل کریں گے جیسا کہ آقا طاغوت شہنشاہ ظلمات کے خاص سیوک ہیں‘‘......مہا گمبارو نے ہنستے ہوئے جولیا سے کہا جیسے اسے کوئی کہانی سنا رہا ہو۔

’’اچھا۔تو میری طرح کرنل صاحب کی ساتھی روزا ابھی تمہاری کالی دنیا میں پہنچ چکی ہے اور تم نے ہمیں شیطان مردود کے نام پر ذبح کرنے کا پروگرام بنا رکھا ہے‘‘......مہا گمبارو کی بات سن کر جولیا نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ اس وقت ان کے شیطان پرستوں کے رحم و کرم پر ہے اور اس سحر کی بھیانک سرزمین سے نکلنا کوئی اتنا آسان کام نہیں ہے جہاں تھوڑی دیر پہلے شیطان لعین کے نام پر مہا گمبارو کی کالی دنیا میں شیطانی آشرم میں ساتھ انسانوں کو شیطان کے نام پر بے دردی سے ذبح کر دیا گیا تھا اور ان شیطان پرستوں کے دل میں رحم کا کوئی مادہ نہیں تھا مگر جولیا نے مہا گمبارو کی بات سن کر خود کو قابو میں رکھا اور خوف کو غالب نہ آنے دیا۔

’’مہا گمبارو۔اگر تم اپنا کالا جادو استعمال نہ کرو اور مجھ سے فائٹ کرو تو میں تمہارا وہ حشر کروں گی جس سے تمہاری روح صدیوں تک تڑپتی رہے

گی''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔ حالانکہ مہا گمبا رو کی بات سن کر وہ اندر سے کانپ گئی تھی۔

''میں جانتا ہوں خوبصورت لڑکی۔ تم بہت اچھی فائٹر ہو مگر میری مہان طاقتوں کے آگے تمہاری تمام فائٹ دھری کی دھری رہ جائے گی''...... جولیا کی بات سن کر مہا گمبا رو نے ایک بار پھر زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

''مگر اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو اور اپنے کالے جادو کے ذریعے سحر کے مناظر بدل کر مجھے اس کمرے میں اپنے ساتھ کیوں لے آئے ہو''...... جولیا نے اس بار نیا سوال کیا۔

''دیکھو خوبصورت ناری۔ اگر تم میرا ساتھ دو اور شہنشاہ ظلمات کی غلامی اختیار کر لو تو میں تمہیں زندہ چھوڑ سکتا ہوں۔ یہ میرا مہا گمبا رو کا وعدہ ہے اور ہاں یہ بھی سن لو میں زبردستی بھی کر سکتا ہوں مگر حسین لڑکیوں سے زبردستی کرنا میرا شیوہ نہیں ہے''...... اس بار مہا گمبا رو نے ہوس بھری نگاہوں سے جولیا کی طرف دیکھ کر کہا۔

''میں مرنا تو پسند کر لوں گی لیکن شیطان مردود کی غلامی نہیں کر سکتی''...... جولیا نے مہا گمبا رو کی بات سن کر اس کی آنکھوں میں جھانک کر غصے سے کہا جس کی آنکھوں میں اس وقت شیطانیت بھری ہوئی تھی۔

''دیکھو جولیا۔ تم میرے رحم و کرم پر ہو۔ سنا کی اور انا کی جیسی بے شمار

شکتیاں میری ادنیٰ غلام ہیں اور اس کے علاوہ بے شمار مہان شکتیاں اور حسین ناریاں میری غلام ہیں مگر میں تم پر مہربان ہو رہا ہوں''...... جولیا کی بات سننے کے باوجود مہا گمبارو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جولیا کو اور تو کچھ نہ سوجھا اس نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ مہا گمبارو کے رحم کرم پر ہے پھر بھی حالات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ایک جمپ لگایا اور اڑتی ہوئی مہا گمبارو کے سینے کی طرف آئی اور ایک زوردار فلائنگ کک اس کے سینے میں لگائی تو مہا گمبارو کے منہ سے زوردار چیخ نکل گئی اور وہ دور جا گرا۔ جولیا اس دوران پھر اٹھ کر مہا گمبارو کی طرف بڑھی مگر مہا گمبارو اب سنبھل چکا تھا اور وہ فوراً اپنی جگہ سے دھواں بن کر غائب ہو گیا تھا۔

''خبیث لڑکی۔ میں تم پر مہربان ہو رہا تھا مگر تم بھی روزا کی طرح انتہائی سرکش اور انتہائی ضدی لڑکی ہو۔ اب بھیانک موت ہی تم سب کا مقدر ہے''...... مہا گمبارو نے چیختے ہوئے کہا۔ وہ جان گیا تھا کہ یہ عمران اور فریدی کی ساتھی لڑکیاں ہیں اور عام لڑکیاں نہیں ہیں اس لئے اس کے کنٹرول میں نہیں آئیں گی۔ چونکہ مہا گمبارو نے ان دونوں کو شیطان کے نام پر قربان کرنے کا فیصلہ کیا تھا اس لئے ان سے زبردستی ہوس کی پیاس نہیں بجھا سکتا تھا۔ مہا گمبارو روزا کی ہمت اور دلیری دیکھ چکا تھا اس لئے جانتا تھا کہ جولیا اس سے بھی زیادہ بہادر اور عمران جیسے روشنی کے نمائندے کی ساتھی

ہے۔

''جاؤ کالی دنیا کے بھیانک مناظر تمہارے منتظر ہیں''...... یہ کہتے ہوئے مہا گمبارو نے اپنا ایک ہاتھ اوپر کیا تو اچانک کمرے میں گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا اور کمرے کا فرش بھی کھل گیا۔ جولیا ایک بار پھر چیختے ہوئے نیچے گرنے لگی جہاں ہر طرف تاریکی کا راج تھا اور کالی دنیا کا سحر ایک بار پھر جولیا کو اندھیروں میں دھکیل رہا تھا۔

پاکستانی نوائنٹ ڈاٹ کام

''سوامی جی۔آپ ہمیں کچھ بتائیں کہ ہمارے ساتھی کہاں ہیں اور کس مشکل میں ہیں۔ہم دونوں بہت پریشان ہیں'' ......لیڈی انسپکٹر ریکھا نے آس بھری نگاہوں سے بوڑھے پجاری سے پوچھا۔ ہریش بھی آس بھری نگاہوں سے بوڑھے پجاری کی طرف دیکھ رہا تھا جو بے حد بوڑھا تھا مگر اس کے چہرے پر ایک رعب تھا۔اس کی داڑھی سفید اور بہت بڑھی ہوئی تھی۔ یہ سوامی ایک دیہات میں رہتا تھا اور بہت علوم کا مالک تھا۔ ہریش پہلے بھی چند بار اس پجاری سے مل چکا تھا ویسے تو سوامی جی سے ملنے کے لئے بے شمار لوگ آتے تھے مگر سوامی جی ہریش کو اچھی طرح جانتا تھا اور اس کو پسند کرتا تھا کیونکہ وہ اپنے علوم سے جانتا تھا کہ ہریش کافرستان کی انڈر ورلڈ کا نامی گرامی غنڈہ ہونے کے باوجود کبھی عورت کے چکروں میں نہیں پڑا تھا۔ گو کہ اس کے نام سے عالمی غنڈے بھی کانپ جاتے تھے مگر کرنل فریدی کی

طرح عورت ذات سے بیزار تھا حالانکہ اس کی بہت اچھی اور پر کشش شخصیت تھی۔ ایک مہم میں کرنل فریدی سے اعصاب شکن فائٹ میں شکست کھانے کے بعد اس کا جانثار ساتھی بن گیا تھا مگر کرنل فریدی کی بلیک فورس کا سیکنڈ چیف بننے کے بعد خوبرو اور حسین لیڈی انسپکٹر ریکھا کی محبت میں گرفتار ہو گیا تھا حالانکہ وہ جانتا بھی تھا کہ لیڈی انسپکٹر ریکھا، کرنل فریدی سے جذباتی محبت کرتی ہے اور یہ بھی جان گیا تھا کہ خشک مزاج کرنل فریدی، ریکھا کو اپنی ایک ٹیم کا ممبر ہونے کی وجہ سے پسند تو کرتا ہے مگر اپنی خشک مزاجی کی وجہ سے اس کی جذباتی محبت کو نظر انداز کرتا ہے اور اسے سختی سے جھٹک دیتا ہے مگر محبت کی ماری ریکھا پھر بھی کرنل فریدی کی محبت کا دم بھرتی تھی۔ حالانکہ وہ جانتی تھی کہ اکیریمی نژاد روزا، کرنل فریدی کی طرح سنجیدہ مزاج ہے اور کرنل فریدی کی خاطر اپنا ملک اور اپنا مذہب تک بدل دیا ہے مگر حیرت انگیز طور پر کبھی کرنل فریدی سے محبت کا اظہار نہیں کیا اور ہر کوئی جانتا تھا کہ کرنل فریدی بھی روزا کو بہت پسند کرتا ہے اس لئے تو ایک غیر ملکی نوجوان اور بے پناہ حسین لڑکی کو اپنے ملک لے آیا تھا مگر کرنل فریدی نے غالباً دیکھ لیا تھا کہ صلاحیتوں کی خشک مزاج مگر ذہین اور بردبار لڑکی ہے اس لئے کرنل فریدی نے اس کی ٹریننگ خود کی تھی اور اسے ہر فن میں ماہر کر دیا تھا۔ گو کہ کرنل فریدی نے کبھی یہ ظاہر نہیں کیا تھا کہ وہ روزا کو چاہتا ہے چونکہ روزا نے کبھی

بھی اس سے محبت کا اظہار نہیں کیا تھا اس لئے کرنل فریدی اس کی عادتوں کو پسند کرتا تھا۔ گو کہ روزا محبت کے معاملے میں ریکھا کی حریف تھی مگر حیرت انگیز طور پر ریکھا، روزا کو پسند کرتی تھی اور اس کی بہت اچھی دوست تھی۔ لیڈی انسپکٹر ریکھا ایک لحاظ سے دو کشتیوں کی سوار تھی۔ جب بھی کرنل فریدی سے جذباتی محبت کا اظہار کرتی تو کرنل فریدی اس کو بری طرح ڈانٹ دیتا تھا اور وہ روہانسی ہو جاتی تھی۔ اس حالت میں ہریش اس کو دلاسہ دیتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ اگر کرنل صاحب نے بھی کبھی تم سے محبت کا اظہار کیا تو وہ خوشی سے پیچھے ہٹ جائے گا مگر ہریش نے بھی ریکھا سے محبت کا اظہار کر دیا تھا حالانکہ ہریش نے کبھی کسی لڑکی سے کھل کر بات نہیں کی تھی مگر حیرت انگیز طور پر ریکھا کی محبت میں گرفتار ہو گیا تھا۔ ریکھا بھی ہریش کو بہت پسند کرتی تھی مگر کرنل فریدی کے لئے جذباتی تھی۔ جب کرنل فریدی کی ڈانٹ سنتی تو اس کا جھکاؤ ہریش کی طرف ہو جاتا جو دل و جان سے اس کو اپنانا چاہتا تھا اور اس نے ریکھا سے کہا تھا کہ اگر کرنل صاحب نے کبھی تم سے شادی کی تو میں خوشی سے پیچھے ہو جاؤں گا لیکن کرنل صاحب نے روزا کی طرف رجوع کیا تو وہ اس کو دل و جان سے اپنانے کو تیار ہے مگر جب تک ان کا باس کرنل صاحب شادی نہیں کریں گے وہ بھی شادی نہیں کریں گے۔ ریکھا نے ہریش کی باتیں سن کر خاموشی سے اقرار کر لیا تھا مگر کرنل فریدی سے جذباتی حد تک

محبت کرنے کی وجہ سے اس کا کرنل فریدی کی طرف جھکاؤ ہو جاتا تھا۔ حالانکہ وہ جانتی تھی کہ کرنل فریدی اس کی محبت کی باتوں کو پسند نہیں کرتے مگر ریکھا دل کے ہاتھوں مجبور تھی اور ابھی تک یہ حالت جاری تھی اور ریکھا دو کشتیوں کی سوار تھی۔ اس وقت دونوں کرنل فریدی اور روزا کے سلسلے میں سوامی جی سے ملنے آئے تھے جو بہت بڑے رشی تھی اور بے شمار علوم پر عبور حاصل تھا۔

''میرے بچو۔ میں جانتا ہوں کہ تم لوگ اپنے افسر کے لئے بہت پریشان ہو۔ تمہارا افسر واقعی اپنے دیش کے لئے بہت قربانیاں دے چکا ہے اور بہت صلاحیتوں والا منش ہے مگر ابھی تو مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے اور کس مشکل میں گرفتار ہے مگر میں چند لمحوں کے بعد تم کو بتا سکتا ہوں کہ وہ کہاں ہے اور اس کی دوسری ساتھی کہاں ہے''...... سوامی جی نے کہا اور اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ ہریش اور لیڈی انسپکٹر ریکھا آس بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھنے لگے۔ چند لمحوں کے بعد سوامی جی نے آنکھیں کھولیں تو اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اور آنکھوں میں الجھن کی آمیزش تھی۔

''کیا ہوا سوامی جی۔ کیا ہمارے ساتھی کسی بہت بڑی پریشانی میں ہیں''...... ریکھا اور ہریش نے ایک ساتھ پریشانی سے سوامی جی سے پوچھا۔

''ہاں میرومترو۔تمہاراافسراورتمہاری غیرملکی ساتھی اس وقت شدیدمشکل میں ہیں اورایک بہت بڑے شیطان کی ہولناک دنیا میں پھنس چکے ہیں۔ اس شیطان پرست کا نام مہا گمبارو ہے جو اتنی زیادہ شکتیوں کا مالک ہے کہ اس کی براہ راست شیطان مردود تک رسائی حاصل ہے کیونکہ اس کی شکتیاں مکمل طور پر سیاہ اور تاریکی کی ہیں اور نوجوان اور خوبرو ہونے کے ساتھ ساتھ بے حد عیاش پرست، حسن پرست اور بے پناہ شیطانیت کی سفلی قوتوں کا ماہر ہے۔ ہزاروں شیطانی شکتیاں اس کی غلام ہیں اور وہ ایک انجانی مگر ہولناک کالی دنیا کا آقا ہے جہاں شیطان کے نام پر انسانوں کی قربانی دینا ایک معمولی بات ہے اور کالی دنیا میں ان گنت انسانوں کی قربانی دی جا چکی ہے جو شیطان کا وفادار بن جاتا ہے اسے چھوڑ دیا جاتا ہے اور جو شیطان مردود کی غلامی قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہے اسے شیطان کے نام سے منسوب چمگادڑ کے بت کے سامنے ذبح کیا جاتا ہے''......سوامی جی نے کہا تو ہریش اور ریکھا کے چہرے پریشان ہو گئے۔

''سوامی جی۔اتنا تو ہمیں بھی معلوم ہے کہ مس روزا کو کسی ماورائی طریقے سے اغوا کیا گیا ہے کیونکہ جب میں مس روزا کے کمرے میں داخل ہوا تھا وہاں ہر چیز جلی ہوئی ملی تھی مگر حیرت انگیز طور پر مس روزا اپنے فلیٹ کے کمرے سے غائب تھیں''...... ہریش نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''سوامی جی۔ روزا کی طرح کرنل صاحب کو بھی اغوا کیا گیا ہے'' ......
لیڈی انسپکٹر ریکھا نے پریشانی سے پہلو بدل کر پوچھا۔

''نہیں میرے بچے۔ تمہارے ہی ایک پراسرار ماروائی دنیا کے علوم جاننے والا ایک سیاح طارق اسے اپنی پراسرار طاقتوں سے کالی دنیا میں پہنچا دیا ہے۔ چونکہ کرنل فریدی نے کالی دنیا میں جانے سے پہلے اپنے کسی ساتھی سے مشورہ نہیں لیا تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے اس لئے اس کے تمام ساتھی کرنل فریدی کے اچانک غائب ہونے کی وجہ سے پریشان تھے۔ تمہارا افسر تمہاری غیر ملکی سندرتا روزا کے لئے کالی دنیا میں گیا ہے'' ...... سوامی جی نے کہا تو ریکھا نے چونک کر نظریں چراتے ہوئے ہریش کی طرف دیکھا اور سوامی جی کی باتیں سن کر اداس ہوگئی اور سوچنے لگی کہ کاش یہاں روزا کی جگہ وہ ہوتی اور کرنل صاحب اس کی خاطر کسی انجانی دنیا میں آتے۔ ہریش نے بھی ریکھا کے احساسات کو محسوس کر لیا تھا اس لئے اسے آنکھوں میں اشارہ کر کے دلاسہ دیا۔

''میرے بچے۔ ویاہ کرنا کوئی جرم نہیں ہے اور کسی مذہب میں غلط نہیں ہے بلکہ اگر تمہارا افسر اس کے لئے کسی اور ناری کو چن چکا ہے تو تم پریشان کیوں ہو۔ تم اگر نظریں دوڑاؤ تو تمہارے چاہنے والے تمہارے بہت قریب ملیں گے'' ...... اس بار سوامی جی نے مسکراتے ہوئے اور معنی خیز

نگاہوں سے ریکھا سے کہا تو لیڈی انسپکٹر ریکھا جھینپ سی گئی جیسے اس کی کوئی چوری پکڑی گئی ہو کیونکہ سوامی جی نے اپنی طاقتوں سے معلوم کر لیا تھا کہ ریکھا کے من میں کیا طوفان چل رہے ہیں۔ سوامی جی کی بات سن کر ہریش بھی خوش ہو گیا اور بے اختیار ریکھا کے حسین چہرے کی طرف دیکھنے لگا جو سوامی جی کی باتیں سن کر سمجھ گئی تھی کہ ان کا اشارہ کس کی طرف ہے۔ ریکھا نے بھی ایک نظر ہریش کی طرف دیکھا اور اپنی نظریں چرا لیں۔

''اچھا سوامی جی۔ آپ یہ بتائیں کہ ہم اپنے ساتھیوں کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔ ہم ان کے لئے بہت پریشان ہیں''۔ لیڈی انسپکٹر ریکھا نے اس بار سوامی جی کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''میرے بچے۔ تمہارے ساتھی جس شیطان پرست کی کالی دنیا میں جا چکے ہیں وہاں سے تم دونوں اکیلے تو کوئی مدد نہیں کر سکتے ویسے میرا علم مجھے بتا رہا ہے کہ روشنی کی طاقتوں کا سایہ تمہارے افسر اور تمہاری ساتھی پر ہے کیونکہ ان کا باطن صاف ہے خاص کر تمہارا افسر پوتر اور شفاف دل کا مالک ہے اور گندگی میں کبھی نہیں پڑا۔ ویسے تو تم لوگ بھی یعنی تمہارے افسر کی پوری ٹیم بدکاری کی دلدل میں نہیں گئے مگر تمہارا افسر بہت روشن خیال کا مالک ہے اس لئے تو شیطان پرستوں کی سیاہ قوتیں اس کو فنا کرنے کے لئے میدان میں اتری ہیں مگر روشن خیال ہونے کی وجہ سے روشنی کی طاقتوں کا سایہ اس کے

سر پر قائم ہے لیکن اگر تمہارا افسر گناہوں کی غلیظ دلدل میں پھنس گیا تو شیطانی طاقتیں اس پر حاوی ہو جائیں گی اور وہ شیطان کے نام پر قربان ہو جائے گا''......سوامی جی نے کہا۔

''تو کیا کرنل صاحب گناہوں کی دلدل میں داخل ہو جائیں گے''...... ہریش نے حیرت سے پوچھا۔

''میرے بچو۔مہا گمبارو بہت بڑا شیطان پرست ہے اور اس کی طاقتیں بہت طاقتور ہیں۔گو کہ تمہارا افسر بہت مضبوط اعصاب کا مالک ہے مگر مہا گمبارو کالے علوم کا بہت بڑا ساحر ہے''۔سوامی جی نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا جیسے سمجھ نہیں پا رہے ہوں کہ اس ہولناک دنیا میں ان کے ساتھ کیا بنے گا۔

''سوامی جی۔ یہ کالا جادو کیا ہے اور مہا گمبارو کتنی شکتیوں کا مالک ہے''......اس بار لیڈی انسپکٹر ریکھا نے نیا سوال کیا۔

''میرے بچے۔کالا جادو بہت ہی ہولناک عمل ہے اور اس کو سیکھنے والا مکمل طور پر شیطان کی غلامی میں چلا جاتا ہے کیونکہ جوں جوں کالے جادو کے درجات میں اضافہ ہوتا جاتا ہے کالا جادو سیکھنے والا حد درجہ ظالم اور شیطان پرست بنتا جاتا ہے اور اس عمل میں معصوم بچوں کو شیطان کے نام پر ذبح کرنا تو معمولی بات ہے۔کالے جادو کے بھی درجات ہیں جیسا کہ بیر،

ویر، بہر، بھیروں اور شنکھا، جو شنکھا کے عمل سے کامیابی سے گزر جاتا ہے وہ بے پناہ سیاہ قوتوں کا مالک بن جاتا ہے اور بے پناہ شیطانی قوتیں اس کے زیر اثر ہو جاتی ہیں اور مہا گمبارو شنکھا سے بھی اوپر جا چکا ہے اور اپنی ایک ہولناک کالی دنیا بنا چکا ہے جہاں بے شمار شیطانی قوتیں اس کی غلام ہیں"......سوامی جی نے خلاء میں گھورتے ہوئے کہا جیسے وہ مہا گمبارو کی سیاہ قوتوں کا اندازہ لگا رہے ہوں۔

"سوامی جی۔ ہم اپنے ساتھیوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں آپ ہماری رہنمائی کریں۔ ہم بھی کسی طرح اس کالے جادو کے ماہر مہا گمبارو کی کالی دنیا میں جانا چاہتے ہیں تاکہ وہاں جا کر اس شیطان پرست اور سیاہ قوتوں کے ماہر کا خاتمہ کر سکیں"......اس بار ہریش نے ایک نئے عزم سے کہا۔

"میرے بچے۔ مجھے خوشی ہے کہ تمہارا دامن بھی اپنے افسر کی طرح صاف ہے۔ تم اپنے دیش کی زیر زمین دنیا میں دہشت کے طور پر نامی گرامی غنڈے رہے ہو اور سندر ہونے کے باوجود کبھی گندگی کے کیچڑ میں نہیں گھسے اور کسی غیر ناری سے رغبت نہیں رکھی۔ گو کہ تم اپنی ٹیم کی ایک ممبر سے انس رکھتے ہو مگر میں جانتا ہوں کہ تم اس سے ویاہ کرنا چاہتے ہو اور ویاہ کرنا تو اچھی چیز ہے مگر تم لوگ پوتر اور بے پناہ مضبوط اعصاب کا ہونے کے باوجود مہا گمبارو کی کالی دنیا میں نہیں پہنچ سکتے"......سوامی جی نے اس بار مسکراتے

ہوئے شفیق انداز میں کہا۔

''کیوں سوامی جی۔ ہم وہاں کیوں نہیں جا سکتے۔ اگر کرنل صاحب وہاں جا سکتے ہیں تو ہم وہاں کیوں نہیں جا سکتے۔ ہمیں اپنی صلاحیتوں پر مکمل بھروسہ ہے کہ ہم وہاں اپنے ساتھیوں کی مدد کر لیں گے''...... سوامی جی کی بات سن کر لیڈی انسپکٹر ریکھا نے تیزی سے کہا اور چور نظروں سے ہریش کو دیکھنے لگی کیونکہ ریکھا جانتی تھی کہ سوامی جی کا اشارہ کس طرف ہے۔ ویسے کرنل فریدی کا ہر ممبر بھی جانتا تھا کہ ہریش، ریکھا سے محبت کرتا ہے اس لئے لیڈی انسپکٹر ریکھا نے بات بدلتے ہوئے تیزی سے ہا۔

''میرے مترو۔ میں جانتا ہوں کہ تم دنیا کی مضبوط ترین تنظیموں سے بھی ٹکر لے چکے ہو اور ان کو شکست دے چکے ہو مگر یہاں معاملہ ماورائی دنیا کا ہے اور تم اس میں شکست کھا سکتے ہو''۔ سوامی جی نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یہ تو میں جانتا ہوں کہ مس روزا ماورائی طریقے سے مہا گمبارو کی کالی دنیا میں پہنچائی گئی ہے مگر کرنل صاحب کس طرح شیطان پرستوں کی کالی دنیا میں پہنچے ہیں''...... ہریش نے اس بار نیا سوال پوچھا۔

''اس کے لئے تم لوگوں کے ایک ساتھی طارق نے تمہارے افسر کی مدد کی ہے جہاں صرف ایک ہی فرد وہاں پہنچ سکتا ہے اور طارق پراسرار طاقتوں

کے حامل طارق نے اپنی صلاحیتوں سے تمہارے افسر کو مہا گمبارو کی کالی دنیا میں پہنچایا ہے۔ طارق کی خواہش تھی کہ وہ روزا کی خاطر کالی دنیا کا سفر کرے مگر تمہارے افسر نے انکار کر دیا اور خود کالی دنیا میں چلا گیا ہے''......سوامی جی نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر کے پھر آنکھیں کھول کر کہا۔

''مگر سوامی جی۔ اگر ہم اپنے ساتھیوں کے لئے ان کی مدد کرنا چاہیں تو اس کے لئے ہمیں کیا کرنا پڑے گا۔ آپ نے تو ہماری مدد کرنے سے انکار کر دیا ہے''......اس بار لیڈی انسپکٹر ریکھا نے بے تابی سے پوچھا۔

''میرے بچو۔ وہ بہت ہی ہولناک دنیا ہے۔ گو کہ تمہارے ساتھیوں پر روشنی کی طاقتوں کا سایہ ہے مگر پھر بھی ان کو بہت مشکلات اور ہولناک مناظر سے گزرنا پڑے گا''......سوامی جی نے کہا۔

''سوامی جی۔ ہمسایہ ملک کا سیکرٹ ایجنٹ عمران، اس کی ساتھی لڑکی جولیا بھی سیاہ قوتوں کے ذریعے اغوا ہو چکی ہے اس لئے عمران بھی غائب ہو چکا ہے۔ میری خیال میں وہ بھی کرنل صاحب کی طرح اپنی ساتھی جولیا کے لئے کالی دنیا میں جا چکا ہے۔ آخر عمران نے کون سا طریقہ اختیار کیا ہو گا''......اس بار ہریش نے سوال کیا۔ چونکہ ہریش کا بھی کافرستان کی انڈر ورلڈ سے رابطہ رہتا تھا اس لئے اس نے معلوم کروالیا تھا کہ جولیا بھی شیطانی قوتوں کے ہاتھوں اغوا ہو چکی ہے اور عمران، جولیا کی تلاش میں کہیں غائب ہو چکا

ہے۔ ہریش کو امید تھی کہ وہ بھی کسی طریقے سے کالی دنیا میں پہنچ چکا ہوگا۔

''ہاں۔ وہ بھی تمہارے افسر کی طرح بہت مضبوط اعصاب کا مالک ہے اور اس نے اس معاملے میں اپنے ساتھی جوزف کی مدد لی ہے جو سیاہ فام افریقی ہے اور پراسرار قوتوں کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے اور کئی بار اپنے افسر کی مدد شیطانی قوتوں کے خلاف کر چکا ہے۔ اس نے بھی نہ چاہتے ہوئے اپنے افسر کی مدد کی ہے اور کالی دنیا میں جانے کا ایک پراسرار عمل کے ذریعے پہنچانے میں مدد کی ہے۔ اب چونکہ دونوں روشنی کے نمائندے ہیں اور دونوں کالی دنیا میں پہنچ گئے ہیں اب دونوں کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگر اس کے برعکس جوزف اور تمہارا ساتھی طارق جو پراسرار قوتوں کے ماہر ہیں۔ وہ دونوں جاتے تو اپنے ساتھیوں کی زیادہ بہتر طریقے سے رہنمائی کر سکتے تھے''......سوامی جی نے ان کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہم طارق صاحب کو جانتے ہیں۔ وہ بہت بڑے سیاح ہیں اور ہم کرنل صاحب کے ہمراہ کئی بار طارق صاحب کی رہنمائی میں تاریک اور خطرناک گھنے جنگلات جا چکے ہیں مگر طارق صاحب کی پراسرار اور حیرت انگیز شخصیت کی وجہ سے تاریک جنگلوں سے کامیاب لوٹے ہیں''......ریکھا نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ غالباً یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس ماورائی کیس میں ہم طارق صاحب

کی رہنمائی حاصل کریں“...... ہریش نے سوامی جی کی طرف دیکھ کر کہا تو سوامی جی نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ٹھیک ہے سوامی جی۔ آپ ہمارے ساتھیوں کے لئے پڑارتھنا کریں کہ وہ کامیاب لوٹیں اور ہم سے جتنا ہو سکا ہم اپنے افسر کی مدد کرنے کی کوشش کریں گے“...... لیڈی انسپکٹر ریکھا نے کہا اور دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور سوامی جی کو پرنام کر کے واپس لوٹ گئے تا کہ طارق صاحب سے رابطہ کر سکیں۔

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

چاروں چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگے جہاں سے ایک دیہاتی ٹائپ بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا تھا۔ خاص کر صالحہ اور روزی راسکل کے خیال میں تھا کہ کوئی بہت امیر کبیر اور سوٹ بوٹ شخصیت ہو گی مگر یہ تو ایک

سادہ لباس میں ایک دھوتی میں ملبوس بوڑھے تھے جنہوں نے سر پر عمامہ باندھا ہوا تھا اور ہاتھ میں ایک لکڑی کی تسبیح تھی۔

''السلام علیکم ورحمتہ اللہ''......ان بزرگ نے کمرے میں داخل ہو کر اونچی آواز میں کہا۔

''وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ''...... ٹائیگر اور صفدر نے ان بزرگ کو سلام کرتے دیکھ کر ادب سے سلام کا جواب دیا اور دونوں احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔ان دونوں کو کھڑے ہوتے دیکھ کر صالحہ اور روزی راسکل بھی کھڑی ہو گئیں۔

''ہاں میرے بچو۔تم لوگ کیوں میری پاس میرے غریب خانے میں تشریف لائے ہو اور مجھ نہ چیز سے کیا چاہتے ہو''۔بوڑھے نے کہا۔اس کا چہرہ پرنور تھا۔ یہ سید چراغ شاہ صاحب تھے جو ایک دیہاتی ہونے کے باوجود روحانی علوم کے ماہر تھے اور ولی کامل تھے۔

''شاہ صاحب۔ہم سب آپ سے ملنے آئے ہیں اور آپ مجھے اور صفدر کو تو جانتے ہی ہیں اور ہم اپنے ساتھ اپنی ساتھی لڑکیاں لائے ہیں''......ٹائیگر نے کہا جو ابھی تک حیرت سے شاہ صاحب کو دیکھ رہی تھیں کیونکہ ان کو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ دیہاتی بوڑھا مہا گمبارو کی کالی دنیا کے بارے میں ان کو کچھ بتا سکے گا یا نہیں۔

''غالباً تم دونوں کے ساتھ تمہاری ساتھی لڑکیاں ہیں جن کو عمران بیٹے نے تم دونوں کے ساتھ جوڑی بنائی ہے اور غالباً یہ روزی بیٹی ہے اور یہ صالحہ بیٹی ہے''...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار صالحہ اور روزی راسکل حیرت سے شاہ صاحب کو دیکھنے لگیں جو غالباً پہلی بار ان کو مل رہی تھیں مگر شاہ صاحب اس طرح کہہ رہے تھے جیسے ان کو اچھے طریقے سے جانتے ہوں اور یہ بھی جانتے تھے کہ عمران نے صالحہ کو صفدر کے ساتھ اور روزی راسکل کو ٹائیگر کے ساتھ منسوب کر رکھا ہے۔

''میرے بچو۔ بیٹھ جاؤ اور تسلی سے پوچھو جو پوچھنا ہے اور میری بچیو تم بھی بیٹھ جاؤ۔ گو کہ میں خواتین سے نہیں ملا کرتا مگر عمران کی والدہ میری بہن کی طرح ہیں اور عمران جیسے باکردار آدمی کی ساتھی لڑکیوں سے ملنے میں مجھے کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ عمران بیٹے کے تمام ساتھی مرد و خواتین سب ہی باکردار ہیں''...... شاہ صاحب نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور اپنی مخصوص جگہ پر آ کر بیٹھ گئے۔ ان کے چہرے پر شفیق سی مسکراہٹ تھی جیسے وہ سب کچھ جانتے ہوں اور ان کی حیرت پر محظوظ ہو رہے ہوں۔ اب یہ چاروں بھی فرش پر بچھی چٹائی پر بیٹھ گئے اور شاہ صاحب کی طرف دیکھنے لگے۔

''شاہ صاحب۔ آپ ہم دونوں کو کیسے جانتے ہیں اور یہ کیسے کہہ سکتے ہیں

کہ ہم با کردار ہیں اور عمران صاحب کی ساتھی ہیں‘‘...... صالحہ نے ادب سے پوچھا۔ ویسے بھی صالحہ اور روزی راسکل شاہ صاحب سے مرعوب ہو چکی تھیں ان کی پرنور شخصیت نے ان دونوں کو مرعوب کر دیا تھا۔

’’میری بچیو۔ میں عمران بیٹے کے تمام ساتھیوں کو جانتا ہوں۔ چاہے وہ افسر ہوں یا عمران بیٹے کے ماتحت‘‘...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’تو پھر آپ یہ بھی جانتے ہوں گے کہ چیف ایکسٹو کون ہے‘‘۔ اس بار بے ساختہ صالحہ کے منہ سے نکلا۔

’’میں جانتا ہوں بیٹے کہ تم یہ سوال ضرور کرو گے مگر میرے بچے ایکسٹو کے ماتحت عمران بیٹا نہیں ہے۔ وہ فری لانسر کے طور پر کام کرتا ہے‘‘...... اس بار شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ان کے منہ سے انگریزی سن کر صالحہ اور روزی راسکل حیران ہو گئیں۔

’’بابا جی۔ آپ انگلش بھی جانتے ہیں‘‘...... روزی راسکل نے حیرت سے پوچھا۔

’’میرے بچے۔ میں نے دنیاوی تعلیم میں انگلش میں ماسٹر بھی کیا ہوا ہے‘‘...... شاہ صاحب نے کہا تو ایک بار پھر دونوں حیران ہو گئیں اور حیرت سے اس بوڑھے کو دیکھنے لگیں جو ایک دیہاتی لگتے تھے مگر ان کی تعلیم بہت

اچھی تھی البتہ ٹائیگر اور صفدر خاموش بیٹھے تھے اور مسکراتے ہوئے صالحہ اور روزی راسکل کی طرف دیکھ رہے تھے کیونکہ وہ شاہ صاحب کو اچھی طرح جانتے تھے۔ وہ عمران کے ساتھ کئی بار شاہ صاحب سے مل چکے تھے اور خاص کر ان کی روحانیت سے واقف تھے۔

''شاہ صاحب۔ہم بہت پریشان ہیں۔آپ ہماری رہنمائی کریں''...... اس بار صفدر نے پریشانی سے کہا۔

''تو تم بھی عمران بیٹے اور جولیا بیٹی کے لئے مہا گمبارو کی ہولناک کالی دنیا میں جانا چاہتے ہو تا کہ ان دونوں کی مدد کر سکو''......شاہ صاحب نے اطمینان سے کہا تو چاروں حیرت سے منہ پھاڑے شاہ صاحب کی طرف دیکھنے لگے۔ حالانکہ انہوں نے ابھی شاہ صاحب کو عمران اور جولیا کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا مگر شاہ صاحب نے پہلے ہی ان کی دل کی بات سمجھ لی تھی۔

''بابا جی۔آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ ہم آپ سے مسٹر عمران اور جولیا کے بارے میں بات کرنے آئے ہیں''......اس بار روزی راسکل نے حیرت سے شاہ صاحب کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''روزی بیٹا۔ یہ مت پوچھو کہ مجھے کیسے معلوم ہوا۔بس اپنی پریشانی بیان کرو جتنا ہو سکا میں ناچیز تم لوگوں کو بتاؤں گا''......شاہ صاحب نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

''شاہ صاحب۔ہم واقعی عمران صاحب کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ کافرستان سے کرنل فریدی کی ساتھی روزا بھی اغوا ہو چکی ہے اور کرنل فریدی بھی اس کی وجہ سے پریشان ہے اور غالباً وہ بھی اپنی ساتھی لڑکی کی خاطر شیطان پرست کی کالی دنیا میں معلوم نہیں کس طرح جا چکا ہے مگر ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ کیسی شیطانی دنیا ہے جہاں بقول ہمارے ساتھی جوزف کے صرف ایک فرد ہی جا سکتا ہے اور باس وہاں زبردستی جا چکے ہیں۔حالانکہ بقول ہمارے ساتھی جوزف کے وہ خود مہا گمبارو کی اس کالی دنیا میں جانا چاہتا تھا''...... ٹائیگر نے پریشانی سے شاہ صاحب کی طرف دیکھ کر کہا۔

''میرے بچو۔میں جانتا ہوں کہ عمران جس شیطان پرست کی کالی دنیا میں گیا ہے وہ واقعی بہت ہولناک دنیا ہے۔عمران اور کافرستانی کرنل فریدی اپنی ساتھی لڑکیوں کی خاطر پراسرار طریقے سے اس شیطانی ہولناک دنیا میں پہنچ چکے ہیں اور ان کو بہت مشکل پیش آئے گی مگر میرے بچو۔تم فکر مت کرو عمران بیٹا اور جولیا بیٹی کوئی عام انسان نہیں ہیں۔مجھ گناہ گار کی دعائیں اور روشنی کی دیگر روحانی طاقتوں کا ان پر سایہ ہے۔وہ آسانی سے شیطان پرست کے ہتھے نہیں چڑھ سکتے اور اللہ نے چاہا تو تمہارے ساتھی اور

کافرستان کے کرنل فریدی اور روزا کے سر پر بھی روحانی طاقتوں کا سایہ ہے۔وہ دونوں جوڑیاں شیطان کی ہولناک دنیا میں مشکل کا شکار ہونے کے باوجود شیطانی قوتوں کو شکست دینے میں کامیاب ہو جائیں گے البتہ قربانیاں ضرور دینے پڑیں گی مگر تمہارے ساتھی اللہ کے کرم سے کامیاب لوٹیں گے''......شاہ صاحب نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''بابا جی۔آخر شیطانی قوتیں عمران صاحب اوران کے خاص ساتھیوں پر ہی بار بار حملہ آور کیوں ہوتی ہیں''......اس بار صالحہ نے نیا سوال کیا۔

''میرے بچے۔بات دراصل یہ ہے کہ غیر عورت مرد کے لئے شیطان کا سب سے بڑا ہتھیار ہوتی ہے اور شیطان کی کوشش ہوتی ہے کہ انسان کو گمراہ کر کے ناپاک کر دے مگر تمہارے باس اور تم سب حیرت انگیز طور پر اللہ کے خاص کرم میں ہو یعنی تم میں سے کوئی بھی برائی کی طرف نہیں جاتا اور تم پاک وصاف رہتے ہو۔خاص کر عمران بیٹا تو اس معاملے میں شیطان کا خاص دشمن ہے اور بعض دفعہ میرے کہنے پر بھی عمران بیٹے نے شیطانی ذریتوں کا خاتمہ کیا ہے اور بعض دفعہ تمہارا پراسرار ساتھی جوزف بھی اپنے باس عمران کی مدد کر چکا ہے اور شیطانی ذریتوں کا خاتمہ عمران کے ساتھ مل کر کر چکا ہے۔ عمران بیٹا شیطانی قوتوں کا سب سے بڑا حریف ہے جو بے شمار شیطان کی سیاہ سفلی قوتوں کا خاتمہ کر چکا ہے۔اس بار ایک طاقتور شیطانی ذریت نے

عمران سے ٹکر لی ہے اور جان بوجھ کر جولیا بیٹی کو اغوا کیا ہے تا کہ عمران بیٹا اس کی بنائی ہوئی کالی دنیا میں آئے اور شیطان پرست مہا گمبا رو، عمران کا خاتمہ کر دے مگر جیسے کہ مثال ہے کہ ایک اکیلا دو گیارہ اسی طرح مہا گمبا رو نے عمران بیٹے اور کرنل فریدی دونوں روشنی کے خاص نمائندوں کی خاص ساتھی لڑکیوں کو اغوا کر کے غلطی کی ہے اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ عمران بیٹا اور فریدی بیٹا مل کر اپنے ساتھیوں کو شیطان پرست کے جنگل سے چھڑوا کر شیطانی قوتوں کا خاتمہ کر دیں گے اور جولیا بیٹی اور روزا بیٹی پر بھی ایک بہت مہربان اور روحانی شخصیت کی دعائیں روحانی قوتوں کا سایہ ان پر شامل ہے۔ ہاں اگر دونوں جوڑیاں غلاظت کی دنیا میں گھس جائیں اور پلید ہو گئیں تو پھو شیطانی قوتیں ان پر آسانی سے حاوی ہو جائیں گی مگر دونوں جوڑیاں بہت ہی مضبوط اعصاب کی اور بہت پاک دامن ہیں اس لئے اللہ کے کرم سے شیطان پرستوں کی گندی قوتیں ان کو گمراہ نہیں کر سکیں گی''...... شاہ صاحب نے مسلسل بولتے ہوئے ان کو دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔

''مگر شاہ صاحب۔ وہ تو بہت بڑا ساحر اور سفلی قوتوں کا بہت بڑا نمائندہ ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اس بد بخت کو براہ راست شیطان لعین تک رسائی حاصل ہے اور اتنی زیادہ شکتیوں والے کو عمران صاحب، مس جولیا، کرنل فریدی اور روزا کس طرح شکست دیں گے''...... صفدر نے بدستور

پریشانی سے پوچھا۔

''میرے بچے۔تم لوگ تو متعدد بار عمران بیٹے کے ساتھ ماورائی کیس میں کام کر چکے ہو اور شیطان پرستوں کو اللہ کے کرم سے شکست دے چکے ہو۔کیا آخر وہ بھی تو شیطان پرست اور مضبوط سیاہ قوتوں کے ماہر تھے مگر اللہ کے کرم سے عمران بیٹا اور تم لوگ ان کو شکست دے چکے ہو۔گو کہ یہ بات ماننے والی ہے کہ کالی دنیا بہت ہی ہولناک دنیا ہے۔وہاں ان کو اپنے حواس پر قابو رکھنا ہو گا مگر میری دعائیں تمہارے ساتھیوں کے لئے ضرور ہیں اور انشاءاللہ عمران بیٹا اور جولیا بیٹی اور کافرستانی جوڑی ضرور کامیاب ہو گی''...... شاہ صاحب نے اعتماد سے جواب دیا تو چاروں کو تسلی ہو گئی۔

''بابا جی۔یہ عورت ذات ہر جگہ بدنام ہوتی ہے سحر ہو یا جرائم ہو ہر جگہ عورت بدنام ہے آخر ایسا کیوں ہے''......اس بار روزی راسکل نے ایک نیا سوال کیا تو صفدر اور ٹائیگر حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگے البتہ صالحہ نے دلچسپی سے روزی راسکل کی طرف دیکھا۔

''روزی بیٹا۔میں تمہاری بات سمجھ گیا ہوں کہ تم کیا پوچھنا چاہ رہی ہو۔ بات دراصل یہ ہے کہ اللہ پاک نے دنیا میں ہر ذی روح کے جوڑے بنائے ہیں اور مرد کی جوڑی عورت سے ہے۔چونکہ مرد اور عورت دونوں جنسِ مخالف ہیں اور نظام قدرت ہے کہ مرد کے لئے حسین عورت بہت کشش

رکھتی ہے اور جو کمزور عقیدے اور نفس کے غلام ہوتے ہیں ان کے لئے حسین عورت ایک جال اس لئے ہے کہ وہ اس کو فتنے میں ڈال سکتی ہے اور گمراہ کر سکتی ہے۔ بہت کم مرد ایسے ہوتے ہیں جو کمزور نفس کے مالک نہیں ہوتے جیسا کہ عمران بیٹا اور اس کے ساتھی ہیں۔ کوئی حسین عورت ان کو بھٹکا نہیں سکی مثال کے طور پر اب تم ٹائیگر بیٹے کو پسند کرتی ہو اور اس سے شادی کرنا چاہتی ہو کیونکہ تم کو اس کی عورت ذات بیزاری بہت پسند ہے۔ اگر ٹائیگر بیٹا نفس کا غلام ہوتا تو ہر حسین لڑکی کو غلط نگاہوں سے دیکھتا اور بدکار نظر کا ہوتا اور کوئی حسین لڑکی اس کو گمراہ کر دیتی اور تم ایسے مرد پر لعنت بھیجنا پسند کرتی اور کبھی اس کی طرف رغبت نہ رکھتی اور اگر تم فتنہ گر اور غلط کردار لڑکی ہوتی تو ٹائیگر بیٹا تمہارے ساتھ ایک دن بھی نہ چل سکتا کیونکہ یہ عمران بیٹے کا شاگرد ہے اور تم سب عمران بیٹے کی ٹیم ہو اور مجھے خوشی ہے کہ تم سب بھی پاکیزہ ذہن کے مالک ہو حالانکہ جو تمہاری اور ٹائیگر بیٹے کی فیلڈ ہے اس میں ہر کوئی جرائم اور فتنہ گر ہے اور وہاں حسین لڑکیوں کا کام ہی دوسرے مردوں کو اپنے دام میں پھنسا کر اپنا مقصد نکالنا ہے۔ چاہے اپنا جسم بھی کیوں نہ پلید کرنا پڑے۔ تاریخ بھری پڑی ہے کہ یہودیوں نے اپنا مقصد نکالنے کے لئے اپنی حسین لڑکیوں کو بے دریغ مسلمانوں کے پاس بھیجا ہے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے ہیں کیونکہ حسین عورت سحر بن کر ان کے حواس پر چھا جاتی

ہے اس لئے عورت کو فتنہ گر کہا جاتا ہے مگر بیٹا یہ سن لو کہ پاکیزگی میں رہنے والی عورت تو مرد کے لئے ایک تحفہ ہے اور عورت ذات نے اپنے مرد کے لئے بے شمار قربانیاں دی ہیں۔ خاص کر مشرقی عورتوں نے تو اپنے مردوں کے لئے بہت قربانیاں دی ہیں اور نکاح تو ہمارے پیارے نبی پاک ﷺ کی مبارک سنت ہے۔ ایک مقام پر آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ کی پسندیدہ چیزیں کیا ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مجھے تین چیزیں بہت پسند ہیں، خوشبو، پاکیزہ عورت اور نماز۔ یہ تین چیزیں میری پسندیدہ ہیں۔ میرے بچے میں جانتا ہوں کہ تم عمران بیٹے کی ساتھی لڑکیوں کی مجبوری ہے کہ تم پردہ نہیں کر سکتیں کیونکہ تم سب سیکرٹ ایجنٹ ہو ورنہ اسلام میں باپردہ عورت کو بڑی فضیلت ہے لیکن مجھے خوشی ہے کہ تم لوگ پاکیزگی کے دائرے میں ہی رہتے ہو مجھے امید ہے کہ تم دونوں میری بات سمجھ گئی ہو گی''...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے روزی راسکل اور صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو دونوں نے حیران ہو کر مسکراتے ہوئے سر ہلا دیئے۔

''بابا جی۔ آپ تو اللہ والے ہیں۔ عمران صاحب تو آپ کے پاس اکثر آتے رہتے ہیں ہم تو دنیا کے کام میں اتنے پھنس گئے ہیں کہ ہم نماز بھی کبھی کبھار پڑھتے ہیں مگر عمران صاحب غالباً آپ کے زیر اثر رہ کر کافی اسلامی باتیں سیکھ گئے تھے اور ہم کو دین کے بارے میں بتاتے رہتے ہیں۔ آج ہم

دونوں لڑکیاں آپ سے پہلی بار مل رہی ہیں۔آپ ہمیں کچھ ایمان افروز اور معلوماتی باتیں بتائیں جس پر ہم انشاءاللہ عمل بھی کرنے کی کوشش کریں گے''۔اس بار صالحہ نے شاہ صاحب کی طرف دیکھ کر عقیدت سے کہا کیونکہ وہ ان سے متاثر ہوگئی تھی اور روزی راسکل بھی اب عقیدت بھری نظروں سے شاہ صاحب کی طرف دیکھ رہی تھی اور دونوں نے اپنے سر پر دوپٹے بھی ٹھیک اوڑھ لئے تھے۔

''میرے بچو۔پہلے تو میں عمران بیٹے کو ہی نصیحت کرتا رہتا تھا اور اسلام کے متعلق بتاتا رہتا تھا اور اب اس کے ساتھیوں کو بتانے میں بھی مجھے خوشی ہو گی۔میرے بچو میں جو باتیں تم کو بتاؤں گا کوشش کرنا کہ اس پر عمل بھی کرو۔ میں تمہیں چند تسبیحات بتاتا ہوں جس کے پڑھنے سے تمہیں بہت فائدہ ہو گا۔ایک حدیث میں ورد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ چار تسبیحات بہت افضل ہیں۔سبحان اللہ سو مرتبہ پڑھا کرو اس کا ثواب ایسا ہے جیسا تم نے سو غلام عرب آزاد کئے اور الحمدللہ پڑھا کرو اس کا ثواب گھوڑے مع سامان لگام وغیرہ جہاد میں سواری کے لئے دے دیا اور اللہ اکبر پڑھا کرو یہ ایسا ہے جیسے تم نے سو اونٹ قربانی میں ذبح کئے اور وہ قبول ہو گئے اور لا اِلہَ اِلاّ اللّٰہُ پڑھا کرو اس کا ثواب تو تمام زمین و آسمان کو بھر دیتا ہے اور اس سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں جو مقبول ہو اور میرے بچو ہر مسلمان کو پنجگانہ نماز

ضرور پڑھنی چاہیئے اور صبح و شام تین تسبیحات کا ورد کرنا چاہیئے۔ ایک تسبیح استغفار کی دوسری تسبیح تیسرے کلمے کی اور تیسری تسبیح درود شریف کی پڑھنی چاہیئے۔ درود شریف چھوٹا ہو یا بڑا اس کے دو فائدے ہیں ایک تو یہ کہ ان تسبیحات کے پڑھنے سے روزی میں برکت ہوتی ہے اور دوسرا خاص کر یہ کہ روزانہ ان تسبیحات کے ورد سے خاتمہ ایمان سے ہوتا ہے کیونکہ شیطان کی ہر دم کوشش ہوتی ہے کہ وہ مرنے سے پہلے انسان کو بھٹکا دے اور ان کا خاتمہ ایمان سے نہ ہونے دے مگر جو پنجگانہ نماز پڑھتے ہیں اور صبح و شام ان تین تسبیحات کا ورد کرتے ہیں اللہ کے کرم سے ان کا خاتمہ ایمان سے ہوتا ہے''۔ شاہ صاحب نے شفیق انداز میں مسکراتے ہوئے ان چاروں کی طرف دیکھتے ہوئے منفرد معلومات دیں۔

''شاہ صاحب۔ آپ نے جو ہمیں چار کلمات بتائے ہیں وہ تو تیسرا کلمہ بنتا ہے تو کیا ہم ایک ساتھ ان چاروں مقدس کلمات کا ورد کر سکتے ہیں''...... صفدر نے شاہ صاحب سے گراں قدر معلومات سن کر عقیدت سے پوچھا۔

''ہاں میرے بچے۔ یہ چار مقدس کلمات تیسرا کلمہ ہی بنتا ہے اور دوسری تسبیح میں ان چاروں کلمات کو ملا کر ہی پڑھنا چاہیئے''۔ شاہ صاحب نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا تو چاروں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میرے بچے۔ نماز نبی پاک ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ کوشش کیا

کرو کہ نماز باقاعدگی سے پڑھا کرو۔ جب بھی موقع ملے نماز ضرور پڑھا کرو اور ہر فرض نماز کے بعد جو آیت الکرسی کا ورد کرتا ہے وہ مرنے سے پہلے اپنا گھر جنت میں دیکھ لیتا ہے۔ فرض نماز پڑھنے کے بعد آیت الکرسی کی بہت فضیلت ہے اور دوسرا ہر فرض نماز کے پڑھنے کے بعد اول و آخر چھوٹا یا بڑا درود شریف پڑھ کر درمیان میں سات مرتبہ اللہ کا صفاتی نام البارئ (اے عالم بنانے والے) کا ورد کرنا چاہئے اس کے پڑھنے سے یہ ہوگا کہ ہر نماز کے بعد ایسا عمل کرنے والے کی لاش مرنے کے بعد قبر میں نہیں گلے گی بلکہ قیامت تک سلامت رہے گی کیونکہ فرشتے اس کی لاش کی حفاظت کرتے ہیں اور روزانہ ایک مرتبہ سورۃ ملک کی تلاوت بھی کرلیا کرو کیونکہ اس صورت کے پڑھنے والے پر قبر کا عذاب نہیں ہوتا“...... شاہ صاحب نے ان چاروں کی طرف دیکھتے ہوئے شفیق انداز میں ان کو ایمان افروز کی تلقین دی۔

”شاہ صاحب۔ آپ نے تو ہمیں بہت ہی مفید باتوں کی تلقین کی ہے ہم تو دنیا داری میں اتنا پڑ چکے ہیں کہ ہمیں ان مفید اور معلوماتی باتوں کا معلوم ہی نہیں تھا اور نہ ہی کبھی ہم نے ان کو جاننے کی کوشش کی ہے آپ جیسے نیک انسان سے مل کر ہمارا ایمان تازہ ہو گیا ہے“...... ٹائیگر نے عقیدت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر، صالحہ اور روزی راسکل نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

”حضرت صاحب۔ آپ ہمیں یہ بتائیں کہ اسلام میں سب سے بہتر عمل

کیا ہے''......اس بار روزی راسکل نے عقیدت سے پوچھا۔

''روزی بیٹا۔ میں کوئی حضرت نہیں ہوں بلکہ بہت گنہگار شخص ہوں اس لئے تم مجھے حضرت نہیں بلکہ بابا جی ہی کہو تو مجھے خوشی ہو گی''......شاہ صاحب نے روزا راسکل کی طرف دیکھ کر سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''نہیں شاہ صاحب۔ آپ اللہ والے ہیں آپ کو اللہ پاک کے خاص کرم سے ایسی باتوں کا بھی پتہ چل جاتا ہے جو ہم دنیا دار لوگوں کی سمجھ سے باہر ہیں''......ٹائیگر نے کہا تو باقی تینوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میرے بچے۔ میں تو واقعی گنہگار بندہ ہوں۔ بس مجھ پر اللہ کا خصوصی کرم ہے کہ اس نے مجھ ناچیز کو اپنا ذکر کرنے کی توفیق اور اپنی روحانیت سے نوازا ہے۔ خیر تم لوگوں نے مجھ سے پوچھا ہے کہ اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل کیا ہے تو وہ سرورِ کونین، حُسنِ کائنات سید المرسلین حضرت محمد ﷺ پر درود پاک پڑھنا ہے کیونکہ درود شریف ایک ایسا عمل ہے ہر لحاظ سے قابل قبول ہے اور اللہ اور اس کے فرشتے بھی آپ ﷺ پر درود و سلام پڑھتے ہیں تو ہماری کیا اوقات ہے اس لئے درود پاک کا ورد تو ہر مسلمان کو ضرور کرنا چاہئے۔ ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں نور ہے اور قبر میں سب سے پہلے تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا اور میرے عزیز بچو۔ بے شمار روایات

ہیں کہ بڑے بڑے گنہگاروں کو اللہ پاک نے درود پاک کی برکت سے بخش دیئے ہیں اس لئے میرے بچو جس کے دل میں نبی پاک ﷺ کی محبت زندہ ہو وہ کبھی ناکام نہیں ہوتا اس لئے آپ ﷺ پر درود پاک ہر موقع پر پڑھنا چاہئے“......شاہ صاحب نے ان کو سمجھانے والے انداز میں انتہائی شفیق انداز میں معلومات دیں۔

”شاہ صاحب۔ آپ نے تو ہمیں ایسی مفید اور معلوماتی ایمان افروز معلومات دی ہیں جس سے دل خوش ہو گیا ہے واقعی بندہ جب دنیاوی محفل میں ہوتا ہے تو اسے دنیا کی طرف سے دنیا داری کی باتیں ہی سننے کو ملتی ہیں اور جب آپ جیسے نیک لوگوں کی محفل ملتی ہے تو دلوں کو تازہ کرنے والی ایمان افروز باتیں سننے کو ملتی ہیں بس آپ دعا کریں کہ عمران صاحب اور مس جولیا اللہ کے کرم سے شیطان پرست کی کالی دنیا سے سفلی عامل کو شکست دے کر کامیاب ہو کر مس جولیا کو اس کی کالی دنیا سے لے آئیں۔ ہم پھر اب آپ کے پاس آیا کریں گے تاکہ آپ سے دین اسلام کی مفید باتیں سکھ کر اپنے ایمان تازہ کر سکیں“......صفدر نے عقیدت سے مسکراتے ہوئے خوش ہو کر کہا تو ٹائیگر، روزی راسکل اور صالحہ نے بھی خوشی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”میرے عزیزو۔ ایک بات کا خیال کرنا جو اپنے ذہن کو پاکیزہ رکھتے

ہیں اللہ پاک اس کے دل میں سکون پیدا کر دیتا ہے اور جو بد کردار ذہن کے ہوتے ہیں اللہ پاک اس کا حافظہ کمزور کر دیتے ہیں اور دل کو سکون اس کے دل سے اٹھا لیتے ہیں اس لئے اپنی ذہن کو ہمیشہ صاف ستھرا اور پاکیزہ ہی رکھا کرو''......شاہ صاحب نے اس بار سنجیدہ لہجے میں ان کا سمجھایا تو چاروں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''شاہ صاحب۔آپ عمران صاحب اور مس جولیا کے ماورائی کیس میں کیا کریں گے''......اس بار صفدر نے پھر عمران اور جولیا کے بارے میں فکر مند ہوتے ہوئے پوچھا۔

''میرے بچے۔شیطان کی کچھ رذیل طاقتیں ایسی ہوتی ہیں جس میں روشنی کی طاقتیں براہ راست ان سے نہیں ٹکراتیں بلکہ اپنے کسی نمائندے کو آگے کرتی ہے اور میں بھی اس طرح عمران بیٹے کو کئی بار ان معاملات میں آگے کر چکا ہوں اور اس بار بھی ایک بہت ہی رذیل اور گندی طاقت عمران سے ٹکرائی ہے اور میں براہ راست تو اس گندی سفلی طاقت سے نہیں ٹکرا لوں گا البتہ تم فکر نہ کرو اللہ نے چاہا تو عمران بیٹا انشاء اللہ ضرور اللہ پاک کے خاص کرم سے اس شیطان پرست سے شکست نہیں کھائے گا۔ ہاں البتہ عمرن، جولیا، فریدی اور روزا کو شیطان پرست کی سحر انگیز اور ہولناک کالی دنیا میں دل دہلا دینے وال وحشت ناک مناظر ضرور دیکھنے کو ملیں گے جس سے ان

چاروں کو بہت مشکل پیش آئے گی لیکن ان پر روشنی کے نمائندوں کا سایہ ہے اگر وہ وہاں ہمت سے کام لیتے رہے تو انشاء اللہ ضرور کامیاب ہو جائیں گے''...... شاہ صاحب کہا۔

''شاہ صاحب۔ اس لئے تو ہم آپ کے پاس آئے تھے کہ آپ ہمیں بھی شیطان پرست کی کالی دنیا میں جانے کا راستہ بتائیں تا کہ ہم اپنے ساتھیوں کی رہنمائی کر سکیں''...... ٹائیگر نے شاہ صاحب کی طرف دیکھ کر پختہ ارادے سے کہا۔

''میرے بچے۔ میں تم سب کو بتا چکا ہوں کہ کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جس میں روشنی کی طاقتیں براہ راست اس میں نہیں جاتیں اور اپنے نمائندے روانہ کرتی ہے میرے بچو شیطان پرست نے ایسا خوفناک عمل کیا ہے جس کی وجہ سے صرف دو فرد ہی اس شیطان پرست کی ہولناک دنیا میں جا سکتے ہیں اور وہ بھی ماورائی طریقے سے اور عمران بیٹا اور فریدی بیٹا اپنے پراسرار عمل کے ساتھیوں یعنی جوزف اور طارق کی مدد سے اس ہولناک دنیا میں جا چکے ہیں البتہ تم فکر نہ کرو روشنی کی طاقتوں کا سایہ اور دعائیں ان کے ساتھ ہیں اس لئے ان چاروں نے اپنے اعصاب کو قابو میں رکھا تو انشاء اللہ کامیاب ہو جائیں گے''...... شاہ صاحب نے کہا تو چاروں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''شاہ صاحب ہم اپنی طرف سے اپنے ساتھیوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے لئے بہت اہم ہیں''......صفدر نے ادب سے کہا۔

''میرے بچے۔اگر تم اپنی طرف سے کوشش کرنا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ جب تک تم لوگ اپنے ساتھیوں کی مدد نہیں کرو گے آپ سب کو چین نہیں آئے گا۔آپ بے شک اپنی طرف سے کوشش کر دیکھیں لیکن اگر عمران اور فریدی بیٹا اگر اپنے اعصاب پر قابو پا گئے تو وہاں کی ہولنا کیت کا شکار ہونے سے بچ جائیں گے''......شاہ صاحب نے ٹھہر کر کہا۔

''ٹھیک ہے شاہ صاحب۔آپ کا شکریہ کہ آپ نے ہمیں اس قابل سمجھا اور ہمیں وقت دیا اور آپ کی باتوں سے ہمارے دماغ روشن ہو گئے ہیں کیونکہ آپ کی باتیں بہت ایمان افروز تھیں''۔ٹائیگر نے کہا اور چاروں اٹھ کھڑے ہوئے اور شاہ صاحب کو سلام کر کے اور ان سے اجازت لے کر روانہ ہو گئے۔شاہ صاحب کی ایمان افروز باتوں نے ان کے ایمان کو تازہ کر دیا تھا اور وہ خود کو ہلکا پھلکا محسوس کر رہے تھے اور ایسا سکون ان کو پہلے کبھی نہیں ملا تھا۔

اس کمرے میں سرمائی رنگ کی پراسرار دھیمی روشنی پھیلی ہوئی تھی اور کمرے کا وحشت ناک اور پراسرار ماحول اجاگر تھا۔ کمرے کی دیواریں انتہائی سیاہ تھیں اور کمرے میں بے پناہ تعفن تھا کیونکہ اس بھیانک کمرے میں بھی چمگادڑ کا بھیانک اور عظیم و عالیشان بت ایستادہ تھا۔ کمرے میں ہر طرف انسانی کھوپڑیاں بکھری پڑی تھیں اور انسانی پنجر بھی بکھرے ہوئے تھے۔ یوں لگ رہا تھا کہ یہ کمرہ ایک بھیانک قربان گاہ ہو اور اس کمرے میں بے شمار انسانوں کی بھینٹ چڑھائی جا چکی ہو۔ انسانی قربانی کی وجہ سے اس کمرے میں ہر طرف گلی سڑی لاشیں اور اعضاء بکھرے ہوئے تھے جن کو سانپ، چوہے اور بچھو چمٹے ہوئے تھے اور انسانی لاشوں کو نوچ رہے تھے۔ یہ مناظر اتنا بھیانک اور لرزہ خیز تھے کہ اگر کوئی ہوش مند انسان ان کو دیکھ لے تو

دہشت سے مر جائے مگر اس بھیانک قربان گاہ کے وسط میں مہا گمبارو لنگوٹی پہنے بیٹھا تھا۔ اس کا بقیہ جسم برہنہ تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ غلاظت اور بُو والے بھیانک کمرے میں اس طرح آرام سے بیٹھا تھا جیسے کسی خوشبودار کمرے میں بیٹھا ہو اس کے پر کشش چہرے پر اس وقت پھٹکار برس رہی تھی اور آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں۔ جولیا اور روزا جیسی حسین لڑکیوں کو اپنے پر کشش شخصیت کی بنا پر اس نے ڈورے ڈالنے اور ان کو اپنے جال میں پھنسانے کی بہت کوشش کی تھی مگر بری طرح ناکام ہوا تھا۔ حالانکہ پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا اور جو بھی لڑکی اس کے آرام کدے میں پہنچائی گئی تھی مہا گمبارو اپنی چکنی چپڑی باتوں اور خاص کر اپنی پر کشش شخصیت سے ان کو متاثر کر لیتا تھا اور پھر وہ بدقسمت لڑکی خود ہی اپنا وجود اس کے حوالے کر دیتی تھی جسے مہا گمبارو خوشی اور فخر سے نوچتا تھا مگر یہ غالباً پہلا موقع تھا کہ دو اہم ترین اور حسین ترین لڑکیاں اس کے جال میں نہیں پھنسی تھیں بلکہ انہوں نے اس کی مرمت کرنے میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اور غصے میں مہا گمبارو نے ان کو اپنی ہوس کی بھینٹ چڑھانے سے پہلے ہی اپنی کالی دنیا کے ہولناک عذاب میں مبتلا کرنے کے لئے روانہ کر دیا تھا مگر اب وہ پچھتا رہا تھا۔ اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس نے غلطی کی ہے۔ وہ ان پر سحر کے ذریعے ان کے ذہنوں کو قابو میں کرتا اور پھر ان کی عزت تار تار کر کے بلیک

لارڈز کے قدموں میں قربان کر دیتا کیونکہ عمران اور فریدی روشنی کے
نمائندے تھے اوران کی خاص ساتھیوں جن کو دونوں اپنے لئے پسند کر چکے
تھے ان کی قربانی لے کر مہا شیطان اس کی لاتعداد طاقتوں میں مزید اضافہ کر
دیتا اور اپنا نمائندہ اول بنا لیتا۔ دراصل مہا گمبارو طاغوت کے بعد شیطان کا
تیسرا خاص نمائندہ بننا چاہتا تھا چونکہ فریدی اور خاص کر عمران مہا شیطان کے
بدترین دشمن تھے جو اب تک اپنے نفس کی غلامی کرنے کی بجائے پاکیزگی
کے دائرے میں رہ رہے تھے اور دوسرا یہ کہ یہ دونوں اب تک بے شمار مہا
شیطان کے چہیتے اور رذیل طاقتوں کے بے شمار نمائندوں کا خاتمہ بھی کر
چکے تھے اس لئے دونوں مہا شیطان کے خاص دشمنوں میں شامل تھے۔
چونکہ ان دونوں پر روشنی کی طاقتوں کا سایا تھا اور اسی روشنی کی طاقت کو ختم
کرنے کے لئے مہا گمبارو نے ان کو پلید کروا کے بھیانک موت مارنے
کے لئے یہ سب چال چلی تھی۔ خاص کر وہ جولیا اور روزا جیسی حسین لڑکیوں کو
اپنی ہوس کی بھینٹ چڑھانے کے بعد شہنشاہ ظلمات کے نام پر قربان کرنا
چاہتا تھا اس طرح اس کو دو فائدے ہوتے۔ ان دونوں کی بھینٹ سے ایک
تو اس کو فخر ہوتا کہ اس نے روشنی کی خاص نمائندہ لڑکیوں کی عزت تار تار کی
ہے دوسرا اس کی ہوس کی پیاس اترنے کے ساتھ وہ مہا شیطان بلیک لارڈز یا
شہنشاہ ظلمات کی نظروں میں مقبول ہو جاتا کیونکہ روشنی کے خاص نمائندے

اور تاریکی کے خاص دشمن اس کے ہاتھوں مارے جاتے۔اس وقت وہ خود کو کوستے ہوئے فرش پر آلتی مارے بیٹھا تھا۔شدید تعفن زدہ کمرے میں ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کو سکون مل رہا ہو حالانکہ کسی عام انسان کا یہاں ایک پل بھی ٹھہرنا ناممکن تھا۔

''جابلی کابلی حاضر ہوں''......مہا گمبارو نے اچانک اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھاتے ہوئے مٹھیاں کھول کر کہا۔اچانک اس بدبودار اور بھیانک کمرے میں یکلخت گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا پھر وہی پراسرار دھیمی روشنی ہوگئی پھر کمرے میں دھواں نمودار ہوا اور دھواں دو مردوں میں بدل گیا۔دونوں مرد انتہائی ہولناک اور بدشکل تھے انتہائی سیاہ چہرہ اور ان کی آنکھیں انتہائی سرخ تھیں۔

''انا کی اور سنا کی تم بھی آ جاؤ''......ایک بار پھر مہا گمبارو نے اپنے دنوں ہاتھ بلند کر کے کہا تو کمرے میں ایک بار پھر گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا مگر چند لمحوں بعد پھر وہی پراسرار روشنی چھا گئی اور ایک بار پھر کمرے میں دھواں نمودار ہوا اور کمرے میں انا کی اور سنا کی اس بار اپنے بھیانک روپ میں نمودار ہوئیں۔دونوں کا چہرہ سیاہ اور بھیانک تھا اس کمرے میں سب کے چہروں پر اس وقت نحوست اور پھٹکار برس رہی تھی۔

''حکم فرمائیں آقا۔ہم آپ کی کیا خدمات کر سکتی ہیں''۔انا کی اور سنا کی

نے مہا گمبارو کے سامنے سر جھکاتے ہوئے کہا اور بدشکل مرد جابلی اور کابلی بھی اپنے سر مہا گمبارو کے سامنے خم کر چکے تھے۔

''آقا۔فرمائیں آپ نے ہمیں کیوں یاد فرمایا ہے''......ان دونوں نے بھی ادب سے پوچھا۔

''میں نے تم چاروں کو کیوں طلب کیا ہے اس کا تمہیں ابھی پتہ چل جائے گا اور اگر میرا کام ہوگیا تو میں بلیک لارڈز کے چند خاص ترین بندوں میں شامل ہوجاؤں گا......مہا گمبارو نے کہا۔

''مگر آقا۔آپ کی تو اب بھی شہنشاہ ظلمات تک رسائی حاصل ہے''......کابلی نے ادب سے ایک بار پھر مہا گمبارو کے سامنے سرخم کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔وہ تو ہے۔میں اپنی مہان طاقتوں سے بلیک لارڈز سے ہم کلام ہوسکتا ہوں مگر میں مزید ان کا خاص ہونا چاہتا ہوں۔مجھ میں ایسی طاقتیں ہوں کہ میں روشنی کے نمائندوں کو آرام سے مارسکوں کیونکہ جب بھی میں روشنی کے خاص نمائندوں کی سرکوبی کرتا ہوں میں شکست کھا جاتا ہوں''......مہا گمبارو نے منہ بنا کر کہا۔

''مگر آقا۔روشنی کے خاص نمائندوں کے آگے تو مہا شیطان کی اپنی نہیں چلتی معلوم نہیں ان کے گرد کیسی طاقتوں کا سایہ ہوتا ہے جس سے مہا شیطان بھی شکست کھا جاتے ہیں۔گو کہ شہنشاہ ظلمات کبھی خود روشنی کے نمائندوں

کے خلاف نہیں آئے مگر ان کا خاص ترین سیاہ قوتوں کا نمائندہ روشنی کی خاص طاقتوں سے نہیں جیت پایا تو آقا شہنشاہ ظلمات سے آپ ایسی کون سی طاقت لینا چاہتے ہیں جس سے آپ براہ راست روشنی کے نمائندوں سے ٹکر لے سکتے ہیں''……اس بار اس کے چاروں ساتھیوں نے حیرت سے پوچھا۔

''میں نے اس بار روشنی کے مہان نمائندوں کو مارنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس کے لئے پاکیشیا کے سید چراغ شاہ اور کافرستان کے سید نور عالم میرے ٹارگٹ ہیں اور تم چاروں نے ان دونوں کی سرکوبی کرنی ہے کیونکہ اگر یہ مر کھپ گئے تو پھر میرے لئے عمران اور فریدی جیسے مہاشوں کو عبرتناک موت مارنے میں کوئی مشکل نہیں ہوگی کیونکہ یہ تو صرف روشنی کے خاص نمائندے ہیں اور ان دونوں بڈھوں کی پشت پناہی کی وجہ سے یہ دونوں شیر ہو چکے ہیں۔ ان بڈھوں نے عمران اور فریدی جیسے مہاشوں کے ذریعے شہنشاہ ظلمات کے بے شمار مہان شکتیوں کے گریٹ ساتھیوں کا خاتمہ کروایا ہے اور میں نے اس لئے اپنے سیاہ علم سے معلوم کرلیا ہے کہ جب تک ان دونوں بڈھوں کا خاتمہ نہیں ہوگا یہ دونوں جاسوس مہاشے بھی نہیں مریں گے کیونکہ ان دونوں روشنی کے مہان نمائندوں کے ہی یہ مرید ہیں اور ان کے مرنے کے بعد عمران اور فریدی جیسے خاص روشنی کے مہاشوں کی طاقتیں کم ہو جائیں گی''……مہا گمبارو نے اس بار نخوست سے اکڑ کر کہا۔

''مگر آقا۔ وہ کوئی عام انسان نہیں ہیں۔ بہت ہی شکتی شالی والی روشنی کی طاقتیں ہیں۔ بے شک آپ نے ہمیں بے شمار سیاہ قوتیں عطا کی ہیں اور ان کے ذریعے ہم نے بڑے بڑے روشنی کے بندوں کو پیسے اور حسین عورت کے جال سے گمراہ کیا ہے اور ان کو شہنشاہ ظلمات کا غلام بنایا ہے یا پھر ان کے نام پر قربان کیا ہے مگر آپ جن دو بندوں کا بتا رہے ہیں ان سے ٹکر لینے کے لئے مہا شیطان خود بھی آگے نہیں آئے کیونکہ ان کے گرد روشنی کا عظیم اور طاقتور سایہ ہوتا ہے جو سیاہ قوتوں کو ان کے گرد نہیں آنے دیتا''۔ مہا گمبارو کی بات سن کر کابلی اور جابلی نے پریشانی سے کہا۔ مہا گمبارو کی بات سن کر رانا کی اور سنا کی بھی پریشان ہو گئیں۔

''میرے اختیار میں بے شمار بلیک پاورز ہیں اور میں ان بڈھوں کا خاتمہ کر سکتا ہوں۔ میں تم چاروں کو اپنی گریٹ طاقت اوگرا دیتا ہوں اس کے ذریعے تم روشنی کے ان مہان طاقتوں کا سامنا کر سکتے ہو۔ اوگرا پاورز کے ہوتے ہوئے تم چاروں لاتعداد مہان قوتوں کے حامل ہو جاؤ گے۔ تم اس سیاہ طاقت سے بڑے سے بڑے کام سرانجام دے پاؤ گے'' ...... مہا گمبارو نے اس بار نخوست سے کہا جیسے اسے اپنی اس مہان سیاہ شکتی پر مکمل بھروسہ ہو۔

''ٹھیک ہے آقا۔ آپ ہمیں اوگرا پاور عطا کریں ہم اس کے ذریعے واقعی

بہت بربادی اور تباہی برپا کر سکتے ہیں''......اس بار چاروں نے سعادت سے جواب دیا اور ایک دفعہ پھر مہا گمبارو کے سامنے سرخم کر دیا۔

''یاد رہے اوگرا میری سب سے مہان اور گریٹ پاور ہے اور بلیک لارڈز نے مجھے یہ اس وقت استعمال کرنے کو کہا تھا جب میرے پاس اور کوئی حل نہ ہو۔اب روشنی کی پاور کے خاتمے کے لئے میں اس کا استعمال کر رہا ہوں اس لئے ناکام ہرگز مت ہونا کیونکہ اوگرا کے بعد میری دیگر سیاہ شکتیاں کمزور ہو جاتی ہیں''۔مہا گمبارو نے ان چاروں کو تنبیہہ کرتے ہوئے کہا تو چاروں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اے ظلمات اور تاریکی کے مہان آقا،اے بدی اور قہر کے شہنشاہ،اے ہمارے معبود بلیک لارڈز۔ہم تیرے جانثار تیرے حضور حاضر ہیں۔تو ہماری آرزو پوری کر اور روشنی کی عظیم طاقتوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔ہم تیرے چاہنے والے تیرے لئے بے شمار انسانوں کی بلی چڑھائیں گے اور ظلم اور قہر کا بازار گرم کر دیں گے۔ہر طرف عریانیت اور بے حیائی پھیلا دیں گے۔اوگرا پاور سے ہمیں کامیابی عطا فرما''......اس بار مہا گمبارو نے چمگادڑ کے بت کی طرف دیکھ کر اونچی آواز میں کہا اور اپنے ہاتھ بلند کر لئے اور تیز آواز میں ایک منتر پڑھنے لگا۔جیسے جیسے مہا گمبارو منتر پڑھتا جا رہا تھا اس کی آواز بلند ہوتی جا رہی تھی اور اس کا چہرہ سیاہ ہوتا جا رہا تھا یہاں تک کہ اس کا چہرہ

توے کی طرح کالا سیاہ ہو گیا اور اس کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو گئیں جیسے اس میں آگ بھری ہوئی ہو۔ اس کے سیاہ چہرے میں شدید اذیت کے آثار نمودار تھے پھر یکلخت اس نے اپنے ہاتھ جھٹک دیئے اور ان چاروں کی طرف کئے تو اس کے ہاتھ میں سے گویا آگ کے شرارے نکلے اور ان چاروں کی طرف بڑے اور ان کی آنکھوں میں یہ آگ کے شرارے سما گئے۔ پھر یکلخت ان چاروں کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور چند لمحوں بعد چاروں نارمل ہو گئے۔

''میں نے اپنی سب سے مہان شکتی یا گریٹ پاور تم چاروں کو دے دی ہے اب اس کے استعمال کے بعد کامیابی ہمارے لئے ضروری بن گئی ہے۔ اب کابلی اور سناکشی تم پاکیشیا روانہ ہو جاؤ اور جابلی اور انا کی تم دونوں کافرستان روانہ ہو جاؤ۔ روشنی کے ان دونوں عظیم طاقتوں کا خاتمہ لازمی کرنا ہے۔ اگر یہ دونوں اوگرا کے ذریعے فنا ہو گئے تو پھر ان کے نمائندے جو پاکیزگی کے دامن میں ہیں وہ تو میری کالی دنیا کے قیدی ہیں اور ان کی ساتھی لڑکیاں تو پہلے سے ہی میری کالی دنیا کی قیدی ہیں۔ اگر تم دونوں جوڑیاں کامیاب لوٹیں تو تم چاروں بلیک لارڈز کے خصوصی نمائندوں میں شامل ہو جاؤ گے اور پھر ان چاروں بدبخت پاکیشیائی اور کافرستانی روشنی کے نمائندوں کی جوڑی کو بلیک لارڈز کے نام پر بلی چڑھا دیا جائے گا اور میں آقا

بلیک لارڈز کے چند خصوصی غلاموں میں شامل ہو جاؤں گا اور اگر ایسا ہو گیا تو میں تم چاروں کو اپنی غلامی سے آزاد کر دوں گا اور تم خود بھی بلیک لارڈز کے متوالوں میں آزاد حیثیت سے شامل ہو جاؤ گے''......اس بار مہا گمبارو نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان چاروں کے چہرے بھی مسکرا اٹھے۔

''شہنشاہ ظلمات کا اقبال بلند ہو۔ ہم روشنی کی ان دونوں مہان طاقتوں کے خاتمے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ چاہے ہماری جان ہی کیوں نہ چلی جائے''......اس بار چاروں نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ مہا گمبارو کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے۔ پھر کابلی اور سناکی نے کھڑے ہو کر ایک دوسرے کا ہاتھ تھاما اور اسی طرح دوبارہ کھڑے ہو کر جابلی اور انا کی نے بھی ایک دوسرے کا ہاتھ تھاما اور چاروں دھوئیں میں تحلیل ہو کر غائب ہو گئے۔ جیسے ہی چاروں غائب ہوئے بھیانک اور بدبودار قربان گاہ میں گھٹا ٹوپ اندھیرا ایک دفعہ پھر چھا گیا اور اس دوران مہا گمبارو نے اپنی آنکھیں بند کر دیں اور منہ میں بڑبڑانے لگا جیسے وہ اپنی سیاہ قوتوں سے ان چاروں کو دیکھ رہا ہو۔ کافی دیر تک اس کی آنکھیں بند رہیں پھر یکلخت اس نے گھبرا کر اپنی آنکھیں کھول دیں۔

''نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ میری اتنی مہان سیاہ قوت اتنی آسانی سے فنا نہیں ہو سکتی''......مہا گمبارو نے تیزی سے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔ اسی دوران

چار جلے ہوئے جسم اس کے قریب آ گرے یہ اس کی غلام طاقتیں انا کی، سنا کی، کابلی اور جابلی کے تھے جن کے وجود جلے ہوئے تھے اور ان کے منہ سے کراہیں نکل رہی تھیں۔

''اف یہ کیا ہو گیا۔ میری اتنی بڑی مہان قوت ناکام ہو گئی''...... مہا گمبارو نے پریشانی سے ان چاروں کے جلے ہوئے وجود دیکھتے ہوئے گھبرا کر کہا۔ یکلخت اس قربانی گاہ میں چمگادڑ کے بت کی آنکھیں روشن ہو گئیں اور چمگادڑ کی آنکھوں سے چار آگ کے شرارے نکلے اور ان چاروں کے اوپر گرے تو ان کے جلے ہوئے جسم یکلخت ٹھیک ہو گئے۔ انا کی، سنا کی، کابلی اور جابلی ٹھیک ہو کر حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے جن کے جلے ہوئے جسم اب ٹھیک ہو چکے تھے۔

''یہ ہم کہاں پہنچ گئے اور ہمیں کیا ہو گیا تھا''...... چاروں ایک دوسرے کو دیکھ کر حیرت سے بولے اور پھر ٹھٹھک کر مہا گمبارو کی طرف دیکھنے لگے جو چمگادڑ کے بت کی طرف حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ یہ چاروں بھی چمگادڑ کی بت کی سرخ انگارہ آنکھوں کی طرف دیکھنے لگے۔

''ہاں میں طاغوت ہوں۔ بلیک لارڈز کا نائب اول اور تم سب سے مخاطب ہوں اگر میں تم سب کی مدد نہ کرتا تو تم چاروں روشنی کی مہان طاقتوں کے آگے مارے جا چکے ہوتے''...... چمگادڑ کے منہ سے ایک انتہائی ہولناک

اور گرج دار آواز نکلی۔ آواز میں اتنی ہیبت اور گرج تھی کہ جیسے کان کے پردے پھٹتے ہوں۔

''مم۔ محترم طاغوت۔ آپ یہاں'' ...... مہا گمبارو نے حیرت سے چمگادڑ کے بت کی طرف دیکھ کر حیرت سے پوچھا۔

''ہاں مہا گمبارو۔ آج پہلی بار شہنشاہ ظلمات کی بجائے میں تم سے ہم کلام ہوں۔ تم جو غلطی کر رہے تھے اگر ایسا ہو جاتا تو تم مہا شیطان کی نظروں میں گر جاتے اور تمہاری لاتعداد مہان سیاہ قوتیں ختم ہو جاتیں۔ شہنشاہ ظلمات تمہاری غفلت پر تم سے ناراض ہیں'' ...... چمگادڑ کے منہ سے طاغوت کی ہیبت ناک آواز نکلی۔

''مگر میں نے ایسی کون سی غلطی کی ہے آپ تو جانتے ہیں کہ ہم سب تاریکی کے باسی ہیں اور ہمارا کام ہی ظلم، قہر، بربادی، عرانیت اور سیاہی پھیلانا ہے اور وہ میں اپنی کالی دنیا میں کثرت سے کر رہا ہوں اور انسانوں کی بھینٹ بھی بلیک لارڈز کے نام دیتا رہتا ہوں اور معصوم لڑکیوں کی عزتوں سے کھیل کر ان کی بھی شہنشاہ ظلمات کو بلی دیتا ہوں۔ پھر اب ایسی کون سی غلطی کی ہے جس پر شہنشاہ ظلمات مجھ سے ناراض ہیں اور مجھ سے ہم کلام ہونے کی بجائے آپ کو میرے پاس بھیج دیا'' ......مہا گمبارو نے حیرت سے چمگادڑ کے بت کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''مہا گمبارو۔تم نے اپنی سب سے مہان سفلی قوت کا استعمال بغیر کچھ سوچے سمجھے کیا ہے اگر اس استعمال کے بعد بھی تمہاری غلام طاقتیں ناکام ہو جاتیں تو تمہاری لئے کالی دنیا کے سیاہ دروازے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتے چونکہ تمہارے آباؤ اجداد کی بے مثال قربانیاں ہیں جن کی وجہ سے مہا شیطان نے تم کو اپنی خاص سیاہ قوتیں عطا کی ہیں۔تمہارے دادا، پھر تمہارے باپ نے بھی شہنشاہ ظلمات کی مکمل پیروی کی ہے جس کی بنا پر تمہارا براہ راست بلیک لارڈز تک رابطہ ہے مگر یہ بھول گئے ہو کہ جس طرح روشنی کی طاقتوں کے کچھ اصول ہوتے ہیں اسی طرح سیاہ طاقتیں بھی روشنی کے ان اصولوں کے آگے بے بس ہو جاتی ہیں۔تم نے اپنی سب سے گریٹ پاور کے ذریعے روشنی کے جن انسانوں کو مروانے کے لئے ان چار سیاہ غلاموں کو روانہ کیا تھا ان کے پاس تمہاری مہان طاقت اوگرا تھی مگر تم بھول گئے ہو کہ وہ کوئی عام انسان نہیں تھے روشنی کے اتنے پاورفل انسان ہیں کہ مہا شیطان کی سیاہ قوتیں ان کے گرد نہیں پہنچ سکتیں کیونکہ بہت زیادہ محنت کرنے کے بعد وہ بھی علم اور درجات کے حامل بن چکے ہیں اور بے حد روشنی کے خصوصی نمائندے ہیں۔وہ پاکیزگی کے خاص دائرے میں رہ کر لوگوں کو تلقین کرتے ہیں۔عمران اور فریدی جیسے پاکیزگی کے انسان بھی ان کے نائب ہیں۔وہ اب تک مہا شیطان کے متوالوں کی سیاہ شکتیوں سے نہیں مارے گئے اور تم

نے روشنی کی مہان طاقتوں سے ٹکر لینے کے لئے سیاہ قوتوں کو بغیر سوچے سمجھے روانہ کر دیا اگر میں بروقت تمہاری غلام طاقتوں میں دخل اندازی نہ کرتا تو روشنی کی بے پناہ قوت ان کو جلا کر بھسم کر دیتی۔ بے وقوف انسان اگر تم نے ان کو مروانا بھی تھا تو اپنے ان ساتھیوں سے کہتے کہ وہ کسی مجرم تنظیم کے ذہن میں قبضہ کرتے اور پھر وہ مجرم انسان اپنے دوسرے ساتھیوں کے ذریعے ان روشنی کے انسانوں کا خاتمہ کرتے کیونکہ کوئی بھی سیاہ طاقت براہ راست ان روشنی کی مہان طاقتوں کے حامل انسانوں کا خاتمہ نہیں کرسکتی کیونکہ سخت ترین ریاضتوں اور مکمل پاکیزگی کے دائرے میں ہونے کی وجہ سے کوئی بھی سیاہ طاقت ان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ جس طرح روشنی کے وہ خصوصی نمائندے ایک حد میں رہتے ہوئے مہا شیطان کے متوالوں سے براہ راست مقابلہ نہیں کر سکتے اسی طرح سیاہ قوتیں بھی روشنی کی ان طاقتوں کے سامنے بے بس ہوتی ہیں اگر وہ روشنی کی مہان طاقتیں اتنی آسانی سے سیاہ قوتوں کے آگے مرنے والی ہوتیں تو سیاہ قوتیں ان کو پاکیزگی کے دائرے سے نکال کر ان کا خاتمہ کر چکی ہوتی''...... چمگادڑ کے بت سے دل دہلا دینے والی طاغوت کی آواز نکلی۔

''اوہ۔ واقعی میں نے اپنی گریٹ پاور اوگرا کر غلط استعمال کیا ہے۔ اگر یہ استعمال میں روشنی کے خصوصی نمائندوں کے نائبوں یعنی عمران اور فریدی

کے آگے استعمال کرتا تو وہ اس آسانی سے شکار ہو جاتے یہاں تک کہ اس مہان سیاہ شکتی کے آگے روشنی کے نائبوں کے پراسرار قوتوں والے ساتھیوں جوزف اور طارق بھی بے بس ہو جاتے''...... مہا گمبارو نے اپنے آپ کو کوستے ہوئے کہا کیونکہ جن روشنی کے نمائندوں کو طاغوت جیسی مہان قوت اور مہا شیطان کا نائب اول بھی شکست نہیں دے سکتا تھا۔ وہ بغیر کچھ سوچے اتنی مہان طاقت کا ضائع کر چکا تھا کیونکہ ایک بار اوگرا کے غلط استعمال کے بعد وہ اپنی بے شمار سیاہ شکتیوں اور سفلی قوتوں سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔

''ہاں مہا گمبارو۔ اگر تم اوگرا کا استعمال ماورائی قوتوں کے حامل جوزف اور طارق کے خلاف استعمال کرتے تو وہ بے شمار پراسرار طاقتوں کے حامل ہونے کے باوجود مل کر بھی اوگرا پاور کی گریٹ شکتیوں کے سامنے شکست کھا جاتے اور مارے جاتے مگر اب وہ دونوں اتنی طاقت رکھتے ہیں کہ وہ کالی دنیا سے باہر رہ کر بھی اپنے ساتھیوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ تم نے مہان غلطی کی ہے بہر حال جو بھی ہوا غلط ہوا مگر اب بھی تم اپنی تمام سیاہ قوتوں کو حاصل کر سکتے ہو۔ اب تمہارے پاس آخری حل یہ ہے کہ تم کسی طرح روشنی کے سایوں میں رہنے والے عمران اور فریدی جیسے پاکدامن اور روشنی کے نائبوں کو کسی طرح پلید کرو اور اگر ایسا ہو گیا تو سمجھ لو تم کامیاب ہو گئے اور سب سے آخری حل یہ ہے کہ اگر ان روشنی کے نمائندوں کی خاص لڑکیاں اور وہ دونوں خود کسی طرح

سے پاکدامنی کا ساتھ نہ چھوڑیں اور پلید نہ ہوں تو کالی دنیا کے سیاہ پرتوں کے ہولناک دروازے کھول دینا وہ لاکھ مضبوط اعصاب کے ہوں مگر ہیں تو انسان ہی۔ کالی دنیا کے سیاہ پرتوں کے ہولناک دروازے کھلنے کے بعد جہنمی مخلوق ان پر مسلط ہو جائے گی اور پھر بھیانک اور دردناک موت ان چاروں کا مقدر ہو گی''...... چمگادڑ کے منہ سے مہا شیطان کے نائب اول طاغوت کی گرجتی ہوئی دلوں کو ہلا دینے والی ہیبت ناک آواز نکلی۔

''لیکن محترم طاغوت۔ کالی دنیا کے سیاہ پرتوں کے ہولناک دروازے کھلنے کے بعد وہ جہنمی مخلوقوں کی ہیبت اور وحشت سے بھی اپنی صلاحیتوں سے بچ گئے تو پھر کیا ہو گا''...... مہا گمبارو نے چمگادڑ کے بت کی طرف دیکھتے ہوئے ادب سے پوچھا۔

''ایسا ہونا تو ناممکن ہے چاہے لاکھ مضبوط اعصاب ہی سہی مگر وہ چاروں انسان ہیں مگر وہ سنبھل گئے اور کالی دنیا کا دروازہ کھل گیا تو پھر تمہاری کالی دنیا کی تباہ اور تمہاری شکست اٹل حقیقت ہو گی''...... چمگادڑ کے بت سے مہا شیطان کے نائب اول طاغوت کی گرجتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ہاں میں مانتا ہوں کہ جلد بازی میں، میں بے وقوفی کر کے اپنی سب سے مہان شکتی کھو بیٹھا ہوں جس سے میری دیگر سیاہ اور سفلی شکتیاں کمزور ہو چکی ہیں مگر کیا اس معاملے میں بلیک لارڈز میری کچھ رہنمائی کر سکتے

ہیں''......مہا گمبارو نے پھر چمگادڑ کے بت کی طرف دیکھتے ہوئے طاغوت سے سوال کیا۔

''میں کہہ چکا ہوں کہ جس طرح روشنی کی مہان طاقتیں بعض جگہ خاموش ہوتی ہیں اور ہم بدی کی سیاہ طاقتوں سے براہ راست ٹکر نہیں لے سکتیں۔اسی طرح سفلی قوتیں بھی بعض معاملات میں پاورفل ہونے کے باوجود مجبور ہوتی ہیں۔ چونکہ تم نے بغیر کچھ سوچے سمجھے روشنی کے خصوصی نمائندوں کا خاتمہ کرنے کی کوشش کی ہے اس لئے بلیک لارڈز تم سے ناراض ہیں کہ ان کے پرکھوں کے متوالوں کے ایک مہان ساتھی نے بے وقوفی کی ہے۔بہرحال تم روشنی کے نائبوں عمران اور فریدی کا خاتمہ کر دو۔اس پر بھی تمہاری مہان شکتیاں واپس مل جائیں گی کیونکہ ان دونوں نے خاص کر عمران نامی خطرناک شخص نے بلیک لارڈز کے بے شمار سیاہ قوتوں کے مہان متوالوں کا خاتمہ کیا ہے اس لئے تم شہنشاہ ظلمات کی دی ہوئی اپنی کالی کوان ملیچھوں کے لئے عذاب بنا دو ان کے دردناک اور بھیانک موت کے بعد تمہاری سیاہ قوتوں میں نہ صرف مہان اضافہ ہوگا بلکہ تم شہنشاہ ظلمات کے میرے بعد نمبر دو نائب بن جاؤ گے لیکن تم ان پر اپنی طرف سے کوئی سیاہ شکتیوں کا حملہ اب نہیں کر سکتے ورنہ تمہاری شکتیاں مزید کمزور ہو جائیں گی ہاں مہا شیطان کے نام پر عام انسانوں کی بھینٹ دے سکتے ہو۔بس ان کو گمراہ کر کے پلید کر دو

نہیں تو آخری حل کالی دنیا کے سیاہ پرتوں کے ہولناک دروازے کھول دووہ انسان ہیں جہنمی مخلوق کی ہیبت کا مقابلہ نہیں کرسکیں گے اور بھیانک موت مارے جائیں گے''...... چمگادڑ کے منہ سے دلوں کو ہلا دینے والی گرج داراور ہیبت ناک آواز نکلی پھر یکلخت چمگادڑ کی روشن سرخ انگارہ آنکھیں بجھ گئیں اور بھیانک اور بدبودار قربان گاہ میں گھٹاٹوپ اندھیرا چھا گیا۔

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

روزا ایک بار پھر ڈگماتی ہوئی نیچے گرنے لگی۔اس کے منہ سے چیخیں نکل گئی تھیں۔پھر یکلخت وہ ایک بار پھر بدستور نیچے جا گری۔نیچے کیچڑ اور پانی تھا اور روزا دھڑام سے اس پانی میں جا گری۔کالی دنیا کے سحر انگیز دنیا میں مزید اس کا امتحان لینے کے لئے اس کو زندہ چھوڑ دیا تھا۔روزا کراہتی ہوئی اٹھی کیونکہ پانی تھوڑا تھا اور کیچڑ زیادہ تھا اس لئے روزا کو چوٹ تو نہیں لگی تھی مگر اس کے وجود میں درد کی شدید لہر ضرور اٹھی تھی۔روزا کراہتے ہوئے اٹھ تو گئی تھی مگر یہاں ہر طرف گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا۔پہلے تو پھر بھی اس سحر کی بھیانک دنیا میں کہیں کہیں دھیمی اور کہیں سرخ رنگ کی روشنی تھی مگر یہاں تو ہر سو اندھیرا تھا۔

''اف یہ بدبخت مہا گمبارو اور اس کی منحوس ساتھی انا کی نے نہ جانے مجھے کہاں بھیج دیا ہے''......روزا نے دل میں مہا گمبارو کو برا بھلا کہا اور ان کو کوستی ہوئی ایک بار پھر کیچڑ میں آگے بڑھنے لگی مگر چونکہ پانی اور کیچڑ تھا اس لئے روزا سنبھل کر بڑھ رہی تھی۔چونکہ کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا اس لئے

احتیاط کے باوجود بھی وہ کئی بار پھسلی تھی مگر چونکہ روزا نے آگے بڑھنے کا فیصلہ کر لیا تھا اس لئے وہ گرتی پڑتی آگے بڑھ رہی تھی۔ کچھ دیر بعد اس نے محسوس کیا کہ اب وہ پانی سے نکل کر کسی خشک جگہ پر پہنچ گئی ہے۔ مہا گمبارو چونکہ اس کو اپنی ہوس کی بھینٹ چڑھانا چاہتا تھا مگر روزا اس کے سحر میں آنے کے باوجود ایمان کی قوت سے واپس نکل آئی تھی اور ان شیطان پرستوں سے لڑتی جھگڑتی ایک بار پھر اندھیرے کا شکار ہو گئی تھی۔ روزا کو خوشی تھی کہ وہ ایک شیطان پرست کے جال سے نکل آئی تھی جو سیاہ اور سفلی قوتوں کا کالک اسے اپنی سیاہ قوتوں کے اضافے کے لئے اپنی ہوس کی بھینٹ چڑھانے کے بعد شیطان کے نام پر ذبح کر دیتا۔ یہ سب سوچتے ہوئے روزا آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگی۔ اس کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ اس کی منزل کہاں ہے۔ اچانک اس کے منہ سے چیخ نکل گئی کیونکہ اس کا پاؤں کسی انسانی جسم سے ٹکرایا تھا۔ اس کو معلوم تو نہیں تھا کہ واقعی یہ انسانی جسم ہے۔ بس اندازہ ہوا تھا کہ نیچے کوئی مرد یا عورت پڑی ہے جس سے وہ ٹکرائی ہے جیسے ہی اس کا پاؤں ٹکرایا اسے ایک نسوانی کراہ سنائی دی۔

''کون ہو تم۔ کیا اس شیطانی دنیا کی قیدی ہو یا شیطان پرستوں کی کوئی ساتھی ہو''......روزا نے پوچھا۔

''میں شیطان مردود اور شیطان پرستوں پر ہزار بار لعنت بھیجتی ہوں میں

مسلمان لڑکی ہوں اور شیطان پرستوں سے لڑتے ہوئے ان کے عتاب کا شکار ہو کر یہاں گری ہوں''...... روزا کو نسوانی آواز سنائی دی اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ اس آواز کو جانتی ہو مگر چونکہ اندھیرا بہت تھا اور اس کو کچھ نظر نہیں آ رہا تھا اس لئے اسے اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ یہ کون ہے۔

''کون ہو تم اور یہاں کیسے آئی ہو۔ شاید تم بھی مہا گمبارو کی ہوس کے لئے کالی دنیا لائی گئی ہو گی مگر میری طرح اس شیطان پرست کا مقابلہ کرتے ہوئے اس عتاب کا شکار ہوئی ہو''...... روزا نے اندھیرے میں اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

''اچھا تو تم کافرستان کے کرنل فریدی کی ساتھی روزا ہو''۔ روزا کو نا معلوم لڑکی کی آواز سنائی دی تو روزا کو جھٹکا سا لگا کیونکہ وہ اب اس آواز کو پہچان گئی تھی۔

''اور تم کہیں پاکیشیا کے علی عمران کی ساتھی جولیا تو نہیں ہو''۔ روزا نے حیرت سے پوچھا۔

''ہاں میں جولیا ہوں۔ شاید تم کو معلوم نہیں ہے کہ شیطان پرست کی اس کالی دنیا میں تمہاری طرح میں بھر سحر کی اس دنیا میں قدی ہوں مگر ہماری ملاقات اب ہو رہی ہے یہ ہوس پرست شیطان ہم دونوں لڑکیوں کو اس لئے اغوا کیا ہے کہ ہمارے ساتھیوں عمران اور کرنل فریدی نے بے شمار سیاہ قوتوں

کے ساحروں کا خاتمہ کیا ہے اور یہ شیطان پرست بہت پاورفل ہے اور طریقے سے ہمیں اغوا کیا ہے تا کہ عمران اور فریدی ہماری خاطر اس کی کالی دنیا کا رخ کریں۔ مجھے تو تمہارے بارے میں ان شیطان پرستوں سے معلوم ہو گیا تھا کہ تم بھی کالی دنیا کی قیدی بن چکی ہو مگر مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ تمہیں کہاں قید کیا گیا ہے اور ویسے بھی میں تمہاری کیا مدد کر سکتی تھی میں تو خود ان شیطان پرستوں کی قیدی ہوں اور بقول ان شیطان پرستوں کے ہم دونوں لڑکیاں کسی مہان قربانی کے لئے چنی گئی ہیں''...... جولیا نے کراہتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی غالباً اسے بھی نیچے گر کر چوٹ لگی تھی۔

''یہ تو اچھا ہوا کہ ہم دونوں ایک ساتھ ہو گئی ہیں کیونکہ ایک اکیلا دو گیارہ ہوتا ہے''...... روزا نے مسکراتے ہوئے اندھیرے میں جولیا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔ جولیا نے بھی گرم جوشی سے اس کا ہاتھ تھام لیا پھر دونوں گھٹاٹوپ اندھیرے میں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے اندازے سے آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگیں اور دونوں نے اب تک اپنے اوپر بیتے ہوئے واقعات ایک دوسرے کو سنا دیئے۔

''ویسے تمہاری ہمت ہے روزا کہ تم اس کے سحر میں آنے کے بعد بھی اس کی ہوس سے بچ گئی ہو ورنہ ایسے ناممکن ہوتا ہے غالباً تم بھی میری طرح مسلمان ہو گئی ہو اور یہ ایمانی قوت تھی کہ تم اس شیطان کے چنگل سے نکلی ہو۔

ویسے وہ بدبخت شکل سے کوئی عاشق اور شاعر لگتا ہے اور تم نے اس بے چارے کی شاعری کا اچار بنا کر رکھ دیا ہے''...... جولیا کی ہنستی ہوئی آواز روزا کو سنائی دی۔

''ہوگا تمہارا عاشق۔ میں کیوں اس منحوس سے عشق جھاڑوں''۔ روزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بے چارہ عاشق آیا تھا ہم سے عشق جھاڑنے''...... دونوں نے بے ساختہ کہا اور پھر دونوں ہنس پڑیں۔ گو کہ روزا سنجیدہ لڑکی تھی مگر وہ اس ڈراؤنے اور گھٹا ٹوپ اندھیرے میں اعصاب پر سوار بوجھ کو اتارنے کے لئے ایک دوسرے سے مذاق کے موڈ میں آ گئی تھیں تا کہ وہ آئندہ آنے والے مصائب کا دلیری سے مقابل کر سکیں۔ اس طرح دونوں چلتی ہوئی اندھیرے میں گرتی پڑتی کافی آگے نکل آئیں۔ گو کہ ان کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہیں اور یہ کون سی جگہ ہے مگر ایک دوسرے کا ہاتھ ملنے پر دونوں لڑکیاں خود کو مضبوط محسوس کر رہی تھیں کیونکہ اب تک اس کالی دنیا میں سحر کے بھیانک ترین اور وحشت ناک مناظر اور مہا گمبارو سے ٹکر لیتے ہوئے اس عیاش پرست کے ہوس کا مقابلہ کرتے ہوئے یہاں اکٹھی ہوئی تھیں۔ اچانک یکلخت ایک بار پھر سرمائی رنگ کی دھیمی روشنی ہر سو پھیل گئی جس سے ان کو ساتھ کے مناظر نظر آنے لگ گئے تھے۔ جولیا اور روزا نے ایک

دوسرے کو دیکھا تو ہنسنے لگیں کیونکہ دونوں کیچڑ میں لت پت ہونے کی وجہ سے بھوت بن چکی تھیں۔ چونکہ کیچڑ خشک ہو چکا تھا اس لئے دونوں اپنے لباس اور اپنے چہرے صاف کرنے کے بعد ایک بار پھر آگے بڑھنے لگیں۔ چونکہ اب حیرت انگیز طور پر سرمائی رنگ کی دھیمی روشنی پھیل چکی تھی اس لئے اب دونوں نے غور کیا تو انہوں نے خود کو ایک طویل راہداری میں پایا۔

''ایک تو اس منحوس کالی دنیا میں ہمیں راہداریاں بہت ملی ہیں اور جس کا کوئی اختتام ہی نہیں اگر اختتام ہے بھی تو وہ کسی بھیانک قربان گاہ یا پھر عیاش پرست مہا گمبارو کی کمین گاہ کی طرف ہی جاتی ہے''...... روزا نے اس سیاہ رنگ کی طویل راہداری کو دیکھ کر کہا کیونکہ واقعی کالی دنیا میں پہاڑوں کے دامن میں آنے کے بعد وہ جب سے طویل راہداریوں کے چکر میں پھنسی تھی اب تک اسی کا شکار تھی اور جولیا کا بھی یہی حال تھا۔

''ویسے اگر یہ شیطان پرست اور سیاہ قوتوں کا ساحر اگر منفی کے بجائے مثبت سوچ کا مالک ہوتا تو اس کی بہت قدر ہوتی کیونکہ اس کی شخصیت بہت دلکش ہے کیونکہ اب تک جتنے بھی ماورائی پراسرار کیس آئے ہیں میں نے خوفناک اور بدشکل چہروں ہوالے ساحر اور شیطان پرست ہی دیکھے ہیں یہ کوئی انوکھا ساحر ہے''...... جولیا نے روزا کے ساتھ اس طویل راہداری میں آگے بڑھتے ہوئے کہا جہاں طویل راہداری میں بے شمار کمرے بنے ہوئے

پاکستان ڈائجسٹ ڈاٹ کام

تھے جو کہ تمام کے تمام بند تھے۔

''تم مہا گمبارو کی بہت تعریف کر رہی ہو اگر ایسی بات ہے تو اس سے ہی محبت کا اظہار کر دیتی۔ ویسے اس کمینے نے مجھ پر بھی پیار کے بہت ڈورے ڈالے تھے تم سے بھی اس نے محبت بھری باتیں کی ہوں گی اور ویسے بھی عمران بھائی تو تمہاری محبت کو ہمیشہ نظر انداز کرتے آئے ہیں۔ تمہارے پاس ایک نادر موقع تھا جو تم نے کھو دیا''...... روزا نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا۔ غالباً اپنے ذہن کو کنٹرول کرنے کے لئے خوف کو سر پر سوار نہ کرنے کے لئے روزا مذاق کے موڈ میں آ گئی تھی اور ویسے بھی جولیا اس کی بہترین دوست بھی تھی۔ گو کہ کافرستان اور پاکیشیا ایک دوسرے کے روایتی حریف تھے مگر عمران اور کرنل فریدی کی گہری دوستی تھی اور چونکہ جولیا عمران کی خاص ساتھی اور شاگرد تھی اسی طرح روزا کرنل فریدی کی خاص ساتھی اور اس کی شاگردہ تھی اس لئے جولیا اور روزا کی دوستی بھی تھی کبھی کبھار فارن مشن میں تو ان کی ملاقات ہو ہی جاتی تھی مگر نیٹ اور فون کے ذریعے دونوں کی گفتگو رہتی تھی۔

''تو تم خود ہی اس سے محبت کا اظہار کر دیتی۔ بڑا تمہیں اس منحوس پر ترس آ رہا ہے''...... جولیا نے حیرت سے روزا کی طرف دیکھا پھر مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”ویسے کیا تمہیں امید ہے کہ عمران بھائی تمہاری خاطر مہا گمبارو کی اس کالی دنیا کا سفر کریں گے“......روزا نے جولیا سے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

”ہاں روزا۔ مجھے امید ہے کہ عمران میری خاطر کالی دنیا کا سفر ضرور کرے گا اور جس وقت عمران یہاں پہنچ گیا وہ کالی دنیا کے ہر مصائب کا سامنا کرتے ہوئے مجھے کالی دنیا سے لے جائے گا کیونکہ وہ فریدی بھائی کی طرح خشک مزاج اور پتھر دل نہیں ہے۔ عمران یہاں آ گیا تو ہم تینوں مل کر اس کالی دنیا کا مقابلہ کریں گے“......جولیا نے اس بار یقین سے کہا۔

”واہ جولیا۔ مجھے افسوس ہے کہ تم نے کرنل صاحب کو نہیں سمجھا میں جانتی ہوں کہ وہ پتھر دل ضرور ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ کالی دنیا ضرور آئیں گے“......روزا نے مسکراتے ہوئے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

”واہ۔ بڑا مان ہے تمہیں اس پتھر دل انسان پر جسے عورت کے نام سے ہی چڑ ہے“......جولیا نے حیرت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ عمران بھائی تو جیسے تمہاری محبت میں پاگل ہو چکے ہیں اور روز تم سے محبت کا اظہار کرتے ہیں“......روزا نے بھی بدستور مسکراتے ہوئے جولیا پر طنز کیا۔

”ویسے یہ بھی کیا اتفاق ہے۔ تم ایکریمی نژاد کافرستانی ہو اور فریدی بھائی جیسے خشک پتھر دل سے محبت کرتی ہو اور میں سوئس نژاد پاکیشیائی ہوں اور

عمران جیسے احمق اور پتھر دل انسان سے محبت کرتی ہوں مگر ہم دونوں یورپی اور ایکریمی نژاد ایشیائی بن چکی ہیں''۔ جولیا نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا اور عمران کا تصور کر کے اس کا دل پھر اداس ہو گیا جس کی محبت میں اس نے عرصہ دل سال سے اپنا ملک ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا تھا اور پاکیشیا سیٹل ہو گئی تھی اور روزا نے عرصہ پانچ سال سے ایکریمیا کو خیر باد کہہ دیا تھا اور فریدی کی خاطر کافرستان میں جا بسی تھی۔ دونوں لڑکیاں اس طرح کالی دنیا میں جا رہی تھیں جیسے کسی سحر کی ہولناک سرزمین کی بجائے کسی عام جگہ پر ہوں۔ اچانک ان کو محسوس ہوا جیسے اس راہداری کے اس کمرے میں کوئی موجود ہے۔ گو کہ اس کمرے کا دروازہ بھی بند تھا مگر جولیا اور روزا جیسی سیکرٹ ایجنٹ لڑکیوں کے حساس کان جاگ اٹھے تھے۔

''روزا ہم دونوں سہیلیاں ایک دوسرے کو ملنے کے بعد ایسے لاپرواہ ہو گئی تھیں جیسے کسی کلب میں موجود ہوں اور بھول گئی ہوں کہ ہم مہا گمبارو جیسے کمینے اور خبیث ساحر کی ہولناک کالی دنیا کی قیدی ہیں۔ ہمیں اب بہت احتیاط کرنی ہو گی کیونکہ مہا گمبارو ہم دونوں کو اپنی ہوس کی بھینٹ نہیں چڑھا سکا۔ اب ہم سے بدلہ لے گا اور لازماً کسی عذاب میں گرفتار کرے گا اس لئے ہمیں بہت احتیاط کرنی ہو گی''...... جولیا نے اس بار سرگوشی کرتے ہوئے اور چونک کر اس دروازے کی طرف دیکھ کر کہا جہاں ان کو شک ہوا تھا کہ اس

پراسرار سرزمین اس جگہ خطرہ ان تک اب پھر پہنچ چکا ہے۔

''ہاں جولیا۔معلوم نہیں عمران بھائی اور کرنل صاحب یہاں پہنچ پاتے ہیں یا نہیں اور اگر پہنچ بھی جاتے ہیں تو آخر یہ کالی دنیا ہے وہ بھی مشکل میں پھنس سکتے ہیں اس لئے ہمیں اب محتاط ہونا پڑے گا ورنہ کالی دنیا میں ہمیں بھیانک موت سے کوئی نہیں بچا سکے گا''......اس بار روزا نے بھی چونکتے ہوئے آہستہ آواز میں کہا اور اس دروازے کو دیکھنے لگی جہاں سے ان کو آواز اور دروازے کی درزوں سے سرخ رنگ کی روشنی نظر آئی تھی۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور آنکھوں سے ایک دوسرے کو اشارہ کرتے ہوئے آگے بڑھیں۔دونوں نے ایک ساتھ بند دروازے کو لات رسید کی تو ایک چھناکے سے دروازے کے پٹ کھل گئے مگر یہ دیکھ کر دونوں پھر حیران ہوگئیں کہ اندر گھٹاٹوپ اندھیرا تھا۔

''یہ کیا۔ابھی تو بند دروازے سے سرخ رنگ کی پراسرار دھیمی روشنی تھی اب دروازہ بھی کھلنے پر اندر اندھیرا ہے''......روزا نے حیرت سے اندھیرے کمرے میں جھانکتے ہوئے کہا۔

''روزا۔ہم سحر کی پراسرار کالی دنیا کی قیدی ہیں اور اس منحوس شیطان پرست کی اجازت کے بغیر اس شیطانی دنیا سے باہر نہیں جاسکتیں۔بس ہمیں حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے ہر خوف کا ہمت سے سامنا کرنا ہوگا۔ مجھے

امید ہے کہ عمران اور کرنل صاحب بھی ہماری خاطر اس پراسرار زمین کا رخ ضرور کریں گے مگر ہمیں خود بھی اس کالی دنیا سے نکلنے کی کوشش کرتی چاہئے۔ ویسے بھی ہم ان اندھیر کمروں کی قیدی کئی بار بنی ہیں مگر حیرت انگیز طور پر ان اندھیر کمرے سے ہی آگے کا راستہ نکلتا ہے''...... جولیا نے روزا سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب دونوں نے تاریک کمرے کے اندر قدم رکھ دیا اور آگے بڑھ گئی۔ یکلخت ان کو ایک دھماکے کی آواز سنائی دی۔ دونوں نے فوراً پیچھے کی طرف دیکھا تو ایک بار پھر چونک گئیں کیونکہ دروازہ خود بخود بند ہو چکا تھا اور دونوں تاریکی کی قیدی بن چکی تھیں مگر اس بار چونکہ دونوں اکٹھی تھیں اس لئے ان کا حوصلہ بلند تھا۔ دونوں تاریکی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اندھیرے میں مزید آگے بڑھنے لگیں۔

اچانک کمرے میں گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ان کو سات سرخ انگارہ آنکھیں نظر آئیں جن کی آنکھوں سے آگ کے شرارے نکل رہے تھے۔ ایک بار پھر سرمائی رنگ کی دھیمی روشنی پھیل گئی۔ سرمائی روشنی کے بعد جو منظر انہوں نے دیکھا۔ اسے دیکھ کر ان کے منہ سے خوف کی شدت سے چیخ نکل گئی۔ انہوں نے دیکھا کہ تین انسانی سر کٹے چہرے اس قربان گاہ میں داخل ہو چکے تھے اور ان کے منہ سے خون نکل رہا تھا اور آنکھوں سے آگ کے شرارے نکل رہے تھے۔ اتنا بھیانک اور لرزہ خیز منظر انہوں نے تصور میں

نہیں سوچا تھا اس لئے دونوں لرزتی ہوئی اس بھیانک منظر کو دیکھنے لگیں۔ خوف کی شدت سے ان کے چہرے زرد پڑ چکے تھے۔

''ہاہاہاہا۔ہی ہی ہی ہی''......ان سرکٹوں کے منہ سے بے ہنگم قہقہہ نکل رہے تھے۔

''بدبخت ناریوں۔کالی دنیا کے سیاہ پرتوں کے ہولناک دروازے کھل چکے ہیں۔اب جہنمی مخلوق کے ذریعے دردناک موت تم دونوں کا مقدر ہے۔ تم زیادہ ہی پاکباز ہواب بھگتو کالی دنیا کا عذاب''......ایک بار پھر ان کو گرجتی ہوئی آواز سنائی دی۔دونوں خوف کی شدت سے ان سرکٹوں کو دیکھنے لگیں جن کے منہ سے بھیانک قہقہے نکل رہے تھے۔

''اف یہ کیا ہے''......روزا نے خوف سے کہا۔اس کی آواز بھی خوف سے ماری گئی تھی اچانک ان سرکٹوں کے منہ سے گندے خون کے چھینٹے نکلے اور ان کے کپڑے اس گندے خون سے بھر گئے جس سے انتہائی گندی بو آ رہی تھی۔جولیا اور روزا نے یہ بھیانک اور اعصاب پر لرزہ طاری کر دینے والا دہشت ناک ترین منظر دیکھا تو بے اختیار مقدس کلامات پڑھنے چاہے مگر یہ دیکھ کر ان کے دماغ بھک سے اڑ گئے کہ ان کو کوئی مقدس کلمات یاد نہیں آ رہا تھا کیونکہ گندے خون کی وجہ سے ان کے وجود پلید ہو چکے تھے۔پھر دیکھتے ہی دیکھتے اچانک ان سرکٹوں کی آنکھوں سے آگ کے شرارے نکلے اور ان کی

طرف لپکے مگر جولیا اور روزا چیختی ہوئی تیزی سے ایک طرف ہوگئیں۔ آگ کے جہنمی شرارے وہاں گرے جہاں چند لمحے پہلے یہ کھڑی تھیں۔ اگر ان کو ایک لمحے کی دیر ہو جاتی تو ان کے وجود جہنمی مخلوق کی بھیانک آگ سے جل کر راکھ ہو جاتے۔ کالے بھجنگ اور خوفناک سر کٹے ایک بار پھر بے ہنگم قہقہے لگاتے ہوئے ان کی طرف بڑھے تو اس وقت خوف کی شدت میں ان کی گھگھی بند ہوگئی اور ان کے منہ سے چیخ نہ نکل سکی۔ یہاں اگر کوئی عام عورت ہوتی تو اتنے بھیانک اور دہشت ناک ترین منظر دیکھ کر مر چکی ہوتی مگر یہاں جولیا اور روزا تھیں جو اتنے ہولناک منظر دیکھنے کے بعد بھی شدید خوفزدہ ہونے کے باوجود بھی یہاں سے بھاگنے لگیں۔ اچانک ان کو کمرے کے آخر میں ایک جگہ سیڑھیاں نظر آئیں جو نیچے کی طرف جا رہی تھیں۔ دونوں حالات سے بے پرواہ ہو کر بھاگتی ہوئی سیڑھیاں نیچے اترنے لگیں۔ حالانکہ خوف سے ان کے وجود باقاعدہ کانپ رہے تھے۔ دونوں تیزی سے سیڑھیاں اتر رہی تھیں۔ وہ یہ بھی جانتی تھیں کہ کالی دنیا میں کوئی جائے پناہ نہیں ہے۔ دونوں کو ایک موڑ نظر آیا تو دونوں تیزی سے اس موڑ کی طرف گھوم گئیں۔ آگے ایک سیاہ رنگ کا دروازہ تھا جہاں چمگادڑ کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا دونوں اس کالی دنیا میں متعدد بار اس شیطانی نشان کو دیکھ چکی تھیں۔ دنوں تیزی سے بھاگتی ہوئی آگے بڑھیں ایک بار پھر ان کے پیچھے ”ہاہاہاہاہی

ہی ہی ہی'' کے بے ہنگم قہقہے گونجے تو ان دونوں نے مڑ کر دیکھا تو ایک بار پھر ان کے منہ سے چیخیں نکل گئیں کیونکہ وہی کالی بھجنگ سر کٹے ان کے پیچھے ہوا میں معلق بڑھتے چلے آ رہے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ دونوں دروازے کے قریب پہنچتیں یکلخت ایک بار پھر ان جہنمی مخلوق کی آنکھوں سے آگ کے شرارے نکلے اور دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گر چکی تھیں۔ دھڑام سے نیچے گرنے سے درد کی شدت سے ان کے منہ سے زوردار چیخ نکل گئی مگر دونوں درد کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ایک بار پھر اٹھ کھڑی ہوئیں اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھیں۔ اس دروازے کو آگ لگ چکی تھی کیونکہ ان کے نیچے گرنے سے آگ کے جہنمی شرارے دروازے کو لگ گئے تھے۔ دونوں نے آگ میں جلتے دروازے کو لات رسید کی اور تیزی سے باہر نکل گئیں مگر جلتے ہوئے دروازے کی آگ ان کے کپڑوں کو لگ گئی تو دونوں کے کپڑے جلنے لگے۔ جولیا اور روزا چیختے ہوئے فوراً نیچے گریں اور زمین پر کروٹیں بدل کر اپنے کپڑوں کی آگ بجھانے لگیں مگر ان کے منہ سے بھیانک چیخیں نکل رہی تھیں کیونکہ آگ تو بجھ چکی تھی مگر ان کے کپڑے تھوڑے سے جل چکے تھے۔ دونوں پھر تیزی سے اٹھیں کیونکہ کالے بھجنگ جہنمی سر کٹے ایک بار پھر بھیانک قہقہے لگاتے ہوئے ان کی طرف بڑھے۔ دونوں خوف اور درد کی شدت سے تیزی سے اٹھیں اور پھر آگے بڑھنے لگیں

کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ بھیا نک موت ان کے پیچھے لگ چکی ہے اور ان کی ذراسی غفلت ان کو بھیا نک موت کے منہ میں سلا سکتی ہے۔ مسلسل بھاگتے ہوئے دونوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اب سر کٹے ان کے پیچھے نہیں تھے معلوم نہیں کہاں غائب ہو چکے تھے۔ اب یہاں دونوں نے محسوس کیا کہ وہ اب ایک قربان گاہ میں پہنچ چکی ہیں جہاں چمگادڑ کا ایک اور قوی ہیکل بت ایستادہ تھا اور پانچ نوجوان اور حسین لڑکیاں چمگادڑ کے بت کے آگے قربان پڑی تھیں اور ان کا خون پیالوں میں موجود تھا۔ انسانی قربانی کا یہ ہولناک منظر دیکھ کر دونوں رونے لگیں۔ اچانک شدید درد اور خوف سے ان کے وجود لرزنے لگے۔ دونوں بے ہوش ہونے اور بھیا نک موت کے خوف سے بچنے کے لئے تیزی سے اس کالی دنیا میں ہر طرف بھاگ رہی تھیں مگر کب تک۔ دونوں دھڑام سے نیچے گر گئیں۔ بے ہوش ہونے سے پہلے ان کو بس اتنا محسوس ہوا کہ وہ دونوں کسی مردوں کے مضبوط ہاتھوں میں جھول گئی تھیں۔ آخر کار کالی دنیا کی ہیبت ان پر حاوی ہو گئی تھی۔

''ارے ٹائیگر یہ تو بہت ہی عجیب وغریب حویلی ہے''۔ روزی راسکل نے خوفزدہ نظروں سے ٹائیگر کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ہاں ظاہری بات ہے مس روزی راسکل۔ ہم ایک بہت ہی خوفناک عمارت کے اندر ہیں جس کے بارے میں بہت ساری افواہیں مشہور ہیں''......انور نے روزی راسکل کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ہاں روزی راسکل۔ مسٹر انور بالکل درست کہہ رہے ہیں تم خود دیکھ رہی ہو کہ اس پراسرار عمارت سے کیسے نحوست ٹپک رہی ہے''......ٹائیگر نے بھی روزی راسکل سے کہا۔اس کے لہجے میں سنجیدگی کے ساتھ ہلکا سا خوف بھی شامل تھا۔

ٹائیگر، صفدر، صالحہ اور روزی راسکل، سید چراغ شاہ صاحب سے ملنے کے بعد اپنی طرف سے عمران اور جولیا کی مدد کرنے کا حتمی فیصلہ کر چکے تھے اور ان چاروں کو معلوم ہوا تھا کہ جنوبی افریقہ کے گھنے جنگلوں میں ایک سیاہ رنگت کی عمارت ہے اور وہ برسوں سے شیطانی عمارت کے نام سے مشہور تھی۔ ٹائیگر اور صفدر ایک مہم کے دوران جنوبی افریقہ کے دورے میں اس سیاہ عمارت کے قریب گئے تھے لیکن اس کے اندر جانے کا اتفاق نہیں ہوا تھا لیکن سید چراغ شاہ سے ملاقات کے بعد جیسے ہی یہ چاروں واپس جا رہے تھے ٹائیگر کو کافرستان سے کرائم رپورٹر انور کا فون آیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ

اس کی اطلاع کے مطابق جنوبی افریقہ میں ایک شیطانی عمارت گھنے جنگلوں میں ہے اور اس سیاہ عمارت کے بارے میں خفیہ طریقے سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں انتہائی خفیہ طریقے سے شیطان مردود کی پوجا ہوتی ہے۔ چونکہ ٹائیگر خود بھی پہلے سے اس عمارت کے بارے میں جانتا تھا اور صفدر بھی جنوبی افریقہ کی اسی مہم میں عمران اور ٹائیگر کے ہمراہ شامل تھا۔ ٹائیگر کی طرح دور سے گھنے جنگلوں کے اندر اس پراسرار سیاہ عمارت کو دیکھا تھا لیکن قریب جانے کا اتفاق نہیں ہوا تھا اور بعد میں جوزف نے بھی ان کو کہا تھا کہ واقعی اماوس کی رات وہاں شیطان پرست شیطان کی پوجا کرتے ہیں اور اس سے براہ راست مدد طلب کرتے ہیں۔ اس لئے ٹائیگر نے جنوبی افریقہ جانے کا پروگرام بنایا تھا کہ شاید اسی شیطانی عمارت سے کالی دنیا کا کوئی راستہ نکلتا ہو کیونکہ وہاں شیطان پرست عبادت کے لئے مخصوص دن آتے تھے۔

ٹائیگر اور صفدر نے اس مہم میں اپنے ساتھ کیپٹن شکیل، روزی راسکل اور صالحہ کو بھی شامل کر لیا تھا اور جنوبی افریقہ میں ان کو کافرستانی ایجنٹ اور کرنل فریدی کے تین ممبران انور، رشیدہ اور انسپکٹر جگدیش بھی مل گئے تھے کیونکہ انور نے ٹائیگر کو جنوبی افریقہ میں اسی شیطانی عمارت کے بارے میں یاد دہانی کرائی تھی۔ اس طرح پانچ پاکیشیائی اور تین کافرستانی کل آٹھ افراد کا قافلہ پیدل ہی جنگل میں آگے بڑھ رہا تھا جہاں ان کے اندازے کے

مطابق سیاہ عمارت تھی وہ جگہ بہت گھنے جنگلوں سے پر تھی اور وہاں کسی جیپ کو لے جانا نہ ممکن تھا۔

''ہم اپنے اندازے کے مطابق اس شیطانی عمارت میں جا تو رہے ہیں لیکن اماوس کی رات کو ابھی دو تین دن دیر ہے۔ شاید وہاں ہمارا کسی شیطان پرست گروہ سے ٹکراؤ نہ ہو جو شیطان کی پوجا کرنے کے لئے وہاں جاتے ہیں کیونکہ چونکہ اماوس کی رات ہی شیطان پرستوں کے لئے مخصوص رات ہوتی ہے''......انسپکٹر جگدیش نے کہا تو سب نے سر ہلا دیے۔

چونکہ جنگل بہت گھنا تھا اور ان کو چلتے ہوئے کافی دیر ہو چکی تھی اور رات کا وقت بھی ہو چکا تھا۔ گو کہ یہ پاکیشیائی اور کافرستانی آٹھوں ایجنٹ دنیا کے منجھے ہوئے سیکرٹ ایجنٹ تھے لیکن پھر بھی جنوبی افریقہ جیسے گھنے اور درندوں سے پُر خطرناک جنگلوں میں تھے اس لئے بہت خطرے میں تھے لیکن چونکہ ان کو اپنے لیڈرز عمران اور کرنل فریدی اور ان کی ساتھی لڑکیوں جولیا اور روزا سے دلی لگاؤ تھا اس لئے ایک جذبے کے ساتھ سب یہاں اتنی دور گھنے جنگلوں میں ایک سیا عمارت میں جا رہے ہے جو کہ خفیہ طور پر شیطانی عمارت کے نام سے مشہور تھی۔

''ویسے حیرت ہے کہ شیطان پرست اپنی عبادت گاہوں جہاں وہ شیطان مردود کی پوجا کرتے ہیں آخر اتنی خفیہ کیوں رکھتے ہیں اب دیکھو ہمیں

گھنے اور خطرناک جنگل میں پیدل چلنا پڑ رہا ہے''...... روزی راسکل نے حیرت سے کہا۔

''دراصل روزی راسکل بات یہ ہے کہ ان شیطان پرستوں میں بعض وہ لوگ بھی شامل ہوتے ہیں جو بظاہر دنیا والوں کے سامنے بہت مہذب کہلاتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ شیطان کے پجاری ہوتے ہیں اور اماوس کی تاریک رات میں شیطان کی پوجا کرتے ہیں اور دنیا والوں سے چھپانے کے لئے اپنے شیطانی عبادت گاہ کو اتنا خفیہ رکھتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے روزی راسکل کی طرف دیکھ کر کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''مسٹر انور آپ پہلے یہاں کب آئے ہیں اور کیا اس عمارت کے اندر گئے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے انوار کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''نہیں کیپٹن صاحب۔ بس مجھے بھی آپ کے ساتھیوں کی طرح اس شیطانی عمارت کو دور سے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے اور میرے خیال میں ہم میں سے کوئی بھی اس خفیہ سیاہ شیطانی عمارت میں نہیں گیا''...... انور نے جواب دیا۔

سب نے اپنے ماتھے پر تیز رفتار ٹارچیں باندھ رکھی تھیں جن کی تیز روشنی سے ماحول روشن تھا اور وہ چوکنے ہو کر اپنے ہاتھوں میں کلاشنکوف تھامے ہوئے تھے تاکہ ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کر سکیں۔ چونکہ ان کو اچھی طرح

معلوم تھا کہ وہ موت کے منہ میں گھس چکے ہیں اوران کا خطرناک درندوں سے سامنا ہوسکتا ہے بلکہ سیاہ شیطانی عمارت کے اندر پہنچ کران کا شیطان پرستوں سے بھی واسطہ پڑسکتا ہے۔

''ویسے جب سے مس جولیا پراسرار طریقے سے اغوا ہوئی ہیں اورعمران صاحب ان کے لئے جوزف کے بتائے گئے پراسرار طریقے سے وہاں گئے ہیں حیرت انگیز طور پر چیف نے ہم سب کواپنی طرف سے مس جولیا کی مدد کرنے کی اجازت دے رکھی ہے اور ایک طرف ہم پاکیشیائی سیکرٹ سروس کی رکن صالحہ، جوزف اور رابرٹ کے ساتھ تاریک براعظم افریقہ میں ہی ہیں اور جنوبی افریقہ تو نہیں لیکن معلوم نہیں کس ملک گئے ہیں''......صالحہ نے جنگل میں چاروں طرف نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

''ہاں مس صالحہ۔ ہماری ٹیم کرنل فریدی صاحب کی ٹیم بھی اپنی طرف سے ان ایکشن ہے اور آپ کے ساتھیوں تنویر اور سوپر فیاض کے ساتھ ہمارے ساتھ انسپکٹر آصف اور کیپٹن حمید بھی اپنے اپنے ساتھیوں کو ڈھونڈنے کی کوشش کررہے ہیں''......انسپکٹر جگدیش نے کہا۔

''میری اطلاع کے مطابق آپ کے ساتھی جوزف،لو ماسٹر رابرٹ اور کراسٹی کے ساتھ ہمارے ساتھی طارق صاحب، ہریش اور لیڈی انسپکٹر ریکھا ساتھ ہیں اور وہ چھ افراد اپنی طرف سے کوشش کررہے ہیں اور چار

افراد ساندر بن کی جنگلوں میں گئے ہیں اور اپنی طرف سے کوشش کر رہے ہیں۔ ہم بقیہ افراد جن میں ہم تین کافرستانی اور آپ پانچ پاکیشیائی افراد یعنی ہم آٹھ افراد اس مطلوبہ سیاہ شیطانی عمارت میں جا رہے ہیں تا کہ اپنی طرف سے اپنے ساتھیوں کی مدد کر سکیں'' ...... رشیدہ نے صالحہ اور روزی راسکل کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ہاں مس رشیدہ۔ ایک لحاظ سے یہ ہم پاکیشیائی اور کافرستانی ایجنٹوں کی مشترکہ مہم ہو گی کیونکہ تین اطراف سے ہمارے اور آپ کے ساتھی مشترکہ طور پر شیطان پرست مہا گمبارو کی کالی دنیا کی تلاش میں ہیں جہاں ہماری ڈپٹی چیف مس جولیا اور آپ کی خاص ساتھی مس روزا قیدی ہیں'' ...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن یاد رکھو۔ نہ ہی ہمارے ساتھ طارق صاحب ہیں اور نہ ہی آپ کے خاص ساتھی مسٹر جوزف ہمارے ساتھ ہیں اس لئے ہمیں سیاہ عمارت کے اندر جا کر بہت احتیاط کرنی ہو گی کیونکہ ہم میں سے کوئی بھی جادو اور سحر کا مقابلہ نہیں کر سکتا'' ...... انور نے کہا تو سب کے چہروں پر سنسنی دوڑ گئی کیونکہ انور کی بات درست تھی۔ گو کہ سب اپنے ساتھیوں کی مدد کے لئے اتنی دور، گھنے اور خطرناک جنگل میں آ چکے تھے جو کہ درندوں سے پُر جنگل تھا اور سب سے بڑی بات ان کے لئے شیطانی عمارت تھی کیونکہ واقعی ان میں سے کوئی

بھی وہاں شیطان پرستوں کی ساحری کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

گو کہ ان کو اس جنگل میں خطرناک درندوں کی تیز آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور بعض جگہ تو ان کو درندوں کی آوازیں اپنے قریب سنائی دیتی تھیں لیکن سوائے روزی راسکل کے باقی ساتوں افراد کئی بار اپنے لیڈر عمران اور کرنل فریدی کے ساتھ جنوبی افریقہ کے گھنے جنگلوں کی مہم سر کر چکے تھے اس لئے ان کو اس کا بھرپور تجربہ تھا لیکن اتنے سارے ساتھیوں کی موجودگی میں روزی راسکل کے چہرے پر کسی خوف کا شبہ نہ تھا کیونکہ روزی راسکل ایک باہمت لڑکی تھی۔

''ارے وہ دیکھو آخر کار ہم اس سیاہ عمارت یا حویلی کے قریب پہنچ ہی گئے ہیں جو کہ خفیہ اطلاع کے مطابق شیطانی معبد ہے جہاں اماوس کی رات شیطان مردود کی پوجا ہوتی ہے''...... انور اور ٹائیگر نے ایک ساتھ ایک خوفناک اور انتہائی سیاہ رنگت کی عمارت کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ارے ٹائیگر یہ تو بہت ہی عجیب وغریب حویلی ہے''۔ روزی راسکل نے خوفزدہ نظروں سے ٹائیگر کی طرف دیکھ کر سوال کیا تھا اور انور نے اسے جواب دیا تھا۔ ٹارچ کی تیز روشنی میں اس سیاہ عمارت کو دیکھ کر ان کی رگوں میں خوف کی ایک لہر دوڑ گئی کیونکہ یہ سیاہ عمارت بہت ہی سالخوردہ اور بھیانک تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ واقعی شیطانی عمارت ہے۔

''حیرت انگیز طور پر ہم درندوں سے تو بچ گئے ہیں حالانکہ یہ گھنا جنگل خطرناک درندوں سے پر ہے شاید اس شیطانی عمارت کے خوف سے درندے بھی اس کے آس پاس نہیں بھٹکتے''۔ انسپکٹر جگدیش نے بھی روزی راسکل کی طرح قدرے خوف سے اس خوفناک سیاہ عمارت کی طرف دیکھ کر کہا جس کے صدر دروازے پر ایک بہت بڑی سیاہ کھوپڑی کا نشان بنا ہوا تھا۔ اب سب ٹارچوں کی تیز روشنی میں غور سے اس سیاہ عمارت کے اکلوتے اور بڑے دروازے کو دیکھنے لگے جہاں ایک انسانی کھوپڑی لٹکی ہوئی تھی۔

''صالحہ اس کھوپڑی پر فائر کرو تا کہ ہم اندر داخل ہو سکیں''۔ صفدر نے صالحہ سے کہا تو صالحہ آگے بڑھی اور جیسے ہی دروازے کے بالکل قریب پہنچی تو اس کے منہ سے بے اختیار ایک چیخ نکل گئی۔

''ارے صالحہ کیا ہوا'...... رشیدہ اور روزی راسکل نے چونک کر صالحہ کو دیکھا اور اس کے قریب پہنچ گئیں تو ایک بھیانک ترین منظر دیکھ کر ان دونوں کے منہ سے بھی چیخیں نکل گئیں۔

''ارے ان تینوں کو کیا ہوا جو دروازے کے قریب پہنچ کر اسے کھولنے کے بجائے خوف سے چیخ رہی ہیں''...... صفدر اور انور نے تیزی سے کہا۔ دروزاے پر جیسے ہی ان کی نظر پڑی تو بھیانک منظر دیکھ کر ان کے بھی اوسان خطا ہونے لگے۔

دراصل دروازے پر بھیانک اور نحوست بھری شیطانی اور خوفناک عمارت کے دروازے پر لگی کھوپڑی کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا تھا اور یہ منظر بہت ہی بھیانک تھا جسے دیکھ کر سب مردوں کے چہرے بھی خوف کی شدت سے زرد پڑ گئے۔

''ارے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک بے جان کھوپڑی کی بے نور آنکھوں سے خون ٹپکے۔ شاید یہ ہماری نظروں کا دھوکہ ہے''۔ ٹائیگر نے اپنی طرف سے سب کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا لیکن یہ بھیانک منظر دیکھ کر اس کے اپنے اوسان خطا ہو چکے تھے۔

''یہ اچھا ہوا ہے کہ ہم کافرستانی اور آپ پاکیشیائی ایجنٹ اکٹھے ہی اپنے ساتھیوں کی مدد کے لئے یہاں اس بھیانک شیطانی حویلی میں آئے ہیں جہاں ہمارا استقبال ہی دہشت سے ہوا ہے''۔ انسپکٹر جگدیش نے تھوک نگلتے ہوئے کہا کیونکہ اس بھیانک منظر نے سب کے اوسان خطا کر دیئے تھے۔

اچانک کیپٹن شکیل نے ہمت کی اور اس بے نور انکھوں والی کھوپڑی جس کی آنکھوں سے خون رس رہا تھا اس پر بے دریغ فائر جھونک دیا جس سے کھوپڑی کے ٹکڑے ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی غاں کی تیز آواز گونجی جس سے ان کے دل دہل گئے کیونکہ آواز بہت خوفناک تھی لیکن کھوپڑی کے ٹکڑے ہوتے ہی حیرت انگیز طور پر دروازے کا قفل ٹوٹ چکا تھا جو کہ غالباً

اس پراسرار کھوپڑی سے منسلک تھا۔

''چلو اب ہم سب کو احتیاط سے اندر جانا ہوگا اور ہم سب کو ایک ساتھ ہی رہنا ہوگا کیونکہ یہ واقعی شیطانی عمارت سحر کی شیطانی حویلی ہے جس کے آغاز میں ہی خوفزدہ کرنے والا بھیانک منظر نے ہمارا استقبال کیا ہے''......رشیدہ نے سب کی طرف دیکھ کر کہا تو سب نے سر ہلا دیئے۔

اب سب اس بھیانک سیاہ حویلی نما عمارت کے اندر داخل ہو گئے اور جیسے ہی یہ سب تھوڑا آگے بڑھے۔ان کو ایک زناٹے کی تیز آواز سنائی دی تو سب نے ایک ساتھ پیچھے مُڑ کر دیکھا تو بے اختیار سب کے منہ سے خوف کے عالم سے چیخیں نکل گئیں کیونکہ ابھی چند لمحوں پہلے یہ سب جس دروازے سے اندر داخل ہوئے تھے وہ دروازہ بند ہو چکا تھا اور سپاٹ دیوار ان کا منہ چڑا رہی تھی

''ارے یہ کیا یہ دروازہ کہاں چلا گیا''......صفدر اور انور نے ایک ساتھ خوف اور حیرت سے اچھل کر کہا اور اپنے ساتھیوں کی جانب دیکھنے لگے جن کی آنکھوں سوائے دہشت اور خوف کے کچھ نہیں تھا۔

''ہم سب صرف ایمونیشن کے بھروسے پر اس بھیانک حویلی میں داخل تو ہو گئے ہیں لیکن یہ تو کوئی آسیبی عمارت ہے کیونکہ جس دروازے سے ہم ابھی داخل ہوئے ہیں وہ گدھے کے سر پر سینگ کی طرح غائب ہو چکا ہے

اور سنگی دیواریں ہمارا منہ چڑا رہی ہیں“...... روزی راسکل نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔ گو کہ یہ سب بہت مضبوط اعصاب کے سیکرٹ ایجنٹ تھے لیکن ان آسیبی اور بھیانک چکروں نے ان کے اعصاب کو متاثر ابھی سے ہی متاثر کرنا شروع کر دیا تھا۔،،

”بس اب جو بھی ہے شیطانی طاقتیں ہمیں آگے نہیں بڑھنے دے رہیں لیکن ہم میں سے کوئی بھی فرد کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم سب دنیا کے مانے ہوئے سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور پہلے بھی کئی بار ماورائی چکروں میں پھنس چکے ہیں اور اس بار بھی ہمیں ہمت سے ان سب بھیانک ماحول سے مقابلہ کرنا ہوگا۔ ٹائیگر نے سب ساتھیوں کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔،،

”ٹھیک ہے مسٹر ٹائیگر ہمیں اس شیطانی عمارت سے اپنے مس روزا اور آپ کی ساتھی مس جولیا کا سراغ ملے یا نہ ملے لیکن ہمیں اس شیطانی عمارت کا بھید حاصل کرنا ہوگا اور اسے تباہ کرنا ہوگا۔ انسپکٹر جگدیش نے ٹائیگر کی بات سن کر کہا تو سب نے خود کو مضبوط کیا اور خاموشی سے سر ہلا دیے۔ اب سب نے ٹارچوں کی تیز روشنی میں دیکھا کہ اس حویلی کے اندر برآمدے اور غلام گردشیں تھیں اور بے شمار بند دروازے ان کو نظر آئے۔

”چلو اب جو ہوگا دیکھا جائے گا ہم آٹھ افراد ہیں اور اب تک بے شمار دفعہ دنیا کی خطرناک تنظیموں سے ٹکر لے کر ان کو شکست دے چکے ہیں۔ زیرو

لینڈ، بلیک تھنڈر، بلیک ڈیتھ جیسی خطرناک تنظیموں کو شکست دی ہے اگر یہاں اس بھیانک اور شیطانی عمارت میں خوفزدہ ہو گئے تو ہماری شکست ہو گی اس لئے ہمیں آگے بڑھ کر ان بند کمروں کا بھید پانا ہو گا کہ اندر کیا ہے جو آغاز میں ہی ہمیں بھیانک ماحول سے دوچار ہونا پڑا ہے''......اس بار رشیدہ نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو صالحہ اور کراسٹی بھی اس کے ساتھ ہو گئیں۔

''کیا آپ تینوں خواتین اس پراسرار شیطانی حویلی میں الگ کام کرنا چاہتی ہیں''......انور نے ان تینوں سے پوچھا۔

''نہیں مسٹر انور۔ میرے خیال میں ہم سب کو ایک ساتھ ہی اس بھیانک اور آسیبی حویلی میں ان بند کمروں کے اندر جانا چاہئے کیونکہ یہاں ہر طرف خوف اور دہشت کا راج ہے''۔ صالحہ نے کہا تو روزی راسکل اور صالحہ نے بھی سر ہلا دیئے کیونکہ چاہے تینوں بہت بہادر اور ہمت والی سیکرٹ ایجنٹ تھیں لیکن رات کے وقت ابھی آغاز میں ہی ان کے ساتھ آسیبی واقعے رونما ہوئے تھے اور اس سیاہ عمارت کے بھیانک ماحول نے ہی ان کے اعصاب کشیدہ کر دیئے تھے اس لئے یہ اپنے مرد ساتھیوں سے الگ نہیں ہونا چاہتی تھیں کیونکہ یہاں انہوں نے کسی مجرم تنظیم سے مقابلہ نہیں کرنا تھا بلکہ خوفناک آسیب سے مقابلہ کرنا تھا۔

اب سب اکٹھے ہی برآمدے کی سیڑھیاں عبور کر کے آگے بڑھے اور ان

بند دروازوں کے قریب پہنچ گئے۔ ان سب نے محسوس کیا کہ اتنے خطرناک اور گھنے جنگل میں اس سیاہ حویلی کے اندر حیرت انگیز طور پر موت کی خاموشی تھی اور صرف ان کے قدموں کی چاپ گونج رہی تھی اور ان کو کسی بھی درندے کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

''میرے خیال میں پہلے دروازے کو ہی توڑتے ہیں اور اس کے اندر جاتے ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹائیگر یہاں سات دروازے ہیں''...... روزی راسکل نے کہا تو سب چونک پڑے اور گنتی کی تو واقعی یہاں اس برآمدے میں سات دروازے تھے۔

''ارے سات کا ہندسہ تو بہت اہم ہندسہ ہے اور شیطانی دنیا میں اسے بہت اہمیت دی جاتی ہے''...... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

''ہاں کیپٹن۔ آپ درست کہہ رہے ہیں لیکن سات کا ہندسہ ہر مذہب میں مقدس گنا جاتا ہے جیسے کہ ہماری شادی کے بندھن میں آگ کے گرد سات چکر کاٹے جاتے ہیں''...... انسپکٹر جگدیش نے کہا کیونکہ وہ مذہب کا ہندو تھا۔

''ہاں مسٹر جگدیش واقعی سات کا ہندسہ ہر مذہب میں مقدس جانا جاتا ہے چاہے وہ آپ کا ہندو مذہب ہو یا عیسائی مذہب ہو چاہئے یہودی

مذہب ہو اور ہم مسلمانوں میں بھی سات کو خصوصی اہمیت حاصل ہے جیسا کہ ہماری مقدس کتاب قرآن پاک کی سات منزلیں ہیں اور اساس القرآن یعنی صورت فاتحہ کی بھی سات آیتیں ہیں اور عمرہ کرتے ہوئے عالم اسلام کی مقدس جگہ کعبہ شریف کے گرد بھی مسلمان سات چکر لگاتے ہیں''......صفدر نے انسپکٹر جگدیش کی طرف دیکھ کر سات کے ہندسے کے بارے میں کہا۔

''اور اس کے علاوہ زمین کے سات طبق آسمان کے سات طبق، جہنم کے ساتھ طبق، جنت کے سات طبق اور غالباً یہ کائنات سات کے گرد ہی گھوم رہی ہے اس لئے تو سات کے ہندسے کو لکی ہندسہ کہا جاتا ہے''......کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس کے علاوہ ہفتے کے بھی سات دن ہیں اور ماہرین کے مطابق انسانی آنکھ کا وزن بھی سات گرام ہوتا ہے''......انور نے بھی مسکراتے ہوئے سات کے عدد کی خصوصیت بیان کی۔

''قدرت کے تخلیق کردہ رنگوں کی کل تعداد بھی سات ہے''۔صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔،

''انسانی سر کی بہت اہمیت ہے اگر سر دھڑ سے جدا ہو جائے تو پھر انسان زندگی کے رشتے سے کٹ جاتا ہے''......روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب روزی راسکل۔ یہ تمہارے کہنے کا کیا مطلب ہے''......
ٹائیگر نے چونک کر اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''قدرت نے انسانی سر میں بھی سات سوراخ رکھے ہیں جس سے سات کے ہندسے کی اہمیت واضح ہوتی ہے جیسا کہ دو آنکھیں، ناک کے دو سوراخ دو کان اور ایک منہ کے سوراخ کو ملا کر کل سات سوراخ بنتے ہیں''......روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ سب نے تحسین آمیز نگاہوں سے اسے دیکھا۔

''اس لئے تو شیطانی دنیا نے بھی سات جیسے لکی ہندسے کو اپنایا ہے''......
اس بار رشیدہ نے کہا تو سب نے سر ہلا دیئے۔

''میرے خیال میں تو پھر ہم سب کو ساتویں دروازے کو توڑ کر اس کے اندر جانا چاہئے''......انسپکٹر جگدیش نے کہا تو سب نے سر ہلا دیئے۔

''ہاں مسٹر جگدیش ایسا ہی کرتے ہیں''......روزی راسکل نے بھی اس کی تائید کی تو انور اور ٹائیگر نے بھی سر ہلا دیئے۔

اب سب آگے بڑھے اور ساتویں دوازے کے قریب پہنچ گئے۔ انور اور ٹائیگر نے ایک ساتھ پوری قوت سے دروازے کو لات رسید کی تو ایک چھناکے کے ساتھ دروازے کے پٹ کھلتے چلے گئے۔ کمرے کے اندر گھور کھاندھیرا تھا اور تاریکی اتنی زیادہ تھی کہ کمرے کے اندر کا منظر ان کو نظر

نہیں آ رہا تھا۔

''ارے یہ حیرت انگیز بات ہے اتنی تیز روشنی میں کمرے کے اندر کا حصہ ہمیں نظر کیوں نہیں آ رہا'' ......کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

''میرے خیال میں ہمیں اندر جا کر دیکھنا چاہئے کہ آخر اس ساتویں کمرے کا کیا راز ہے'' ......صفدر نے کہا۔

''ٹھیک ہے سب چلو'' ......انور نے کہا تو سب اندر داخل ہونے لگے اور جیسے ہی سب اس کمرے کے اندر داخل ہوئے یکلخت کمرے کا اکلوتا دروازہ ایک زناٹے کی آواز کے ساتھ بند ہو گیا۔آواز اتنی ہولناک تھی کہ ان کے دل دہل گئے ۔کمرے میں تیز ٹارچوں کی روشنی میں ایک دل ہلا دینے والا منظر ان کے استقبال کو تیار تھا جس کو دیکھ کر بے اختیار ان کے اوسان خطا ہوتے چلے گئے ۔

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

عمران نے دیکھا کہ ایک انسانی ڈھانچہ اس سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑا ہے اور اسے گھور رہا ہے۔ اس طرح ایک انسانی ڈھانچے کو اپنے سامنے دیکھ کر اس کی روح فنا ہو گئی۔ عمران بے شمار ماورائی کیسوں میں شیطانی طاقتوں سے مل چکا تھا مگر اس طرح اس کا کسی زندہ ڈھانچے سے واسطہ کبھی نہیں پڑا تھا۔ اس کے ذہن اور گمان میں بھی نہیں تھا کہ کالی دنیا میں اس کی اس طرح زندہ ڈھانچے سے ملاقات ہو گی۔ خوف سے عمران کا چہرہ

زرد ہو چکا تھا مگر پھر اس نے خود کو سنبھال لیا۔

''کک۔کون ہو تم بھائی اور۔مم۔مجھ سے کیا چاہتے ہو۔اگر مجھ سے کوئی ادھار لینا ہے تو میں ایک انتہائی غریب لکڑ ہارا۔مم۔میرا مطلب ہے کہ غریب بے چارہ ہوں۔میں تو خود قرض دار ہوں۔میرے باورچی سلیمان نے مجھے کنگال کر کے کہیں کا نہیں چھوڑا اس لئے اگر الٹا تم میری مدد کرو تو بھائی کی مہربانی ہو گی میں تمہارے نہ ہونے والے بچوں کو دعائیں دوں گا''......عمران نے خوفزدہ ہونے کے باوجود احمقانہ لہجے میں کہا۔کیونکہ عمران بے شمار سیاہ قوتوں کے خلاف کام کر چکا تھا مگر اس طرح ہولناک منظر اس نے آج تک نہیں دیکھا تھا اور ایک زندہ ڈھانچے کو دیکھ کر خوفزدہ ہونا ایک فطری عمل تھا مگر وہ عمران ہی کیا جو ہر قسم کی خطرناک صورت حال میں بھی گھبرا جائے۔

''کالا جادو۔کالی دنیا۔کالا جادو۔کالی دنیا''......اس ڈھانچے کے منہ سے کڑ کڑاتی ہوئی آواز نکلی جو مسلسل ایک ہی رٹ لگائے جا رہا تھا۔

''ابے بھائی۔کیا بات ہے کیا تمہارے پیٹ میں کوئی گڑ بڑ ہے جو ایک ہی بات کو رٹے جا رہے ہو اگر ایسا ہے تو خمیرہ گاؤزبان استعمال کرو اس سے تمہارے پیٹ کی انتڑیاں ٹھیک اور تمہاری گندی آواز بھی ٹھیک ہو جائے گی''......عمران نے اس بار بھی احمقانہ لہجے میں کہا۔اچانک اس ڈھانچے

کے منہ سے خون نکلا اور سیدھا عمران کے کپڑوں پر گرا۔ معلوم نہیں اس خون میں کیسی گندی بو تھی کہ عمران کو شدید بو کا بھبکا محسوس ہوا۔

''ارے ارے۔ یہ کیا گندی حرکت ہے۔ یہ تم نے میرے جسم پر کیا انڈیل دیا جس سے میرا دماغ گھوم گیا ہے''...... عمران نے اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے تیزی سے کہا مگر اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اس گندے خون کی وجہ سے اس کا دماغ خالی خالی سا ہو گیا ہے۔

''ارے یہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔ یہ میرا دماغ مجھے خالی خالی سا کیوں لگ رہا ہے''...... عمران نے خود سے کہا اور اپنے کپڑے جھاڑنے لگا جہاں بدبودار سرخ خون لگا ہوا تھا جو ایک زندہ ڈھانچے نے اس پر پھینکا تھا۔ عمران نے اپنے کپڑے جھاڑ کر ایک بار پھر ڈھانچے پر نظر ڈالی تو حیرت سے اچھل پڑا کیونکہ ڈھانچہ اپنی جگہ سے غائب ہو چکا تھا۔

''ارے یہ کیا۔ یہ منحوس ڈھانچہ میرے اوپر گندا اور بدبودار خون پھینک کر کہاں غائب ہو گیا''...... عمران نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔ عمران ایک بار پھر آگے چل پڑا۔ تھوڑا آگے جانے کے بعد اس نے دیکھا کہ ایک انسان پہاڑوں کے نیچے بے ہوش پڑا ہے۔

''ارے یہ کون ہے اور یہاں اس خوفناک کالی دنیا میں یہ کیسے پہنچ گیا''...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس آدمی

کے قریب پہنچ گیا اور بے ساختہ اس پر جھک گیا تا کہ اس کا چہرہ دیکھ سکے۔ عمران نے جیسے ہی اس کا چہرہ دیکھا تو حیرت سے اچھل پڑا۔ وہ اس چہرے کو ہزاروں لاکھوں میں پہچان سکتا تھا کیونکہ یہ کوئی اور نہیں کرنل فریدی تھا جو اس وقت بے ہوش پڑا تھا۔

''ارے یہ کرنل فریدی یہاں کیسے پہنچ گیا''...... عمران نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ عمران جھک کر کرنل فریدی کو ہلانے جلانے لگا۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد کرنل فریدی کو ہوش آ گیا اور وہ اٹھ کر حیرت سے عمران اور اپنے گرد ماحول کو دیکھنے لگا۔ پھر اسے یاد آ گیا کہ پراسرار طارق نے اس کی رہنمائی کرتے ہوئے اسے کالی دنیا میں پہنچا دیا تھا۔

''عمران یہ تم کہاں سے آ گئے ہو اور ہم دونوں کہاں ہیں''۔ کرنل فریدی نے کھڑے ہوتے ہوئے حیرت سے عمران کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''یا پیر و مرشد۔ یہ سوال میرا ہے کہ آپ مہا گمبارو جیسے شیطان پرست کی سحر انگیز کالی دنیا میں کیسے پہنچے ہیں اور کس لئے آئے ہیں''...... عمران نے کرنل فریدی کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''برخوردار۔ جس طرح تمہاری ساتھی جولیا مہا گمبارو کی شیطانی طاقتوں کے ذریعے اغوا ہو کر کالی دنیا پہنچائی گئی ہے اسی طرح میری ساتھی روزا بھی اغوا ہو کر کالی دنیا پہنچائی گئی ہے اور غالباً تم جولیا کے لئے پراسرار عمل کر کے

اس کالی دنیا میں پہنچے ہو۔اسی طرح میں اپنی ساتھی روزا کے لئے یہاں آیا ہوں''......کرنل فریدی نے حالات پر غور کرتے ہوئے کہا۔

''تو مرشد۔ہم دونوں نے ٹھیک کیا ہے کہ اپنی ساتھیوں کے لئے کالی دنیا میں آ گئے ہیں کیونکہ یہ ان کا حق بنتا ہے۔ویسے بھی اگر جولیا اس عیاش پرست کے ہاتھوں ماری جاتی تو ہماری ٹیم کو بہت بڑا دھچکا لگتا''......عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہم آ تو گئے ہیں مگر مجھے طارق صاحب نے کہا تھا کہ کالی دنیا بہت ہولناک دنیا ہے مگر مجھے تو یہاں کوئی بھی ایسی چیز نظر نہیں آ رہی''......کرنل فریدی نے خشک اور بنجر پہاڑوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ بات مجھے جوزف نے بھی کہی تھی اور میں اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ ہمیں اپنی ساتھی لڑکیاں ایسی آسانی سے نہیں مل سکتیں۔ہمیں بہت مشکل اور ہولناک مناظر کا سامنا کرنا پڑے گا''......عمران نے کہا اور کرنل فریدی کو پراسرار ڈھانچے والا واقعہ سنا دیا جس نے اس پر بدبودار خون پھینکا تھا۔

''ہوں۔تو اس کا مطلب ہے کہ ابھی آغاز ہے اگر ایسا ہے تو ہمیں واقعی اپنی ساتھیوں کے لئے کڑے امتحان سے گزرنا ہوگا''۔عمران کی بات سن کر کرنل فریدی نے فکرمندی سے کہا۔

''چلو مرشد۔ آگے چلتے ہیں یہاں کھڑے ہونے سے تو جولیا اور روزا ہم کو نہیں مل سکتیں'' ...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے قدم بڑھا دیئے۔ عمران بھی کرنل فریدی کے ساتھ خشک پہاڑوں پر آگے بڑھنے لگا۔ ویسے یہ پہلا موقع تھا کہ عمران اور فریدی اپنی ساتھی لڑکیوں کی خاطر کسی مہم میں ایک ساتھ ہوئے ہوں۔ ویسے تو عمران اور فریدی بے شمار مہمات میں یکجا ہو چکے تھے اور بعض مہم میں تو ایک دوسرے کے حریف کے طور پر بھی ایک دوسرے کے سامنے ہوئے تھے مگر اس طرح اپنی ساتھی لڑکیوں کے لئے اکٹھے ہونے کی ان کی غالباً پہلی مہم تھی۔

''یہ تو چٹیل اور ویران پہاڑ ہیں۔ یہاں ہمیں جولیا اور روزا کو ڈھونڈنے میں مشکل پیش آئے گی۔ کچھ معلوم نہیں کرنل صاحب اس پراسرار زمین میں ہمیں کتنے پاپڑ بیلنے پڑیں گے۔ مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے یہ بظاہر آسان مہم ہمارے لئے سخت ترین مہم ثابت ہو گی'' ...... عمران نے ان ویران پہاڑوں کو دیکھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں عمران۔ جوزف اور طارق صاحب جیسے پراسرار لوگ بھی اس مہم کو بہت سخت مہم کہہ رہے تھے۔ خیر جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا اب یہاں ل آ ہی گئے ہیں تو حالات جیسے بھی ہوں اس کا سامنا کرنا ہی پڑے گا'' ...... کرنل فریدی نے بھی ہنکارہ بھر کر کہا۔

اچانک عمران اور کرنل فریدی کو ان پہاڑیوں میں ایک عمارت نظر آئی جو سیاہ رنگ کی تھی ۔عمران اور کرنل فریدی اس عمارت کو دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے کیونکہ ویران پہاڑیوں کے بیچ میں یہ سیاہ رنگ کی عمارت تھی اور اس عمارت کے صدر دروازے پر چمگادڑ کا ایک بڑا نشان بنا ہوا تھا۔قوی ہیکل چمگادڑ کی آنکھیں سرخ انگارہ تھیں ان کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ چمگادڑ کا نشان نہ ہو بلکہ اصلی چمگادڑ ہو اور ان کو گھور رہا ہو۔

''یہ کیسی عمارت ہے اور پہاڑوں کے درمیان میں اچانک کیسے آ گئی ہے''......عمران نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''عمران یہ واقعی شیطانی دنیا ہے اور اب شیطان پرستوں سے لڑنے کا وقت آ گیا ہے۔خود کو مضبوط کر لو اب ہم کسی مشکل میں بھی پڑ سکتے ہیں''...... کرنل فریدی نے اس پراسرار رنگ کی عمارت کو دیکھ کر چونک کر کہا۔

''کرنل صاحب۔میں آپ سے کہیں زیادہ ان شیطانی چکروں میں الجھا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ ہم شیطان پرستوں کی تاریک سرزمین میں ہیں۔ ان کا مقابلہ سوچ سمجھ کر کرنا پڑے گا اور اپنے اعصاب پر قابو بھی رکھنا پڑے گا''......عمران نے بھی اس پراسرار عمارت کو دیکھ کر کہا۔چند لمحے دونوں نے توقف کیا پھر دونوں آگے بڑھے اور صدر دروازے کے قریب پہنچ گئے جہاں چمگادڑ کا مخصوص شیطانی نشان بنا ہوا تھا۔پھر دونوں نے ایک ساتھ لکڑی کے

بنے ہوئے مضبوط دروازے کو لات رسید کی تو مضبوط ہونے کے باوجود دروازہ عمران اور کرنل فریدی جیسے آدمیوں کی ایک ہی ٹکڑ سے چھناکے سے ٹوٹ گیا۔اب دونوں نے دیکھا کہ اندر گھٹا ٹوپ اندھیرا ہے۔

''عمران ۔تم اپنے ساتھ کوئی لائٹر لائے ہو'' ......کرنل فریدی نے عمران سے پوچھا۔

''نہیں یا مرشد۔ مجھے جوزف نے پراسرار عمل کرنے سے پہلے بتا دیا تھا کہ کچھ بھی نہیں لے جانا ورنہ عمل الٹا بھی پڑ سکتا ہے''۔عمران نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''مجھ سے بھی طارق صاحب نے کالی دنیا میں آنے سے تمام چیزیں لے لی تھیں ۔معلوم نہیں اس کی کیا وجہ ہے۔مگر کچھ نہ ہونے کے باوجود ہمیں اس پراسرار اور تاریک کمرے میں جانا ہی ہوگا ورنہ اس طرح ڈر گئے تو ہم اپنی ساتھی لڑکیوں کو کس طرح اس کالی دنیا سے چھڑوائیں گے'' ......کرنل فریدی نے ہونٹ چباتے ہوئے پریشانی سے کہا۔

''تو پھر چلیں اب جو ہوگا دیکھا جائے گا'' ......عمران نے اس تاریک کمرے میں قدم رکھتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی نے بھی اس کے ساتھ ہی قدم اندر رکھ دیا جیسے ہی دونوں نے قدم اندر رکھے ان کے منہ سے چیخیں نکل گئیں کیونکہ ان کے قدموں سے زمین کھسک چکی تھی دونوں لڑھکیناں

کھاتے ہوئے نیچے پکے فرش پر جا گرے۔ گو کہ بلندی اتنی نہیں تھی مگر اس طرح اچانک پکے فرش پر گرنے سے دونوں کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔ اسی دوران ہی دو کام ہوئے ایک تو یکلخت ان کے گرد نامعلوم رسیاں بندھتی چلی گئیں اور دوسرا ماحول میں سرمائی رنگ کی دھیمی اور پراسرار روشنی پھیل گئی مگر اس پراسرار دھیمی روشنی میں انہوں نے جو منظر دیکھا اس سے ان کی روح فنا ہوگئی۔ دونوں نے دیکھا کہ وہ ایک بڑے ہال کمرے میں موجود ہیں اور اس کمرے کے ایک کونے میں چمگادڑ قوی ہیکل بت ایستادہ ہے اور اس بت کے قدموں میں پانچ نوجوان حسین لڑکیاں بندھی ہوئی ہیں۔ ان میں سے دو ایشیائی لڑکیاں، دو مغربی اور ایک سیاہ فام لڑکی ہے۔ ہر لڑکی کے قریب ایک پیالہ پڑا تھا۔ تمام لڑکیاں ہوش میں تھیں اور خوفزدہ نگاہوں سے چمگادڑ کے قوی ہیکل بت کو دیکھ رہی تھیں اور خوف سے رو رہی تھیں۔ ابھی عمران اور کرنل فریدی یہ دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک کمرے میں ایک زناٹے کی ہولناک آواز گونجی اور یکلخت کمرے میں چند کھوپڑیاں نمودار ہوئیں۔ یہ انسانی کھوپڑیاں تھیں اور ان کے منہ سے دردناک چیخیں نکل رہی تھیں اور آنکھوں سے خون نکل رہا تھا۔ اتنا بھیانک منظر دیکھ کر عمران اور کرنل فریدی جیسے مضبوط اعصاب کے مالک بھی کانپ گئے۔

''یہ شیطان کی کالے جادو کی کالی دنیا ہے اور یہاں شہنشاہ ظلمات کے

باغیوں کا ہولناک انجام ہوتا ہے''...... ان کو اپنے کانوں میں ایک گرجتی ہوئی آواز سنائی دی۔اس بھیانک منظر کو دیکھ کر پانچوں لڑکیاں تو دہشت کے مارے بے ہوش ہوگئی تھیں۔عمران اور کرنل فریدی بھی لرزتی نگاہوں سے یہ ہولناک منظر دیکھ رہے تھے۔ پھر ان کی دیکھا دیکھی اچانک کمرے میں دھواں نمودار ہوا اور یہ دھواں دو انتہائی بدصورت اور خوفناک کریہہ شکل کی بوڑھی عورتوں میں بدل گیا جو عمران اور کرنل فریدی سے بے نیاز ہو کر سیدھی ان پانچ لڑکیوں کی طرف بڑھیں۔ان خوفناک شکل کی بوڑھی عورتوں کو دیکھ کر دونوں چونک گئے۔ آخر کار ہولناک سرزمین کے سحر نے ان پر اپنا اثر ڈالنا شروع کر دیا تھا اور وہ تاریک دنیا میں شیطان پرستوں کے قیدی بن چکے تھے۔اچانک یہ چیختی چلاتی ہولناک کھوپڑیاں ان کے سر پر نمودار ہوئیں اور ان کی گردنوں سے لیس دار گندا مواد نکلا اور سیدھا ان کے پر سر گرا اس غلیظ مواد میں اتنی بو تھی کہ ان کو اپنے دم گھٹتے ہوئے محسوس ہوئے اور اپنا ذہن تاریک ہوتا ہوا محسوس ہوا مگر دونوں نے سر جھٹک کر اپنے حواس کو قابو میں رکھا مگر ان کر اپنے ذہن تاریک اور خالی محسوس ہوئے۔کھوپڑیوں کے شور سے ان کو اپنا دماغ بھی پھٹتا ہوا محسوس ہوا اور دوسرا دہشت سے بھی ان کے دماغ ماؤف ہو چکے تھے کیونکہ اس طرح کا ہولناک اور ڈراؤنا ماحول ان کی زندگی میں کبھی نہیں آیا تھا۔ پل پل واقعات ہولناک ہو رہے تھے پھر ان

کے دیکھا دیکھی چیختی ہوئی انسانی کھوپڑیاں یکلخت غائب ہو گئیں۔ اب دونوں نے دیکھا کہ دونوں خوفناک شکل کی بوڑھیاں چمگادڑ کے بت کے قدموں تلے بیٹھی تھیں۔

''اے تاریکی اور ظلمات کے شہنشاہ۔ اے ہمارے معبود۔ اے قہر کے آقا۔ تو ہماری اس حقیر سی قربانی کو قبول فرمانا جو ہم تیرے نام کر رہے ہیں''...... دونوں بوڑھیوں نے ایک ساتھ کہا۔ ان میں سے ایک بوڑھی کی آواز سن کر کرنل فریدی چونک گیا کیونکہ یہ انا کی کی آواز تھی گو کہ اس وقت آواز میں بلغم تھا مگر کرنل فریدی اس آواز کو پہچان گیا تھا۔ اب دونوں نے خوفزدہ نگاہوں سے ان بوڑھیوں کو دیکھا جو بندھی ہوئی بے ہوش لڑکیوں کے قریب پہنچ گئی تھیں اور کچھ پڑھ کر ان لڑکیوں پر پھونکا تو پانچوں لڑکیاں ہوش میں آ گئیں اور پھر سے چیختے ہوئے خوفزدہ نگاہوں سے ان خوفناک شکل کی بوڑھیوں کو دیکھنے لگیں۔ معلوم نہیں یہ شیطان پرست کہاں سے اور کیسے ان لڑکیوں کو اغوا کر کے لائے تھے اور جس مقصد کے لئے ان بے چاری لڑکیوں کو اغوا کیا گیا تھا وہ عمران اور فریدی کو بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

''تم بہت خوش قسمت لڑکیاں ہو جو بلیک لارڈز کے لئے چن لی گئی ہو اب تمہاری مہان قربانی سے شہنشاہ ظلمات تم سے بہت خوش ہوں گے اور تمہاری مہان قربانی کے بعد تم سب کو اپنی تحویل میں لے لیں گے''......

انا کی نے مسکراتے ہوئے اور چمگادڑ کے قدموں میں پڑا ہوا ایک تیز دھار چھرا اٹھا لیا۔ اس دوران سنا کی نے بندھی ہوئی پہلی لڑکی کے سر کے بال مضبوطی سے جکڑ لئے۔ غالباً لڑکی سمجھ گئی تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے اس لئے اس نے خوف سے چیختے ہوئے خود کو چھڑوانے کی ناکام کوشش شروع کر دی مگر اس کی یہ کوشش بے سود تھی۔ عمران اور کرنل فریدی بھی سمجھ چکے تھے کہ یہ شیطان پرست خوفناک بڑھیائیں کیا کرنے والی ہیں اس لئے وہ بھی لرزتی ہوئی نگاہوں سے ان کو دیکھ رہے تھے۔ پھر ان کے دیکھتے ہی انا کی نے پہلی لڑکی کے گلے میں تیز دھار چھری بے رحمی سے پھیر دی۔ شہنشاہ ظلمات کے نام پر قربان ہونے والی بدقسمت لڑکی کے منہ سے خرخر کی آوازیں نکلنے لگیں اور وہ بندھی ہونے کے باوجود بری طرح پھڑکنے لگی۔ عمران اور کرنل فریدی کانپتے ہوئے یہ ہولناک منظر دیکھنے لگے۔ گو کہ انہوں نے اپنی زندگی میں بڑے بڑے جابر دیکھے تھے مگر اس طرح انسان کی تذلیل وہ پہلی بار دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے بولنا چاہا مگر ان کی زبان گنگ ہو چکی تھی وہ بول نہ سکے یہ دیکھ کر دونوں کے دل دہل گئے اور مضبوط اعصاب کے ہونے کے باوجود وہ خوفزدہ تھے ان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ تو دہشت اور ہولناکیت کی ابھی ابتدا ہے ان کو ابھی ایسے ہولناک مناظر کا سامنا کرنا ہے جس سے ان کے جسم کا رواں رواں کانپ جائے گا۔ سنا کی نے اس تڑپتی

ہوئی بدقسمت لڑکی کے ساتھ پڑے ہوئے پیالے کو اس کی کٹی ہوئی گردن کے نیچے رکھ دیا جس سے ان کا خون پیالے میں جمع ہونے لگا۔ اب انا کی دوسری لڑکی کے قریب ہوئی جو پہلی لڑکی کا دردناک اور بھیانک انجام دیکھ کر خوف سے پھر بے ہوش ہو چکی تھی۔ انا کی نے اس کی گردن پر بھی بڑے آرام سے چھری پھیر دی جیسے کوئی معمولی بات ہو۔ دوسری لڑکی کے منہ سے بھی خرخر کی آوازیں نکلنے لگیں اور وہ بھی بندھی ہونے کے باوجود پھڑ کنے لگی اور سنا کی نے اس لڑکی کی کٹی گردن کے نیچے بھی پیالہ رکھ دیا اور اس کا خون پیالے میں جمع ہونے لگا۔ عمران اور کرنل فریدی خوف سے لرزتے ہوئے یہ منظر دیکھنے پر مجبور تھے۔ اس طرح شیطانیت کا بھیانک راج چلتا رہا اور ان کی دیکھا دیکھی ان خوفناک بوڑھیوں نے ان پانچوں بدقسمت لڑکیوں کی گردنیں کاٹ کر ان کا خون پیالوں میں بھر لیا اور پھر اٹھ کر ترتیب سے پڑے ہوئے خون کے پانچوں پیالے چمگادڑ کے عظیم و عالیشان بت کے منہ میں انڈیل دیئے۔ جیسے ہی پانچواں پیالہ اس چمگادڑ کے منہ میں گیا یکلخت ہر سو اندھیرا چھا گیا۔

”کالا جادو۔ کالی دنیا۔ اے روشنی کے نمائندو۔ تم نے ہمارے بے شمار سیاہ شکتیوں کا خاتمہ کیا ہے اب یہ کالی دنیا تمہاری موت کا مقام بن جائے گی اور تم بلیک لارڈز کے نام بھینٹ چڑھو گے اور تمہاری زخمی ساتھی لڑکیاں بھی

شہنشاہ ظلمات کے نام بھینٹ چڑھیں گی۔ ہاں اگر تم مہا شیطان کی اطاعت قبول کرلو تو تم سب پر رحم کیا جا سکتا ہے‘‘......ان کو اندھیرے میں ایک گرجتی ہوئی آواز سنائی دی۔ پھر اس کے بعد اندھیرا اچھٹ گیا مگر یہ دیکھ کر دونوں حیرت سے اچھل پڑے کہ وہ اس بھیانک قربان گاہ جہاں بدقسمت لڑکیوں کو شیطان کے نام پر بے دردی سے ذبح کیا گیا تھا۔ وہ جگہ یہ نہیں تھی اور وہ خود کو ایک بار پھر خشک پہاڑوں کے درمیان موجود پایا۔

’’ارے یہ کیا۔ وہ بھیانک کمرہ اور گرجتی آواز اور خوفناک جلاد صفت شیطانی بوڑھیاں کہاں گئیں‘‘......عمران نے حیرت سے ان خشک پہاڑوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

’’ہم واقعی شیطان کی ہولناک دنیا میں بری طرح پھنس چکے ہیں اس لئے تو تمہیں جوزف نے اور مجھے طارق صاحب نے کہا تھا کہ جولیا اور روزا کے لئے خود کالی دنیا کا سفر کرنا چاہتے ہیں اب وہ واقعی صحیح کہہ رہے تھے اس لئے اس تاریک اور دہشت کی ہولناک دنیا میں ہمیں بہت محتاط ہونا پڑے گا اور اپنے اعصاب پر قابو پاتے ہوئے اس دہشت کے مناظر کا سامنا کرنا پڑے گا‘‘۔ کرنل فریدی نے بھی چونک کران پہاڑوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

’’کرنل صاحب۔ ہم تو بندھے ہوئے تھے اور غالباً سحر کی بدولت ہماری

زبانیں بھی گنگ ہو چکی تھیں۔ واقعی یہ سحر کی بہت ہولناک دنیا ہے جہاں کسی بھی وقت کچھ بھی ممکن ہوسکتا ہے''۔عمران نے کرنل فریدی کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ ابھی عمران نے اپنی بات مکمل ہی کی تھی کہ ان دونوں کو دور سے جولیا اور روزا اپنی طرف بڑھتی ہوئی نظر آئیں اور ان کے قریب آ کر بے ہوش ہو کر گرنے لگیں شاید ان دونوں نے کوئی خوف کے مناظر دیکھے تھے۔

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

ان سب نے دیکھا کہ اس کمرے میں چمگادڑ کا ایک بہت بڑا بت ایستادہ تھا مگر بت ہونے کے باوجود چمگادڑ کی سرخ انگارہ آنکھیں ان کو گھور رہی تھی جیسے یہ زندہ ہوں اور پھر ان کے دیکھتے ہیں لاتعداد کالی سیاہ اور گدھوں کے برابر بڑی بڑی چمگادڑیں اس چمگادڑ کی سرخ انگارہ آنکھوں سے نکل آئیں اور ان کی طرف جھپٹیں اور ان سب کو چمٹ گئیں۔

''بھاگو سب ورنہ بے موت مارے جائیں گے یہ تو کوئی آسیبی اور بھیانک معبد ہے''......انور نے چیختے ہوئے سب سے کہا لیکن یہ دیکھ کر ان کے اوسان خطا ہو گئے کہ اس بھیانک معبد نما کمرے میں کوئی دروازہ ان کو نظر نہیں آ رہا تھا اور لاتعداد چمگادڑیں ان سے چمٹ چکی تھیں اور ان کو نوچنے لگی تھیں جس سے ان سب کے منہ سے درد کی شدت سے چیخیں نکلنے لگیں۔

اچانک کیپٹن شکیل نے چمگادڑوں کے بھیانک حملے کے باوجود تیزی سے اپنے سامان میں سے گیس بم نکالا اور اسے چمگادڑ کے بت پر پوری قوت سے وار کیا تو ایک زوردار دھماکہ ہوا اور چمگادڑ کا بت بم سے ٹکڑے ٹکڑے

ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک تیز اور ناگوار بو کمرے میں پھیل گئی لیکن اس سے پہلے ہی کیپٹن شکیل سب ساتھیوں کو چیخ کر سانس روکنے کا کہہ دیا تھا اور انور کے کہنے پر سب نیچے لیٹ گئے تھے۔ کمرے میں انتہائی تیز گیس پھیل چکی تھی جس سے ان کی آنکھوں میں بھی جلن ہونے لگی تھی لیکن سب نے تکلیف کے باوجود اپنے درد کو برداشت کرتے ہوئے سانس روک لئے تھے۔ اس سے یہ فائدہ ہوا کہ چند لمحوں بعد یہ سب چمگادڑیں دھواں بن کر غائب ہو گئیں لیکن گیس بم کی وجہ سے ابھی تک کوئی سانس نہیں لے سکتا تھا لیکن سب ان بھیانک چمگادڑوں کے جانے کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے اور اب حیرت انگیز طور پر ان کو ایک دروازہ نظر آ رہا تھا اور جہاں چمگادڑ کا بت بم سے ٹوٹا تھا وہیں بت کے ٹوٹنے والی جگہ سے ایک دروازہ ان کو نظر آیا تھا۔

چونکہ سب کے سانس رکے ہوئے تھے اس لئے روزا اور رشیدہ تیزی سے آگے بڑھیں اور اپنے ساتھیوں سے مشورہ لئے بغیر ایک ساتھ اس دروازے پر زور سے لاتیں رسید کیں تو ایک دھماکے سے دروازہ کھل چکا تھا اور سبھی تیزی سے اس دروازے سے گزر کر معبد کے اندر ایک اور کمرے میں چلے گئے تھے اس لئے انسپکٹر جگدیش نے تیزی سے دروازہ بند کر دیا تھا تاکہ گیس کا اثر اندر نہ آئے۔ تھوڑی دیر بعد سب نے اپنے سانس بحال کر دیئے اور لمبے لمبے سانس لینے لگے۔

''ارے یہ تو ہم بہت ہی بھیانک آسیبی اور شیطانی معبد والی حویلی میں داخل ہوئے ہیں اور اپنے ساتھیوں کو ڈھونڈنا تو درکنار خود دہشت کی ہولناکیت کا شکار ہو رہے ہیں''...... صفدر نے خوفزدہ لہجے میں کہا کیونکہ واقعی آسیبی چمگادڑوں نے چمگادڑ کے بت سے نکل کر ان پر بہت خوفناک حملہ کیا تھا اور ان کے حملے سے سب چہروں سے خون رس رہا تھا کیونکہ چمگادڑوں نے سب کی درگت بنا دی تھی۔

''اف خدایا۔ یہ ہم کیسی ہولناک دنیا میں پہنچ چکے ہیں لگتا ہے ہم خود کالی دنیا کا شکار ہو چکے ہیں''...... صالحہ نے بھی خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ دیکھو اس کمرے کے اندر دو کمرے بنے ہوئے ہیں اور یہاں اس بھیانک شیطان نگری میں ایک اور کمرہ ہے''...... ٹائیگر نے چونک کر کہا تو سب چونک کر کمرے کے اندر کمروں کو دیکھنے لگے۔

''ہاں مسٹر ٹائیگر۔ ہمیں اس دروازے کو ہی کھولنا ہوگا کیونکہ جہاں سے ہم اندر داخل ہوئے ہیں وہاں دیواریں پراسرار طریقے سے غائب ہو چکی ہیں اور ہمیں اب اس خوفناک معبد سے جلدی سے نکلنا ہوگا ورنہ ہم مشکل میں پھنس سکتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے بھی خوفزدہ لہجے میں کہا کیونکہ اس دہشت ناک واقعے نے ان سب کے اوسان خطا کر دیئے تھے اور سب اپنی بہادری بھول چکے تھے کیونکہ نہ نظر آنے والی ہولناک آسیبی مخلوق ان پر حملہ

آور ہو چکی تھی۔

''ہاں وہ تو ٹھیک ہے لیکن پہلے اس جگہ سے جتنی جلدی ممکن ہے نکلو مجھے اس ہولناک حویلی سے بہت خوف محسوس ہو رہا ہے''......روزی راسکل نے بھی خوفزدہ لہجے میں کہا تو سب اگلے دروازے کی طرف بڑھے۔ اس بار انسپکٹر جگدیش اور صفدر نے خوک کی وجہ سے اس بھیانک شیطانی حویلی سے نکلنے کے لئے زوردار لات رسید کو تو دروازے کو کچھ بھی فرق نہ پڑا۔ صفدر اور انسپکٹر جگدیش نے ایک دفعہ پھر زور سے لات رسید کی تو چرر کی آواز کے ساتھ دروازہ آہستہ سے کھلنے لگا حالانکہ اسے بھرپور ٹھوکروں سے ایک دھماکے سے کھلنا چاہئے تھا۔

''چلو نکلو یہاں سے''......انور نے سب کی طرف دیکھ کر کہا تو سب اس کمرے سے باہر نکل گئے۔ اب سب نے غور کیا کہ سب ایک اور راہداری میں ہیں جو کہ کافی لمبی تھی۔

''اوہ۔ یہ بھیانک شیطانی حویلی تو کسی آسیب اور بھول بھلیوں کی طرح طویل ہوتی جا رہی ہے''......صالحہ نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''ہاں صالحہ لیکن اب یہاں آ ہی گئے ہیں تو پھر ہمیں اس بھیانک شیطانی حویلی سے باہر نکلنے کا راستہ مل ہی جائے گا اور ہم باہر نکلنے سے پہلے اس شیطانی حویلی کو واڑا کر رہیں گے''......ٹائیگر نے مضبوط لہجے میں کہا۔

”پہلے یہاں سے تو نکلو پھر اس کو تباہ بھی کر لینا ایک تو مجھے اتنی خوفناک جگہ پر لے آئے اور اب باتیں بنا رہے ہو“......روزی راسکل نے منہ بنا کر ٹائیگر سے کہا۔

”میں تمہیں یہاں لے آیا ہوں۔ تمہیں خود یہاں آنے کا شوق تھا کہ مجھے تمہارے استاد اور اس کی ساتھی کی مدد کر کے خوشی ہو گی اب سارا الزام مجھ پر ڈال رہی ہو“......ٹائیگر نے اس بار غصے سے کہا۔

”ہاں ہاں میں نے کہا تھا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم مجھے کالی دنیا لے جانے کے بجائے یہاں بھیانک شیطانی حویلی لے آئے ہو“...... روزی راسکل نے بدستور منہ بناتے ہوئے راہداری میں چلتے ہوئے کہا۔

”تو مت آتی یہاں میرے سر پر نازل ہو جاؤ اب سارا الزام مجھ پر تھوپ رہی ہو۔ دوسرا یہاں تمہاری یہ حالت ہے تو پھر کالی دنیا میں تمہارا کیا حال ہوتا کیونکہ باس کے مرشد سید چراغ شاہ صاحب سے تم سن چکی ہو کہ کالی دنیا بہت ہی بھیانک ترین انجانی دنیا ہے“...... ٹائیگر نے بگڑتے ہوئے کہا۔

”اے مسٹر۔ مجھ پر رعب جھاڑنے کی کوشش مت کرو میں تمہاری بیوی نہیں جو تمہارے نخرے برداشت کروں گی۔“...... روزی راسکل نے بھی غصے سے چلاتے ہوئے کہا۔

کیپٹن شکیل ،صفدر اور صالحہ حیرت سے ٹائیگر اور روزی راسکل کو دیکھنے لگے جو ایک دوسرے سے لڑ پڑے تھے البتہ انسپکٹر جگدیش، انور اور رشیدہ مسکراتے ہوئے ان دونوں کی نوک جھونک کو دیکھنے لگے۔

''ٹائیگر اور روزی راسکل ۔خدا کے لئے اپنی لڑائی بند کرو ایک تو ہم سب مشکل میں ہیں اور تم دونوں بدمزاج میاں بیوی کی طرح ایک دوسرے سے گلے پڑ گئے ہو'' ......کیپٹن شکیل نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر ان کو مشورہ دیا۔

''میں تو سمجھا تھا کہ یہ ٹھنڈی گرم جنگ ہم کافرستانی ممبران میں ہی ہوتی ہے لیکن اب معلوم ہوا کہ یہ ہمارے ہمسایہ ملک کے ممبران میں بھی چلتی رہتی ہے'' ......انور نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر ٹائیگر اور روزی راسکل خاموش ہو گئے کیونکہ ایک لحاظ سے ان کے ہمسایہ ملک کے ایجنٹ ان کا مذاق اُڑا رہے تھے اور گو کہ کرنل فریدی کے یہ ممبران ان کے دوست تھے لیکن پھر بھی ان کے حریف ملک کے سیکرٹ ایجنٹ تھے اس لئے ٹائیگر اور روزی راسکل نے غصے سے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر دونوں نے ہی منہ پھلا کر ایک دوسرے سے نظریں پھیر لیں اور خاموش رہے۔

''انور کہیں تم میرا ذکر تو نہیں کر رہے کیونکہ جب بھی تم کوئی غلطی کرتے ہو میں تمہیں اس سے دور رہنے کا مشورہ دیتی ہوں''۔اس بار رشیدہ نے انور

کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''ہاں جیسے میں تو دنیا کا چھٹا ہوا بدمعاش لگا ہوں اور تم جیسے کوئی بہت بڑی عالمہ لگی ہو جو مجھے درس دیتی ہو۔سوچ سمجھ کر بات کیا کرو''......انور نے رشیدہ کی طرف دیکھ کر خشک لہجے میں کہا۔،،

''دیکھو انور۔تم مجھ سے الجھنے کی کوشش مت کرو ایک تو ہمیں معلوم نہیں کس آسیب نگری آ پھنسے ہیں اور دوسرا تم مجھ سے جان بوجھ کر بحث کرنا چاہتے ہو اگر اتنے ہی بزدل تھے تو یہاں آتے ہی نہیں''......رشیدہ نے منہ بنا کر کہا۔

''بزدل اور میں یہ کیا بکواس ہے رشیدہ میں نے کرنل صاحب کے ساتھ ایسے ایسے خطرناک کیس حل کیے ہیں جنہیں سن کر تمہیں پسینہ آ جائے اور دوسرا تم مجھ سے احترام سے بات کیا کرو ورنہ کسی دن مجھ سے پٹو گی''...... انور نے منہ بنا کر کہا۔

''اے ہے بڑے آئے مجھے پیٹنے والے تم سے ڈرتی ہے میری جوتی اور کرنل صاحب کے ساتھ صرف تم ہی خطرناک کیسز میں اکیلے نہیں ہوتے بلکہ دیگر ممبران اور میں بھی شامل رہی ہوں تم کوئی بڑے تیس مار خان نہیں ہو''......رشیدہ نے بگڑتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر کیپٹن شکیل،صفدر اور صالحہ مسکرانے لگے البتہ ٹائیگر اور روزی راسکل، انور اور رشیدہ کی نوک

جھونک سن کر ہنسنے لگے۔

''یار اور لڑو اور لڑو تم دونوں بڑی مشکل سے تو عمران صاحب کے ساتھیوں اور اپنے حریف ایجنٹوں کا پوائنٹ ہتھے چڑھا تھا لیکن تم دونوں کی سدا کی سرد جنگ نے یہ موقع بھی ہاتھ سے جانے دیا ہے ابھی تم ان کا مذاق اُڑا رہے تھے لیکن اب تم دونوں کی حماقتوں سے ہم کافرستانی ان کے مذاق کا نشانہ بن رہے ہیں''...... ٹائیگر اور روزی راسکل کو ہنستے دیکھ کر انسپکٹر جگدیش نے مسکراتے ہوئے اور حیرت سے انور اور رشیدہ سے شکوہ کیا تو دونوں کو احساس ہو گیا کہ دونوں لڑ کر بے وقوفی کر رہے ہیں۔ رشیدہ اور انور نے بھی ایک دوسرے سے نظریں پھیر لیں اور سب راہداری میں بدستور آگے ہی بڑھ رہے تھے جو کہ بھوت کے آنت کی مانند لمبی تھی۔

''مسٹر شکیل۔ کہیں ہم کالی دنیا میں تو نہیں آ گئے کیونکہ یہ شیطانی حویلی تو کسی آسیب کی طرح لمبی ہوتی جا رہی ہے''...... انسپکٹر جگدیش نے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھ کر چونک کر کہا۔

''ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا مسٹر جگدیش لیکن ہم واقعی کسی بہت ہولناک شیطانی معبد میں آ گئے ہیں اور اب ہمیں واپسی کا کوئی راستہ بھی نہیں مل رہا''...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

تھوڑی دیر بعد راہداری گھوم گئی اور ان کو بھی گھومنا پڑا اور جیسے ہی یہ سب

راہداری گھومے ایک دل ہلا دینے والا بھیانک ترین منظر ان کا منتظر تھا اور اسے دیکھ کر بے اختیار خوف کی شدت سے صالحہ، رشیدہ اور روزی راسکل کے منہ سے چیخیں نکل گئیں اور دہشت کی شدت سے ان کے چہرے زرد پر گئے۔،

یہاں فرش پر چار لاشیں پڑی تھیں۔ دو لاشیں غالباً مردوں کی تھیں اور دو عورتوں کی لاشیں تھیں اور سب کے چہرے مسخ ہو چکے تھے اور ان کی لاشوں کو چمگادڑ چمٹے ہوئے ان کو بھنبھور کر کھا رہے تھے۔فرش پر ناگوار بو اور انتہائی گندا خون بکھرا ہوا تھا اور اس کے علاوہ چند سانپ اور بچھو بھی ان بدقسمت لاشوں سے چمٹے ہوئے تھے۔ یہ منظر اتنا بھیانک تھا کہ ان کے اوسان خطا ہو گئے ۔یک لخت ایک بہت تیز زناٹے کی تیز گڑگڑاہٹ کی گونج سنائی دی جس سے ان کے دل دہل کر رہ گئے۔

یک لخت ان خون آشام خونی چمگادڑوں نے خونی نگاہوں سے ان کی طرف دیکھا تو ان کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہونے لگے کیونکہ بے شک یہ سب دنیا کے مانے ہوئے سیکرٹ ایجنٹ سہی لیکن یہاں اس حویلی میں ان کا کسی مجرموں سے مقابلہ نہیں تھا بلکہ ایک شیطانی حویلی میں بھیانک آسیب ان کے گلے پڑ چکے تھے اور ان کو اپنے ساتھیوں کی مدد تو درکنار اپنی جان کے لالے پڑ گئے تھے۔

''بھاگو یہاں سے ورنہ ہم بھی بے موت مارے جائیں گے''۔ رشیدہ اور روزی راسکل نے ان خون آشام چمگادڑوں کو اپنی طرف متوجہ پا کر چیختے ہوئے کہا اور واپس پلٹیں تو ان کے باقی ساتھی بھی ان کے پیچھے لپکے اور بھاگنے لگے۔ اب اپنے لیڈروں اور ان کی ساتھی لڑکیوں کو چھڑوانے کے بجائے ان کو اس دہشت نگری میں اپنی جان کے لالے پڑ گئے تھے۔

''مجھے پاگل کتے نے کاٹا تھا جو بغیر سوچے سمجھے تمہارے ساتھ اس بھیانک شیطانی حویلی میں پاکیشیا سے اتنی دور جنوبی افریقہ جیسے خطرناک گھنے جنگلوں میں ایک ویران حویلی میں چلی آئی''۔ روزی راسکل نے اس بار روہانسی لہجے میں کہا۔

''روزی راسکل۔ سچی بات تو یہ ہے کہ میں نے عمران صاحب اور سیکرٹ سروس کے ممبران اور اپنے سنیک کلرز گروپ کے ساتھیوں جوزف اور جوانا کے ہمراہ بے شمار دفعہ ماورائی مہمات میں حصہ لیا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ رابرٹ کے آنے کے بعد باس نے ہمارے گروپ کا نام سنیک کلرز کے کے ساتھ ساتھ فور پاورز رکھ دیا ہے۔ جس مہم میں کنگ ماسٹر یعنی رابرٹ ہمارے ساتھ ہو گا وہ گروپ سنیک کلر سے فور پاورز بن جائے گا، لیکن جہاں تک یہاں کی بات ہے تو مجھے قطعی معلوم نہیں تھا کہ یہ سیاہ شیطانی حویلی ایک آسیب نگری ہے اور بھیانک حویلی ہے جہاں ہم اپنے ساتھیوں کی مدد کے

بجائے الٹا دہشت اور خوف کا شکار بن جائیں گے‘‘...... ٹائیگر نے روزی راسکل کی طرف دیکھ کر کہا لیکن اس کے لہجے میں طنز کے بجائے ایک خوف تھا۔

’’اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم اس بھیانک حویلی سے کیسے نکلیں جہاں ہم خود شکار بن چکے ہیں‘‘...... روزی راسکل نے کہا۔ اس راہداری میں واپس بھاگتے ہوئے کافی دور آ کر سب رک گئے تھے اور اس بار انور نے خوفزدہ نظروں سے سب کی طرف دیکھ کر کہا۔،،

’’انور کچھ کرو ورنہ اس بھیانک نگری میں میرا ہارٹ فیل ہو جائے گا‘‘......اس بار رشیدہ نے روہانسی لہجے میں انور کی طرف دیکھ کر کہا اور اس کی آنکھوں میں بھی روزی راسکل کی طرح خوف تھا۔ گو کہ ان تینوں خواتین میں صالحہ کا بھی خوف سے چہرہ زرد ہو چکا تھا لیکن وہ خاموش تھی اور یہاں تک کہ پے در پے اس سحر کے بھیانک واقعات سے تمام مردوں کے چہروں پر بھی دہشت طاری تھی کیونکہ آج تک کوئی بھی کیس ماورائی مہم میں اتنے بھیانک لمحات سے نہیں گزرا تھا۔

یہ سب جہاں کھڑے تھے یہاں قریب ہی ایک دروازہ حیرت انگیز طور پر ان کو کھلا ہوا ملا جہاں اندر اندھیرا تھا۔ ان سب کو تیز بھنبھناہٹ کی آواز سنائی دی تو سب نے گردن پیچھے کر کے دیکھا تو ایک دفعہ پھر ان سب کے منہ سے

بے اختیار چیخیں نکل گئیں کیونکہ ایک اور بھیانک ترین منظر ان کے استقبال کو تیار تھا۔

انہوں نے دیکھا کہ چاروں کٹی ہوئی مردہ لاشیں جن کی گردنیں کٹی ہوئی تھیں لیکن پھر بھی چاروں ان سب کی طرف آ رہی تھیں اور ان سر نہ ہونے کے باوجود ان کے وجود سے گویا قہقہے نکل رہے تھے۔ وہی لاتعداد چمگادڑیں بھی ان کی طرف بڑھ رہی تھیں اور یہ واقعی ہارٹ کو فیل کر دینے والا بھیانک ترین منظر تھا۔ وہ سب سوچ ہی رہے تھے کہ آیا کہ اس تاریک کمرے میں جانا چاہیئے یا نہیں لیکن ان بھیانک آسیبوں کو دیکھ کر سب چیختے ہوئے بے دھڑک اس تاریک کمرے میں گھس گئے۔

خوف اور دہشت سے ان کو یہ بھی یاد نہ رہا کہ ان کے پاس وافر مقدار میں ایمونیشن ہے۔ جیسے ہی یہ سب اس کمرے میں داخل ہوئے حیرت انگیز طور پر دروازہ پھر سے خود ہی بند ہو گیا۔

''آخر یہ سب کیا ہے اور کیوں ہمیں خوفزدہ کر کے ہمارے ساتھ چوہے بلی کا کھیل کھیلا جا رہا ہے''......اس بار صبر کا دامن چھوڑتے ہوئے صالحہ نے خوف کی شدت سے صفدر کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا جس سے اسے واقعی کافی حد تک سہارا مل گیا۔

چونکہ سب تیزی سے اور خوف کے عالم میں بھاگتے آئے تھے اس لئے

ان کی ٹارچیں جو انہوں نے ماتھے پر باندھ رکھی تھیں وہ کھل چکی تھیں اور بغیر ٹارچوں کے ان کو گھور گھپ اندھیرے میں کچھ نظر نہیں آ رہا تھا لیکن چونکہ صالحہ صفدر کے قریب تھی اس لئے خوف کی شدت سے تیزی سے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔

''انور میرا ہاتھ تھام لو مجھے اس اندھیرے سے دہشت ہو رہی ہے''...... رشیدہ نے کہا تو انور نے اندھیرے میں اس کا ہاتھ تھام لیا اور خوفزدہ ہونے کے بجائے اس کو سہارا دیا حالانکہ اس کا اپنا بھی حال پتلا ہو چکا تھا کیونکہ حویلی کے آسیب نے ان کے دماغ کو مفلوج کر کے رکھ دیا تھا۔

''ٹائیگر۔ تم بھی روزی راسکل کا ہاتھ تھام لو اور میں انسپکٹر جگدیش کا ہاتھ تھامتا ہوں کیونکہ اس بھیانک آسیبی حویلی میں ہم ایک دوسرے سے جدا بھی ہو سکتے ہیں۔ ایک دوسرے کا سہارا بننے کے لئے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑنا لازمی ہے کیونکہ اکیلے ہو جانے کی صورت میں یہ دہشت کے دل ہلا دینے والے بھیانک مناظر واقعی ہمارا ہارٹ فیل کر دیں گے۔ صفدر تم صالحہ کو سہارا دو کیونکہ یہ بھیانک ترین حویلی میں جو واقعات رونما ہو رہے ہیں یہ واقعی ہارٹ کو فیل کرنے والے بھیانک ترین ہیں''...... کیپٹن شکیل نے اندھیرے میں کہا تو ٹائیگر نے آواز دے کر روزی راسکل کا ہاتھ تھام لیا جو کہ خوف کی شدت سے باقاعدہ کانپ رہا تھا۔ کیپٹن شکیل کی بات پر اتفاق کرتے ہوئے

انسپکٹر جگدیش نے کیپٹن شکیل کا ہاتھ تھام لیا۔ گو کہ صالحہ کا بھی خوف سے برا حال تھا لیکن چونکہ صالحہ پہلے اپنے ساتھیوں کے ساتھ کئی ماورائی کیسز میں حصہ لے چکی تھی اس لئے خوفزدہ ضرور تھی لیکن رشیدہ اور روزی راسکل کا خوف سے برا حال تھا اور دونوں خوف کی شدت سے باقاعدہ روتی ہوئی کانپ رہی تھیں۔ اگر یہ اتنے سارے افراد نہ ہوتے تو اتنے بھیانک مناظر دیکھ کر رشیدہ اور روزی راسکل کا ہارٹ فیل ہو چکا ہوتا لیکن سب ایک دوسرے کا سہارا بنے ہوئے تھے اور کیپٹن شکیل کی بات پر اتفاق کرتے ہوئے دو دو افراد ایک دوسرے کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے ہوئے تھے۔

''مسٹر شکیل آپ کا مشورہ تو درست ہے اور میرے خیال میں ہم آٹھوں افراد ایک دوسرے کا سہارا بنے ہوئے ہیں اور دو دو کی جوڑی میں ایک دوسرے کا ہاتھ تو تھامے ہوئے ہیں لیکن اتنے گھور کھ اندھیرے میں اب کہاں جائیں''...... انسپکٹر جگدیش جس نے اندھیرے میں کیپٹن شکیل کا ہاتھ تھاما ہوا تھا اس سے تشویش سے پوچھا۔

''کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ اب کریں تو کیا کریں''...... اس بار اندھیرے میں صفدر کی گھبرائی ہوئی آواز ابھری۔

''ارے ہاں یاد آیا میرے پاس باس کا دیا ہوا ایم پی فیکٹر موجود ہے''...... یک لخت ٹائیگر نے اندھیرے میں چونک کر کہا اور اپنی پنڈلی سے

بندھا ہوا ایم پی فیکٹر جو کہ عمران، روشی اور سرداور کی مشترکہ بنی ہوئی انقلابی ایجاد تھی اور عمران اس کو سب سے پہلے سائبریا کے برفانی علاقوں میں ہونے والے کیس میں کامیابی سے استعمال کر چکا تھا اور بعد کی مہمات میں بھی اس انقلابی ایجاد نے اس کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔(سائبریا کی مہم جاننے کے لئے میرے برفانی ایڈونچر ''سرد جہنم'' کا مطالعہ کریں)

پنسل نما ایم پی فیکٹر میں لگے چند بٹنوں میں سے اندھیرے میں اندازے سے ٹائیگر نے تیسرے بٹن کو پریس کیا تو یک لخت کمرہ روشن ہو گیا۔سب نے غور کیا کہ یہ ایک گول کمرہ ہے اور یہاں بھی کوئی دروازہ نہیں ہے اور سپاٹ دیواریں ہی ان سب کا منہ چڑا رہی تھیں۔

''ارے یہ کیا وہ دیکھو دیوار کے کونے میں ایک خلا ہے اور معلوم نہیں یہ کیسا خلا ہے''......یک لخت انور نے کہا تو سب نے چونک کر دیکھا کہ واقعی ایک طرف دیوار کے ساتھ ایک خلا تھا۔انور اور رشیدہ ایک ساتھ آگے بڑھے کیونکہ خوف کے عالم میں رشیدہ نے اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔

''یہاں کوئی تہہ خانہ ہے اور سیڑھیاں نیچے جا رہیں''......رشیدہ نے کہا تو سب چونک کر آگے آئے۔ٹائیگر نے ایم پی فیکٹر کی لائٹ اندر ڈالی تو سب حیران ہو گئے کہ واقعی یہاں تہہ خانہ تھا اور سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔

''میرے خیال میں ہمیں بم کے ذریعے ان دیواروں میں سے ایک دیوار کوتوڑتے ہیں اور پھر باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ معلوم نہیں اس پراسرار تہہ خانے میں کونسا بھیانک راز پوشیدہ ہو''...... انسپکٹر جگدیش نے ان سب کو مشورہ دیا۔

''ہاں انسپکٹر جگدیش درست کہہ رہے ہیں ایسا ہی کرتے ہیں اور میرے سامان میں وافر ایمونیشن ہے اور پاورفل بم پیکٹ بھی ہیں''...... کیپٹن شکیل نے انسپکٹر جگدیش کی بات پر اتفاق کرتے ہوئے کہا۔

''مسٹر شکیل۔ وہ تو ہمارے پاس بھی ایمونیشن ہے لیکن یہ دیواریں گول ہیں اور بم بلاسٹ سے دیواروں کا ملبہ ہم پر بھی گرسکتا ہے''...... انور نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''اس کے لئے تو حل ہے ہم بم بلاسٹ سے پہلے اس تہہ خانے کی سیڑھیوں میں اترتے ہیں اور ملبہ گرنے کے بعد باہر نکل کر اس بھیانک حویلی سے باہر نکلنے کا راستہ ڈھونڈتے ہیں جو ہمارے گرد دہشت وخوف کا شکنجہ کسے ہوئے ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو انور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ مگر اس سے پہلے کہ کیپٹن شکیل اپنے سامان میں سے کوئی بم پیکٹ نکالتا ان سب کو بے ہنگم قہقے اپنے اوپر سنائی دیئے تو یہ دیکھ کر خوف کی شدت سے ان کے اوسان خطا ہو گئے اور اس دفعہ بے اختیار سب کے منہ سے پھر دہشت سے

چیخیں نکل گئیں۔ انہوں نے ایک دفعہ پھر دل ہلا دینے انتہائی ہولناک منظر دیکھا جس سے ان کی روحیں لرز گئیں اور یہ بھیانک منظر دیکھ کر صالحہ، رشیدہ اور روزی راسکل اس بار بے اختیار جھولتی چلی گئیں۔

ان سب نے دیکھا کہ اس گول کمرے کی چھت پر لاشیں الٹی لٹکی ہوئی ہیں اور ان کی لاشوں سے خون رس رہا ہے اور سب لاشوں کی گردنیں بدستور کٹی ہوئی ہیں اور وہی منحوس سیاہ چمگادڑیں ان کو نوچ رہی ہیں۔ لاشوں سے بھیانک اور دردناک چیخیں نکل رہیں ہیں اور واقعی لاکھ مضبوط اعصاب اور منجھی ہوئی سیکرٹ ایجنٹ ہونے کے باوجود عورت ذات ہونے کی وجہ سے اس بار یہ بھیانک منظر کا نظارہ نہیں برداشت کر سکی تھیں۔

''چلو بھاگو۔ فی الحال اسی تہہ خانے میں ہی بھاگو بعد میں کوئی پلان بناتے ہیں''...... انسپکٹر جگدیش نے چیختے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے روزی راسکل کو اٹھالیا اور رانور نے رشیدہ اور صفدر نے صالحہ کے ساتھ ایسا کیا اور اپنی ساتھی لڑکیوں کو اٹھا کر خوف سے کانپتے ہوئے تیزی سے تہہ خانے میں کود گئے کیونکہ یہ سیاہ چمگادڑیں ان بھیانک اور الٹی لٹکی لاشوں کو چھوڑ کر ایک دفعہ پھر ان کی طرف بڑھیں مگر ایک دفعہ پھر سب تیزی سے اندر اس تہہ خانے میں گھس گئے اور یہاں سیڑھیاں اتر کر سب آگے کو بھاگے کیونکہ سیڑھیاں اتنی زیادہ نہیں تھیں اور ایم پی فیکٹر جسے ٹائیگر نے منہ میں لے رکھا تھا کیونکہ

اس نے بے ہوش روزی راسکل کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا رکھا تھا جو اتنا بھیانک منظر دیکھنے کے بعد اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے ہونے کے باوجود خوف کی شدت سے جھول گئی تھی اور ٹائیگر، صفدر اور انور کو خدشہ تھا کہ کہیں خوف کی شدت سے ان تینوں خواتین کا ہارٹ فیل تو نہیں ہو گیا اس لئے تینوں نے اس راہداری میں کافی آگے جا کر ان تینوں کو نیچے لٹا دیا اور چونکہ کیپٹن شکیل اور انسپکٹر جگدیش کو معلوم تھا کہ وہ شیطان پرستوں کی بھیانک نگری میں ہیں اس لئے انہوں نے تہہ خانے کی سیڑھیاں اترنے کے بعد ایک دوسرے کا ہاتھ پھر تھام لیا تھا۔ آگے جا کر ٹائیگر نے روزی راسکل کو نیچے فرش پر لٹا دیا۔ انور نے رشیدہ اور صفدر نے بھی صالحہ کو نیچے لٹا دیا اور اب صفدر نے صالحہ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور اس کی ناک بھی بند کر دی اور مخصوص طریقے سے صالحہ کو ہوش دلانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد تینوں کو ہوش آ گیا اور تیزی سے ادھر ادھر دیکھنے لگیں لیکن اپنے ساتھ اپنے ساتھیوں کو دیکھ کر ان کو قدرے تسلی ہو گئی۔

''ٹائیگر۔ جلدی سے اس بھیانک نگری سے نکلو ورنہ اب کی بار میرا ہارٹ خوف کی شدت سے فیل ہو جائے گا''...... روزی راسکل نے اٹھتے ہوئے اس راہداری میں نظریں دوڑاتے ہوئے کہا مگر اب یہاں دہشت وخوف کے بھیانک مناظر اس وقت غائب تھے۔

''ہاں انور۔ہم یہاں بہت بڑی طرح پھنسے چلے تھے ہم کرنل صاحب اور روزا کو چھڑوانے آئے ہیں لیکن یہاں خود بھیا نک ترین عتاب کا شکار ہو چکے ہیں''......رشیدہ نے بھی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''مس رشیدہ اور مس روزی راسکل ہم سب کو ایک ساتھ رہنا ہو گا اور ہمت کا مظاہرہ کرنا ہو گا کیونکہ یہ ہمیں جو بھی مناظر دکھائے جا رہے ہیں صرف ہمیں خوف سے مارنے کے لئے یہ سب ہو رہا ہے کیونکہ میرے خیال میں یہ سب مہا گمبارو کی سیاہ طاقتوں کا کمال ہے کیونکہ ہم سب اپنے ساتھیوں کی مدد کرنے آئے ہیں لیکن مہا گمبار و اپنی سیاہ طاقتوں سے ہمیں ہراساں کر کے مارنا چاہتا ہے ہمیں جوزف یا طارق صاحب کے ساتھ ہونا چاہئے تھا لیکن اب بہرحال جو بھی ہے مس رشیدہ آپ نے مسٹر انور کا ہاتھ تھام کر رکھنا ہے اور ٹائیگر روزی راسکل کا خیال کرے اور اس کا ہاتھ تھامے رکھے اور صفدر اور صالحہ ایک دفعہ پھر ایک دوسرے کا ہاتھ تھام لیں اور انسپکٹر جگدیش ایک دوسرے کا ہاتھ تھام کر ایک دوسرے کے قریب رہتے ہیں''......کیپٹن شکیل نے ان سب کو مشورہ دیا۔

''ہاں مسٹر کیپٹن۔آپ درست کہہ رہے ہیں اس دہشت کی بھیا نک نگری میں ہم میں سے کسی کو الگ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اب تک ہم سب یہ بھیا نک مناظر دیکھنے کے باوجود ایک دوسرے کا سہارا بنے ہوئے ہیں اور

اکیلا ہونے سے یہ بھیانک مناظر ہمیں خوف سے مار سکتے ہیں“ ......انور نے کہا تو سب نے سر ہلا دیئے۔

اب اس راہداری میں ایک دفعہ پھر سب تیزی سے آگے بڑھنے لگے تا کہ کسی مناسب جگہ سے اس منحوس اور خوفناک شیطانی حویلی سے باہر نکل سکیں۔تھوری دیر آگے جانے کے بعد ایم پی فیکٹر کی لائٹ میں ان کو راہداری کے آخر میں ایک بڑا ہال کمرہ نظر آیا جس میں ایک اور بہت بڑا چمگادڑ کا سیاہ اور قوی ہیکل بت ایستادہ تھا اور یہ دیکھ کر ان کے منہ حیرت سے کھل گئے کیونکہ اس چمگادڑ کے بت کے سامنے چار مرد اور چار خواتین مردہ پڑے تھے اور ان کی کٹی ہوئی گردنیں پڑی تھیں شاید ابھی کچھ دیر پہلے ہی ان سب کو اس بڑے شیطانی بت کے قدموں میں ذبح کیا گیا تھا۔ بت کے سامنے دو مرد اور دو خواتین ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔

”کون ہو تم لوگ اور کیوں ان بے چاروں کو اس چمگادڑ کے شیطانی بت کے سامنے ذبح کیا ہے“ ......ٹائیگر نے یہ بھیانک ترین منظر دیکھ کر بھی ہمت کرتے ہوئے ان چاروں سے پوچھا تو ان دونوں مردوں اور دونوں خواتین نے مڑ کر ان کی طرف دیکھا تو حیرت سے اور خوشی سے یہ سب اچھل پڑے۔ ان کی نظروں کے سامنے عمران، کرنل فریدی، روزا اور جولیا تھے۔ ان چاروں نے سیاہ رنگت کے لباس زیب تن کر رکھے تھے جس پر چمگادڑ کا

مخصوص نشان ان کے لباسوں میں بنے ہوئے تھے۔

''ارے کرنل صاحب کیا آپ شیطان پرست بن گئے ہیں۔ کیا آپ نے اس شیطانی بت کے قدموں میں ان بدقسمت انسانوں کو ذبح کیا ہے''...... انسپکٹر جگدیش نے حیرت کی شدت سے اچھلتے ہوئے کرنل فریدی اور روزا کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''عمران صاحب یہ سب کیا ہے اور یہ کن کا آپ نے خون کیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے غور سے عمران کی آنکھوں میں جھانک کر کہا کیونکہ اسے عمران کی آنکھوں میں ان کے لئے کوئی شناسائی نظر نہیں آ رہی تھی۔

''ارے یہ کیا۔ یہ کرنل صاحب کا رنگ اچانک اتنا سیاہ کیوں ہو گیا ہے''...... رشیدہ نے چونک کر کہا۔

''اور مس روزا کا گورا رنگ بھی سیاہ ہو چکا ہے۔ آخر یہ سب کیا ہے''...... انور نے بھی چونک کر کہا۔

''ارے ہمارے ساتھیوں عمران صاحب اور مس جولیا کے رنگ بھی بگڑ رہے ہیں صفدر نے بھی چونک کر کہا۔

''باس یہ سب کیا ہے اور آپ کے رنگ کو کیا ہو گیا ہے''۔ ٹائیگر نے بھی چونک کر کہا۔ یک لخت عمران، کرنل فریدی، روزا اور جولیا کے منہ سے بھیانک قہقہے نکلنے لگے اور ان سب کے دیکھتے ہی ان کے چہرے مکمل طور پر

سیاہ ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی عمران، جولیا، روزا اور کرنل فریدی کی آنکھوں سے وہی سیاہ اور خونی چمگادڑ اور منہ سے سانپ اور بچھو نکلنے لگے اور بھیانک قہقہے بھی ان کے منہ سے نکل رہے تھے۔

''بھاگو یہاں سے یہ ہمارے ساتھی نہیں ہیں بلکہ یہ مہا گمبارو کی شیطانی طاقتوں نے ہمارے اعصاب پر دہشت برپا کرنے کے لئے ہمارے ساتھیوں کا روپ اختیار کیا ہے''...... انسپکٹر جگدیش نے یہ بھیانک ترین منظر دیکھ کر خوف سے چلاتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا دونوں تیزی سے یہاں سے واپس پیچھے بھاگنے لگے اور اسے دیکھ کر صفدر اور صالحہ بھی یہ دل ہلا دینے والا بھیانک منظر دیکھ کر خوف کی شدت سے ایک دوسرے کو سہارا دیتے ہوئے کیپٹن شکیل اور انسپکٹر جگدیش کے پیچھے ہو لئے اور ٹائیگر بھی خوف وشدت میں مبتلا روزی راسکل کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھامے ان کے پیچھے بھاگا اور انور نے بھی رشیدہ کو سہارا دے کر اسے یہاں سے بھاگنے پر مجبور کیا کیونکہ یہ بھیانک ترین ہولناک منظر دیکھ کر رشیدہ کا وجود بڑی طرح کانپنے لگا تھا اور صالحہ، رشیدہ اور روزی راسکل اس بار خوف کی شدت سے بے ہوش تو نہیں ہوئی تھیں لیکن ان تینوں لڑکیوں کے وجود خوف سے بری طرح کانپ رہے تھے۔

''یہ آخر ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے یہ کیسی منحوس شیطانی اور بھیانک ترین

حویلی سے''......کافی آگے آ کر ٹائیگر نے لمبا سانس لے کر کہا۔خوف سے اس کا بھی بڑا حال تھا۔

''مسٹر ٹائیگر۔لگتا ہے یہ دہشت کے خوفناک مناظر ہمارے اعصاب کو فیل کر کے ہی رہیں گے لیکن اس سے پہلے اور کوئی بھیانک مناظر کا سامنا ہو ہمیں ایمونین کا استعمال کرنا چاہئے اور بم کے ذریعے کسی دیوار کو پھاڑ کر باہر نکلنا چاہئے کیونکہ آپ کے لیڈر عمران صاحب کے مرشد سید چراغ شاہ صاحب اور میرے اور کرنل صاحب کے مرشد سید نور عالم شاہ صاحب کی بات درست ہے کہ بے شک اپنی طرف سے ہم کوشش کر دیکھیں لیکن کالی دنیا میں آپ کی ساتھی مس جولیا اور ہماری ساتھی مس روزا کے لئے صرف دو افراد ہی کالی دنیا کا سفر کر سکتے ہیں اور وہ عمران اور کرنل صاحب پہلے ہی وہاں جا چکے ہیں اس لئے اب بس اس شیطانی آشرم کو بموں سے توڑ کر یہاں سے نکلنا چاہئے ورنہ شیطانی قوتیں ہم سب کی یکجا قوت دیکھ کر ہم سب کو علیحدہ بھی کر سکتی ہیں اور پھر اکیلے میں ہم میں سے کوئی بھی ان کے بھیانک شیطانی حملوں سے اور دل ہلا دینے والے بھیانک نظاروں کو دیکھ کر زندہ نہیں رہ سکے گا اس لئے ہمیں جلدی کرنی چاہئے''......انور نے تیز لہجے میں ٹائیگر کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ٹھیک ہے مسٹر انور اب واقعی زیادہ تعداد ہونے کے باوجود ہم سب

کے اعصاب کمزور پڑتے جا رہے ہیں اس لئے ہمیں اس منحوس حویلی کو تباہ کر کے یہاں سے فوراً نکلنا ہو گا اور مجھے امید ہے کہ سید چراغ شاہ صاحب اور سید نور عالم شاہ صاحب کی دعاؤں سے باس اور مس جولیا اور آپ کے باس کرنل صاحب اور مس روزا بچ جائیں گے اور ویسے بھی جوزف اور طارق صاحب بھی ہمارے اور آپ کے ساتھیوں کے ہمراہ تاریک براعظم کے کسی اور ملک کے خطرناک جنگلوں میں گئے ہوئے ہیں اور وہ پراسرار عامل اپنے ساتھیوں کے لئے کچھ نہ کچھ کریں گے“...... ٹائیگر نے بھی تیز لہجے میں جواب دیا۔

”ٹھیک ہے پھر میں اور مسٹر جگدیش بم نکال کر اس دیوار پر مارتے ہیں اور آپ لوگ دوبارہ اسی تہہ خانے میں چلے جائیں اور ہم بھی پاورفل بم سے دیوار پھاڑنے کی کوشش کرتے ہیں“۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو سب نے سر ہلا دیا اور صرف انسپکٹر جگدیش اور کیپٹن شکیل کے سبھی دوباہ تہہ خانے والے کمرے میں چلے گئے جہاں سے وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے اترے تھے اور پھر اس کمرے سے باہر نکل کر راہداری میں آئے تھے۔

کیپٹن شکیل اور انسپکٹر جگدیش نے ایک ساتھ منی پاور بم نکالے جو کہ بہت خطرناک تھے اور دیوار پر پوری قوت سے وار کر کے تہہ خانے والے کمرے میں آ کر نیچے لیٹ گئے جہاں باقی ساتھی نیچے لیٹے ہوئے تھے۔

اس کے ساتھ ہی ایک کان پھار دینے والا دھما کہ ہوا اور دیوار کے پر خچے اڑ گئے ۔ان کو یوں محسوس ہوا جیسے پورے تہہ خانے کا ملبہ ٹوٹ کر ان کے اوپر گرا ہو اور کان پھاڑ دینے والے دھماکے سے ان کے وجود لرز کر رہ گئے اور تھوری دیر کے لئے کان گویا بند ہو گئے ۔لیکن خوش قسمتی سے یہ اس تہہ خانے میں محفوظ تھے اور تھوڑی دیر بعد سبھی تیزی سے اس تہہ خانے سے باہر نکلے تو انہوں نے دیکھا کہ پندرہ انچ موٹی دیوار تھی اور بغیر بم کے وہ اسے کبھی نہیں توڑ سکتے تھے لیکن اب وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکے تھے ۔ان کو دیوار کے باہر جنگل کے گھنے درخت نظر آ رہے تھے اور ایم پی فیکٹر کی روشنی میں رات کے وقت گھنا جنگل بہت خوفناک لگ رہا تھا ۔ابھی یہ سب ان درختوں کو دیکھ رہے تھے کہ یک لخت ان کو وہی کٹی پھٹی لاشیں جو کہ مردہ تھیں اس وقت خوفناک قہقہے لگاتی ان کی طرف بڑھ رہی تھیں ۔ٹائیگر اور انور نے ان عفریتوں کو دیکھا تو سب نے اپنے سامان میں سے ٹارچر بم نکالے اور تیزی سے ان کی طرف برسائے جو کہ ابھی ان سب سے دور تھے ۔یک لخت کان پھاڑ دھماکے ہوئے اور ان عفریتوں کے ٹکڑے بکھر گئے ۔

’’میں ہائی پاور بم اس منحوس شیطانی حویلی کے تہہ خانے میں پھینک رہا ہوں جس کے ذریعے چند منٹوں بعد یہ پوری شیطانی اور بھیانک عمارت تباہ ہو جائے گی لیکن ہمیں تیزی سے جتنا ممکن ہو سکے آگے چلے جانا چاہیے

کیونکہ اس شیطانی حویلی سے اور بھی شیطانی عفریتیں ہم پر حملہ آور ہوسکتی ہیں۔''...... صفدر نے کہا تو سب تیزی سے اس خوفناک حویلی سے باہر نکل گئے۔

ابھی یہ تھوڑی دور ہی گئے ہوں گے کہ ان کے کان انتہائی ہولناک دھماکوں سے پھٹنے لگے اور ساتھ ہی اس عمارت کے گرد گھنے جنگل کے درختوں کو بھی آگ لگ گئی تھی اور پوری شیطانی عمارت ہائی پاور ریز بم کی وجہ سے زمین بوس ہوگئی تھی۔ درختوں میں لگی آگ کی وجہ سے تاریک جنگل روشن ہو چکا تھا۔ گو کہ یہ سب کالی دنیا کا سفر نہیں کر سکے تھے اور اپنے ساتھیوں کی مدد نہیں کر سکے تھے لیکن انہوں نے آخر کار اس خوفناک شیطانی معبد کو فنا کر دیا تھا اور تیزی سے اس شیطانی عمارت سے دور ہوتے چلے گئے تھے۔

''شاہ صاحب نے ہمیں واضح کہا تھا کہ ہم لوگ کالی دنیا نہیں جا سکتے لیکن ہم نے یہاں اتنا لمبا سفر کیا ہے اور ایک منحوس اور بھیانک شیطانی عبادت گاہ کو آخر کار فنا کر دیا ہے اس لئے شائید شاہ صاحب نے ہمیں کسی کام سے نہیں روکا تھا کیونکہ ہمارے ہاتھوں ایک شیطانی عمارت کو فنا ہونا تھا''......روزی راسکل نے دور جنگل میں بھڑکتی آگ کو دیکھ کر سکھ کا سانس لیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

غلیظ ترین اور شدید بدبودار کمرے میں مہا گمبارو بیٹھا ہوا تھا۔ یہ کمرہ بھی ایک قربان گاہ ہی تھی۔ مہا گمبارو کی کالی دنیا میں چمگادڑ کا شیطانی نشان ہر جگہ موجود تھا اور یہاں بھی چمگادڑ کا ایک بڑا بت ایستادہ تھا اور کمرے میں ہر طرف کٹے پھٹے انسانی اعضاء بکھرے پڑے تھے اور شدید بو ہر جگہ پھیلی ہوئی تھی مگر مہا گمبارو ہر چیز سے بے نیاز آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔ کمرے میں سرمائی رنگ کی دھیمی اور پراسرار روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ مہا گمبارو کی آنکھیں بند تھیں اور وہ منہ میں کچھ پڑھ رہا تھا۔

''آقا۔ اگر کالی دنیا کے ہولناک دروازے کھل جائیں تو اس سے وہ چاروں مارے جائیں گے وہ اتنے ہمت والے نہیں ہیں کہ کالی دنیا کی جہنمی

مخلوق کی دہشت کا مقابلہ نہیں کر سکیں‘‘ ...... جابلی نے اس بار ادب سے کہا۔

’’ہاں۔ وہ تو ہے کاش میں جلد بازی میں اپنا طاقت ور منتر کا استعمال نہ کرتا۔ اس لئے اب یہ میرا آخری وار ہوگا اور اگر روشنی کے سائے میں رہنے والوں نے یعنی ان دونوں بدبخت مردوں اور لڑکیوں نے کالی دنیا کی سیاہ پرتوں کی جہنمی مخلوق کا مقابلہ ہمت سے کر کے ان کو شکست دے دی تو میری اور تم سب کی موت پکی ہے اور اس کے ساتھ ہی میری کالی دنیا بھی تباہ و برباد ہو جائے گی‘‘ ...... مہا گمبارو نے کہا۔

’’آقا۔ ہم نے شہنشاہ ظلمات کے جنوبی افریقہ کے خفیہ معبد میں عمران اور فریدی کے ساتھیوں کو دہشت سے مارنے کے لئے بہت چالیں چلی تھیں لیکن وہ نامراد کس مٹی کے بنے ہوئے تھے کہ ان آٹھوں میں سے کوئی بھی نہیں مر سکا اور الٹا انہوں نے سیاہ معبد کو بھی بم بلاسٹ کر کے فنا کر دیا۔ ان کو دہشت کی موت مارنے کے لئے ہم چاروں نے ان کے لیڈروں اور کالی دنیا کی قیدی جولیا اور روزا کا بہروپ بھی دھارا تھا‘‘ ...... کابلی نے مایوسی سے کہا۔

’’کابلی۔ بے شک میرے دشمنوں کے وہ سب ساتھی بھی بہت پاورفل ہیں اس لئے تو بلیک لارڈز کے اس خفیہ مقام پر پہنچ گئے تھے اور اس کو فنا کیا ہے لیکن کوئی بات نہیں کیونکہ بلیک لارڈز کے اور بھی بے شمار قربان گاہیں ہیں

جہاں ان کی پوجا اور مہان قربانی ہوتی ہے لیکن میرا اہم ٹارگٹ میری کالی دنیا میں موجود جولیا، روزا اور ان کے منحوس ساتھی ہیں جو کالی دنیا میں اپنی ساتھی لڑکیوں کے لئے آئے ہیں اور ان کی شکست ان کے دوسرے ساتھیوں سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے''...... مہا گمبارو نے کہا۔

''آقا۔ اگر آپ اجازت دیں تو ہم روزا اور جولیا ان دونوں اور ان کے یہاں آئے ہوئے ساتھیوں عمران اور فریدی کو کابلی اور جابلی کے ساتھ مل کر گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ آخر کو وہ چاروں انسان ہیں۔ ہم آپ کی خاص طاقتیں ہیں اور ہمارے پاس بھی بہت طاقتیں ہیں اور ہم اپنی شکتیوں سے ان کا ہم ممکن طریقے سے ان کو شکست فاش دینے کی کوشش کرتے ہیں''...... جابلی نے کہا۔

''نہیں وہ نامراد چاروں معلوم نہیں کس قسم کے لوگ ہیں کہ ان کو کسی چیز سے خوف بھی محسوس نہیں ہوتا حالانکہ میں نے روزا کو اپنے منتر میں پھنسانے کی کوشش کی مگر وہ روشنی کے کلام سے میرے منتر کے سحر سے نکل گئی۔ گو کہ اس نے میری کالی دنیا میں بہت سے خوف کے مناظر دیکھے تھے اور اس کو مجھ سے ڈرنا چاہئے تھا لیکن وہ میرے مقابلے پر آ گئی تھی اور اس کے بعد جولیا نے بھی مجھ سے فائٹ کی تھی اور واقعی یہ سب روشنی کے نمائندے بہت مضبوط اعصاب کے مالک ہیں''...... مہا گمارو نے منہ بنا کر کہا۔

''مگر آقا پھر بھی وہ چاروں انسان ہی ہیں اور کالی دنیا کے دروازے کھلنے کے بعد وہ کسی صورت اس کی دہشت سے نہیں بچ سکیں گے اور خوف کے عالم میں مارے جائیں گے لیکن اس سے پہلے آپ اپنے غلاموں کو بھی موقع دیں کہ ہم ان کو سبق سکھا سکیں'' ......کابلی نے خوشامد سے کہا۔

''نہیں کابلی۔ میں جانتا ہوں کہ تم چاروں میری بہت اہم طاقتیں ہو لیکن اوگرا پاور کے بعد اب میں تم چاروں کو نہیں کھونا چاہتا اس لئے بس اب کالی دنیا کے دروازوں کو کھولنا ہی بہتر ہوگا'' ......مہا گمبارو نے کہا۔

''آقا پھر بھی ہم اپنی طرف سے ان کو نیچا دکھانا چاہتے ہیں کیونکہ ہم آپ کی خاص طاقتیں ہیں اور ہم اپنی سیاہ شکتیوں سے ان کی دنیا سے مزید انسان اغوا کر کے لے آتے ہیں اور ان کے سامنے ان کی بلیک لارڈز کے نام بھینٹ دیتے ہیں اس سے ایک تو یہ فائدہ ہوگا کہ وہ چاروں خوفزدہ ہو کر مہا شیطان کی اطاعت قبول کر لیں گے دوسرا انسانوں کی مہان قربانی کے بعد مہا شیطان آپ کو اوگرا پاور یا دیگر مہان طاقتوں میں سے کوئی عطا کر دیں گے'' ......سناکی نے مہا گمبارو کو مشورہ دیا۔

''نہیں۔ میں تم چاروں کو کہہ چکا ہوں کہ اوگرا پاور جیسی مہان شکتی کے استعمال کے بعد سیاہ شکتیوں کے اصول کے مطابق میں ان پر اب سوائے دھوکے کے اور کوئی وار نہیں کر سکتا اور اس میں تم سب بری طرح ناکام ہو جاؤ

گے......‘‘مہا گمبارو نے مایوسی سے کہا۔

’’آقا۔ ویسے آپ نے غلطی کی ہے۔ آپ ہمیں اوگراپاور کی مہان شکتی دے کر روشنی کی مہان ترین شکتیوں والے بوڑھوں کو مروانے کی بجائے روشنی کے ان چار نائبوں کو مروانے کا کہتے تو اب تک ہم ان کا خاتمہ کر چکے ہوتے۔ اب صرف ان کو ڈرانے یا دھوکہ دینے کے اور کوئی سیاہ شکتی کا وار نہیں کر سکتے‘‘......جابلی نے ڈرتے ہوئے مہا گمبارو سے کہا۔

’’ہاں۔ محترم طاغوت نے بھی مجھے یہی کہا ہے کہ روشنی کی ان مہان شکتیوں کو مارنے کی بجائے مجھے ان کے خاص نائبوں کا خاتمہ کرنا چاہئے تھا کیونکہ وہ بوڑھے مکمل پاکیزگی کے حصار میں رہتے ہیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی مہا شیطان کے وار سے بچنے اور پاکیزگی کے حصار میں رہنے کا سبق دیتے ہیں‘‘......مہا گمبارو نے کہا۔

’’ہاں آقا۔ آپ اس معاملے میں کاچلی طاقت کا سہارا لیں کیونکہ اس مشکل وقت میں کاچلی آپ کو درست مشورہ دے سکتا ہے‘‘......انا کی نے کچھ سوچ کر چونکتے ہوئے مہا گمبارو کو مشورہ دیا۔

’’ہاں۔ تم نے مجھے صحیح مشورہ دیا ہے۔ میں غلطی سے اوگراپاور جیسی مہان شکتی کو اپنی بے وقوفی سے ضائع کر چکا ہوں جس کی وجہ سے سوائے میری دیگر تمام سیاہ قوتیں زائل ہو چکی ہیں۔ جب تک وہ روشنی کے نائب میری

کالی دنیا میں خوف سے یا اپنی غلطی سے مارے نہیں جاتے ۔ ہاں البتہ اس لمحے کا چلی ہی مجھے کوئی اہم مشورہ دے سکتا ہے‘‘......مہا گمبارو نے انا کی کی طرف تحسین آمیز نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ پھر مہا گمبارو سمیت انا کی، سنا کی، کابلی اور جابلی بھی آنکھیں بند کر کے کچھ پڑھنے لگے۔ جیسے جیسے وہ پڑھ رہے تھے ان کے چہرہ سرخ ہوتے جا رہے تھے جیسے وہ سخت تکلیف میں ہوں۔ یہاں تک کہ ان سب کی آنکھوں سے خون جاری ہو گیا۔ پھر مہا گمبارو سمیت وہ زمین پر الٹے ہو گئے اور اپنا سر نیچے اور ٹانگیں اوپر کر لیں اور متواتر اپنا عمل پڑھتے رہے۔ اچانک کمرے میں سرمائی رنگ کی دھیمی پراسرار روشنی ختم ہو گئی اور اس قربان گاہ میں کسی درندے کی دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی مگر کمرے میں بدستور گھٹا ٹوپ اندھیرا ہی تھا۔ آواز میں بہت گرج اور ہیبت تھی اور اندھیرے میں غرانے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

’’کیا حکم ہے محترم مہا گمبارو۔ تم نے مجھے کیوں یاد کیا ہے‘‘......سخت اندھیرے میں ان کو شیطان پرستوں کو ایک دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔

’’اے شیطانی طاقتوں کے محافظ کا چلی۔ میں نے تمہیں اس لئے یاد کیا ہے کہ میں ایک مشکل میں پھنس چکا ہوں۔ میں نے جلد بازی میں اپنی اوگرا جیسی مہان شکتی ضائع کر دی ہے۔ میں غلطی سے اس طاقت کا استعمال خود کرنے کی بجائے اپنے ان ساتھیوں سے کروایا ہے جس کا استعمال میں نے

ان روشنی کے چار نائبوں جو میری کالی دنیا میں موجود ہیں ان کر مروانے کی بجائے روشنی کے مہان اور زبردست شکتیوں والوں پر کروایا ہے جو مکمل روشنی اور پاکیزگی کے طاقت ور دائرے میں رہتے ہیں مگر میرے ساتھی ان کو مارنے کی بجائے وہاں سے بری طرح شکست کھا چکے ہیں اگر مہا شیطان کے نائب اول محترم طاغوت ان کی مدد نہ کرتے تو اوگرا پاور جیسی مہان شکتی کے استعمال کے بعد شکست کی صورت میں میرے ساتھیوں سمیت میں بھی سیاہ قوتوں کے اصول کے بعد مارا جاتا اور میری کالی دنیا بھی فنا ہو جاتی جو میری بزرگوں نے پرکھوں سے بنانا شروع کی تھی اور میں نے مشکل سے اسے مکمل کیا ہے اب کالی دنیا شیطانی دنیا پر میرا راج چلتا ہے چونکہ بلیک لارڈز کے نام انسانوں کی بھینٹ ہمارے پرکھوں سے چلی آ رہی ہے اس لئے شہنشاہ ظلمات نے میری مدد کے لئے اپنے نائب اول محترم طاغوت کو بھیجا تھا ورنہ میری کوتاہی سے اس کالی دنیا سمیت میں خود فنا ہو جاتا مگر ہمارے پرکھوں کی قربانی کی وجہ سے میں اور کالی دنیا محفوظ رہے ہیں۔ میں مہا شیطان کے دشمنوں روشنی کے نمائندوں عمران، فریدی اور ان کی خاص ترین ساتھی لڑکیوں کو اغوا کروا کے اپنی کالی دنیا لے آیا تھا اور اپنی ساتھیوں لڑکیوں کی خاطر سیاہ شکتیوں کے قاتل روشنی کے دونوں نائب اپنے پراسرار عملیات کے ماہر ساتھیوں کی مدد سے کالی دنیا میں اپنی ساتھی لڑکیوں کی مدد

کے لئے پہنچ چکے ہیں۔اب چاروں میری کالی دنیا میں موجود ہیں مگر افسوس کہ میں اپنی غلطی سے اوگرا جیسی مہان شکتی گنوا کر اپنی دیگر مہان سیاہ شکتیوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا ہوں اور ان پر کوئی سیاہ وار نہیں کر سکتا۔ کاش میں اوگرا پاور کا استعمال روشنی کے نمائندوں کے مہان نمائندوں کی بجائے روشنی کے ان چاروں نمائندوں کے خلاف استعمال کرتا تو مہا شیطان اس سے خوش ہو کر مجھے محترم طاغوت کے بعد نائب دوم بنا لیتے۔ میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تم اس معاملے میں میری رہنمائی کرو کیونکہ تم تو سیاہ شکتیوں کے محافظ ہو"......اندھیرے میں مہا گمبارو نے بھی گرجتے ہوئے مگر التجائیہ لہجے میں لمبی تقریر کر ڈالی۔

"ہوں۔کالی دنیا کے شہنشاہ تم واقعی ان چاروں روشنی کے نائبوں کا خاتمہ کر کے مہا شیطان کے نام ان کی بھینٹ چڑھاتے تو واقعی ان روشنی کے نائبوں کی بھینٹ کے بعد تم مہان شکتیوں کے مالک اور مہا شیطان کے نائب دوم بن جاتے کیونکہ ان چار روشنی کے نمائندوں کے ہاتھوں بے شمار سیاہ شکتیوں کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ خاص کر عمران اور اس کی ساتھی بہت خطرناک ہیں اور ان کے ہاتھوں بے شمار مہان شکتیاں فنا ہوئی ہیں۔ ان چاروں کا خاتمہ تمہاری مہان طاقتوں کا سبب بن جاتا اور مہا شیطان کی خاص سیاہ قوتیں تمہارے پاس ہوتیں۔تم اپنی جلد بازی میں واقعی بہت بڑی غلطی

کر چکے ہو مگر اب بھی تم اپنی سیاہ شکتیاں اور اوگرا پاور سے بھی بڑی مہان شکتیاں تمہیں مل جائیں گی بس تم کالی دنیا میں سیاہ پرتوں کے ہولناک دروازے کھول دو وہ چاروں روشنی کے نائب خوف و دہشت سے مارے جائیں گے تو تمہاری ہر لحاظ سے جیت ہو گی''......اندھیرے میں کاچلی نامی شیطانی محافظ کی ہولناک اور گرجتی آواز سنائی دی اور پھر اندھیرا چھٹ گیا لیکن پراسرار شیطانی طاقت کاچلی جو کہ مکمل طور پر اندھیرے کی طاقت تھی وہ یہاں سے چلا گیا تھا۔ اس کے جانے کے بعد مہا گمبارو نے ایک طویل سانس لیا اور کالی دنیا کے دروازے کھولنے کا فیصلہ کر لیا جس سے دہشت اور بربیت کی مخلوق سے ان چاروں کا سامنا ہونا تھا اور اب مہا گمبارو کے پاس اور کوئی چارہ نہیں بچا تھا لیکن مہا گمبارو کو یقین تھا کہ اس بار اس کے ٹارگٹ مارے جائیں گے۔

جیسے ہی جولیا بے ہوش ہو کر عمران کے پاس گری عمران نے جولیا کو پکڑ لیا تھا اور نیچے گرنے سے بچا لیا تھا اور کرنل فریدی نے بھی روزا کے ساتھ یہی کیا تھا۔ عمران اور کرنل فریدی کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ جوزف اور طارق نے کہا تھا کہ کالی دنیا بہت خطرناک دنیا ہے اور وہاں جولیا

اور روزا کو وہاں سے لے آنے کے لئے ان کو بہت مشکل ہو گی اور خوف اور دہشت ان پر حاوی ہو گی لیکن بے شک یہ ہیبت کی ہولناک دنیا تھی لیکن اب ان کو ان کی ساتھی لڑکیاں مل چکی تھیں۔

''ایسے ہی کالیا مجھے ڈرا رہا تھا کہ میں جولیا کو کالی دنیا سے چھڑوا کر نہیں لاسکتا''......عمران نے ہنکارہ بھر کر کہا۔

''ہاں عمران یہ تو واقعی اچھا ہوا ہے کہ ہمیں ہماری ساتھی مل چکی ہیں لیکن یہ واقعی بہت ہولناک دنیا ہے اس لئے ہمیں یہاں سے اب جلد واپس جانا ہوگا ورنہ یہ نہ ہو کہ کسی اور مشکل میں پھنس جائیں''......کرنل فریدی نے ایک طویل سانس لے کر کہا کیونکہ ابھی تھوری دیر پہلے واقعی انہوں نے بہت بھیانک مناظر دیکھے تھے۔ عمران اور کرنل فریدی جولیا اور روزا کو ہوش دلانے لگے تو چند لمحوں بعد دونوں ہوش میں آ گئیں۔

''ارے عمران تم! تم یہاں کیسے پہنچے''...... جولیا نے چونک کر اور خوشی سے عمران کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ارے پولیا ڈارلنگ تم کیا سمجھتی ہو کہ یہاں عجائبات کی پراسرار اور بھیانک و ہولناک دنیا میں اکیلے ہی سیر کرو گی ارے یہ تو فول ہے اس لئے میں نے سوچا میں بھی ذرا تمہارے ساتھ یہاں چہل قدمی کرلوں اس لئے چلا آیا''......عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا تو جولیا ہنس پری۔

''عمران تم واقعی شیطان ہو۔تمہارا شکریہ کہ تم میری خاطر یہاں کالی دنیا کا رخ کیا ہے حالانکہ یہ بہت خوفناک دہشت کی دنیا ہے''...... جولیا نے بھرپور انداز میں کہا کیونکہ عمران کے یہاں آنے سے اس کی ہمت بڑھ گئی تھی کیونکہ وہ پہلے بھی عمران کے ساتھ کئی ماورائی مہمات میں حصہ لے چکی تھی اور عمران کی موجودگی میں شیطان پرستوں کو شکست دے چکی تھی اور اسے اب یقین ہو چلا تھا کہ اب وہ اس ہولناک شیطانی دنیا سے نکل سکتے ہیں اور عمران اور جولیا باتیں کرتے ہوئے روزا اور کرنل فریدی سے تھورا الگ ہو گئے۔

عمران اور جولیا کے آگے بڑھنے کے بعد کرنل فریدی، روزا کو دیکھنے لگا اور روزا کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی کیونکہ کرنل فریدی اس کے لئے طارق یا کسی اور ممبر کو روزا کے لئے بھیجنے کے بجائے خود یہاں آیا تھا لیکن روزا خاموش ہی تھی کیونکہ وہ بھی اسی کی طرح سنجیدہ تھی۔

''روزا تم ایک اچھی لڑکی ہو اور میری خاص ممبر ہو اس لئے میں خود تمہارے لئے یہاں آیا ہوں کیونکہ مجھے تمہاری بردباری اچھی لگتی ہے''...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا تو روزا کے چہرے پر مسکراہٹ مزید گہری ہوگئی۔

''عمران اب ہمیں یہاں سے نکلنے کی کوشش کرنی چاہئے''۔ جولیا نے عمران کو مشورہ دیا۔

''کہاں چلیں جولیا ڈیئر۔ اگر کہو تو چاندنی کی سیر کرنے چلیں''۔ عمران نے ایک بار پھر پٹڑی سے اتر گیا کیونکہ وہ زیادہ دیر سنجیدہ نہیں رہ سکتا تھا۔

''پھر وہی بکواس۔ عمران کبھی تو سنجیدہ ہو جایا کرو''...... جولیا نے بھی جذبات سے نکل کر عمران کی طرف غصے سے دیکھ کر کہا۔

''یا مرشد۔ اب یہاں سے نکلنے کی کوشش کریں ورنہ جولیا اپنی سینڈل سے آپ کا سر گنجا کر دے گی۔ مم۔ میرا مطلب ہے میرا سر گنجا کر دے گی۔ جو عرصہ دراز سے میں برداشت کرتا آیا ہوں''۔ عمران نے حماقت سے کرنل فریدی کی طرف دیکھ کر ہانک لگائی تو روزا اور کرنل فریدی کے ساتھ جولیا بھی اس کی بات پر ہنسنے لگی۔

''احمق۔ تم کبھی نہیں سدھرو گے۔ ہر جگہ حماقتیں کرتے رہتے ہو''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں عمران۔ واقعی ہم نے اپنی ساتھی لڑکیوں کو پالیا ہے اور اب یہاں سے جلد نکلنا چاہئے''...... کرنل فریدی نے عمران اور جولیا کی طرف دیکھ کر سنجیدگی سے کہا۔

''میرے خیال میں اب ہمیں یہاں سے نکلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ شیطان پرست پھر کوئی سخت حملہ کر دیں''۔ عمران نے بھی اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پاکستان ڈائجسٹ ڈاٹ کام

''جولیا اور میں اس ہولناک سرزمین پر گھوم چکی ہیں اور میرے خیال میں ان پہاڑوں میں ہمیں اس کالی دنیا سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ملے گا۔ ہمیں تاریک کمرے میں گھسنا ہوگا کیونکہ ہمیں تجربہ ہو گیا ہے کہ اس پراسرار دنیا کے عجیب گورکھ دھندے ہیں اور تاریک کمروں یا قربان گاہوں سے ہی باہر نکلنے کا کوئی نہ کوئی راستہ نکلتا ہے''...... روزا نے عمران اور کرنل فریدی کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ہاں۔ روزا درست کہہ رہی ہے یہ سحر کی دنیا واقعی بہت عجیب ہے جہاں اندھیرے کمروں سے باہر نکلنے کے راستے ہمیں ملے ہیں'''...... اس بار جولیا نے روزا کے بات کی تصدیق کی۔

''پولیا ڈیئر میں تمہارے ساتھ ہوں۔ میرے ہوتے ہوئے تم فکر نہ کرو میں تمہیں اپنے کندھے پر بٹھا کر اور کرنل صاحب مس ایکریمیا کو اپنے کندھے پر بٹھا کر یہاں سے نکل جائیں گے''۔ عمران نے روزا اور جولیا کی بات سن کر شیخی بگاڑتے ہوئے احمقانہ انداز میں کہا۔

''نہیں عمران تم نہیں جانتے یہ واقعی بہت ہولناک شیطانی دنیا ہے اور تم اب سنجیدگی اختیار کر لو ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا''۔ جولیا نے عمران کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

''جو حکم بیگم صاحبہ''...... عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا تو جولیا اس بار غصے

سے اس کی جانب دیکھنے لگی۔

''مم۔ میرا مطلب ہے جولیا صاحبہ''...... عمران نے جولیا کو غصے سے اپنی طرف دیکھ کر گڑبڑا کر کہا تو کرنل فریدی اور روزا مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھنے لگے۔ اب چاروں آگے بڑھنے لگے۔ چند لمحوں بعد ان کو وہی دروازہ نظر آیا جہاں سے جولیا اور روزا خوف سے بھاگتی ہوئی کالے بھجنگ انسانی سرکٹوں سے بچ نکلی تھیں اور جہاں عمران اور کرنل فریدی نے انا کی اور سنا کی کے ہاتھوں شیطان کو خوش کرنے کے لئے شیطانی چمگادڑ کے قدموں میں انسانی قربانی کا بھیانک عمل دیکھا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ اب جو ہوگا دیکھا جائے گا''...... کرنل فریدی نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا اور روزا کا ہاتھ تھام کر ایک بار پھر اسی تاریک کمرے میں کود گیا جہاں چند لمحوں پہلے وہ عمران کے ساتھ اندر گیا تھا مگر اس بار کرنل فریدی نیچے نہ گرا۔ ان کے جانے کے فوراً بعد عمران نے جولیا کا ہاتھ تھاما اور دونوں اس تاریک کمرے میں داخل ہو گئے۔ گو چاروں اپنی طرف سے کالی دنیا سے باہر نکلنے کا راستہ ڈھونڈنے کے لئے اندر داخل ہوئے تھے مگر ان کو یہاں بھیانک ترین مناظر کا سامنا کرنا تھا۔ عمران بھی اس بار نیچے نہ گرا کیونکہ کالی دنیا ہر پل نئے اسرار لئے ہوئے تھی۔ ان چاروں کے اندر داخل ہوتے ہی ایک زناٹے سے کمرے کا ٹوٹا ہوا دروازہ بند ہو چکا تھا جس کا جولیا

اور روزا کو غالباً پہلے سے ہی علم تھا مگر اب وہ تنہا ہونے کی بجائے چار تھے اس لئے ان کو ایک دوسرے کا سہارا تھا۔

''اب کہاں جائیں جولیا ڈیئر۔ مجھے اندھیرے سے بہت ڈر لگتا ہے۔ بب۔ بتی جلاؤ ورنہ میں رو پڑوں گا''...... اندھیرے میں عمران کی حماقت بھری آواز ابھری مگر کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ کرنل فریدی اور روزا اندھیرے میں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے تھے اور عمران بھی جولیا کا ہاتھ تھامے گورکھا اندھیرے میں دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر ہر سو تاریکی تھی۔ پھر چند لمحوں بعد پھر وہی پراسرار دھیمے رنگ کی سرمائی روشنی پھیل گئی۔ اب ان کو قربان گاہ کا منظر نظر آیا تھا تو عمران اور کرنل فریدی چونک پڑے کیونکہ یہ وہی قربان گاہ تھی جہاں ان کی نظروں کے سامنے انسانوں کی قربانی دی گئی تھی۔ پانچوں لڑکیوں کی سر کٹی لاشیں چمگادڑ کے بت کے قدموں میں پڑی تھیں اور ان کا خون فرش پر پھیلا ہوا تھا۔

''اف یہ کیا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ انسانی بھینٹ کے بھیانک مناظر ہماری نظروں کا دھوکہ نہیں تھے بلکہ ان شیطان بوڑھیوں نے واقعی ہمارے سامنے ان بدقسمت لڑکیوں کو شیطان کے نام ذبح کیا تھا''...... عمران نے ایک لڑکی کی لاش کو چھو کر دور ایک طرف ہوتے ہوئے خوفزدہ لہجے میں کہا۔ اچانک یکلخت ایک زناٹے کی آواز سنائی دی۔ آواز اتنی ہولناک تھی کہ ان

کے دل دہل گئے پھر ایک بھیانک ترین منظر انہوں نے دیکھا جس سے مضبوط اعصاب ہونے کے باوجود چاروں کے منہ سے چیخیں نکل گئیں۔ اچانک کمرے میں وہی کالے بھجنگ سر کٹے نمودار ہوئے اور ان کے دیکھا دیکھی ان بدقسمت لڑکیوں کی لاشوں کو چمٹ گئے اور ان کے جسموں سے چمٹ کر ان کر چیر کر کھانے لگے۔ یہ منظر بہت ہولناک تھا۔ بھیانک کمرے میں چپر چپر کی آوازیں آنے لگیں کیونکہ کالے بھجنگ سر کٹے بھنبھور کر ان لاشوں کو کھا رہے تھے۔

''چلو بھاگو یہاں سے ورنہ یہ جہنمی مخلوق ہمارے پیچھے لگ جائے گی''...... روزا نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور دونوں تیزی سے آگے بڑھنے لگے جہاں ان کو ایک جگہ سیڑھیاں نیچے جاتی نظر آئیں۔ عمران اور جولیا بھی ان کے پیچھے سیڑھیوں میں آ گئے اور چاروں تیزی سے سیڑھیاں نیچے اترنے لگے۔ خوف سے ان کے وجود پسینے سے تر ہو چکے تھے مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ بے دھڑک جس جگہ جا رہے ہیں وہاں بھی ان کو سکون نہیں ملنا۔ سیڑھیاں اترنے کے بعد ان کو ایک بڑا سا گول کمرہ نظر آیا جس کے اندر بھی سات دروازے تھے جو نہ جانے کہاں نکلنے تھے۔ ان کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کس دروازے سے باہر نکلیں۔ اچانک ان چاروں کی نظر جوزف اور طارق پر پڑی تو

چاروں ٹھٹک کر رک گئے۔ حیرت اور خوشی سے ان دونوں کو دیکھنے لگے۔

''طارق صاحب۔ آپ یہاں کیسے آ گئے''...... کرنل فریدی نے حیرت سے طارق سے پوچھا۔

''جوزف۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ یہاں جولیا کے لئے صرف ایک ہی فرد آ سکتا ہے اور روزا کے لئے بھی صرف ایک ہی فرد کالی دنیا میں آ سکتا ہے۔ پھر تم اور طارق صاحب یہاں کیسے آ گئے ہو''...... عمران نے حیرت سے جوزف سے سوال کیا مگر طارق صاحب اور جورف خاموش رہے اور ان کی طرف دیکھ کر ایک دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ چاروں حیران ہو گئے کہ یہ آج کالی دنیا میں آ کر جوزف اور طارق صاحب کو کیا ہو گیا ہے۔ وہ پہلے بھی بھیانک منظر دیکھ کر خوفزدہ تھے۔ اب جوزف اور طارق ان کے لئے معمہ بنے ہوئے تھے۔ جوزف اور طارق دونوں کی آنکھیں سرخ انگارہ تھیں اور وہ ان چاروں کو ایک دروازے کا پھر اشارہ کرنے لگے جیسے اس دروازے کو کھول کر وہاں جانے کا کہہ رہے ہوں۔

''ابے کالے۔ یہ تیری آنکھیں اتنی سرخ کیوں ہو رہی ہیں۔ کیا تو آدم خور بن گیا ہے''...... عمران نے حیرت سے جوزف سے پوچھا مگر جوزف نے کوئی جواب نہ دیا اور دروازے کی طرف اشارہ کیا تو چاروں نے ایک ساتھ بے ساختہ دروازے کی طرف دیکھا مگر ان کو وہاں کچھ نظر نہ آیا تو

چاروں نے حیرت اور غصے سے جوزف اور طارق کو دیکھا جوان سے پہلیاں بجھوا رہے تھے مگر اب جب انہوں نے جوزف اور طارق کی طرف دیکھا تو خوف و دہشت سے ان کے وجود کانپ کر رہ گئے کیونکہ ایک اور بھیانک منظر ان کا منتظر تھا۔ اس وقت جوزف اور طارق دونوں کے ہاتھ میں نومولود بچے تھے اور دونوں ان کو بھنبھوڑ کر کھا رہے تھے۔ دونوں کے منہ خون سے لتھڑے ہوئے تھے۔

''ہی ہی ہی۔ ہے ہے ہے ہے'' ...... دونوں کے منہ سے بھیانک اور بے ہنگم قہقہے نکل رہے تھے۔ یہ بھیانک منظر دیکھ کر ان کے اعصاب کشیدہ ہو گئے اور ان کے دماغ مفلوج ہو گئے کیونکہ جوں جوں وہ کالی دنیا میں آگے بڑھ رہے تھے۔ بھیانک ترین مناظر ان کا زیادہ پیچھا کر رہے تھے۔ چاروں نے تیزی سے ایک دروازے کو ٹکر ماری اور تیزی سے بغیر سوچے سمجھے اس میں گھس گئے کیونکہ وہ سمجھ چکے تھے کہ یہ جوزف اور طارق نہیں بلکہ شیطانی طاقتیں تھیں جو ان کے ساتھ چوہے بلی کا کھیل، کھیل رہی تھیں۔ اب ان دونوں کو ایک راہداری نظر آئی جو طویل تھی۔ چاروں راہداری میں بے ساختہ بھاگتے چلے گئے کیونکہ ان کے اعصاب خوف کی دہشت سے کشیدہ ہو چکے تھے اور ذہن مفلوج ہو چکے تھے۔

''میرے خیال میں اس راہداری میں بھاگنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے ہمیں

اس راہداری میں پھر کسی کمرے میں گھسنا ہوگا۔شاید وہاں سے کوئی راستہ مل جائے“...... جولیا نے خوف سے کپکپاتے ہوئے کہا تو عمران نے خاموشی سے سر ہلا دیا کیونکہ ان بھیانک مناظر نے ان کا دماغ مفلوج کر دیا تھا۔ اب چاروں نے اس طویل راہداری میں ایک دروازے کو لات رسید کی تو ایک ساتھ چار ٹھوکروں سے مضبوط ہونے کے باوجود دروازہ ایک چھناکے سے ٹوٹ گیا۔ اب پھر چاروں اندر داخل ہو گئے اور جیسے ہی چاروں اندر داخل ہوئے دروازہ خود ہی مضبوطی سے بند ہو گیا۔ کالی دنیا کا ہولناک سحر نئے رنگ دکھا رہا تھا۔ اب انہوں نے دیکھا کہ اس کمرے میں تین مشعلیں جل رہی ہیں اور اس کے باوجود کمرے میں روشنی بہت دھیمی ہے۔

”یہ کمرہ کیسا ہے۔ جہاں تین مشعلیں جل رہی ہیں اور اس کے باوجود کمرے میں نہ ہونے کے برابر روشنی ہے“...... روزا نے حیرت وخوف سے کہا حالانکہ اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ اچانک جولیا کے سر پر کوئی چیز ٹپکی تو اس نے بے اختیار اپنا سر اوپر کر کے دیکھا تو اس کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ باقی سب نے بھی چونک کر چھت کی طرف دیکھا تو خوف سے سب لرز اٹھے کیونکہ کالی دنیا میں ان کے لئے کہیں بھی جائے پناہ نہیں تھی۔ ان کو چھت پر بے شمار انسانی لاشیں الٹی لٹکی ہوئی نظر آئیں اور سب کی گردنیں کٹی ہوئی تھیں۔ ان کے چہروں پر بے پناہ اذیت تھی اور ان کی کٹی ہوئی گردنوں سے

خون رس رہا تھا۔ ان لاشوں میں نوجوان مردوں اور لڑکیوں کی لاشیں تھیں جو اوپر جھول رہی تھیں اور پھر ان کے دیکھنے سے چھت پر لٹکی ہوئی لاشوں کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔ اب بے اختیار کرنل فریدی کی نظر مشعلوں پر پڑی تو وہ کانپ گیا کیونکہ تینوں مشعلیں اب انسانی کھوپڑیوں میں بدل چکی تھیں جہاں سے تازہ خون رس رہا تھا۔

''اف۔ یہ کیسی وحشت ناک دنیا ہے جہاں ہر طرف خوف اور بربریت کا بھیانک راج ہے''...... کرنل فریدی نے خوف سے لرزتے ہوئے کہا۔ یہ ان کی ہمت تھی کہ اب تک یہ خوف سے بے ہوش نہیں ہوئے تھے ورنہ یہ بھیانک ترین مناظر دیکھ کر کوئی بھی بے ہوش ہوسکتا تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ چھت پر لٹکی ہوئی لاشوں کے چہروں پر اب اذیت کی بجائے قہقہے نکل رہے ہیں اور ان کے چہرے بھی کالے سیاہ ہو کر بھیانک شکلوں میں بدل چکے تھے۔

''نکلو یہاں سے ورنہ سب بے موت مارے جائیں گے''۔ عمران نے ایک طرف بھاگتے ہوئے اس وحشت انگیز کمرے میں موجود ایک دروازے کی طرف دیکھ کر کہا اور چاروں بھاگتے ہوئے دروازے کے قریب پہنچے اور ایک زوردار دھکا دروازے کو دیا تو دروازہ چڑ چڑاہٹ کے ساتھ کھل گیا۔ چاروں پھر بے دھڑک اس میں گھس گئے کیونکہ اس کالی دنیا ہیبت

ناک سرزمین پر ان کو کہیں بھی سکون نہیں مل رہا تھا۔ ہر طرف وحشت کا بھیانک راج تھا۔ جیسے ہی چاروں اس دروازے کے اندر داخل ہوئے انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک کھلی حویلی میں پہنچ چکے ہیں جہاں بہت اونچی اونچی دیواریں ہیں۔

''میرے خیال میں ان دیواروں سے باہر نکل کر ہم اس ہولناک اور بھیانک نگری سے نکل سکتے ہیں''...... جولیا بدستور خوف سے کانپتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جوں جوں آگے بڑھ رہے تھے مزید وحشت اور بربریت کا شکار ہو رہے تھے۔

''مگر یہ دیواریں تو بہت بلند ہیں اور ہمارے پاس کوئی چیز بھی نہیں جس کے ذریعے ہم ان دیواروں پر چڑھ سکیں''...... روزانے کہا۔ اس کی آواز میں بھی لرزہ طاری تھا مگر وہ ابھی اس دیوار کو پار کرنے کا پروگرام بنا رہے تھے کہ اچانک ان کو دیواروں کے اوپر انسانی ڈھانچے نظر آئے جن کے منہ سے سانپ اور بچھو نکل رہے تھے اور گردنوں سے خون نکل رہا تھا اور آنکھوں میں آگ کے شرارے تھے۔ ان کو دیکھ کر خوفناک دھانچوں نے رونا شروع کر دیا جیسے ہی وہ روئے ان ڈھانچوں کے چہروں پر گوشت بھر گیا اور اس کی شکلیں نظر آنے لگ گئیں۔ یہ بے حد حسین لڑکیوں اور خوبرو نوجوان مردوں کی شکلیں تھیں جو اذیت سے رو رہے تھے اور پھر ان کے چہرے یکلخت

کھوپڑیوں میں بدل گئے۔اب پھر ان کے منہ سے سانپ اور بچھو نکل رہے تھے اور گردنوں سے خون اور آنکھوں سے آگ کے شرارے نکل رہے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو شیطان پرست تھے اور اپنی خوشی سے شیطان کے نام پر قربان ہوتے تھے اور اپنی روحوں کو شیطان کے نام پر دے دیا کرتے تھے اور اب مرنے کے بعد بے پناہ اذیت میں تھے اور جہنمی مخلوق بن چکے تھے۔ اچانک ان کے دیکھا دیکھی ان ڈھانچوں نے جو دیواروں پر رقص کر رہے تھے۔اچانک ان کی آنکھوں سے آگ کے شرارے نکلے اور ان چاروں کی طرف بڑھے۔ جولیا اور روزا یہ منظر دیکھ کر اچانک چیخنے لگیں۔ان چاروں نے مقدس کلمات کا ورد کرنا چاہا مگر یہ دیکھ کر بھک سے ان کے دماغ اڑ گئے کیونکہ ان چاروں کو مقدس کلمات بھول چکے تھے۔ جب سے گندا خون ان کے وجود پر گرا تھا وہ پلید ہو چکے تھے اور مقدس کلمات ان کو بھول چکے تھے۔

''وہ۔وہ۔کلمات کیا تھے جن کے پڑھنے سے انسان شیطان کے چنگل سے محفوظ ہو جاتا ہے''......عمران نے اپنے ذہن پر زور دیتے ہوئے کہا مگر سارے خاموش رہے کیونکہ ان کو خود مقدس کلمات بھول چکے تھے اور سب کے چہرے بھی خوف سے زرد پڑ چکے تھے کیونکہ انتہائی بھیانک ترین مناظر اس ہولناک دنیا میں ان کے استقبال کو تیار تھے اور کالی دنیا ان کے لئے عذاب بنتی جاری تھی۔

''مم۔ مجھے کچھ یاد نہیں آ رہا۔ آخر وہ کلمات کیا تھے''...... کرنل فریدی نے آیت الکرسی کو یاد کرنے کی کوشش کی مگر اس کا دماغ بھی خالی ہو چکا تھا۔ اچانک ان کھوپڑیوں کے منہ سے آگ نکل کر ان کے قریب گری تو وہاں آگ سے گہرا گڑھا بن گیا۔

''اف۔ یہ تو بہت ہی ہولناک آگ ہے''...... جولیا اور روزا نے اس بار خوف سے باقاعدہ روتے ہوئے کہا۔

''نکلو یہاں سے۔ دوبارہ کسی کمرے میں گھس جاؤ۔ شاید کسی کمرے سے اس بھیانک نگری سے باہر جانے کا راستہ مل جائے''۔ عمران نے تیزی سے کہا اور لرزتی ہوئی جولیا کا ہاتھ تھام کر تیزی سے ایک اور بند دروازے کے قریب پہنچ گیا اور اس کو لات رسید کی تو دروازہ ٹوٹ گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ بھیانک جہنمی مخلوق ان پر مزید آگ برساتی عمران جولیا کا ہاتھ تھام کر اس کے اندر داخل ہو گیا۔ کرنل فریدی نے بھی دہشت اور خوف سے لرزتی روزا کا ہاتھ تھاما اور دروازے کے اندر کود گیا جہاں عمران اور جولیا گئے تھے۔ ان کے اندر جاتے ہی ہر طرف ہولناک قہقہے گونج اٹھے اور ان چاروں کی ہولناک چیخیں بھی سنائی دیں۔

”طارق صاحب۔ کچھ کریں ورنہ باس، مسی، آپ کے ساتھی کرنل صاحب اور روزا اس بھیانک نگری کی سیاہ دلدل کی گہرائیوں میں ہمیشہ کے لئے ڈوب جائیں گے“...... جوزف نے خوفزدہ لہجے میں طارق کی طرف دیکھ کر کہا جس کا اپنا چہرہ بھی خوف اور پریشانی سے دھواں ہو رہا تھا۔ طارق منہ میں کچھ تیزی سے پڑھ رہا تھا اور جیسے جیسے وہ پڑھ رہا تھا اس کا منہ سرخ ہوتا جا رہا تھا۔

”اف۔ واقعی شیطان پرست اور کالے جادو کے ماہر مہا گمبارو نے عمران، جولیا، کرنل فریدی اور روزا کو مارنے کے لئے کا جلا کا کا خوفناک عمل کیا ہے۔ اب کالی دنیا میں سیاہ پرتوں کے ہولناک جہنمی دروازے کھل چکے ہیں اور ہمارے چاروں ساتھی بہت مشکل میں ہیں“...... طارق نے اچانک اپنا پراسرار عمل پڑھنا ختم کیا اور پریشانی سے کہا۔

”ہاں طارق صاحب۔ میں نے کا چلوں کی سرخ چیلوں سے معلوم کر لیا ہے کہ باس، مسی، کرنل فریدی اور مس روزا شدید خطرے میں ہیں۔ اس نابکار سیاہ دلدل کے گندے وار والے مہا گمبارو نے اپنی غلام طاقتوں کے ذریعے ہمارے چاروں ساتھیوں کا روپ دھار کر کا جلا کا خوفناک عمل کیا ہے جس سے کالی دنیا میں سیاہ پرتوں کے ہولناک دروازے کھل چکے ہیں اور اب بہت ہی خطرناک وار ہمارے چاروں ساتھیوں پر ہو رہا ہے۔ گو کہ باس، مسی اور آپ کے دونوں ساتھی ابھی تک ان کا مقابلہ کر رہے ہیں مگر کب تک کالی دنیا میں جہنمی دروازے کھلنے کے بعد ان پر پے در پے وار ہوں گے۔ اس لئے طارق صاحب ہمیں اپنے ساتھیوں کے خون کی قربانی دینی ہو گی جس سے کا جلا وار کمزور پڑ سکتا ہے ورنہ جتنے بھی مضبوط اعصاب کے ہمارے ساتھی ہوں اس منحوس مہا گمبارو کے کا جلا کے سخت وار سے نہیں بچ سکتے کا جلا کے وار سے کالی دنیا کی ہولناک مخلوق ان چاروں کو اپنے نشانے پر رکھ لے گی“...... جوزف نے دوبارہ پریشانی سے کہا۔

”طارق صاحب۔ ہم دونوں آپ کے ہمراہ افریقہ کے اس پراسرار جنگل میں آئے ہیں اور آپ نے کہا تھا کہ آپ مجھے اور ہریش کو کرنل صاحب اور روزا کے سلسلے میں ہی ہمیں افریقہ لے کر جا رہے ہیں اور اب خطرناک جنگلوں سے گزرتے ہوئے آپ ہمیں کسی شالما جنگل میں لے آئے ہیں

جہاں بقول آپ کے کرنل صاحب اور روزا کی مدد کی جا سکتی ہے مگر اس گھنے اور تاریک جنگل میں تو ہمیں کہیں بھی کرنل صاحب اور روزا نظر نہیں آ رہے ہیں''۔ ریکھا نے طارق سے کہا جو ہریش کے ساتھ سوامی جی سے ملنے کے بعد طارق سے رابطہ کیا تھا کہ وہ کرنل صاحب کے لئے بہت پریشان ہے اس پر طارق نے کہا تھا کہ وہ بھی کرنل صاحب کے لئے پریشان ہے جس نے خود کالی دنیا جانے کی بجائے کرنل فریدی کو بھیج دیا ہے۔ طارق نے ریکھا اور ہریش کے جذبات دیکھ کر ان دونوں کو اپنی مہم میں شامل کر لیا تھا۔ دراصل جوزف نے اپنے فادر جوشوا سے رابطہ کیا تھا اور اس پر فادر جوشوا نے کہا تھا کہ ان کے ساتھی بہت مشکل میں پڑنے والے ہیں کیونکہ ان پر کاجلا کا ہولناک وار ہونے والا ہے۔ فادر جوشوا نے جوزف کو مشورہ دیا تھا کہ وہ افریقہ کے شالما جنگل جائے جہاں سے کالی دنیا کی سیاہ قوتیں کالی دنیا سے اس دنیا میں داخل ہوتی ہیں۔ گو کہ کالی دنیا کی پراسرار شرط کے مطابق عمران کو کالی دنیا بھیج کر اب کالی دنیا نہیں جا سکتا ورنہ سب کچھ الٹ ہو جائے گا اور سیاہ شکتیاں بہت طاقت پکڑ لیں گی مگر شالما جنگل میں وہ اپنے ساتھیوں عمران اور جولیا کی مدد کر سکتا ہے اور اس کے لئے وہ پراسرار طارق کی رہنمائی بھی حاصل کرے کیونکہ اس کا بھی افریقہ کے وچ ڈاکٹروں سے رابطہ ہے۔ اس پر جوزف نے اپنے ساتھ رابرٹ اور کراسٹی کو بھی شامل کر لیا تھا جو ایکریمیا

سے لوٹے تھے اور شیطان پرستوں کے ایک گروہ اور شیطانی مسکن کو تباہ کر
کے آئے تھے۔ رابرٹ اور کراسٹی نے تمام واقعات جوزف کو سنا دیئے تھے
کہ وہ کس طرح شیطان پرستوں کے مسن جا کر شیطان کی پوجا کرنے والے
انسانوں کو دیکھا تھا اور وہاں شیطان کے سیاہ طاقتوں کے نمائندے ان
بدقسمت لوگوں کو بے وقوف بنا کر شیطان کے نام پر ذبح کرتے تھے۔
رابرٹ اور کراسٹی نے یہ بھی بتایا کہ وہ ایکریمیا میں دارالحکومت کے بڑے
پادری جان پیٹر سے بھی ملے تھے جنہوں نے ان کو کہا تھا کہ بیٹا شیطان مردود
کے پجاریوں کی عبادت گاہ ایکریمیا میں تو تم نے دیکھ لی اور حیرت انگیز طور
پر اپنی صلاحیتوں سے اسے تباہ بھی کر دی جو بہت بڑا کارنامہ ہے کیونکہ
شیطان کے معبد عبادت خانے یا قربان گاہیں بہت خفیہ ہوتے ہیں۔ ویسے
کافرستان اور جنوبی افریقہ میں بھی شیطان کی قربان گاہیں پکڑی جا چکی ہیں
جہاں شیطان کی عبادت اور اس کے نام انسانوں کی قربانی دی جاتی تھی۔

فادر جان پیٹر نے بھی ان کو کہا تھا کہ اگر وہ اپنے افسر اور اس کی ساتھی کی
مدد کرنا چاہتے ہو تو وہ اس معاملے میں اپنے پراسرار ساتھی جوزف کی رہنمائی
حاصل کریں کیونکہ ان پراسرار معاملے میں وہ ان کی رہنمائی کر سکتا ہے۔
پاکیشیا آ کر کراسٹی اور رابرٹ نے جوزف سے مل کر اسے تمام حالات بتائے
تھے۔ چونکہ رابرٹ اور کراسٹی کو بھی جولیا اور عمران کی بہت فکر تھی اس لئے

جوزف نے کچھ سوچ کر ان کو بھی اپنی مہم میں شامل کر لیا تھا اور جوزف، طارق صاحب سے رابطہ کرنے کے بعد افریقہ پہنچ گیا تھا جو اپنے دو ساتھیوں ہریش اور ریکھا کے ساتھ اس کو ملا تھا اس طرح اب ان کی تعداد چھ تھی اور جوزف اور طارق کی رہنمائی میں رابرٹ، کراسٹی، ہریش اور ریکھا خطرناک جنگلوں کا سفر کرتے ہوئے تاریک جنگل پہنچے تھے جہاں جوزف نے کوئی پراسرار عمل پڑھا تھا جس پر وہ بہت پریشان ہو گیا تھا۔

''طارق صاحب۔ ہمارے ساتھی بہت مشکل میں پڑ چکے ہیں۔ مہا گمبارو اور اس کی شیطان طاقتوں نے کا جلا کا خطرناک وار جس میں ہمارے ساتھیوں کا روپ دھار کر کالی دنیا کی جہنمی مخلوق کو چیلنج دیا ہے جس پر اب کالی دنیا ان کے لئے عذاب بن چکی ہے کچھ کریں ورنہ ہمارے ساتھی کالی دنیا کی دہشت کا شکار ہو جائیں گے''...... جوزف نے انتہائی پریشانی سے کہا۔ اس کے چہرے پر دنیا جہاں کا خوف طاری تھا۔ اس وقت سب ایک گھنے درخت کے نیچے موجود تھے جس کی شاخیں بہت گھنی تھیں۔ ہریش، رابرٹ، کراسٹی اور لیڈی انسپکٹر ریکھا حیرت سے جوزف اور طارق صاحب کو دیکھ رہے تھے۔

''ہاں جوزف تم نے اب تک ہمیں نہیں بتایا کہ باس اور مس جولیا کی ہم کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔ میں اور کراسٹی تمہارے ساتھ خاموشی سے افریقہ

کے جنگل آ گئے جہاں کرنل صاحب کے ساتھی طارق اور ہریش اور پولیس والوں کے ساتھ سب کی جان لے لینے والی مس ریکھا بھی موجود تھیں اور ہم سب اتنے خطرناک جنگلوں کا سفر کرتے ہوئے اس پراسرار گھنے جنگل میں آئے جہاں بقول تمہارے اور طارق صاحب کے ہم اپنے ساتھیوں کی مدد کر سکتے ہیں''...... اس بار رابرٹ نے پہلے ریکھا کو نشیلی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے جوزف سے پوچھا۔

''یہ تم پھر ہر حسین لڑکی کو دیکھ کر پھسل جاتے ہو''...... جوزف کے بولنے سے پہلے کراسٹی نے رابرٹ کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ہریش اور ریکھا اچھی طرح جانتے تھے کہ ان کے ساتھی کیپٹن حمید کی طرح رابرٹ بھی ہر حسین لڑکی کو دیکھ کر پھسل جاتا ہے اگر یہاں کیپٹن حمید ہوتا تو وہ سب کی موجودگی میں کراسٹی سے دوستی کی پینگیں بڑھا رہا ہوتا اس لئے دونوں نے رابرٹ کی بات سن کر برا منانے کی بجائے مسکرانے پر اکتفا کیا البتہ کراسٹی غصیلی نگاہوں سے اور جوزف اور طارق حیرت سے رابرٹ کو دیکھنے لگے جو اس سنجیدہ ماحول میں بھی اپنی عشق معشوقی کی عادت سے باز نہیں آیا تھا۔

''طارق صاحب۔ آپ کے ساتھی اور میرے ساتھی باس، مسی، کرنل صاحب اور مس روزا کے لئے پریشان تو ہیں مگر ان کو معلوم نہیں ہے کہ وہ چاروں واقعی بہت ہولناک مشکل میں پھنس چکے ہیں۔ اب ہمیں کا جلا وار

توڑنے کے لئے اپنے ساتھیوں کے خون کی قربانی دینی پڑے گی ورنہ ہمارے ساتھی شیطان پرستوں سے شکست کھا سکتے ہیں اور اگر خدانہ کرے ایسا ہوا تو یہ شیطان پرستوں کی بہت بڑی جیت ہوگی کیونکہ مہا گمبارو اپنی سب سے بڑی طاقت اوگرا کا غلط استعمال کر چکا ہے اور اب کالی دنیا میں ہمارے ساتھیوں پر براہ راست تو کوئی وار نہیں کر سکتا مگر کا جلا وار سے وہ ہمارے ساتھیوں کی شکل میں کالی دنیا کی جہنمی مخلوق کو جگا چکا ہے اور اب کالی دنیا بہت بن چکی ہے لہٰذا ہمارے ساتھیوں کو اپنے خون کی قربانی دینی ہوگی تا کہ کا جلا وار روک سکیں''۔ جوزف نے بدستور پریشانی سے کہا۔

''ہاں۔ وہ چاروں کالی دنیا میں تنہا ہیں اور ہمیں ان کی مدد کرنی ہوگی، گو کہ عمران اور کرنل فریدی کے کالی دنیا میں جانے کے بعد اب ہم کالی دنیا تو نہیں جا سکتے مگر ہمیں اب واقعی اپنے ساتھیوں کے لئے خون کی قربانی دینی ہوگی تا کہ کا جلا کا ہولناک وار روک سکیں''...... طارق نے بھی پریشانی سے کہا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

''واہ جوزف۔ تم اور طارق صاحب ان دونوں جوڑیوں کو وہاں سے لے آنا چاہتے ہو بڑی مشکل سے باس اور مس جولیا کو تنہائی میسر آئی ہے تا کہ وہ محبت کی چار باتیں کر سکیں اور کرنل صاحب کو بھی مس ایکریمیا سے چند محبت کے بول بولنے دو پھر شاید دونوں جوڑیوں کو ایسا موقع نہ ملے۔ کیوں مس

ریکھا میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا''...... رابرٹ نے طارق اور جوزف کی طرف پھر لیڈی انسپکٹر ریکھا کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''یار رابرٹ۔ آخر تم کو کیا ہو گیا ہے۔ باس، مسی، کرنل صاحب اور مس روزا گریٹ لینڈ کی بیرسٹر کلارا کے بھائی اور ڈاکٹر سائمن کے دوست ٹونی کے ینگ کپل ہوٹل میں چہل قدمی نہیں کر رہے بلکہ شیطان پرستوں کی ہولناک دنیا میں مشکل بھیانک ماحول میں گرفتار ہیں''...... جوزف نے حیرت سے رابرٹ کی طرف دیکھ کر کہا جس کے دماغ میں اب بھی پیار محبت کا خمار طاری تھا۔

''رابرٹ۔ تم کبھی نہیں سدھرو گے۔ ہمارے ساتھی کسی انجانی دنیا میں پھنسے ہوئے ہیں اور تمہیں مذاق سوجھا ہوا ہے''...... کراسٹی نے حیرت اور غصیلی نگاہوں سے رابرٹ کی طرف دیکھ کر منہ بنا کر کہا۔ طارق، ہریش اور ریکھا پریشان ہونے کے باوجود مسکراتے ہوئے رابرٹ کو دیکھنے لگے۔

''تو پھر طارق صاحب یا جوزف کو ہمیں بتانا چاہئے کہ ہمارے ساتھی کس مشکل میں گرفتار ہیں اور ہم ان کی مدد کس طرح کر سکتے ہیں۔ بس دونوں آپ میں ہی پراسرار قسم کی باتیں کر رہے ہیں جو اب تک میری سمجھ میں نہیں آئیں''...... رابرٹ نے منہ بنا کر کہا۔

''حیرت ہے رابرٹ تم حال ہی میں کراسٹی کے ہمراہ ایکریمیا میں

شیطان پرستوں کا مسکن تباہ کر کے آئے ہو اور ابھی تک سمجھ نہیں پائے کہ شیطان پرست ہمارے ساتھیوں پر اپنا کالے جادو کا خوفناک وار کر کے ان پر حاوی نہیں ہونا چاہتے ہیں اور مہا گمبارو اپنی سحر کی ہولناک سرزمین پر سیاہ پرتوں کے جہنمی دروازے کھول چکا ہے اور ہمارے ساتھیوں کو ہولناک مناظر کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے مگر وہ بہت وحشت و بربریت کی ہولناک دنیا ہے اس لئے ہمارے ساتھی لاکھ مضبوط اعصاب کے ہونے کے باوجود شکست کھا سکتے ہیں اور اب باس اور مسی کے لئے ایک جوڑی کے خون کی ضرورت ہو گی تاکہ کاجلا کے شیطانی وار کو روک سکیں"...... جوزف نے بدستور پریشانی سے کہا۔

"اور مجھے فریدی بیٹے اور روزا کے لئے ریکھا اور ہریش کے خون کی ضرورت پڑے گی"...... طارق نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا تو ہریش، رابرٹ، ریکھا اور کراسٹی کے چہرے خوف سے سرخ ہو گئے کیونکہ ان کے پراسرار ساتھیوں کی مدد کے لئے ان کا خون کرنا چاہتے تھے۔

"طارق صاحب۔ آپ کرنل صاحب کے لئے میرا خون کر دیں مگر کرنل صاحب کو بچنا چاہئے"...... ریکھا نے جی کرا کے خود کو مضبوط کرتے ہوئے طارق سے کہا۔

"ہاں طارق صاحب۔ کرنل صاحب اور مس روزا کے لئے میں اور ریکھا

اپنے خون کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں‘‘...... ہریش نے بھی ریکھا کی ہمت دیکھ کر طارق سے کہا۔ گو کہ اس کا اپنا دل بھی یہ کہہ کر لرز گیا تھا کہ ایک جوڑی کے خون سے کرنل صاحب اور مس روزا بچ سکتے ہیں۔ ہریش اور لیڈی انسپکٹر ریکھا کی بات سن کر طارق نے اطمینان سے سانس لیا جیسے اس کی مشکل کا تو حل نکل گیا ہو البتہ جوزف، کراسٹی اور رابرٹ کی طرف دیکھنے لگا جیسے وہ اس جوڑی سے اس کے منہ سے اپنے خون کی قربانی کا سننا چاہتا ہو۔

’’اگر کرنل صاحب اور مس روزا کی خاطر لیڈی انسپکٹر صاحبہ اور ہریش کی جوڑی اپنے ساتھیوں کے لئے اپنے خون کی قربانی دینا چاہتے ہیں تو پھر ہم بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ باس اور مس جولیا کے لئے میں کراسٹی کے ساتھ اپنا خون دینے کے لئے تیار ہوں‘‘......اس بار رابرٹ نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا تو کراسٹی اور جوزف کے چہرے مسکرا اٹھے۔ خاص طور پر کراسٹی اس لئے خوش تھی کہ رابرٹ نے اس کو اپنی جوڑی تسلیم کیا تھا اور کراسٹی اس پر خوش ہو گئی تھی البتہ جوزف اس لئے خوش تھا کہ ان کے ساتھیوں نے بھی کالا گندا وار روکنے کے لئے اس کے ساتھی بھی اپنا خون خوشی سے دینے پر راضی تھے۔

’’جوزف۔ کیا ہمارے خون کی قربانی کے بعد واقعی تمہارا اور طارق صاحب کا عمل کامیاب ہو جائے گا‘‘......اس بار کراسٹی نے پوچھا حالانکہ

اپنے خون کی قربانی کا تصور کر کے اس کا دل بھی بیٹھ گیا مگر اس کی اور رابرٹ کی جوڑی کے خون سے عمران اور جولیا کی جوڑی بچ سکتی تھی اس لئے اس نے حامی بھر لی تھی۔

''ہاں مجھے یقین ہے کہ اس پراسرار عمل سے ہم کا جلا ہولناک وارنا کام کر سکتے ہیں اور اب ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیئے ورنہ وہ چاروں کالی دنیا کی ہولنا کیت کا شکار ہو سکتے ہیں''...... جوزف نے کہا تو طارق نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

''طارق صاحب۔ آپ چونکہ کرنل صاحب کے لئے میری جوڑی ہریش سے بنا رہے ہیں اور کرنل صاحب اور روزا کے لئے مجھے اپنے خون کی قربانی منظور ہے مگر چونکہ میں اور ہریش اس دنیا میں نہیں رہیں گے اس لئے اگر کرنل صاحب اور روزا کالی دنیا سے کامیاب نکل آئے تو کرنل صاحب کو کہہ دینا کہ ریکھا آپ کے لئے ہزار بار قربانی دینے سے نہیں جھجکے گی''...... لیڈی انسپکٹر ریکھا نے ہنکارہ بھر کر کہا۔

''کیا مطلب۔ تم دونوں کہاں جاؤ گے۔ اگر کرنل صاحب اور روزا کے لئے اپنے خون کی قربانی دینے سے نہیں گھبرا رہے تو پھر فریدی بیٹے اور روزا بیٹی کے کالی دنیا سے واپس آنے سے ان کا سامنا کیوں نہیں کرو گے''...... طارق نے حیرت سے لیڈی انسپکٹر ریکھا کی طرف چونک کر دیکھا اور حیرت

سے پوچھا۔

''ظاہری سی بات ہے طارق صاحب۔ جوزف میری اور کراسٹی کی قربانی کے بعد باس اور مس جولیا کی زندگی بچانے کی کوشش کرے گا اور آپ ہریش اور مس ریکھا کی قربانی سے کرنل صاحب اور مس روزا کی زندگی بچانے کی کوشش کریں گے اور جب ہمارے خون کی قربانی ہوگی تو ہم چاروں زندہ تو نہیں ہوں گے اس لئے میرا ابھی جوزف سے پیغام ہے کہ وہ باس کو کہہ دے گا کہ رابرٹ ان سے بہت پیار کرتا ہے اور ان کی جوڑی کے لئے اپنی جان قربان کرنے سے بھی پیچھے نہیں ہٹا''...... اس بار رابرٹ نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ گو کہ اس کا رنگ بھی موت کے خوف سے سرخ ہو چکا تھا۔ ہریش، لیڈی انسپکٹر ریکھا اور کراسٹی کے چہرے بھی موت کے خوف سے زرد پڑ چکے تھے مگر سب اپنے ساتھیوں کی قربانی کے لئے تیار تھے۔

''تو تم چاروں یہ سمجھ رہے ہو کہ میں اور جوزف، کرنل فریدی، روزا، عمران اور جولیا کے لئے تمہارا خون کریں گے یعنی ان چاروں کی زندگی بچانے کے لئے تم چاروں کا خون کریں گے''...... طارق نے اس بار ان چاروں کے خوفزدہ چہروں کو دیکھ کر سمجھتے ہوئے حیرت سے ان سے پوچھا۔

''ظاہری بات ہے آپ نے اور مسٹر جوزف نے ہی تو کہا ہے کہ ہم چاروں کے خون کی قربانی کے بعد ہی وہ چاروں بچ پائیں گے اور ہم اپنے

ساتھیوں کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں لہٰذا آپ ہمارا خون کر کے ہمارے ساتھیوں کی جان بچا لیں''...... اس بار ہریش نے طارق اور جوزف کی طرف دیکھ کر کہا۔

''لاحول ولا قوۃ۔ کیا تم مجھے اور جوزف کو شیطان پرست سمجھ رہے ہو جو تم چاروں کو ذبح کر کے تمہارے خون کا نذرانہ دے کر ان چاروں کی زندگی بچائی جائے''...... طارق چونکہ مسلمان تھا اس لئے لاحول ولا قوۃ پڑھتے ہوئے حیرت سے ان چاروں کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''تو پھر آپ لوگ کیا کرنا چاہتے ہیں''...... اس بار کراسٹی نے حیرت سے چونک کر پوچھا۔

''حیرت ہے رابرٹ اور کراسٹی۔ تم عمران صاحب کے ساتھی ہو اور شیطانی معبد کی سیر کرنے کے بعد تمہارے ذہن میں شیطانی قربانی کا خیال آ رہا ہے۔ کیا میں اور طارق صاحب باس مسی کرنل صاحب اور مس روزا کے لئے تم چاروں کا خون کر سکتے ہیں۔ یہ تم سب کو کیا ہو گیا ہے۔ یہ ہم کبھی نہیں کر سکتے''...... جوزف نے بھی حیرت سے رابرٹ کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ہاں ہریش بیٹا اور ریکھا بیٹی۔ کیا تم ہم پراسرار عملیات کے جاننے والوں کو شیطان بنا دیا ہے۔ تمہاری سوچ غلط ہے''...... طارق نے بھی حیرت سے اپنے ساتھیوں کو دیکھ کر کہا۔

''تو پھر آپ دونوں ہمارے خون کی قربانی کیوں مانگ رہے تھے''...... ہریش نے حیرت سے پوچھا۔

''صرف تم چاروں کی نہیں بلکہ افریقہ کے پرنس کی بھی اور میرے خون کی بھی مگر صرف خون کے چند قطروں کی ضرورت ہے۔ پراسرار عمل کے ذریعے ہم کا جلا کے وار کو ناکام بنائیں گے''......اس بار طارق نے ان کو سمجھاتے ہوئے کہا تو چاروں کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے کیونکہ موت کے تصور نے ان کو ہلکان کر دیا تھا۔

''یاد رکھو۔ مذہب چاہے جو بھی ہو عمل چاہے جتنا طاقتور کیوں نہ ہو جس عمل میں انسانوں کو ذبح کیا جاتا ہے وہ سراسر شیطان کا مذہب کہلاتا ہے۔ ہاں چونکہ میرا اور طارق صاحب کا افریقہ کے قدم وچ ڈاکٹروں سے رابطہ رہا ہے اور ہم پراسرار عمل جانتے ہیں اس لئے پراسرار عمل کے لئے صرف خون کے چند بوندوں کی ہمیں ضرورت پڑے گی۔ اب سب تیار ہو جاؤ کیونکہ کالی دنیا میں ہولنا کیت کا بھیانک وار ہو چکا ہے اور ہمارے ساتھی بہت مشکل میں ہیں۔ جلدی کریں طارق صاحب۔ سیاہ پرتوں کے ہولناک دروازے کھلنے کے بعد ہمارے ساتھی بھیانک ہولنا کیت کا شکار ہو رہے ہیں کسی وقت ان کے اعصاب جواب دے سکتے ہیں''...... اس بار جوزف نے پریشانی سے کہا۔

''ویسے جوزف ۔تم نے غلطی کی ہے۔عمران کو تم نے کالی دنیا جانے کا پراسرار عمل بتا کر خود اپنے ساتھیوں کو مشکل میں ڈالا ہے''......اس بار طارق نے جوزف سے شکایتی لہجے میں کہا۔

''مگر طارق صاحب ۔آپ نے کرنل صاحب کو کالی دنیا میں کیوں جانے دیا۔آپ خود کالی دنیا کا سفر کرتے ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میں اتنی صلاحیت ہے کہ آپ مہا گمبارو کی کالی طاقتوں کا مقابلہ کر سکتے''......جوزف نے بھی شکایتی انداز میں طارق سے کہا۔

''کیا کرتا جب سے روزا کالی دنیا کی قیدی بنی تھی کرنل فریدی اس کے لئے جذباتی ہو گیا تھا''......طارق نے پریشانی سے کہا۔

''یہی حال باس کا ہی ہوا ہے۔مسی کی کالی دنیا میں قید ہونے کے بعد ان کی حالت بھی جذباتی ہو گئی تھی اور وہ گوارہ نہیں کر رہے تھے مس روزا کے لئے کرنل صاحب خود ایک انجانی دنیا جا رہے ہیں اور وہ اس کے لئے میرا سہارا لیں''......جوزف نے بھی پریشانی سے کہا۔

''چلو اب جو بھی ہے ہمیں اپنے ساتھیوں کی مدد کرنی چاہئے''...... یہ کہہ کر طارق نے اپنے سامان میں سے ایک چھوٹا سا چاقو نکال لیا اور جلدی سے اپنی چھوٹی انگلی کو ہلکا سا کٹ لگایا تو اس کی انگلی سے خون نکل آیا۔جوزف نے بھی اپنی انگلی کو کٹ لگایا تو اس کی نگلی سے بھی خون ٹپکنے لگا۔اب طارق

آگے بڑھا اور نامعلوم لفظوں میں کچھ پڑھنے لگا اور اس پراسرار عمل کے دوران اس نے ہریش اور ریکھا کی انگلیوں کو چاقو سے چرکا لگایا تو ان کی انگلیوں سے بھی خون سرکنے لگا۔یہی حال جوزف نے رابرٹ اور کراسٹی کے ساتھ کیا تو ان کی انگلیوں سے بھی خون رسنے لگا جوزف بھی نہ معلوم کچھ پڑھ رہا تھا جو ان چاروں کی سمجھ سے باہر تھا۔اب جوزف اور طارق نے پراسرار عمل پڑھتے ہوئے اپنا خون اس گھنے درخت پر چھڑکا تو معلوم نہیں ان کے پراسرار عمل سے اچانک ہرسوں شور سنائی دیا جیسے بے شمار لوگ مل کر چیخ رہے ہوں۔اب طارق کے اشارے پر سب نے اپنا خون اوپر چھڑکا معلوم نہیں ان کے عمل میں کیا اسرار تھا کہ حیرت انگیز طور پر ان کے خون فضا میں ہی غائب ہو گئے۔طارق اور جوزف کی آنکھیں اس دوران بند تھیں اور دونوں نامعلوم کچھ پڑھ رہے تھے پھر اچانک دونوں نے آنکھیں کھول دیں تو دونوں کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں۔

''ہم نے کاجلا کے وار کو تو ناکام کر دیا ہے مگر مہا گمبارو نے خود کو بچانے کے لئے سیاہ پرتو کا سیاہ دروازہ بھی کھول دیا ہے اب کالی آگ کی جہنمی مخلوق ہمارے ساتھیوں کا مقابلہ کرے گی''۔جوزف نے پریشانی سے کہا۔

''ہاں جوزف۔ہم نے وچ ڈاکٹر آسیان کے خاص عمل کے ذریعے کاجلا کے وار کو تو ناکام کر دیا ہے اب ہولناکیت کے دروازے تو بند ہو جائیں گے

مگر کالی دنیا کی سیاہ آگ بہت خطرناک ہے اور اس کا وار ہمارے ساتھیوں کو خود روکنا ہوگا''...... اس بار طارق نے اپنے پراسرار عمل کی کامیابی کے بعد جوزف سے کہا۔

''ہاں طارق صاحب۔ جو ہمارے بس میں تھا وہ تو ہم نے کر دیا اب ہم دعا کر سکتے ہیں کہ ہمارے ساتھی سیاہ آگ کے ہولناک وار سے کسی طرح بچ جائیں''...... جوزف نے کہا تو طارق نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ رابرٹ، کراسٹی، ہریش اور ریکھا حیرت سے ان کو دیکھ رہے تھے۔

''کیا ہمارے ساتھی مشکل سے نکل آئے ہیں''...... کراسٹی اور لیڈی انسپکٹر ریکھا نے ایک ساتھ جوزف اور طارق سے پوچھا۔

''ہم اپنے ساتھیوں کے لئے جو کر سکتے تھے وہ کر دیا اب تقدیر کو منظور ہوا تو ہمارے ساتھی ہم تک ضرور پہنچ جائیں گے''...... طارق نے پراسرار رویہ اپناتے ہوئے کہا تو جوزف نے بھی لمبا سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم چاروں کی قربانی سے ہمارا پراسرار عمل کامیاب ہو گیا ہے اور شیطانیت کے ایک خوفناک وار کو ہم نے ناکام کر دیا ہے''...... طارق نے مسکرا کر کہا تو رابرٹ، کراسٹی، ہریش اور ریکھا نے خوشی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''طارق صاحب۔ یہ آسیان کون ہے اور ہمارے خون کہاں غائب ہو گئے۔ آخر آپ نے کیا عمل کیا ہے جس کی وجہ سے ہمارا خون فضاء میں ہی غائب ہوگیا ہے''......رابرٹ نے حیران ہوکر طارق سے پوچھا۔

''حیرت ہے رابرٹ۔ تمہارا تو تاریک جنگلوں سے گہرا تعلق رہا ہے اور تم بھی اس طرح کے سوال کرو گے۔ اس وقت ہم جس مقام پر کھڑے ہیں۔ یہ جگہ وچ ڈاکٹر آسیان کا مقدس مقام ہے اور اس مقام پر میں نے جو عمل کیا ہے۔ وہ وچ ڈاکٹر آسیان کا ہی خاص عمل ہے جو جوزف بھی جانتا ہے کیونکہ اس کا تو افریقہ کے وچ ڈاکٹروں سے گہر تعلق رہا ہے اور جانتا ہے کہ اس عمل کے ذریعے میں نے کالی دنیا کی تاریکی ختم کرنے کا خاص عمل کیا ہے جو کہ کامیاب ہوا ہے''......طارق نے ربراٹ کی طرف دیکھ کر حیرت سے کہا۔

''مگر طارق صاحب۔ مسٹر جوزف نے اور آپ نے جو عمل کیا ہے وہ کس زمرے میں آتا ہے''......اس بار کراسٹی نے طارق صاحب سے پوچھا۔

''دیکھو کراسٹی بیٹی۔ چونکہ میرا اور جوزف کا افریقہ کے جنگلوں سے گہرا تعلق رہا ہے بلکہ میرا تو برازیل کے جنگلوں سے بھی گہرا تعلق رہا ہے۔ تمہارے ساتھی رابرٹ کا برازیل کے جنگلوں سے رہا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ تاریک براعظم کے جنگلوں کے اثرات پراسرار ہیں جن کو شاید تم نہ سمجھ سکو اب جس طرح میں نے اور مسٹر جوزف نے اپنی اور تم چاروں کے خون

کی قربانی لی ہے وہ عمل کوئی روشنی کا عمل نہیں تھا مگر شیطانی و طاغوتی عمل بھی نہیں تھا یاد رکھو جو شیطان پرستوں کے سیاہ عملیات ہوتے ہیں وہ ہمیشہ دوسروں کو نقصان پہنچانے کے عمل ہوتے ہیں مگر جو عمل ہم جانتے ہیں وہ پراسرار عمل ماورائی کے زمرے میں ضرور آتا ہے اور افریقہ کے خطرناک جنگلوں میں رہ کر ہم نے یہ عمل وچ ڈاکٹروں یعنی یہاں کے مخصوص ساحروں سے جو کسی کی برائی نہیں چاہتے اس طرح ہمارا ابھی افریقہ کے چند اچھے وچ ڈاکٹروں سے ہے جیسا کہ جوزف کا رابطہ اپنے روحانی پیشوا فادر جوشوا سے ہے جو دوسروں کی بھلائی چاہتا ہے اسی طرح وچ ڈاکٹر آسیان بھی اچھائی کے زمرے میں آنے والا وچ ڈاکٹر ہے اور بڑی محنتوں سے جوزف اور میں نے افریقہ کے گندی کے اچھے وچ ڈاکٹروں سے تعلقات بڑھائے ہیں اور پراسرار عمل کے ذریعے ہی اپنے خون کی قربانی دے کر اپنے ساتھیوں کو بچانے کا عمل کیا ہے''...... طارق نے اس بار سمجھاتے ہوئے کراسٹی سے کہا۔

''مسٹر جوزف۔ میں نے سنا ہے کہ تم کئی بار اپنے باس عمران صاحب کی ان پراسرار کیس میں رہنمائی کر چکے ہو پھر تم اور طارق صاحب مہا گمبارو کی کالی دنیا میں کیوں نہیں گئے''...... لیڈی انسپکٹر ریکھا نے اس بار جوزف سے سوال کیا۔

''مس ریکھا یہ بات درست ہے کہ میں نے اپنے باس کی متعدد بار ان

ماورائی کیسز میں رہنمائی کی ہے مگر اس میں زیادہ کمال میرے باس کا ہی ہے کیونکہ وہ بہت پاکباز اور روشنی کا نمائندہ ہے اور گناہ کی دلدل میں نہیں پڑا۔ اگر وہ گناہ کی دلدل میں پھنستا تو کب کا شیطانی طاقتوں کے ہاتھوں مارا جا چکا ہوتا کیونکہ پلیدگی ہی شیطان کے وار کو طاقتور بنا دیتی ہے اور پاکیزگی سیاہ عمل کو کمزور کر دیتی ہے اس لئے میرا باس اپنی صلاحیتوں اور روشنی کے خاص بندوں کی رہنمائی سے بھی شیطان پرستوں کے گندے وار سے بچتا رہا ہے''...... جوزف نے عمران کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''مگر مسٹر جوزف۔ اس کام میں ہمارا باس بھی پیچھے نہیں ہے اس کا بھی روشنی کے نمائندوں سے تعلق ہے اور عورت ذات کے معاملے میں تو سخت پتھر ہے وہ بھی عمران صاحب کی طرح کبھی گندگی میں نہیں جا سکتے اور اس بات کا ہم سب کو مکمل یقین ہے''...... اس بار ہریش نے کرنل فریدی کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو طارق اور لیڈی انسپکٹر ریکھا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''تو پھر دعا کرو کہ ہمارے ساتھی کالی دنیا کے ہولناک بھیانک وار سے کامیابی سے نکل آئیں''......اس بار رابرٹ نے کہا۔

''مسٹر جوزف ابھی تو تم اور طارق صاحب کہہ رہے تھے کہ ہمارے ساتھی آسیان کے خاص عمل سے تاریک دنیا کے بھیانک وار سے نکل آئے

ہیں اور اب کہہ رہے ہیں کہ دعا کرو آخر اس کی کیا وجہ ہے''...... ہریش نے حیران ہو کر پوچھا۔

''اس کا جواب میں تمہیں دیتا ہوں۔ بات دراصل یہ ہے کہ مہا گمبارو کی کالی دنیا میں شیطان پرستوں نے وحشت بربریت کے دو ہولناک دروازے کھولے ہیں اور ان میں سے ایک دہشت کا ہولناک دروازہ تو ہم نے اپنے خون کی قربانی اور آسیان کے خاص پراسرار عمل سے کامیابی سے بند کر دیا ہے جس میں شیطان پرست ہمارم روپ دھار کر بھی ہمارے ساتھیوں کو گمراہ اور خوفزدہ کر رہے تھے۔ وہ دروازہ ہم نے بند کر دیا ہے اب سیاہ آگ کا ہولناک دروازہ ہے اور یہ وار ہم نہیں روک سکتے بس اب ہمارے ساتھی اپنے مضبوط اعصابی کی وجہ سے ہی جیت پائیں گے یا پھر شاید کوئی معجزہ ہو جائے ویسے ہمارے ساتھی روشنی کے ساتھی ہیں اور انشااللہ جیت ان کی ضرور ہو گی''...... طارق نے ان کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''بھگوان کرے ایسا ہی ہو''...... ہریش نے اور لیڈی انسپکٹر ریکھا نے دل کی گہرائیوں سے کہا۔

''خداوند یسوع مسیح نے چاہا تو ہمارے ساتھی ضرور کامیاب ہوں گے''...... اس بار رابرٹ اور کراسٹی نے بھی ان کے لئے دعا کی۔

''چلو جو ہم اپنے ساتھیوں کے لئے رہنمائی کر سکتے تھے وہ ہم نے کر دی

اب واپسی کا راہ لو‘‘...... جوزف نے کہا تو سب خطرناک جنگلوں میں واپس مہذب دنیا کی طرف جانے لگے۔ وہ اس جگہ بڑی مشکل سے پہنچے تھے اور درندوں سے لڑتے ہوئے یہاں تک پہنچے تھے اب بے فکر واپس ہونے لگے کیونکہ لاکھ خطرناک جنگل سہی مگر ریکھا کے ہمراہ طارق صاحب اور ہریش تھے اور کراسٹی کے ہمراہ جوزف اور رابرٹ تھے اوران لڑکیوں کو خطرناک جنگل میں ذرا مشکل نہیں ہوئی تھی جو انہوں نے اپنے ساتھیوں کے لئے کرنا تھا وہ انہوں نے کر دیا تھا اب بس دعا ہی کر سکتے تھے کیونکہ بقول جوزف اور طارق کے یہ چاروں کالی دنیا میں نہیں جا سکتے تھے۔

جیسے ہی چاروں اندر داخل ہوئے گورکھ اندھیرے میں ہر طرف بے ہنگم قہقہے گونج اٹھے۔ گو کہ اندھیرے میں نیچے گرنے پر ان کی ہڈیاں کڑکڑا گئی تھیں مگر اس بھیانک نگری میں وہ تکلیف سے یہاں نہیں بیٹھ سکتے تھے اس لئے تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

''یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں۔ اس بھیانک نگری میں ہر طرف تاریکی کا راج ہے۔ یہ واقعی بہت ہولناک اور بدن پر لرزہ طاری کر دینے والی ہولناک دنیا ہے۔ کاش اس بھیانک نگری میں میرے ساتھ طارق صاحب بھی ہوتے تو وہ اس وحشت کی سرزمین پر ان شیطانی و جہنمی مخلوق کا مقابلہ کر سکتے''...... اندھیرے میں کرنل فریدی کی آواز ابھری۔ کرنل فریدی نے اندھیرے میں ادھر ادھر ہاتھ مارا تو اسے ایک جگہ نسوانی وجود محسوس ہوا۔ چونکہ نیچے گرتے ہوئے کرنل فریدی کا ہاتھ روزا کے ہاتھ سے چھوٹ چکا تھا اس لئے اب وہ اپنی روزا کی تلاش میں بے قرار تھا کہ کہیں وہ تاریکی میں گر کر بے ہوش نہ ہو گئی ہو۔

''کک۔ کرنل صاحب یہ آپ ہیں نا''...... اندھیرے میں اسے روزا کی آواز سنائی دی تو کرنل فریدی کو تسلی ہو گئی۔

''ہاں۔ اٹھو روزا ہمت سے کام لو یہ بہت ہولناک دنیا ہے اور ہمیں یہاں

سے فوراً نکلنا ہے ورنہ ہم مارے جائیں گے''...... کرنل فریدی نے اس بار خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''کرنل صاحب۔ میری مدد کریں ورنہ میں اس دنیا میں ماری جاؤں گی''...... روزا کی انتہائی خوف سے لرزتی ہوئی آواز اسے سنائی دی پھر یکلخت ہر طرف پراسرار سرمائی رنگ کی دھیمی روشنی چھا گئی۔ اب روزا اور کرنل فریدی نے دیکھا کہ وہ ایک بڑے کمرے میں ہیں جس کے اندر بھی تین دروازے تھے جو کہ بند تھے۔

''یہ کیا گورکھ دھندہ ہے اور ہم یہ کہاں پہنچ گئے ہیں''...... کرنل فریدی نے چونک کر کہا۔

''کرنل صاحب۔ یہ مہا گمبارو کی کالی دنیا ہے جو سیاہ قوتوں کا ماہر اور کالی دنیا کا آقا ہے۔ وہ ہمیں اس طرح آسانی سے اپنی ہولناک دنیا سے نہیں جانے دے گا۔ افسوس کہ ہم مقدس کلمات بھی بھول چکے ہیں اگر ہمیں مقدس کلمات یاد ہوتے تو ہم ان کو پڑھ کر آسانی سے اس شیطان کی ہولناک دنیا سے نکل جاتے''...... روزا نے بھی نظریں دوڑاتے ہوئے کہا جہاں عمران اور جولیا نظر نہیں آ رہے تھے۔

''یہ عمران اور جولیا کہاں چلے گئے ہیں۔ ہم دونوں جوڑیوں نے ایک ساتھ ہی اس اندھیرے کمرے میں قدم رکھا تھا اور اب لڑھکتے ہوئے اس

نامعلوم جگہ پر آئے ہیں۔ معلوم نہیں اس بھیانک نگری کے کتنے راز ہیں''......کرنل فریدی نے حیرت سے کہا۔

''چلیں یہ شکر ہے کہ آپ میرے ساتھ ہیں ورنہ میں اس بربریت کی سر زمین پر خوف سے ماری جاتی''......روزا نے کرنل فریدی کی طرف دیکھ کر لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''مگر میں تو اب آیا ہوں اور تم تو کالی دنیا کی قیدی بن چکی تھی اس وقت بھی تو میرا ساتھ نہیں تھا پھر کیوں نہیں گھبرائی''......اس بار کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ گو کہ اس کا اپنا دل اس شیطان پرستوں کی ہولناک دنیا میں پہنچ کر خوفزدہ تھا مگر اپنے اعصاب کو مضبوط کرنے کے لئے وہ خوف کو اپنے اوپر حاوی ہونے سے بچانے کے لئے روزا سے مسکرا کر باتیں شروع کر دیں۔

''کرنل صاحب۔ میں شاید اس ہولناک دنیا میں شکست کھا جاتی اور اس منحوس شیطان پرست کے ہوس کا شکار ہو کر شیطان کے نام پر ذبح ہو جاتی جس طرح آپ نے انسانوں کو شیطان کے نام پر ذبح ہوتے دیکھا ہے دراصل شیطان پرستوں میں انسانیت کی کوئی قدر نہیں ہے اور صرف شیطان مردود کو خوش کرنے کے لئے ہر خوفناک اور شیطانی عمل کرتے ہیں لیکن مسلمان ہونے کی وجہ سے میرے دل میں ایمان کی شمع روشن تھی اس لئے

میں شیطان پرست کے شیطانی وار اور یہاں بھیانک دنیا میں ہولناک واقعات سے نہیں گھبرائی''...... روزا نے مسکراتے ہوئے یقین سے کہا تو کرنل فریدی اس کی بات پر مسکرا دیا۔

''لیکن کرنل صاحب۔ یہ ہم دونوں کو عمران صاحب اور مس جولیا سے جان کر علیحدہ کیا گیا ہے لگتا ہے شیطان پرست ہمیں الگ کر کے کوئی خوفناک وار کرنا چاہتے ہیں''......اس بار روزا نے قدرے تشویش اور سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں روزا میرا بھی یہی خیال ہے لیکن اب جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ہم واقعی بہت عجیب اور خوفناک شیطانی جال میں پھنس چکے ہیں لیکن پھر بھی ہمیں آخر اس منحوس کالی دنیا سے نکلنا تو ہے اس لئے ہمیں خود کو مضبوط رکھنا ہو گا''......اس بار کرنل فریدی نے بھی تشویش بھرے لہجے میں کہا اور روزا کا ہاتھ تھام لیا کیونکہ اس بھیانک نگری میں کچھ معلوم نہیں تھا کہ پھر اندھیرے میں وہ ایک دوسرے سے کب الگ ہو جائیں کیونکہ عمران اور جولیا پہلے ہی ان سے جدا ہو کر اس بھیانک نگر میں معلوم نہیں کہاں تھے۔

''کرنل صاحب۔ آخر آپ میری خاطر اس بھیانک نگری میں کیوں آئے ہیں۔ آپ اس کام کے لئے طارق صاحب کی مدد لیتے کیونکہ میں جانتی ہوں کہ وہ ان ماورائی کیس میں بہت تجربہ رکھتے ہیں''...... روزا نے

کرنل فریدی کے ساتھ خوشی سے قدم ملا کر چلتے ہوئے پوچھا۔

''روزا۔تم میری وہ ساتھی ہو جسے میں خود اپنی مرضی سے اپنے دیش کافرستان لے آیا تھا کیونکہ تم میری طرح سنجیدہ اور کم گو ہو اور تم میں اور بھی بے شمار خوبیاں میں نے نوٹ کر لی تھیں اور اس کے علاوہ کافرستان آنے کے بعد تم نے میرے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچایا اور ہر کام کو بخوبی سرانجام دیا ہے۔''......کرنل فریدی نے سنجیدگی سے لیکن مسکراتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر روزا کے چہرے پر فتح کی مسکراہٹ رینگ گئی۔

''چلیں کرنل صاحب۔اب مجھے کسی شیطان پرست کا کوئی خوف نہیں ہے۔کیونکہ اب مجھے آپ کا ساتھ ہے۔عمران بھائی اور جولیا نہ سہی اگر ہم چاروں ہوتے تو زیادہ بہتر تھا مگر آپ کا ساتھ ہی میرے لئے کسی مضبوط قلعے سے کم نہیں ہے''......روزا نے کہا تو کرنل فریدی نے اس بار سنجیدگی سے سر ہلا دیا۔

''روزا۔جیسا کہ تم مہا گمبا رو سے مل چکی ہو اس شیطان کی شکل وصورت کیسی ہے''......کرنل فریدی نے اس بار سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

''حیرت کی بات ہے کرنل صاحب۔وہ بد بخت شیطان کا پجاری بہت اچھی اور خوبرو شخصیت کا مالک ہے اور اپنی اسی پرکشش شخصیت کی وجہ سے نہ جانے اب تک نہ جانے کتنی معصوم اور حسین ترین لڑکیوں کو اپنی ہوس کی

بھینٹ چڑھا چکا ہے اور اس کے بعد شیطان مردود کے نام پر منصوب چمگادڑ کے شیطانی بت کے قدموں میں بے دردی سے ذبح کر چکا ہے تا کہ اپنی شیطانی طاقتوں میں اضافہ کر سکے کیونکہ میں نے اس بھیانک نگری میں آ کر یہ نوٹ کیا ہے کہ قہر ظلم و بربریت، عریانیت، تاریکی، گندگی، بو اور بھیانک ماحول پیدا کرنا یہ سب شیطان کو خوش کرنے کے ذرائع ہیں''...... روزا نے منہ بنا کر کہا۔

''ہاں روزا۔ مجھے اس ملعون کی شکل وصورت کے بارے میں طارق صاحب نے بھی کچھ ایسا ہی بتایا ہے۔ اسی چیز کو وہ کیش کر رہا ہے اور معصوم لڑکیوں کی عصمتوں سے کھیل رہا ہے اور ان کو شیطان کے نام پر قربان کرتا رہا ہے اور یہ سب عمل شیطان پرست سفلی عمل شیطان کو خوش کرنے کی کوشش کرنے کے لئے کرتے ہیں اور انسان ہو کر بھی شیطان بن جاتے ہیں تا کہ اپنی کالی طاقتوں میں اضافہ کر سکیں''...... کرنل فریدی نے روزا کی بات پر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''یہ عمران صاحب اور جولیا آخر کہاں چلے گئے ہیں۔ حالانکہ ہم نے خوفناک جہنمی مخلوق کو دیکھ کر یکے بعد دیگرے اس اندھیرے کمرے میں قدم رکھا تھا جہاں ہمیں بے ہنگم قہقہے سنائی دیئے تھے''...... روزا نے حیرت سے کرنل فریدی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جیسے وہ اس بات کا جواب جانتا

ہو۔

''معلوم نہیں روزا۔ عمران اور جولیا اس اندھیرے کمرے میں آنے کے بعد کہاں چلے گئے یہ واقعی شیطان کی بہت ہولناک اور سحر انگیز دنیا ہے جہاں پل پل مناظر بدر ہے ہیں مگر ہمیں ان دونوں کی فکر نہیں کرنی چاہئے کیونکہ عمران اور جولیا بے شمار بار شیطان پرستوں سے نبرد آزما ہو چکے ہیں اور شیطان پرستوں کا خاتمہ بھی کر چکے ہیں۔ عمران میں اتنی صلاحیت ہے کہ وہ ہم سے الگ ہونے کے باوجود اپنی اور جولیا کی مدد کر سکتا ہے۔ ہاں بشرطیکہ جولیا اس سے جدا نہ ہوئی ہو''...... کرنل فریدی نے روزا کو سمجھاتے ہوئے کہا تو روزا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب دونوں آگے بڑھے کرنل فریدی اور روزا نے ایک ساتھ ایک دروازے کو لات رسید کی تو دروازے کے پٹ ایک چھناکے سے ٹوٹ گئے اب دونوں نے دیکھا کہ وہ ایک طویل راہداری میں ہیں کیونکہ دروازے کے اندر تاریکی نہیں تھی اور بدستور سرمائی رنگ کی دھیمی روشنی تھی۔

''معلوم نہیں اس خوفناک دنیا سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ بھی نکلتا ہے یا نہیں جہاں جاؤ اندھیرے کمرے اور طویل راہداریاں نظر آتی ہیں جو کسی بھیانک جگہ جا کر ختم ہوتی ہیں اور جب اس بھیانک جگہ سے نکلے تو پھر اندھیرے کمرے اور راہداریاں ہی ہمارا منہ چڑا رہی ہوتی ہیں''...... روزا

نے طویل راہداری کو دیکھ کر کہا لیکن کرنل فریدی نے کوئی جواب نہ دیا۔۔

''چلیں کرنل صاحب۔ اب دیکھتے ہیں کون سے اسرار ہمارے منتظر ہیں''......روزا نے کہا تو کرنل فریدی نے صرف اثبات میں سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا اور راہداری کے اندر داخل ہو گیا۔ روزا بھی اس کے ساتھ راہداری میں داخل ہو گئی اور جیسے ہی دونوں راہداری میں داخل ہوئے کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے خود ہی بند ہو گیا۔ اب دونوں پھر آگے بڑھنے لگے تا کہ باہر نکلنے کا کوئی راستہ ڈھونڈ سکیں کیونکہ دونوں اب ان پراسراریت سے خوفزدہ بھی تھے اور اکتا بھی گئے تھے۔ اچانک راہداری میں ایک بار پھر زناٹے کی ہولناک آواز گونجی تو دونوں کے دل دہل گئے کیونکہ اب ایک نیا ہولناک اور دل ہلا دینے والا دہشت ناک منظر ان کا منتظر تھا۔

''ہی ہی ہی ہی۔ ہے ہے ہے ہے''......سیاہ بھجنگ انسان سر کٹے بے ہنگم قہقہے لگاتے ہوئے ان راہداری میں داخل ہو چکے تھے جن کے منہ سے سانپ اور بچھو نکل رہے تھے اور خوفناک سر کٹوں کی آنکھوں سے آگ کے شرارے پھوٹ رہے تھے اور کٹی ہوئی گردن سے خون نکل رہا تھا۔ روزا پہلے بھی جولیا کے ہمراہ ان سر کٹوں کو دیکھ چکی تھی اور ان کے خوف سے باہر کی طرف بھاگی تھی جہاں عمران اور کرنل فریدی سے ملاقات ہوئی تھی۔

''کک۔ کک۔ کرنل صاحب یہ۔ بب۔ بب۔ بہت خوفناک جہنمی

مخلوق ہے اور ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے بھاگیں یہاں سے ورنہ ان کے منہ سے آگ کے جہنمی شرارے نکلیں گے اور ہم مارے جائیں گے‘‘...... روزا نے ان ہولناک سرکٹوں کو دیکھتے ہوئے کہا جن کے منہ سے بدستور سانپ اور بچھو نکل رہے تھے اور فرش پر گر کر رینگ رہے تھے۔ یہ اتنا بھیانک اور لرزہ طاری کر دینے والا منظر تھا جس کو دیکھ کر ایک ہوشمند انسان کا ہارٹ فیل ہو سکتا تھا مگر اپنی مضبوط اعصابی کی وجہ سے ابھی تک یہ دونوں زندہ تھے۔ یہ ہولناک منظر دیکھ کر کرنل فریدی کا اپنا دل لرز گیا تھا اور اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اس بھیانک جہنمی مخلوق سے کس طرح خود کو بچائے۔ ہولناک سر کٹے بے ہنگم قہقہے لگاتی ان کی طرف بڑھنے لگی۔

’’بھاگیں کرنل صاحب۔ ورنہ ہم بے موت مارے جائیں گے‘‘...... روزا نے خوف کی شدت سے کرنل فریدی کے سینے سے چمٹتے ہوئے کہا۔ روزا کا بدن خوف کی شدت سے بری طرح کانپ رہا تھا۔ کرنل فریدی نے روزا کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا اور دونوں بھاگنے لگے مگر سر کٹے بدستور بے ہنگم قہقہے لگاتے ہوئے ان کے پیچھے۔ فضاء میں بھاگنے لگے۔ ان کو ہر طرف شور اور چیخوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ جیسے بے شمار عورتوں اور مردوں کو ذبح کیا جا رہا ہو۔ اب دونوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو منظر بدل چکا تھا اب ان کو راہداری میں ہر طرف انسانی اعضاء بکھرے ہوئے نظر آ رہے تھے جیسے ان

کو بے دردی سے قتل کیا گیا ہو اور ان کے اعضاء کو کاٹ کر الگ الگ کیا گیا ہو اور ہر طرف خون بکھرا ہوا تھا اب یہ نیا دل ہلا دینے والا منظر دیکھ کر روزا کے ساتھ کرنل فریدی کے منہ سے بھی بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اچانک ایک آگ کا گولہ ان کے قریب آ گرا تو یکلخت راہداری کے فرش پر ایک گڑھا سا پڑ گیا اگر یہ بھیانک آگ ان کے اوپر گرتی تو دونوں جل کر راکھ ہو جاتے پھر یکلخت ہر طرف بے ہنگم قہقہے گونج اٹھے اور اب انہوں نے نیا وحشت ناک منظر دیکھا جسے دیکھ کر ان کی روح فنا ہو گئی۔ سارے مردے ایک ساتھ جمع ہو گئے اور ان کے اعضاء مل گئے اور تمام مرد اور عورتیں جن کے اعضاء بکھر چکے تھے اب یکجا ہو گئے تھے اور ان کے منہ سے خون نکل رہا تھا اور ان کے بدن پر کیڑے پڑے ہوئے تھے مگر یہ مردے زندہ ہو کر ان کی نظروں کے سامنے زندہ ہو چکے تھے اور اب چیخوں کی بجائے ان کے منہ سے گندا خون نکل رہا تھا اور وہ زمین پر بکھرے ہوئے سانپ اور بچھو اٹھا اٹھا کر کھانے لگے اور چپر چپر کی آوازیں اس ہولناک راہداری میں گونجنے لگی۔ یہ تمام منظر اتنے بھیانک اور لرزہ خیز تھے کہ ان کے حواس جواب دینے لگے۔

''نن۔ نہیں۔ اگر ہم بے ہوش ہو گئے تو یہ شیطان پرستوں کی جیت ہو گی اور وہ ہمیں شیطان کے نام پر ذبح کر دیں گے۔ روزا پلیز میرا ساتھ دو ورنہ میں اکیلا رہ گیا تو میں بھی اس وحشت کی دنیا میں خوف سے مارا جاؤں گا۔

روزا اپنے حواس کو قابو میں رکھو ہم نے ان شیطان پرستوں کو شکست دینی ہے''......کرنل فریدی نے شدید خوف سے لرزتے ہوئے روزا کو سہارا دیتے ہوئے کہا جس نے روتے ہوئے اس کے سینے پر اپنا سر ٹکا دیا تھا کیونکہ وہ کسی بھی لمحے خوف سے بے ہوش ہونے کو تھی اگر اسے یہاں ان بھیانک مناظر دیکھتے ہوئے کرنل فریدی کا ساتھ نہ ہوتا تو اس کا دماغ خوف کی شدت سے جواب دے چکا ہوتا مگر کرنل فریدی کی سنگت میں وہ خود کو مضبوط کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔اب تمام مردے جو زندہ ہو چکے تھے اور بھیانک نگری کی غلامی اختیار کر چکے تھے اور اس وقت ان کے منہ سے خون نکل رہا تھا اور وہ سر کٹوں کے منہ گرنے رالے سانپ اور بچھو کھا رہے تھے اور ان کے منہ سے اب چیخوں کی بجائے بے ہنگم قہقہے نکل رہے تھے۔

''کالا جادو۔کالی دنیا۔اے روشنی کے نائبو۔تم نے آقا بلیک لارڈز کے بے شمار ساتھیوں کا خاتمہ کیا ہے اس لئے اب تم سب کی عبرت ناک موت لازمی ہے۔یہ تاریک دنیا تمہاری موت کی جگہ ہے''......ان کو راہداری میں ایک گرجتی ہوئی بھیانک آواز سنائی دی۔ایک تو دونوں پہلے ہی خوفزدہ تھے اور اب آواز میں اتنی گرج اور دہشت تھی کہ ان کے دل دہل کر رہ گئے۔

''کک۔کون ہو تم''......کرنل فریدی نے خوف سے کانپتی روزا کا ہاتھ مضبوطی سے تھامتے ہوئے ہمت کر کے کہا جیسے اسے بھی روزا کے سہارے

کی ضرورت ہو۔مگر کرنل فریدی کی آواز کا کوئی جواب نہ آیا۔اچانک پھران کے قریب آگ کا ایک شعلہ آگرا جس سے راہداری کے فرش پر آگ لگ گئی اور پھر یکلخت دوبارہ وہی سر کٹے ان کے سر پر نمودار ہو گئے اور بے ہنگم قہقہے لگاتے ہوئے ان پر خون اورآگ برسانے لگے۔

''بھاگو روزا۔ ورنہ ہم بے موت مارے جائیں گے''......کرنل فریدی نے روزا کا ہاتھ دباتے ہوئے کہا اور اس کا ہاتھ تھام کر تیزی سے آگے کی طرف بھاگ گیا تو روزا بھی ہمت کرتے ہوئے اس کا ساتھ دیا حالانکہ خوف کے شدید عالم میں اس کے حواس جواب دینے والے تھے مگر کرنل فریدی کی محبت اوراس کے مضبوط سہارے نے اس کو ہمت دی تھی۔اب دونوں نے دیکھا کہ اس ہولناک راہداری میں ان کو ایک جگہ پھر دروازہ نظر آیا۔ان کو معلوم تھا کہ اس ہولناک دنیا میں ان کو کہیں سکون ملنے والا نہیں ہے مگر پھر بھی دونوں نے ایک ساتھ دروازے کو دھکا دیا تو سالخوردہ دروازہ ایک چھناکے سے کھل گیا۔ دونوں نے کچھ نہ سوچا کیونکہ دہشت کے ہولناک و بھیانک مناظر کے پل پل بدلتے واقعات نے ان کے دماغ کو مفلوج کر کے رکھ دیا اوراب ان کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اس لئے دونوں بے دھڑک اس کمرے میں گھس گئے جیسے ہی دونوں اندر داخل ہوئے وحشت کے یہ مناظر ختم ہو گئے کیونکہ ان کے اندر داخل ہوتے ہی ٹوٹا ہوا دروازہ ایک دھماکے سے بند ہو

چکا تھا۔ معلوم نہیں کالی دنیا کے یہ کیسے اثرات تھے جو ان کی سمجھ سے باہر تھے مگر اس کمرے میں داخل ہو کر وہ دونوں ٹھٹک کر رک گئے۔

پاکستانی پوائنٹ کام

''ارے جج۔ جولیا یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں۔ لگتا ہے ہم تحت السرا میں پہنچ گئے ہیں''...... عمران نے گورکھ اندھیرے میں ہاتھ مار کر کہا کیونکہ کمرے کے اندر داخل ہو کر نیچے گرتے ہوئے اس کا ہاتھ جولیا کے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا اور عمران نیچے جا گرا تھا۔ گو کہ بلندی اتنی نہیں تھی مگر پھر بھی پکے فرش کی وجہ سے اس کی ہڈیاں کڑکڑا گئی تھیں۔ خوفناک شیطانی جہنمی مخلوق کے آگ کے شراروں سے بچنے کے لئے وہ ایک کمرے میں داخل ہو تو گئے تھے جہاں چند لمحوں کے لئے ان کو سکون مل جاتا تھا کیونکہ جہاں شیطان کے ہولناک واران پر ہوتے تھے۔ وہاں سے بھاگ کر کسی کمرے میں پناہ لے لی جائے

تو ان پر وار کرنے والی جہنمی مخلوق ان کا پیچھا چھوڑ دیتی تھی اور چند لمحے بعد کوئی اور شیطانی مخلوق ان کے پیچھے لگ جاتی تھی معلوم نہیں یہ کالی دنیا کے کیا اسرار تھے۔ چونکہ گھٹا ٹوپ اندھیرا ہونے کی وجہ سے عمران کو ان کو کچھ نظر نہ آ رہا تھا اس لئے اس نے جولیا کو آواز دی تھی۔

''یہ کک۔ کون سی جگہ ہے عمران اور ہم کہاں پہنچ گئے ہیں''...... اندھیرے میں عمران کو جولیا کی کراہتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ہج۔ جولیا ڈئیر لگتا ہے ہم کسی قبر میں پہنچ گئے ہیں اس سے پہلے کہ قبر کے مردے ہمیں پکڑ لیں آؤ ہم پنگ پانگ کھیلتے ہیں شاید مردے ہمیں چھوڑ دیں''...... اندھیرے میں عمران کی چہکتی ہوئی آواز ابھری۔ کیونکہ جولیا کی آواز سن کر اس کو تسلی ہوگئی تھی ورنہ وہ پریشان تھا کہ کہیں شدید خوف کے عالم میں جولیا کے اعصاب جواب نہ دے گئے ہوں۔ اب اس کی آواز سن کر عمران نے سکون کا سانس لیا تھا۔

''عمران۔ ہمیں جلد از جلد اس بھیانک نگر سے نکلنا ہوگا ورنہ ہم مارے جائیں گے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ارے جولیا۔ ہم نے تو بے شمار ماورائی کیسز میں شیطان پرستوں کو شکست دی ہے اور بہت مشکل میں بھی پڑے ہیں مگر فتح ہماری ہوئی ہے تم نے ہمت نہیں ہارنی۔ میں تمہارے ساتھ ہوں''......عمران نے جولیا کو تسلی

دیتے ہوئے کہا۔ حالانکہ حویلی میں بھیانک اور شیطان پرستوں کی جہنمی مخلوق کی دہشت دیکھ کر اس کا اپنا دل لرز گیا تھا مگر وہ جولیا کو تسلی دے رہا تھا تا کہ وہ اس بھیانک نگر میں ہمت نہ ہار دے۔ یکلخت کمرے میں دھیمے سرخ رنگ کی روشنی پھیل گئی روشنی بہت پراسرار تھی۔

''ارے یہ کرنیل صاحب جرنیل صاحب اور مس ایکریمیا کہاں غائب ہو گئے''...... عمران نے اس کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے حیرت سے کہا۔ کیونکہ وہ ایک چند لمحوں کے وقفے کے ساتھ ہی ایک ہی کمرے میں داخل ہوئے تھے مگر اندھیرے میں لڑھکنیاں کھاتے ہوئے اب وہ دونوں نجانے کہاں چلے گئے تھے۔ یہ ایک گول کمرہ تھا اور کمرے وسط میں وہی چمگادڑ کا قوی ہیکل سیاہ بت موجود تھا۔

''ارے واقعی یہ کرنل صاحب اور روزا کہاں چلے گئے''...... جولیا نے بھی کراہتے ہوئے فرش سے اٹھتے ہوئے حیرت اور چونک کر کہا۔

''میرے خیال میں وہ اپنے مستقبل میں ہونے والے بچوں کی پلاننگ کرنے کے لئے کہیں بیٹھے غور کر رہے ہوں گے''...... عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا تو جولیا نے حیرت سے عمران کو دیکھا جس کے چہرے پر حماقت کے ڈونگرے برس رہے تھے۔

''بدمعاش کہیں کے۔ کبھی تو باز آ جایا کرو ہر جگہ حماقتیں ہی کرتے رہتے

ہواور کسی کو بھی نہیں چھوڑتے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے عمران کی طرف دیکھ کر کہا۔

''جولیا۔ میں غور کر رہا ہوں کہ یہ چمگادڑ کا نشان مجھے اس کالی دنیا میں ہر جگہ نظر آ رہا ہے میں نے پہلے بھی کتابوں میں پڑھا تھا کہ چند جگہ شیطان کے معبد ہیں جہاں چمگادڑ کے بت کے قدموں میں شیطان کی پوجا کی جاتی ہے اور شیطان کے نام پر انسانوں کی قربانی ہوتی ہے اور واقعی اس سحر کی ہولناک سرزمین پر مجھے دوسری بار چمگادڑ کے بت دیکھ رہا ہوں''...... اس بار عمران نے چمگادڑ کے بت کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

''ہاں عمران۔ تم تو دوسری بار اس چمگادڑ کے بت کو دیکھ رہے ہو مگر میں نے تو اس نشان کو اس وحشت کی سرزمین پر جگہ جگہ دیکھا ہے اور میں نے اپنی نظروں کے سامنے چمگادڑ کے بت کے قدموں میں انسانوں کی قربانی ہونے کا بھیانک ترین منظر دیکھا ہے''...... جولیا نے چمگادڑ کے بت کو دیکھ کر لرزتے ہوئے کہا کیونکہ اس کے ذہن میں وہی انسانی قربانی کا ہولناک منظر گھوم گیا تھا۔

''چلو عمران۔ مجھے اس چمگادڑ کے بت سے وحشت ہو رہی ہے۔ یہ بہت ہولناک دنیا ہے جہاں کسی بھی لمحے کچھ بھی ہو جاتا ہے جو ہمارے ذہن و گمان میں بھی نہیں ہوتا کہ آج کے سائنسی دور میں یہ سحر کے ہولناک

واقعات بھی ہو سکتے ہیں۔ میں یہ بھی مانتی ہوں کہ ہم متعدد بار شیطانی قوتوں سے ٹکرائے ہیں اور سفلی قوتوں سے ٹکرا کر مشکل میں پڑنے کے باوجود شیطان پرستوں کو شکست دی ہے اور اس کے لئے نہ جانے کہاں کہاں گئے ہیں اور کتنے ملکوں کا سفر بھی کیا ہے مگر سچی بات تو یہ ہے کہ یہ کالی دنیا بہت ہی ہولناک اور اعصاب کو مفلوج کر دینے والی بھیانک ترین جگہ ہے"...... جولیا نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں جولیا واقعی ہم بہت دفعہ ماورائی دنیا کے شکنجے میں پھنسے ہیں اور شیطان پرستوں کا مقابلہ کیا ہے مگر یہ واقعی بہت خوفناک جگہ ہے مگر ہمیں اس خوف کا بہادری سے مقابلہ کرنا ہوگا ورنہ خوف ہی ہمیں مار ڈالے گا"...... عمران نے جولیا کو تسلی دیتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"معلوم نہیں یہ کرنل صاحب اور روزا آخر کہاں چلے گئے"۔ جولیا نے حیرت سے کہا۔

"جولیا۔ مجھے لگتا ہے کہ ہم دونوں جوڑیوں کو جان کر الگ کیا گیا ہے تا کہ بھیانک نگری میں ہم ایک دوسرے کا سہارا نہ بن سکیں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے سر ہلا دیا جیسے عمران کی بات سمجھ گئی ہو۔

"بہرحال روزا کے ہمراہ کرنل فریدی ہے اور دونوں ہی بہت ہمت والے ہیں اور مشکلات کا شکار ہونے کے باوجود وہ دونوں شیطان پرستوں

کی ہولناک دنیا سے نکلنے کا راستہ تلاش کر رہے ہوں گے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں مجھے معلوم ہے کہ وہ دونوں خوف سے ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھے رہے ہوں گے اس لئے اب ہمیں بھی اس شیطانی اور تاریک دنیا سے نکلنے کا راستہ تلاش کرنا ہوگا ورنہ ہم کسی مشکل میں پڑ سکتے ہیں''...... عمران نے کہا اور غور سے اس گول کمرے میں نظریں دوڑانے لگا تا کہ یہاں سے باہر جانے کا راستہ دیکھ سکے مگر ان کو اس گول کمرے میں کہیں بھی کوئی دروازہ نظر نہ آیا۔

''ارے یہ کیسا کمرہ ہے جہاں سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ ہی نہیں ہے''...... جولیا نے بھی حیران ہو کر اپنی نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

''جولیا۔ تم نے اس شیطانی دنیا میں کیا نوٹ کیا ہے''...... عمران نے اس بار جولیا سے سوال کیا۔

''عمران۔ بلاشبہ میں اس ہولناک سحر کی سرزمین پر آ کر چکرا گئی ہوں یہاں ہر کمرے میں اندھیرا ہوتا ہے پھر چند لمحے بعد پراسرار دھیمی روشنی چھا جاتی ہے اور اس کے علاوہ اگر ایک جگہ شیطان پرستوں کی ہولناکیت، موت کا بازار اور دہشت کا وار کر رہی تو کسی نئے کمرے کے دروازے کو توڑ کر اندر جاؤ تو حیرت انگیز طور پر پچھلی ہولناک شیطانی قوت ختم ہو جاتی ہے اور چند لمحے سکون کے بعد پھر نئے سرے سے کوئی شیطانی مخلوق کسی نئے ہولناک

وار سے استقبال کو تیار ہوتی ہے اور اس کالی دنیا میں ہر طرف تاریکی کا ہولناک راج ہی قائم ہے جہاں ہر طرف وحشت اور بربریت کے ہولناک مناظر ہی نظر آرہے ہیں''...... جولیا نے عمران کی بات سن کر سمجھتے ہوئے اسے اپنا گزشتہ تجربہ بیان کیا جو وہ اس بھیانک دنیا میں دیکھ چکی تھی اور اس کا شکار ہوتے ہوتے بچی تھی۔

''مگر یہاں تو مجھے کوئی دروازہ نظر نہیں آرہا جہاں سے ہم اس شیطانی کمرے سے باہر جاسکیں''......عمران نے ہر طرف دیکھ کر شانے اچکا کر کہا۔

''ہاں۔لگتا ہے اس بار شیطان پرستوں نے ہمیں اپنا قیدی بنالیا ہے اور اب وہ ہمیں کسی نئے ہولناک جال میں پھنسانا چاہتا ہے''......جولیا نے اس بار خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''نہیں جولیا۔مایوسی گناہ ہے۔افسوس کہ ان شیطان پرستوں کے گندے مواد سے ہمارے ذہن خالی ہو چکے ہیں اور مقدس کلمات بھول چکے ہیں مگر پھر بھی شیطان پرستوں کے ساتھی نہیں بلکہ ازلی دشمن ہیں اس لئے ہمیں اپنے اعصاب پر قابو پا کر اس بھیانک دنیا سے نکلنا ہوگا۔کاش اگر جوزف یہاں ہوتا تو وہ اس بھیانک دنیا سے نکلنے کا راستہ اپنی صلاحیتوں سے نکال لیتا مگر معلوم نہیں اس کالی دنیا میں آنے کے عجیب قانون تھے کہ ایک فرد کے لئے ایک فرد ہی جاسکتا ہے اور میں جوزف کے لاکھ منہ بند کرنے کے باوجود

یہاں پراسرار عمل کر کے خود آیا ہوں اور کرنل فریدی بھی روزا کے لئے اپنے پراسرار ساتھی طارق کا سہارا نہیں لیا اور خود آیا ہے اور جب کرنل فریدی جیسا عورت زات سے بیزار اور خشک مزاج اپنی ممبر روزا کے لئے خود آ سکتا ہے تو کیا میں تمہارے لئے نہیں آ سکتا‘‘......عمران نے جولیا کی طرف دیکھ کر کہا تو اس کی بات سن کر ہولناک کالی دنیا کی قیدی ہونے اور خوفزدہ ہونے کے باوجود جولیا کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

’’تو تم میری خاطر اس کالی دنیا میں آئے ہو‘‘......جولیا نے مسکرا کر کہا۔

’’نہیں۔مہا گمبارو نے میری مرغی کے انڈے چرا لئے تھے اور میں ان کے لئے یہاں جھک مار رہا ہوں‘‘......عمران نے منہ بنا کر کہا تو جولیا نے عمران کے کان پکڑ کر ہلکا سا مروڑ دیا۔

’’شیطان کہیں کے۔ہر جگہ حماقتیں ہی کرو گے‘‘......جولیا نے پیار سے کہا تو عمران کے چہرے پر معصومیت برسنے لگی۔

’’چلو عمران۔اب ہمیں اس جگہ سے نکلنے کی جگہ تلاش کرنے پڑے گی ورنہ ہم اسی جگہ ہی پڑے رہے تو اس منحوس کالی دنیا سے باہر نہیں نکل سکیں گے اور کسی ہولناکیت کا شکار ہو کر مارے جائیں گے‘‘......اس بار جولیا نے سنجیدہ اور خوفزدہ لہجے میں کہا کیونکہ اس کی نظر چمگادڑ کے بت کی آنکھوں میں پڑی جہاں سے اسے آگ کے شرارے نکلتے ہوئے محسوس ہوئے۔

''چلو جولیا۔ اگر تم کہتی ہو تو میں بھی تیار ہوں۔ میرا تو یہی ارادہ تھا کہ کرنل صاحب کو قاضی بنا کر اور روزا کو گواہ بنا کر یہیں شادی رچا لیتے ہیں اور مزے سے نئی دنیا بسر کرتے ہیں''...... عمران نے حماقت سے اپنی نظریں اس کمرے میں دوڑاتے ہوئے کہا۔

''اب تم کہو گے کہ میں بھی کرنل صاحب اور روزا کے نکاح میں قاضی بن جاتا ہوں اور تم ان دونوں کی شادی میں گواہ بن جانا اور ہم دونوں جوڑیاں یہاں پنگ پانگ کھیلیں گے''...... جولیا نے اس بار شرارت سے عمران کی ناک پکڑ کر اسے دباتے ہوئے مسکرا کر کہا تو حیرت سے عمران کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔

''اسی طرح مسکراتی رہا کرو تا کہ ہمارے ہونے والے بچے ہمیں اس طرح ہنستا مسکراتا دیکھیں''...... عمران نے پھر حماقت سے کہا۔

''ایک تو تمہارے سر پر ہر وقت حماقت سوار رہتی ہے۔ منہ دھو کر رکھو میں تمہاری کوئی بیوی نہیں ہوں جو اس طرح کی پینگیں بڑھا رہے ہو''...... اس بار جولیا نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی مسکرانے لگا۔ یکلخت کمرے میں پھر گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا۔

''کالا جادو، کالی دنیا، اے دنیا کے حقیر لوگو تم دونوں کے ہاتھوں شہنشاہ ظلمات کے بے شمار مہان ساتھیوں کا خاتمہ ہوا ہے اور اب تم دونوں کی

عبرتناک موت ہی مقدر ہے۔ ہاں اگر تم دونوں اس شہنشاہ ظلمات کی عظمت کو قبول کرتے ہوئے سجدہ ریز ہو جاؤ تو تم دونوں کو کالی دنیا سے نکال دیا جائے گا البتہ اس باغی جوڑی کو شیطان کے نام پر قربان کیا جائے''......ان کو اندھیرے میں ایک گرجتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''کون ہو تم اور تم نے ہمیں یہاں کیوں قید کیا ہے''......عمران نے اندھیرے میں جولیا کا ہاتھ تھام کر جی کرا کے اونچی آواز میں کہا۔

''تم دونوں کو چند لمحے دیئے جاتے ہیں اور پھر انکار پر دردناک موت ہی تمہارا مقدر بنے گی''......ایک دفعہ پھر گرجتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ہم دونوں شیطان پر ہزار بار لعنت بھیجتے ہیں اور تم ہمیں اس کے سامنے سجدہ کرنے کو کہتے ہو''......اس بار اندھیرے میں جولیا کی آواز ابھری مگر اس بار آواز خاموش تھی اور چند لمحوں بعد وہی پراسرار سرخ رنگ کی دھیمی روشنی ہو گئی۔

''یہ۔ یہ سب کیا تھا اور کیسی آواز تھی''......جولیا نے دھیمی روشنی کے بعد خوف سے نظریں دوڑاتے ہوئے کہا مگر عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

''چلو جولیا۔ ہمیں اس کمرے سے باہر نکلنا ہو گا''......عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور دونوں اس گول کمرے میں آگے بڑھے اور چمگادڑ کے

بت کے پیچھے آ گئے تو حیرت سے اچھل پڑے کیونکہ ان کو یہاں سے سیڑھیاں اوپر جاتی ہوئی نظر آئیں۔ دونوں اس بار خاموشی سے ایک دوسرے کا ہاتھ تھام کر ایک دوسرے کا سہارا بن کر سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ چند لمحوں بعد سیڑھیاں گھوم کر ایک چوکور کمرے پر ختم ہوئیں جہاں مزید ایک دروازہ کمرے کے آخر میں موجود تھا اور بند تھا۔

''لگتا ہے اس وحشت نگری میں ہم گھوم گھوم کر پاگل ہو جائیں گے''...... عمران نے اس کمرے میں قدم رکھ کر کہا۔ جولیا بھی اس کے ساتھ اس کمرے میں داخل ہو چکی تھی۔ یکلخت ان دونوں کو ایک زناٹے کی ہولناک آواز سنائی دی جس سے ان کے دل دہل گئے پھر ایک بھیانک ترین منظر ان کا منتظر تھا جس کو دیکھ کر ان کے حواس جواب دینے لگے۔ سیڑھیوں سے دو ڈھانچے شور مچاتے ہوئے اوپر چڑھ رہے تھے جہاں سے وہ ابھی اوپر چڑھے تھے۔ ان ڈھانچوں کے ہاتھوں میں تڑپتے ہوئے انسان کرنل فریدی اور روزا تھے جو بے حد زخمی تھے۔ ڈھانچے ان کے زندہ وجود کو چیر رہے تھے اور عمران، جولیا کے دیکھتے ہی ان کے سینے چیر کر ان کے دل نکال لئے تھے اور تڑپتے ہوئے فریدی اور روزا کو کمرے میں پھینک دیا تھا جو بری طرح تڑپ رہے تھے کیونکہ ان کے دل ان کے سینے سے نکل چکے تھے۔ دونوں ڈھانچوں نے ان کے دل نکال کر اپنے منہ میں دے دیئے تھے اور

خون سے لتھڑے ہاتھوں سے ان کا دل کھانے لگے۔ یہ منظر اتنا ہولناک اور بھیانک تھا کہ کوئی ہوشمند انسان دیکھ لے تو خوف کے عالم میں اس کی جان نکل جائے۔

''عمران، کرنل صاحب اور روزا ان شیطان پرستوں کے ہاتھوں مارے گئے ہیں چونکہ ہم نے بھی چمگادڑ کے شیطانی بت کو سجدہ نہیں کیا اور نہ کبھی کریں گے چاہئے ہماری موت ان دونوں سے بھی بھیانک کیوں نہ ہو مگر ہمیں اس وحشت کی سرزمین سے فوراً نکلنا ہوگا ورنہ ہم بھی بے موت مارے جائیں گے''...... یہ بھیانک منظر دیکھ کر جولیا نے خوف کے عالم میں عمران کے سینے سے چمٹتے ہوئے کہا۔ خوف سے اس کا وجود بری طرح کانپ رہا تھا اور اس کے حواس جواب دے رہے تھے۔ اچانک ان دونوں ڈھانچوں کے منہ سے آگ کے شرارے نکل کر عمران اور جولیا کی طرف بڑھے عمران نے خوف سے کانپتی اور روتی جولیا کا ہاتھ تھاما اور بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف ہو گیا۔ اگر ان کو ایک لمحے کی دیر ہوتی تو خوفناک آگ ان کے وجود کو جلا کر رکھ کر دیتی۔ اچانک کمرے میں پھر زناٹے کی ہولناک آواز گونجی اور وہی ڈھانچے اچانک نمودار ہوئے۔ اچانک کرنل فریدی اور روزا بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ عمران اور جولیا کے دیکھتے ہی ان کے چہرے بھیانک ہو گئے اور ان کے منہ سے بے ہنگم قہقہے نکلنے لگے اور ان کی زبانیں باہر نکل آئیں اور دونوں

عمران اور جولیا کی طرف بڑھے کرنل فریدی اور روزا کے وجود سیاہ ہو چکے تھے۔ شیطانی ڈھانچوں نے شور مچانا شروع کر دیا یکلخت ان کے چہروں پر گوشت بھر گیا۔ ان کے چہرے حسین تھے اور ان کے منہ سے دردناک چیخیں نکل رہی تھیں پھر یکلخت ان کے چہرے کھوپڑیوں میں بدل گئے اور اب ان کے منہ سے بھیانک قہقہے اور تھے اور ان کے منہ سے خون نکل رہا تھا۔ یہ بھیانک منظر دیکھ کر جولیا اور عمران کے منہ سے چیخ نکل گئی۔

''چلو جولیا۔ یہ سب مناظر ہمیں ہراساں کرنے کے لئے ہیں ہمیں اپنے اعصاب پر قابو پانا ہے ورنہ یہ بھیانک مناظر کا خوف ہمیں مار دے گا''......

عمران نے جولیا کا ہاتھ دباتے ہوئے کہا جو جس کے منہ سے اب بھی چیخیں نکل رہی تھی اور اس نے مضبوطی سے عمران کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ اب سب ڈھانچے اور مردہ کرنل فریدی اور روزا بھیانک وجود ان دونوں کی طرف بڑھنے لگے تو عمران نے لرزتی جولیا کا ہاتھ تھاما اور تیزی سے اس بند دروازے کی طرف بڑھا تو جولیا بھی ہمت کر کے تیزی سے عمران کے ساتھ بھاگی اور دونوں نے کمرے کے دروازے کو لات رسید کی تو دروازہ ایک چھناکے سے ٹوٹ گیا اور عمران اور جولیا بے دھڑک اس میں کود گئے۔ ان کے اندر جاتے ہی اس تاریک دنیا کے اصول کے مطابق بدستور دروازہ بند ہو گیا مگر اندر جاتے ہی دونوں چونک گئے۔

کیپٹن حمید، تنویر، انسپکٹر آصف اور سوپر فیاض ایک ساتھ آگے بڑھ رہے تھے۔ان کے چہرے پر خوف عیاں تھا اور چاروں ہی تاریکی میں آگے بڑھ رہے تھے۔کیپٹن حمید اور تنویر نے ایک دوسرے کا ہاتھ تھاما ہوا تھا اور سوپر فیاض اور انسپکٹر آصف نے ایک دوسرے کا ہاتھ تھاما ہوا تھا اور لرزتے ہوئے دل کے ساتھ چاروں ہی آگے بڑھ رہے تھے۔ان کے سامنے ایک طویل غار تھا اور وہ اس غار میں آگے بڑھ رہے تھے۔تنویر نے بلیک زیرو کو کال کر کے کیپٹن حمید سے فون پر ہونے والی بات سنا دی تھی اور اس سے التجائیہ طور پر اجازت مانگی تھی کہ اسے بھی جولیا کی رہنمائی کے سلسلے میں اجازت دی جائے۔چونکہ بلیک زیرو، جولیا کے بارے میں تنویر کے جذبات کو جانتا تھا اس لئے اسے اجازت دے دی تھی اور دوسری طرف سے حیرت انگیز طور پر سر عبدالرحمان نے بھی سوپر فیاض کو عمران کے پراسرار گمشدگی کے سلسلے میں اس کیس میں اسے کافرستان جانے کی اجازت دے دی تھی تا کہ وہ کرنل فریدی کے ساتھیوں کے ساتھ مل کر عمران کو ڈھونڈ سکے۔ان کو اصل حالات کا تو معلوم نہیں تھا مگر اتنا معلوم تھا کہ ان کا بیٹا پراسرار طور پر پاکیشیا سے چلا گیا ہے اور اسی کی پریشانی میں انہوں نے سوپر فیاض کو اجازت دے

دی تھی حالانکہ پہلے عمران کے کہیں جانے پر انہوں نے پرواہ نہیں کی تھی مگر ان کو سلیمان کی بدولت معلوم ہوا تھا کہ عمران پراسرار طریقے سے پاکیشیا سے جا چکا ہے تو وہ پریشان ہو گئے تھے حالانکہ پہلے بھی عمران ماورائی سلسلے میں کئی دفعہ باہر جا چکا تھا مگر ان کو کچھ معلوم نہیں ہوتا تھا کیونکہ وہ تو عمران کو ایک نکما انسان سمجھتے تھے مگر اس بار حیرت انگیز طور پر سوپر فیاض کو اجازت مل گئی تھی۔ تنویر اور سوپر فیاض کیپٹن حمید کے خصوصی مہمان کی حیثیت سے کافرستان پہنچ چکے تھے اور کیپٹن حمید ان دونوں کے آنے پر فوراً ہی روانہ ہو چکا تھا۔ گو کہ کیپٹن حمید کو یقین نہیں تھا کہ انسپکٹر آصف جس جوتشی سے مل چکا ہے اور بقول اس کے ساندر بن کے جنگل میں ہراسا پہاڑی کے نزدیک ایک طویل غار ہے اور اسی غار سے ان کو کالی دنیا کا راستہ مل سکتا ہے مگر ضروری نہیں کہ راستہ کھلا ہو کیونکہ شیطانی قوتوں کے نمائندے اور کالی دنیا کے آقا مہا گمبا رو اس راستے کو بند بھی کر چکا ہو مگر بقول اس جوتشی کے ہو سکتا ہے وہاں سے ان کو کالی دنیا میں جانے کا کوئی کلیو مل جائے اور نہیں بھی مل سکتا۔ تنویر اور سوپر فیاض بھی کیپٹن حمید اور انسپکٹر آصف کے ہمراہ اس جوتشی سے ملے تھے جو کہ بدھ مت کا پیروکار تھا اور اس جوتشی کے کہنے کے علم کے مطابق کالی دنیا کا راستہ وہاں سے کھلتا تھا اور ہو سکتا ہے کہ وہاں سے اب راستہ بند ہو چکا ہو کیونکہ کسی دور میں شیطان پرستوں کا مسکن اور معبد یا عبادت گاہ تھی جو کہ

اب عرصہ پہلے ختم ہو چکی ہے لہٰذا اس جوتشی کے علم کے مطابق تھوڑے بہت چانس ہیں کہ وہاں سے ہولناک سرزمین سے کالی دنیا کا راستہ نکلتا ہو مگر جوتشی کی بات پر تنویر اور کیپٹن حمید تہیہ کر چکے تھے وہ اپنی طرف سے ایک کوشش ضرور کریں گے۔ جوتشی نے ان کو یہ بھی بتایا تھا کہ وہ غار انتہائی خوفناک اور کسی دور میں شیطان پرستوں کا مرکز اور عبادت گاہ بھی رہا ہے مگر اب وہ عبادت گاہ تو وہاں سے ختم ہو چکی ہے جہاں اماوس کی تاریک راتوں کو انسانوں کی قربانی شیطان مردود کے نام پر دی جاتی تھی مگر اب بھی وہ ایک ہولناک مسکن ہے جہاں دن کے وقت بھی وہاں لوگ جاتے ہوئے گھبراتے ہیں مگر تنویر اور کیپٹن حمید تو سیکرٹ ایجنٹ تھے گو کہ کیپٹن حمید شاز و نادر ہی ماورائی اور پراسرار کیسوں میں کرنل فریدی کے ہمراہ حصہ لے چکا تھا مگر پھر بھی وہ اپنے مہمانوں اور ہمسایہ ملک کے سیکرٹ ایجنٹوں یعنی تنویر وغیرہ کے سامنے بزدلی کا مظاہرہ نہیں کر سکتا تھا اس لئے وہ جوتشی کے علم کے مطابق ساندر بن کے جنگل میں جا کر ہراسا پہاڑی کے گھپا میں گھس کر ایک انجان اور ہولناک سرزمیں کالی دنیا میں جانے کا راستہ تلاش کرنے میں تنویر کے ہمراہ جانے پر راضی ہو گیا تھا اور چاروں ہی اس وقت ساندر بن کے جنگلات کے جنگلوں میں بھٹک رہے تھے۔ گو کہ ان کے پاس ہر قسم کا اسلحہ اور دیگر سائنسی ہتھیار اور ساز و سامان موجود تھے مگر پھر بھی ان کے دل اس مہم میں دھڑک رہے تھے

کیونکہ وہ کسی مجرم تنظیم کے خلاف نہیں بلکہ ایک انجان دنیا میں ایک شیطان پرست کے خلاف لڑنے جارہے تھے۔ گو کہ تنویر تو عمران اور جوزف وغیرہ کے ہمراہ کئی بار ماورائی کیس میں حصہ لے چکا تھا اور شیطان پرستوں کے ہاتھوں اغوا بھی ہو چکا تھا مگر ان دنوں اس کے ہمراہ عمران اور جوزف ہوتے تھے مگر اس بار وہ سوپر فیاض اور کافرستانی کیپٹن حمید اور انسپکٹر آصف کے ہمراہ تھا جن کو ماورائی کیسز میں کوئی تجربہ نہیں تھا۔

''کاش اس مہم میں، میں پرنس مکاشو کو بھی ساتھ لے آتا تو ہمیں آسانی ہوتی''......تنویر نے ساندربن کے گھنے جنگل میں کیپٹن حمید کے ساتھ چلتے ہوئے حسرت سے کہا۔

''یہ پرنس مکاشو کون ہے''......کیپٹن حمید کے ساتھ سوپر فیاض اور انسپکٹر آصف بھی تنویر کی بات پر حیران ہو گئے۔

''پرنس مکاشو کوئی اور نہیں جوزف ہے جو افریقہ کے جنگلوں کا شہزادہ ہے اور شیطانی کیسوں میں بھی وہ اپنے باس عمران اور ہماری بہت دفعہ رہنمائی کر چکا ہے۔ ہاں اگر ہم اس پراسرار مہم میں اپنے ہمراہ جوزف یا طارق صاحب کی رہنمائی لیتے تو زیادہ بہتر تھا۔ خیر اب ہم چاروں ساندربن کے گھنے جنگل میں پہنچ چکے ہیں اور میرے علم کے مطابق ہم ہراسا پہاڑی کے قریب پہنچ چکے ہیں اور بدھ مت جوتشی کے مطابق ہمیں رات کے وقت ہی اس گھپا یعنی

پراسرار اور شیطانی غار میں گھسنا ہوگا"۔ کیپٹن حمید نے کہا۔اس وقت چاروں جیپ میں موجود تھے اور جنگل میں سفر کرتے ہوئے وہ ایک پہاڑی کے قریب تھے۔

جنگل میں یہ پہاڑی بھی گھنے درختوں سے اٹی ہوئی تھی اور جب جنگل بہت زیادہ طویل ہو گیا تو چاروں اسلحے سے لیس ہو کر گاڑی سے نکل آئے تھے اور پیدل ہی آگے بڑھ کر اس پہاڑی کے قریب پہنچ گئے۔اب شام کا وقت تھا اور جنگل سے بھانت بھانت کے جانوروں اور درندوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جن سے چاروں کے دل خوف سے لرز رہے تھے۔خاص کر سوپر فیاض اور انسپکٹر آصف تو بہت ہراساں نظر آ رہے تھے مگر چاروں نے ہی ایک دوسرے کے سامنے بہادری دکھانے کے لئے اپنے چہروں کو نارمل رکھا ہوا تھا۔تنویر اور انسپکٹر آصف نے اپنے سامان میں سے تیز رفتار ٹارچیں نکال کر روشن کر دی تھیں جن کی تیز روشنی ہر طرف پھیل گئی تھی اور کیپٹن حمید اور سوپر فیاض نے مستعدی سے اپنے ہاتھوں میں اسٹیشن گنوں کو تھاما ہوا تھا کہ کسی بھی خطرے کی صورت میں وہ اپنا دفاع کر سکیں۔اب چاروں ہی پہاڑی کے قریب پہنچ کر ایک جگہ بیٹھ گئے اور اپنے سامان میں سے پانی کی بوتلیں اور خشک مچھلی کے ٹکڑے کھانے لگے کیونکہ جنگل میں پیدل سفر کر کے وہ اب تھکاوٹ محسوس کر رہے تھے اور ان کی بھوک چمک گئی

تھی مگر کھانے کے دوران اور تھکاوٹ کا شکار ہونے کے باوجود چاروں ہی چوکنے تھے کیونکہ وہ مہذب دنیا سے دور دنیا کے چند خطرناک اور گھنے ترین جنگلوں میں سے ایک ساندر بن کے پر خطر جنگلوں میں موجود تھے جہاں بنگال ٹائیگر، خوفناک سانپ اور دیگر حشرات اور خون آشام درندے بھی پائے جاتے تھے اس لئے تیز ٹارچوں کی روشنی میں چاروں ہی مستعد تھے۔

''اب مسٹر تنویر آپ کا کیا ارادہ ہے۔ رات کا وقت بھی ہو چکا ہے اور میرے خیال میں ہمیں اس شیطانی گھپا میں گھسنے کی تیاری شروع کر دینی چاہئے''......انسپکٹر آصف نے تنویر کی طرف دیکھ کر کہا جو کہ اس مہم میں ان کا لیڈر بنا ہوا تھا کیونکہ تنویر پراسرار اور ماورائی کیسز میں کئی دفعہ عمران وغیرہ کے ساتھ حصہ لے چکا تھا لہٰذا ان تینوں نے اسے ہی اس پراسرار مہم میں اسے اپنا لیڈر بنایا تھا۔

''کیپٹن صاحب آپ بتائیں ہمیں مزید انتظار کرنا چاہئے یا اب اس گھپا یعنی شیطانی غار کو تلاش کر کے اس میں سفر شروع کر دینا چاہئے''......تنویر نے کیپٹن حمید کی طرف دیکھ کر اس سے پوچھا۔ گو کہ تنویر گرم مزاج کا تھا مگر حیرت انگیز طور پر تنویر اب تک ٹھنڈے مزاج سے ہی اس مہم میں شریک ہوا تھا دوسرا اسے یہ بھی معلوم تھا کہ وہ پاکشیائی سیکرٹ ایجنٹوں کے ہمراہ کسی مہم میں شریک نہیں ہے بلکہ پاکیشیا کا سوپر فیاض کا بھی اس کے گروپ سے کوئی

تعلق نہیں تھا اور وہ عمران کا دوست تھا اور کیپٹن حمید اور انسپکٹر آصف تو ویسے ہی اس کے اس کے ہمسایہ ملک یعنی کافرستانی تھے اس لئے اس گروپ کا لیڈر ہونے کے باوجود وہ ہر بات میں ان تینوں سے بھی مشورہ لے رہا تھا اور اپنی کوئی مرضی نہیں تھوپ رہا تھا اس لئے اس نے گروپ لیڈر ہونے کے باوجود کیپٹن حمید سے مشورہ لیا تھا۔

''مسٹر تنویر آپ ہی اس گروپ کے لیڈر ہیں اگر آپ کہتے ہیں تو ہم مزید انتظار کر لیتے ہیں اور اگر کہتے ہیں تو اپنی پراسرار مہم اب شروع کر دیتے ہیں کیونکہ مجھے ماورائی اور پراسرار اور شیطانی الجھنوں والے کیسز کا کوئی تجربہ نہیں ہے''...... کیپٹن حمید نے تنویر کی طرف دیکھ کر کہا تو تنویر نے لمبی سانس بھر کر ہنکارہ بھرا۔

''ٹھیک ہے۔ میرے خیال میں ہم دو گروپ بنا کر ایک تھوڑا فاصلہ دے کر اب اس شیطانی گھپا کو تلاش کرتے ہیں پھر اس میں جاتے ہوئے بھی دو گروپ کی صورت میں ہی ایک دوسرے سے چند قدموں سے کے فاصلے سے اس گھپا میں گھسنا چاہئے''...... تنویر نے ان کو فیصلہ سنایا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اب چاروں ہی ایک ساتھ اٹھے اور اپنے سامان کو اپنے کندھوں پر لٹکایا اور تیز رفتار ٹارچوں کو اپنے ماتھے پر بندھی ایک پٹی کے ساتھ مخصوص طریقے

سے اٹیچ کر دیا اور اپنے ہاتھوں میں اسٹین گنیں تھام لیں تاکہ کسی درندے یا کسی قسم کے خطرے کی صورت میں اس کا استعمال کر سکیں۔ انسپکٹر آصف اور سوپر فیاض ایک دوسرے کے ساتھ لگ کر آگے چل رہے تھے اور ان سے چند قدموں کے فاصلے پر تنویر اور کیپٹن حمید بھی ان کے پیچھے چل رہے تھے۔ چاروں ہی ٹارچوں کی تیز روشنی میں آگے بڑھ رہے تھے اور ان کے دل مسلسل لرز رہے تھے کیونکہ رات ہوتے ہی جنگل میں مختلف جانورں اور درندوں کی آوازیں تیز ہوتی جا رہی تھیں کیونکہ رات ہوتے ہی جنگل جاگ جاتے ہیں اور درندے اپنے شکار کے لئے نکل پڑتے ہیں۔ گو کہ ان کے پاس وافر مقدار میں ایمونیشن تھا مگر ابھی تک سوائے آوازوں کے ان کا کسی درندے سے سامنا نہیں ہوا تھا۔ اب گھنے درختوں سے اٹی ہوئی پہاڑی میں ان کو ایک درہ نظر آیا تو چاروں چونک گئے کیونکہ چار چار تیز رفتار ٹارچیں جل رہی تھیں اس لئے ان کو اندھیرا ہونے کے باوجود گھنے درختوں سے اٹی ہوئی پہاڑی میں درہ نظر آ گیا تھا۔

''میرے خیال میں اسی درے سے گزر کر ہی ہم اس پراسرار غار میں جا سکتے ہیں جہاں بقول جوتشی کے وہاں سے کالی دنیا کا راستہ مل بھی سکتا ہے اور نہیں بھی مل سکتا''...... سوپر فیاض نے اپنی رائے بیان کی۔

''ہاں میرے خیال میں ہمیں اسی درے سے ہی گزرنا چاہئے''......

انسپکٹر آصف نے بھی سوپر فیاض کی بات پر حامی بھرتے ہوئے کہا جو سوپر فیاض کے ہمراہ ہی چل رہا تھا۔

''ٹھیک ہے مگر ہمیں بہت احتیاط سے اس درے سے گزرنا ہوگا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس درے میں کوئی درندہ چھپا بیٹھا ہو اور موقع دیکھ کر ہم پر حملہ نہ کر دے''...... تنویر نے کہا تو کیپٹن حمید نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب چاروں بہت مستعدی سے چوکنے ہو کر اس درے میں داخل ہو گئے اور تیز رفتار ٹارچوں میں اس درے میں ہر طرف دیکھ کر آہستہ سے آگے بڑھنے لگے مگر ان کو کہیں بھی کوئی درندہ نظر نہیں آیا تھا اب جیسے ہی وہ درے کا موڑ گھومے ان کے سانس سینوں میں اٹک گئے کیونکہ ان چاروں کو درے میں ایک تاریک گھپا نظر آئی جو کہ بہت اندر تک جا رہی تھی اور تیز رفتار ٹارچوں کے ہونے کے باوجود ان کو اس طویل غار کا اختتام کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔

''میرے خیال میں آپ دونوں آگے آگے چلیں اور ہم دونوں آپ کے پیچھے چلتے ہیں''...... انسپکٹر آصف نے تنویر اور کیپٹن حمید کی طرف دیکھ کر کہا تو سوپر فیاض خاموش ہی رہا جیسے اس کی اپنی خواہش بھی یہی ہو کیونکہ طویل گھپا میں آگے جاتے ہوئے دونوں گھبرا رہے تھے۔

''نہیں مسٹر آصف آپ اور سوپر صاحب آگے ہی رہیں اور میں اور کیپٹن صاحب اور کے پیچھے رہیں گے تاکہ پچھلی سمت سے کوئی خطرہ ہو تو ہم اسے

سے نمٹ سکیں مگر ہم آپ سے کوئی زیادہ دور نہیں ہیں اس لئے آپ دونوں آگے ہی رہیں''...... تنویر نے کہا تو سوپر فیاض اور انسپکٹر آصف نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلا دیا اور کیپٹن حمید جو کہ تنویر کے ساتھ ہی چل رہا تھا۔ وہ تنویر کے فیصلے پر خاموش ہی رہا کیونکہ اس نے تنویر کی بات کو درست ہی سمجھا تھا۔ سوپر فیاض اور انسپکٹر آصف اس گھپا کے اندر داخل ہو گئے مگر جیسے ہی دونوں تاریک اور مکڑی کے جالوں سے اٹی گھپا میں گھسے ان کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی کیونکہ تیز رفتار ٹارچوں کی روشنی میں ان کو بے شمار انسانی کھوپڑیاں نظر آئیں جو کہ اس خوفناک اور مٹی گرد سے اٹی ہوئی گھپا میں ہر طرف بکھری ہوئی تھیں اور تنویر اور کیپٹن حمید کو بھی یہ منظر نظر آیا تو دونوں کے منہ سے چیخیں نکلتی ہی رہ گئیں مگر ان دونوں نے خود پر کنٹرول کر لیا تھا۔ گرد اور جالوں سے اٹی ہوئی گھپا واقعی بہت ہولناک منظر پیش کر رہا تھا مگر اب سوپر فیاض اور انسپکٹر آصف بھی خود پر کنٹرول کر چکے تھے اور جی کرا کے مزید آگے بڑھنے لگے جہاں انسانی ڈھانچے اور کھوپڑیاں ان کے پاؤں سے ٹکرا رہی تھیں اور چرمرہو رہی تھیں۔

''یہ تو بہت ہی خوفناک غار ہے جہاں ہر طرف انسانی کھوپڑیاں اور ڈھانچے بکھرے پڑے ہیں''...... کیپٹن حمید نے جی کرا کے بولنے میں پہل کرتے ہوئے کہا ورنہ تو جیسے خوف سے ان کی زبان ہی گنگ ہو گئی تھی۔

''اس کا مطلب ہے کہ وہ جوتشی واقعی علم والا تھا اور لگتا ہے کہ واقعی کسی دور میں یہ خوفناک غار شیطانوں کی عبادت گاہ ہی تھی جہاں اماوس کی تاریک راتوں میں شیطان کی پوجا ہوتی تھی''......تنویر نے بھی جی کرا کے بولتے ہوئے کہا۔

''میں نے سنا ہے اب بھی شیطانی معبد یعنی عبادت گاہیں موجود ہیں جہاں شیطان مردود کی پوجا کر کے وہاں شیطان کو خوش کرنے کے لئے انسانوں کی بلی دی جاتی ہے تا کہ شیطان خوش ہو کر ان کی دنیاوی خواہشات میں اضافہ کرے''......کیپٹن حمید نے خوفزدہ نظروں سے اس گھپا میں ہر طرف نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

''ہاں یہ واقعی شیطانی گھپا ظاہر کر رہی ہے کہ یہاں عرصہ دراز تک شیطان مردود کی خوشنودی کے لئے اس کے ساتھیوں نے انسانوں کی بے دریغ قربانی کی ہے''......سوپر فیاض نے بھی اس بار ہمت کر کے بولتے ہوئے کہا حالانکہ اس خوفناک شیطانی گھپا میں اتنی کثیر تعداد میں انسانی ڈھانچے اور کھوپڑیاں دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہو گئے تھے۔

''میں نے سنا ہے کہ شیطان پرست کسی چمگادڑ کے بت کے سامنے انسانوں کی بلی چڑھاتے تھے''......انسپکٹر آصف نے بھی اس بار بولنے میں حصہ لیا۔

''تمہیں کیسے معلوم کہ شیطان پرست چمگادڑ کے بت کے سامنے شیطان کو معبود جان کر انسانوں کی قربانی دیتے تھے''...... اس بار کیپٹن حمید نے حیرت سے انسپکٹر آصف سے پوچھا۔

''میں نے ایک معلوماتی کتاب میں پڑھا تھا اور یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ بعض شیطان پرست اپنی خوشی سے ہی شیطان کے نام پر اپنی قربانی بھی پیش کرتے تھے''...... انسپکٹر آصف نے کہا۔

''ابھی چند ماہ پہلے ایک گروہ پکڑا گیا تھا جو کوے کو معبود جان کر اس کی پوجا کرتے تھے جس کے شیطان پرست ساتھیوں کے گروپ پاکیشیا اور کافرستان میں بھی پائے گئے تھے اور مجھے عمران نے بتایا تھا کہ وہ ان شیطانی گروہ سے نمٹ چکا ہے''...... سوپر فیاض نے کیپٹن حمید کی طرف دیکھ کہا۔

''حیرت ہے دنیا میں شیطان پرستوں نے کتنے کتنے شیطانی فرقے بنا رکھے ہیں''...... کیپٹن حمید نے حیرت سے شانے اچکا کر کہا۔ اس دوران آپس میں باتیں کرنے سے ان کا خوف بھی کافی حد تک دور ہو چکا تھا اس لئے اب چاروں ہی ایک ساتھ اس شیطانی گھپا میں جی کرا کے آگے بڑھنے لگے۔ گو کہ اب چاروں اس تاریک مٹی گرد سے اٹی ہوئی گھپا میں ساتھ چل رہے تھے۔ اب چاروں ہی آگے بڑھتے ہوئے جیسے ہی ایک موڑ گھومے ایک اور ہولناک منظر ان کو نظر آیا جسے دیکھ کر ان کے دل خوف سے لرز گئے۔

ان کے سامنے ایک بہت خوفناک منظر تھا۔ایک چمگادڑ کا قوی ہیکل بت ان کے سامنے ایستادہ تھا اور اس چمگادڑ کے بت کے

سامنے خون آلود دو کلہارے پڑے تھے اور اس کے ساتھ ہی ایک قربان گھاٹ بنا ہوا تھا اور ایک نوجوان جوڑا اس کے سامنے بندھا ہوا پڑا تھا اور ان دونوں کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے اور ان کے منہ پر ٹیپ چڑھی ہوئی تھی اور وہ منہ سے غوں غوں کی آوازیں نکال رہے تھے اور ان کے سامنے ہی ایک اور جوڑی بھی پڑی تھی جو کہ مردہ تھی کیونکہ اس جوڑی کے سر کٹے ہوئے تھے اور ان دونوں کی لاشیں چمگادڑ کے بت سے چند قدم دور تھیں اور سب سے خوفناک بات یہ کہ اس بدقسمت جوڑے کی لاش سے بے شمار چمگادڑ چمٹے ہوئے تھے اور ان دونوں بدقسمت لاشوں کا جسم ادھیڑ ادھیڑ کر کھا رہے تھے اور ان دونوں کا خون فرش پر ہر طرف بکھرا پڑا تھا۔ یہ انسانیت سوز ہولناک منظر دیکھ کر بے اختیار ان چاروں کے منہ سے چیخیں نکل گئیں اور پھر نامعلوم کیسے ان کے دماغ پر اندھیرا غالب ہو گیا اور چاروں ہی دھڑام سے گرد آلود اور انسانی کھوپڑیوں اور ڈھانچوں سے بکھرے فرش پر گرے اور ان کے دماغ تاریک ہو گئے۔

غالباً انہیں بے ہوش کیا گیا تھا۔ چند لمحوں بعد تنویر کی آنکھ کھلی تو اس نے دیکھا کہ وہ اور اس کے تینوں ساتھی چمگادڑ کے بت کے سامنے بندھے

ہوئے پڑے ہیں اوران کے کندھوں سے بیگ اور ماتھے پر لگی ہوئی تیز رفتار ٹارچیں بھی اتار لی گئی تھیں البتہ غار کی سیاہ دیوار کے ساتھ ایک دیا جل رہا تھا جس کی دھیمی اور پراسرار روشنی تھی مگر روشنی بہت تھوری تھی جس سے تنویر کو یہاں کا منظر واضح طور پر نظر نہیں آ رہا تھا مگر تھوری دیر بعد اس کی آنکھیں مانوس ہوگئیں اوراس کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کے قابل ہوگئیں۔ اس نے دیکھا کہ اس کے ساتھیوں کے ہاتھ بھی بندھے ہوئے ہیں اور چاروں ہی اس قوی ہیکل منحوس چمگادڑ کے بت کے سامنے پڑے ہوئے تھے۔البتہ ان کے منہ پر کوئی پٹی نہیں تھی۔تنویر کے دیکھتے ہی کیپٹن حمید نے بھی آنکھیں کھول دیں اور حیرت سے بدلے ہوئے منظر کو دیکھنے لگا۔

''یہ کیا۔ہم بے ہوش کیسے ہو گئے تھے اور یہاں اس چمگادڑ کے بت کے سامنے کیسے پڑے ہیں''......کیپٹن حمید نے چونک کر کہا مگر تنویر کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا۔۔

''میرے خیال میں یہاں اس ویران اور جنگل کے وسط میں اب بھی شیطان کے پجاریوں کا کوئی نیا گروپ ہے جواب بھی شیطان مردود کے نام پر شیطان کی عبادت کرتے ہیں اور یہاں اب بھی شیطان کے نام پر انسانوں کی قربانی دی جاتی ہے''......تنویر نے اپنا اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔ کچھ دیر بعد سوپر فیاض اورانسپکٹر آصف نے بھی آنکھیں کھول دیں اوراس

پاکستان ورچوئل لائبریری

بدلے ہوئے منظر کو دیکھ کر ان کے منہ سے پھر خوف سے چیخ نکل گئی کیونکہ وہ سمجھ چکے تھے کہ وہ کسی شیطانی گروپ کے ہاتھوں گرفتار ہو چکے ہیں۔ اب ان چاروں نے دیکھا کہ دوسری جوڑی جوان کے بے ہوش ہونے سے پہلے زندہ تھی اب جوڑی کی لاش بھی کٹی ہوئی تھی اور دونوں کی گردنیں کٹی ہوئی تھیں اور بدقسمت نوجوان مرد اور لڑکی کے بغیر سر کے دھڑ پڑے ہوئے تھے اور ان کی لاشوں سے چوہے، سانپ بچھو اور سیاہ رنگ کے چمگادڑ چمٹے ہوئے تھے اور ان کا خون بھی فرش پر بکھرا ہوا تھا اور ان کے سامنے چار لاشیں پڑی تھیں جن کے بدن کو سانپ بچھو ادھیڑ رہے تھے۔ یہ اتنا بھیانک اور ہولناک منظر تھا جسے دیکھ کر چاروں کے وجود باقاعدہ خوف سے کانپ اٹھے حالانکہ تنویر اور کیپٹن حمید تو سیکرٹ ایجنٹ تھے اور بے شمار دفعہ سخت سے سخت حالات سے بھی گزرے تھے مگر یہ ہولناک اور بھیانک ترین اور انسانیت کی اتنی تذلیل کا ہولناک منظر دیکھ کر ان کے دل دہل گئے تھے کیونکہ وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ انسانوں کو اس طرح بھی شیطان کے نام پر بے دردی سے ذبح کیا جا سکتا ہے۔

''حمید۔ یہ۔۔ یہ۔ سس سب کیا ہے اور کس نے ان بے چاروں کو اس چمگادڑ کے بت کے سامنے بے دردی سے ذبح کیا ہے''...... انسپکٹر آصف نے خوف سے لرزتے ہوئے کہا۔ ابھی انسپکٹر آصف نے اتنا ہی کہا تھا کہ ان

کوانسانی چاپ کی آوازیں سنائی دیں اور پھران کے سامنے چند لنگوٹیاں باندھے ہوئے دس نوجوان جو کہ ایشیائی تھے اوران کے ساتھ ایک ادھیر عمر نیگرواور ایک بوڑھا انگریز تھا جو کہ ان سب کا لیڈر لگ رہا تھا کیونکہ یہ سب سے آگے تھا اور باقی سب اس کے پیچھے ہاتھ باندھے ادب سے کھڑے تھے اوران سے کے ہاتھ خون سے رنگے ہوئے تھے۔ادھیر عمر نیگرو اور بوڑھے انگریز کے ہاتھ میں چار انسانی سر تھے جو کہ ان بدقسمت نوجوان جوڑیوں کے تھے جن کو چند لمحے پہلے شیطان کے نام پر قربان کیا گیا تھا۔ایک جوڑی کوان کے اس شیطانی غار میں آنے سے پہلے شیطان کے نام پر قربان کیا گیا تھا اور بیچاری بدقسمت جوڑی کوان کے آنے کے بعد قربان کیا گیا اور جب یہ چاروں بے ہوش ہوئے تھے اوران کی بے ہوشی کے دوران ہی یہ سنگدلانہ اور ہولناک شیطان کھیل کھیلا گیا تھا اور غالباً ان سب چاروں کواس لئے ابھی زندہ چھوڑا گیا تھا کہ ان سے سوال جواب کیا جاسکے کہ وہ اس خفیہ اور شیطانی گھپا میں کیسے آئے اور کس مقصد کے لئے آئے۔

''کون ہوتم چاروں اوراس مقدس معبد میں کیوں داخل ہوئے ہو''......
ان میں سے ایک نیگرو نے اونچی آواز میں ان سے انگریزی میں پوچھا۔

''ہم اپنے ساتھیوں کی رہنمائی کے لئے کالی دنیا جانے کے لئے اس غار میں داخل ہوئے تھے''......تنویر نے جی کرا کے اس بوڑھے انگیز کو جواب دیا

کیونکہ اب وہ کافی حد تک خود کو سنبھال چکا تھا۔

''کالی دنیا۔ مگر تم لوگ کالی دنیا میں کیوں جانا چاہتے تھے اور وہاں تمہارے کون سے ساتھی قید ہیں''...... اس بار ایک نیگرو نے حیرت سے سوال کیا۔

''ہماری ایک ساتھی لڑکی کو شیطان مردود کے غلام بد بخت مہا گمبارو نے اپنے کسی ناپاک مقصد کے لئے اغوا کر لیا ہے اور ہمارے باس اپنی ساتھی کے لئے کالی دنیا جا چکے ہیں اور میرے دوستوں کے ساتھی بھی کالی دنیا پہنچ چکے ہیں اور ہم سب اپنے ساتھیوں کے لئے کالی دنیا کا سفر کرنا چاہتے ہیں مگر پہلے تم لوگ بتاؤ کہ تم سب کون ہو اور یہ شیطانیت کا انتہائی بھیانک کھیل کیوں کھیلا جا رہا ہے''...... اس بار کیپٹن حمید نے بھی تنویر کی طرح ہمت کر کے ان شیطان پرستوں سے کو جواب دے کر ان سے سوال پوچھا۔

''بد بختو۔ ادب سے نام لو شہنشاہ ظلمات کا اور ان کے خاص ساتھی آقا مہا گمبارو کا ورنہ تم سب کا بھیانک ترین حشر کیا جائے گا''...... نیگرو نے کہا۔

''اچھا تو تم لوگ شیطان مردود کے پجاری ہو اور تم سب نے شیطان مردود کی خوشنودی کے لئے یہ سب بھیانک ترین کھیل رچایا ہے''...... اس بار تنویر نے ان کے غصے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حقارت سے ان سے کی طرف دیکھ کر کہا۔

''پلید اور حقیر انسانو۔ ہم پھر کہہ رہے ہیں کہ تم بلیک لارڈز کا ادب سے نام لو ورنہ تم سب کی موت اتنی بھیانک ہوگی کہ تم سب کی روح صدیوں تک تڑپتی رہے گی''...... اس بار بوڑھے انگریز نے پھر غصے سے کہا جو کہ غالباً اس شیطانی گروہ کا لیڈر تھا۔

''ہم کالی دنیا میں جانا چاہتے ہیں''...... کیپٹن حمید نے بھی منہ بنا کر ان سے کہا اور اس نے بھی خود کو سنبھال لیا تھا اور ان شیطان پرستوں کو غم اور غصے سے دیکھ رہا تھا جس نے انتہائی بے دردی سے دو نوجوان جوڑیوں کو بے دردی سے شیطان کے نام پر ذبح کر دیا تھا۔

''کالی دنیا کے راستے آقا مہا گمبارو نے بند کر دیئے ہیں اور ہم سمجھ چکے ہیں تم لوگ غالباً ان حقیر اور شہنشاہ ظلمات کے باغیوں عمران اور فریدی کے ساتھی ہو جن کی خاص ساتھی لڑکیوں کو طریقے سے کالی دنیا پہنچا دیا گیا تھا اور ان کی خاطر ان کے مردود ساتھی اور بلیک لارڈز کے باغی بھی وہاں اپنے پراسرار ساتھیوں کی مدد سے کالی دنیا پہنچ چکے ہیں''...... اس بار نیگرو نے چونک کر کہا تو بوڑھے انگریز سمیت ان کے باقی ساتھی بھی چونک کر ان چاروں کی طرف دیکھنے لگے۔

''یہ تو بہت اچھا ہے یہ بھی روشنی کے نمائندوں کے ساتھی ہیں اور ان کی مہان قربانی لے کر آقا مہا گمبارو اور ہمارے مہان معبود شہنشاہ ظلمات ہماری

کالی قوتوں میں مزید اضافہ کریں گے‘‘...... بوڑھے انگریز نے اپنے نیگرو ساتھی کی بات سن کر خوش ہو کر کہا۔

’’تو کیا کالی دنیا جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے‘‘......اس بار سوپر فیاض نے بھی ہمت کر کے ان شیطان پرستوں سے پوچھا۔

’’نہیں۔ روشنی کے نمائندوں ملیچھ عمران اور فریدی کی بھیانک موت سے پہلے اب کالی دنیا کے دروازے سب کے لئے بند ہو چکے ہیں کیونکہ آقا مہا گمبارو نے اپنے خاص عمل سے کالی دنیا کے دروازے بند کر دیئے ہیں مگر تم سب کی مہان قربانی سے تم سب کی روح کالی دنیا کی قیدی بن جائے گی اور ہماری سیاہ قوتوں میں مزید اضافہ ہوگا‘‘...... بوڑھے انگریز نے اس بار نحوست سے ہنستے ہوئے کہا۔

’’تو تم لوگ بھی اس شیطان مردود کے چیلے مہا گمبارو کے غلام ہو‘‘...... اس بار انسپکٹر آصف نے بھی منہ بنا کر ان سے سوال کیا۔

’’تم سب بار بار ہمارے مہان معبود یعنی شہنشاہ ظلمات کی توہین کر رہے ہو اس لئے اب تم سب کی بھیانک موت پکی ہے اور ویسے بھی تم سب روشنی کے نمائندوں کے ساتھی ہو اور تم سب کی بلّی بھی ہماری کالی قوتوں میں بہت اضافہ کریں گی‘‘......اس بار نیگرو اور بوڑھے انگریز نے مکروہ انداز میں ہنسے ہوئے کہا۔

''ہم نے تو سنا تھا کہ یہاں کسی دور میں تمہارے بلیک لارڈز کی پوجا ہوتی تھی اور یہ غار اب خالی ہے مگر یہ تو اب بھی شیطان کے نام پر اس کی پوجا یہاں ساندر بن کے جنگلوں کے ایک خفیہ پہاڑی علاقے میں ہوتی ہے کیونکہ تم سنگدل لوگوں نے چار انسانوں کا بے دردی سے خاتمہ کیا ہے۔ آخر یہ سب کیا ہے''...... تنویر نے اس بوڑھے کی طرف دیکھ کر بے خوفی سے پوچھا۔

''ہاں میں نے سنا تھا کہ شیطان کے نام پر انسانوں کی قربانی ہوتی ہے اور حیرت انگیز طور پر یہاں ہم نے یہ بھیانک اور شیطانی نظارہ دیکھ بھی لیا ہے۔ آخر تم لوگ ایسا کیوں کرتے ہو اور دوبارہ کب سے یہاں پر سنگدلانہ عمل شرع کیا ہے''...... کیپٹن حمید نے بھی حقارت سے اس شیطانی بوڑھے اور ادھیڑ عمر نیگرو کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''یہ مقدس غار کسی دور میں شہنشاہ ظلمات کے پیروکاروں کا ہی مسکن تھا اور پھر واقعی طویل عرصے سے یہاں عبادت ختم ہو چکی تھی مگر ہمیں آقا مہا گمبارو نے پھر سے بلیک لارڈز کی عبادت کرنے جو کہ ہمارے معبود ہیں، کی اجازت دی ہے اور ہم نے یہ مقدس فریضہ انجام دینا شروع کیا ہے''...... بوڑھے ادھیڑ عمر نیگروں نے کہا۔

''اچھا تو یہ انسانوں کو شیطان کے نام پر بے دردی سے ذبح کرنا

تمہارے نزدیک مقدس فریضہ ہے''...... اس بار سوپر فیاض نے حیرت سے پوچھا۔

''ہاں۔ اس سے شہنشاہ ظلمات ہماری سیاہ قوتوں میں اضافہ کرتے ہیں اور ہمارے لئے دنیا کی ہر آسائش میسر ہوتی ہے۔ عزت دولت اور دنیا کی حسین ترین عورت سب کچھ ہمیں شہنشاہ ظلمات کے نام لیوا کو آسانی سے مل جاتی ہے''......اس بار نیگرو نے مکروہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

''یہ تم شیطان کو کبھی شہنشاہ ظلمات اور کبھی بلیک لارڈز کو کیوں کہہ رہے ہو''......اس بار انسپکٹر آصف نے حیرت سے پوچھا۔

''مقدس معبود کے دونوں ہی نام ہیں۔ وہ ظلمت کے شہنشاہ بھی ہیں اور کالی اور سیاہ قوتوں کے مالک بھی ہیں اور سیاہ کاروں کے رکھوالے بھی ہیں''......بوڑھے انگریز نے اس بار فخر سے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''ہاں۔ اب چونکہ ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ تم لوگ روشنی کے خاص لوگ ہو اس لئے تم سب کی بلّی بھی پکی ہے لیکن اگر تم شہنشاہ ظلمات کو سچے دل سے معبود جان کر اس چمگادڑ کے مہان بت کے سامنے سجدہ ریز ہو کر بلیک لارڈز کی غلامی قبول کر لو تو تم سب کو معاف کر دیا جائے گا اور پھر دنیا کی ہر آسائش اور حسین ترین عورت تمہاری ہو گی''...... بوڑھے انگریز نے بدستور مسکراتے ہوئے ان کو ناپاک اور شیطانی مشورہ دیا۔

''سچی بات تو یہ ہے کہ میں مس روزا کے بے پناہ حسن سے متاثر ہو کر اس کو اپنی سیکرٹری بنانے کے لئے کالی دنیا کا سفر کر رہا تھا مگر میں شیطان مردود کا ساتھی بن کر اپنی عاقبت خراب نہیں کرنا چاہتا۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے''...... انسپکٹر آصف نے بوڑھے انگریز کا شیطانی مشورہ سن کر حقارت سے جواب دیا تو تنویر اور کیپٹن حمید مسکراتے ہوئے انسپکٹر آصف کو دیکھنے لگے۔

''تمہارا کیا خیال ہے سوچ سمجھ کر جواب دینا۔ اس احمق کی طرح غلط جواب مت دینا۔ کیا تم شہنشاہ ظلمات کو معبود جان کر چمگادڑ کے اس مقدس بت کو سجدہ کرتے ہو یا تمہارا بھی انکار ہے''...... بوڑھے انگریز نے انسپکٹر آصف کا جواب سن کر منہ بنا کر اس بار سوپر فیاض سے پوچھا۔

''شیطان کے بدبخت اور حرامی ساتھیو۔ میں ایک گناہ گار اور بھٹکا ہوا انسان ضرور ہوں اور حسین لڑکیوں سے دوستی کرنا میرا شوق ہے اور میں نے بھی مس جولیا کی خاطر اپنے ساتھیوں کے ہمراہ سفر کیا ہے مگر میں مسلمان ہوں اور حسین لڑکیوں کی خاطر اس طرح شیطان مردود کی پوجا کر کے دنیاوی لذتیں حاصل کر کے ہمیشہ کے لئے خود کو جہنم کے لئے وقف کر لوں یہ تم حرامیوں نے سوچ بھی کیسے لیا خبیث انسانو''......سوپر فیاض نے بھی اس بار حقارت سے جواب دیا۔ غالباً اس شیطان پرست بوڑھے نے اپنے کالے عمل سے معلوم کر لیا تھا کہ یہ دونوں تنویر اور کیپٹن حمید کی نسبت کمزور عقیدے

کے مالک ہیں اس لئے ان شیطان پرستوں نے ان کو ہی دنیاوی عیش و عشرت کا سبز باغ دکھا کر شیطان کا ساتھی بننے کا مشورہ دیا تھا مگر ان دونوں کی باتوں کو سن کر اس کا پارہ یکدم گرم ہو گیا اور اس نے غصے سے ان دونوں کو دیکھا۔

''حرامی انسانو۔ تم ہمیں اور ہمارے ساتھیوں کو شیطان مردود کی پوجا کا مشورہ دے رہے ہو ہم تمہارا وہ حشر کریں گے تم سب کی روح صدیوں تڑپتی رہے گی''...... تنویر نے غصے سے کھولتے ہوئے ان سے کہا۔

''اور پھر جہنم کے دروازے ہمیشہ کے لئے تم سب کے لئے کھل جائیں گے''...... کیپٹن حمید نے بھی اس بار حقارت سے کہا۔

''تم لوگ بہت زیادہ بول چکے ہو اور ہم نے تم سب کو ایک موقع دینا تھا اور دے چکے ہیں اور اب بھیانک موت ہمارا نہیں تم چاروں کا مقدر ہے''...... اس بار نیگرو نے غصے سے جواب دیا اور پھر نیگرو اور بوڑھے شیطانی ساحر سمیت سبھی شیطان پرست چمگادڑ کے بت کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے۔ چند لمحوں بعد بوڑھا انگریز اور نیگرو اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر چمگادڑ کے بت کے سامنے پڑے ہوئے تیز دھار کلہارے اٹھا کر سوپر فیاض اور انسپکٹر آصف کے سر پر پہنچ گئے اور کلہارے بلند کر لئے۔

''اے کالی قوتوں کے آقا۔ اے بدی اور قہر کے مہان شہنشاہ ہم تیرے

نام پر ان ملیچھ اور حقیر لوگوں کی قربانی کر رہے ہیں ۔تو ہماری اس حقیر کوشش کو قبول کر کے ہماری سیاہ قوتوں میں اضافہ فرما‘‘...... بوڑھے انگریز اور نیگرو نے چمگادڑ کے بت کی طرف عقیدت سے دیکھتے ہوئے اونچی آواز میں کہا اور پھر ان کے کلہارے بلند ہو گئے تو بھیانک ترین موت کے خوف سے ان دونوں کے منہ سے گھٹی گھٹی چیخیں نکل گئیں مگر اس سے پہلے کہ ان کے کلہارے سوپر فیاض اور انسپکٹر آصف کی گردنوں پر لگتے کیپٹن حمید اور تنویر جو اپنے ناخنوں میں چھپے بلیڈوں سے اپنی رسیوں کو کاٹ چکے تھے انہوں نے ایک جھٹکے سے اپنی رسیاں توڑیں اور بجلی کی سی تیزی سے ایک ساتھ اچھلے اور تنویر کی بھرپور لات نیگرو کے سینے پر لگی جو کہ سوپر فیاض پر وار کر رہا تھا اور کیپٹن حمید کی بھرپور لات بوڑھے انگریز کے سینے پر لگی اور دونوں چیختے اور ڈکراتے ہوئے دور جا گرے اور ان کے ہاتھوں سے خون آلود تیز دھار کلہارے بھی چھوٹ گئے ۔جیسے ہی کلہارے نیچے گرے کیپٹن حمید نے کلہارا اٹھا لیا اور تیزی سے تیز دھار کلہارے سے انسپکٹر آصف کی رسیاں کاٹ ڈالیں اور اسی دوران تنویر بھی دوسرے کلہارے سے سوپر فیاض کی رسیاں کاٹ چکا تھا اور یہ سب اتنی تیزی سے ہوا تھا کہ ان شیطان پرستوں کو سنبھلنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔

’’پکڑو ان سب کو اور ایک دفعہ پھر باندھ کر بلیک لارڈز کے قدموں میں

ڈال دو''...... بوڑھے انگریز نے چیختے ہوئے کہا تو ان شیطان پرستوں کے تمام ساتھیوں کو جیسے ہوش آ گیا اور سب تیزی سے چیختے ہوئے ان چاروں کی طرف بڑھے۔ اب کیپٹن حمید اور تنویر جیسے منجھے ہوئے سیکرٹ ایجنٹ ان کے قابو کیسے آ سکتے تھے۔ تنویر نے اپنا کلہارا سوپر فیاض کو دے دیا تھا اور کیپٹن حمید نے بھی اپنا کلہارا انسپکٹر آصف کو دے دیا کیونکہ اب چونکہ دونوں آزاد تھے اور ان کو خود پر بھروسہ تھا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے ہی ان شیطان پرستوں کو سبق سکھا سکتے ہیں۔ جیسے ہی شیطان پرست چیختے ہوئے ان کے قریب پہنچے کیپٹن حمید اور تنویر جو غصے سے آگ بگولہ تھے جوالا مکھی بن کر ان شیطان پرستوں پر ٹوٹ پڑے اور سوپر فیاض اور انسپکٹر آصف بھی ان کلہاڑوں سے شیطان پرستوں پر پل پڑے۔ گو کہ شیطان پرست تعداد میں دس تھے اور نوجوان اور ہٹے کٹے تھے مگر وہ ان چاروں اور خاص کر تنویر اور کیپٹن حمید جیسے منجھے ہوئے سیکرٹ ایجنٹوں سے کس طرح لڑ سکتے تھے۔

''انسپکٹر صاحب اور سوپر صاحب۔ ان میں سے کوئی بھی شیطان پرست زندہ نہیں بچناں چاہئے''...... تنویر نے چیخ کر گویا ان کو حکم دیا تھا اور پھر ڈیشنگ ایجنٹ اور کیپٹن حمید آگ بگولہ بن کر شیطان پرستوں پر جھپٹ پڑے اور شیطان پرستوں کی گردنوں پر جوڈو کراٹے کے وار کر کے ان کی گردنوں کو توڑنے لگے۔ اس طرح چند ہی لمحوں میں دس شیطان پرستوں کا

خاتمہ چند ہی لمحوں میں کر دیا۔ یک لخت ان کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسم مفلوج ہو چکے ہیں۔ تنویر اور کیپٹن حمید نے دیکھا کہ نیگرو اور بوڑھا انگریز نامعلوم تیز لفظوں میں کچھ پڑھ رہے تھے اور شاید کالے علم سے ان کو مفلوج کیا تھا۔

”جلدی کرو سب تیز آواز میں آیت الکرسی پڑھو ورنہ یہ شیطان کالے علم سے ہمیں مفلوج کر کے شیطان کے نام بے دردی سے ذبح کر دیں گے“......اس بار تنویر نے تیز آواز میں کہا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ صرف اس کا جسم ہی ابھی مفلوج ہوا تھا اور زبان ابھی حرکت کر سکتی تھی۔ تنویر کی آواز نے گویا اکسیر کا کام کیا تھا اور تنویر سمیت باقی تینوں بھی تیزی سے آیت الکرسی کا ورد کرنے لگے تو ان کو محسوس ہوا کہ ان کے مفلوج ہوتے ہوئے جسم پھر سے حرکت کرنے لگے ہیں کیونکہ اللہ کے مقدس کلام کی برکت سے شیطان پرستوں کے کالے عمل کا وار ناکام ہو گیا تھا مگر اب کیپٹن حمید اور تنویر ان شیطان پرستوں کو مزید وقت نہیں دینا چاہتے تھے ورنہ وہ ان سے سوال پوچھتے کہ یہ سب کون ہیں اور کیوں یہاں شیطان کی پوجا اور انسانیت کی بھیانک قربانی دی جاتی ہے ان کو معلوم ہو گیا تھا کہ یہ کوئی مجرم گروہ نہیں بلکہ کالے علم کے شیطانی لوگ ہیں اور کسی بھی لمحے میں پھر کالے عمل سے ان کو قابو کر سکتے ہیں اس لئے تنویر نے سوپر فیاض سے اور کیپٹن حمید نے انسپکٹر

آصف سے کلہاڑے لئے اور تیزی سے ان شیطان پرستوں کے سروں پر وار کر کے ان کو جہنم واصل کر دیا اور یہ سب کچھ اتنی تیزی سے ہوا کہ شیطان پرست مرتے ہوئے حیرت سے ان کو دیکھنے لگے جنہوں نے معلوم نہیں اب تک کتنے انسانوں کو یہاں شیطان کے نام پر ذبح کیا تھا مگر اب خود اسی شیطانی معبد میں بھیانک موت مر کر تڑپ رہے تھے۔ ان دونوں کو جہنم واصل کرنے کے بعد تنویر اور کیپٹن حمید چمگادڑ کے بت کے پاس پہنچے۔

"انسپکٹر صاحب۔ آپ کی بات درست نکلی واقعی چمگادڑ شیطان پرستوں کے نزدیک بہت مقدس ہے کیونکہ اب تو ہم نے اپنی آنکھوں سے چمگادڑ کے شیطانی بت کو دیکھ لیا ہے"...... تنویر نے انسپکٹر آصف کی طرف دیکھ کر کہا اور پھر کیپٹن حمید اور تنویر چمگادڑ کے بت پر پل پڑے اور اس کو توڑنے لگے اور اپنا سارا غصہ اس چمگادڑ کے شیطانی بت پر اتارنے لگے تو سوپر فیاض اور انسپکٹر آصف بھی چمگادڑ کے بت کے قریب پڑے ہوئے ڈنڈوں کو اٹھا لیا اور چمگادڑ کے بت پر پل پڑے تو چمگادڑ کا قوی ہیکل بت دھڑام سے نیچے آ گرا اور جیسے ہی چمگادڑ کا بت نیچے گرا یکلخت شیطان غار بری طرح لرزنے لگا جیسے ابھی غار ٹوٹ کر تباہ ہو جائے گا یہ دیکھ کر چاروں تیزی سے چیختے ہوئے باہر کو بھاگے کیونکہ سب سمجھ چکے تھے کہ چمگادڑ کے شیطانی بت کے ٹوٹنے سے یہ شیطانی غار بس تباہ ہونے کو ہی ہے اور جیسے ہی چاروں غار سے باہر

نکلے ایک گونجدار دھماکے سے غار ٹوٹ گیا اگر ان کو ایک لمحے کی دیر ہو جاتی تو یہ چاروں بھی شیطان پرستوں کے ساتھ اس غار میں دب کر بھیانک موت مارے جاتے مگر چاروں کامیابی سے اس شیطانی غار سے نکل چکے تھے۔ چاروں ہی ہانپتے ہوئے غار کو دیکھ رہے تھے جہاں سے وہ تیزی سے باہر نکلے تھے اور بال بال بچے تھے۔

''میرے خیال میں پرنس مکاشو جوزف اور طارق صاحب کی بات درست ہے کالی دنیا میں جانے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے مگر ہمیں خوشی ہے کہ ہم نے انجانے میں ہی سہی مگر شیطان پرستوں سمیت ایک شیطانی معبد کا خاتمہ ضرور کر چکے ہیں اور یہی ہماری بہت بڑی جیت ہے''...... کیپٹن حمید نے تنویر کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ہاں۔ ہمیں بھی اپنے دیگر ساتھیوں کی طرح عمران، کرنل صاحب، مس روزا اور جولیا کے لئے دعا ہی کرنی چاہئے کہ وہ شیطان پرست مہا گمبارو کو شکست دے کر اس کی کالی دنیا سے کامیابی سے نکل آئیں''...... تنویر نے بھی ٹھنڈا سانس لے کر کیپٹن حمید کی بات کی تائید کی تو سوپر فیاض اور انسپکٹر آصف نے بھی شانے اچکا کر سر ہلا دیئے کیونکہ ویسے بھی یہ دونوں موت کے منہ سے نکلے تھے ورنہ شیطان پرست ان کے سر قلم کر چکے ہوتے اور شیطان کے نام پر قربان کر چکے ہوتے اس لئے ان کا اس پراسرار اور ہولنا

ک کالی دنیا میں جانے کا خیال خوف سے نکل چکا تھا کیونکہ انہوں نے یہاں جو بھیانک اور انسانیت کی تذلیل دیکھی تھی اس سے ان کے دل دہل کر رہ گئے تھے اور وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ شیطان مردود کو خوش کرنے کے لئے اس طرح انسانوں کو بے دردی سے ذبح کیا جا سکتا ہے تو نامعلوم وہ شیطانیت کی بھیانک کالی دنیا کتنی ہولناک ہوگی لہٰذا انہوں نے اپنے ساتھیوں تنویر اور کیپٹن حمید کی باتوں پر خاموشی سے اقرار کرنا ہی بہتر سمجھا۔ اتفاق سے ان کا اسلحہ اور دیگر سامان بھی غار سے باہر ان کو مل گیا تھا جو کہ شیطان پرستوں نے باہر ڈال دیا تھا کیونکہ اپنے طور پر ان شیطان پرستوں کو یقین تھا کہ وہ ان کو اپنے معبود شہنشاہ ظلمات کے نام پر بلّی چڑھا دیں گے مگر ان کی بدقسمتی کے وہ خود ہی ان کے ہاتھوں مارے گئے تھے اور جہنم واصل ہوئے تھے۔

''کرنل صاحب۔آپ اور روزا یہاں ہیں تو پھر وہ کون تھے''۔عمران نے کمرے میں داخل ہو کر حیرت سے کہا۔ جولیا بھی حیرت سے ان دونوں کو دیکھا۔

''تم دونوں کہاں چلے گئے تھے اور اب کہاں سے آ رہے ہو''۔ کرنل فریدی نے بھی کمرے میں داخل ہونے کے بعد ٹھٹک کر ان دونوں کی طرف دیکھ کر کہا اور روزا نے بھی چونک کر عمران اور جولیا کو دیکھا۔ چاروں کے چہرے خوف سے زرد ہو چکے تھے اور خاص کر خوف کے عالم میں جولیا اور روزا کی آنکھوں سے تو آنسو نکل رہے تھے اور موت کا خوف ان دونوں کے چہروں پر عیاں تھا۔

''کرنل صاحب ابھی تو ہم دونوں نے دیکھا ہے کہ شیطان پرست جہنمی مخلوق نے آپ دونوں کے دلوں کا نکال کر کھالیا ہے اور آپ بھی جہنمی مخلوق کا حصہ بن گئے ہیں اس کا مطلب ہے کہ ہم سب کو ڈرانے کے لئے یہ خوف کے ہولناک کھیل کھیلے جا رہے ہیں''...... جولیا نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا کیونکہ ابھی چند لمحوں پہلے وہ کرنل فریدی اور روزا کی عبرتناک موت دیکھ

چکی تھی۔

''یہ بہت ہی دل ہلا دینے والی ہولناک دنیا ہے جہاں ہر طرف وحشت و بربریت کا ہولناک جال بچھا ہوا ہے اور ہمیں کہیں سے بھی باہر نکلنے کا راستہ نہیں مل رہا''...... اس بار روزا نے خود کو سنبھالتے ہوئے جی کڑا کر کے کہا حالانکہ سیاہ ہولناک سرکٹوں کو دیکھ کر خوفزدہ تھی۔ ان چاروں کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس ہولناک دنیا سے نکلیں تو کیسے نکلیں جہاں ہر لمحہ شیطان پرستوں کی وحشت کا شکار بنتے جا رہے تھے۔

''یہ واقعی عجیب اور بھیانک دنیا ہے جہاں ہر لمحے اور پل پل دہشت کے مناظر بدل رہے ہیں اور کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ کیا کریں اور کس طرح اس تاریک دنیا سے نکلیں جہاں تاریک دروازوں سے راستے ملتے ہیں اور کسی ہولناک جگہ پر ان کا اختتام ہوتا ہے''۔ کرنل فریدی نے اپنا سر پکڑ کر کہا جیسے وہ ان ہولناکیت سے اب خوفزدہ ہو چکا ہو۔

''ہاں کرنل صاحب۔ اب یاد آیا کہ جوزف اور طارق صاحب بار بار کیوں خود اس کالی دنیا میں آنے کا اصرار کر رہے تھے''......عمران نے بھی لمبا سانس لے کر کہا جیسے وہ بھی اب اس بھیانک دنیا میں ہمت ہار چکا ہو۔

''عمران بھائی۔ یہ ہمیں اس کالی دنیا سے کہیں بھی سکون نہیں مل رہا کیونکہ چند لمحوں کے سکون کے بعد جیسے ہی ہم باہر کی طرف نکلنے کا راستہ

تلاش کرتے ہیں پھر کوئی ہولناک بھیانک مناظر ہمارے استقبال کو تیار ہوتے ہیں“ ......روزا نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”ہاں کرنل صاحب۔ہم دونوں کافی دیر سے اس ہولناک دنیا سے نکلنے کی کوشش کر رہی ہیں مگر آپ دونوں کے آنے کے بعد ہم بھی اس بھیانک نگری میں بری طرح پھنس چکے ہیں اور ہم سب مسلسل سحر کی ہولنا کیت کا شکار ہو رہے ہیں“ ...... جولیا نے بھی خوف سے کہا تو اس کی زبان میں خوف کے عالم میں کپکپاہٹ تھی جیسے وہ مزید کسی بھیانک لمحے کا اب سامنا نہیں کر سکے گی۔

”مگر پھر بھی ہم سب یہاں نہیں بیٹھ سکتے ہمیں اس ہولناک دنیا سے نکلنے کا راستہ تو تلاش کرنا پڑے گا“ ......عمران نے اٹھ کر ہمت سے ہنکارہ بھر کر کہا تو کرنل فریدی نے بھی اس کی بات پر اثبات میں سر ہلا دیا۔

”تو چلو نکلو یہاں سے۔اب جو ہوگا دیکھا جائے گا“ ......اس بار جولیا اور روزا نے بھی اپنے ساتھیوں کی ہمت پر ان کا ساتھ نبھانے کا کہا۔

”تو چلو۔ پھر نکلتے ہیں اس کمرے سے۔ اب جو ہو گا دیکھا جائے گا“ ......کرنل فریدی نے ہمت سے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور سب آگے بڑھنے لگے جہاں پہلے سے اس کمرے میں ایک دروازہ موجود تھا۔ اب چاروں ایک ساتھ آگے بڑھے اور دروازے کو دھکا دیا تو

دروازہ آرام سے کھل گیا جیسے ان کے دھکے کا انتظار کر رہا ہو۔ اب چاروں نے ہمت کی اور جی کرا کے دروازے سے باہر نکل آئے جہاں بدستور پراسرار دھیمی روشنی تھی۔ اب انہوں نے دیکھا کہ وہ پھر کسی راہداری میں ہیں۔

''ایک تو کالی دنیا میں ہر طرف بھیانک راہداریاں ہی ہمیں لڑ گئی ہیں''...... جولیا نے غصے سے اس طویل راہداری کو دیکھ کر طویل سانس لے کر غصے سے کہا۔ اب چاروں تھوڑا سا ہی آگے بڑھے تھے کہ راہداری میں آگے سے اپنے ساتھی رابرٹ، کراسٹی، ہریش اور ریکھا نظر آئے جو ایک چمگادڑ کے بت کے سامنے کھڑے تھے جو اس راہداری میں ایک برآمدے میں موجود تھا۔

''ارے یہ رابرٹ اور کراسٹی یہاں کیسے پہنچ گئے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''ہریش اور ریکھا آخر یہاں کس طرح پہنچے ہیں''...... کرنل فریدی نے بھی چونک کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اب چاروں تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھے کیونکہ وہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کے مصداق سہارا ڈھونڈ رہے تھے حالانکہ وہ چند لمحے پہلے اس بھیانک دنیا میں اپنے ساتھیوں کا بھیانک روپ دیکھ چکے تھے جو دراصل ان کے ساتھ چوہے بلی کا کھیل کھیلنے

کے لئے خوفناک مذاق کیا جا رہا تھا مگر پھر بھی اپنے ساتھیوں کو دیکھ کر حیران بھی تھے اور خوش بھی تھے اور تیزی سے ان کے قریب پہنچ گئے۔

''ارے گورے پٹھے۔ تو یہاں کیسے پہنچ گیا اور تیرے ساتھ کراسٹی بھی یہاں موجود ہے۔ آخر تم لوگ یہاں کیسے پہنچے ہو''۔ عمران نے ان کے قریب پہنچ کر حیرت سے کہا جیسے اس کو اب بھی یقین نہ آ رہا ہو۔ اب انہوں نے غور کیا تو چمگادڑ کے بت کے سامنے ان کو دو مرد اور دو عورتیں مردہ نظر آئیں جن کی کٹی ہوئی گردنیں چمگادڑ کے بت کے قدموں میں پڑی تھیں۔ یہ بھیانک منظر دیکھ کر ان چاروں کے منہ سے چیخ نکل گئی اور چاروں لرزتے ہوئے ان بدقسمت مردوں اور عورتوں کی لاشوں کو دیکھنے لگے جن کی کٹی ہوئی گردنیں الگ پڑی تھیں اور ان کا خون فرش پر بکھرا ہوا تھا۔

''ہریش۔ یہ سب کیا ہے اور تم اس منحوس چمگادڑ کے بت کے پاس کیا کر رہے ہو''...... کرنل فریدی نے حیرت سے ہریش اور ریکھا کی جانب دیکھ کر پوچھا مگر اس سے پہلے کہ وہ اپنے ساتھیوں سے مزید کچھ پوچھتے اچانک رابرٹ، کراسٹی، ہریش اور ریکھا کے چہرے بگڑ گئے اور ان کے دیکھا دیکھی کالے سیاہ ہو گئے۔

''ہی ہی ہی۔ ہے ہے ہے ہے''...... یکلخت ان چاروں ساتھیوں کے منہ سے بھیانک قہقہے نکلے اور ان چاروں کی زبانیں باہر نکل آئیں۔

عمران، جولیا، کرنل فریدی اور روزا کے دیکھتے ہی یکلخت ان کے ساتھی جو بھیانک روپ دھار چکے تھے ان کی زبانیں باہر نکل آئی تھیں اور بدقسمت مردوں اور عورتوں کے فرش پر بکھرے خون کو چاٹنے لگے تو اس بھیانک جگہ پر چپڑ چپڑ کی آوازیں آنے لگیں۔ یہ منظر اتنا بھیانک اور وحشت ناک تھا کہ ان چاروں کے منہ سے پھر خوف کی شدت سے چیخیں نکلنے لگیں۔

''بھاگو یہاں سے یہ ہمارے ساتھی نہیں ہیں بلکہ کالی دنیا کی بھیانک جہنمی مخلوق ہے جو ہمارے ساتھیوں کا روپ دھارے ہوئے ہے''......کرنل فریدی نے خوفزدہ ہونے کے باوجود اونچی آواز میں کہا اور روزا کا ہاتھ تھام لیا مگر یہ بھیانک اور لرزہ خیز بھیانک ترین منظر دیکھ کر روزا کے حواس جواب دے چکے تھے اور جولیا کا ذہن بھی خوف کی شدت سے تاریکیوں میں ڈوبتا چلا جا رہا تھا۔ دونوں مضبوط اعصاب کی مالک سہی مگر لڑکیاں تھیں اس لئے اب یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر ان دونوں کے حواس جواب دے چکے تھے۔ اب چاروں بھیانک جہنمی مخلوق جو ان کے ساتھیوں کا روپ دھار چکی تھی بے ہنگم اور بھیانک قہقہے لگاتے ہوئے ان کی طرف آ رہی تھی۔

''بھاگیں کرنل صاحب ورنہ یہ بھیانک شیطانی جہنمی مخلوق ہمیں نہیں چھوڑے گی''......عمران نے بے ہوش جولیا کو اپنی بانہوں میں اٹھا لیا اور کرنل فریدی نے بے ہوش روزا کو اپنے دونوں ہاتھوں میں اٹھا لیا اور دونوں

تیزی سے بھاگتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔شاید ان کوکہیں سہارا مل سکے مگر کالی دنیا میں ہر طرف اعصاب کو منجمد کرنے والے ہولناک مناظر ہی ان کے منتظر تھے۔عمران جولیا کو اٹھائے اور کرنل فریدی روزا کو اٹھائے تیزی سے بھاگ رہے تھے۔ان کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ اس سحر کی بھیانک کالی دنیا سے نکل بھی پائیں گے یا عبرتناک موت ہی ان کا مقدر بنے گی۔ان کو راہداری میں پھر ایک دروازہ نظر آیا تو جو دونوں بے دھڑک اس دروازے کے قریب پہنچ گئے۔یہ دروازہ حیرت انگیز طور پر کھلا تھا جو کہ حیرت انگیز بات تھی ورنہ ان کو کالی دنیا کی سحر انگیز بھیانک دنیا میں ہر طرف راہداریاں اور بند دروازے ہی ملے تھے۔دونوں چند لمحوں کے لئے جھجکے پھر اس کمرے کے اندر داخل ہو گئے جو کہ کھلا تھا مگر ان کے اندر داخل ہوتے ہی حیرت انگیز طور پر بند ہو گیا مگر وہی پراسرار دھیمی روشنی کمرے میں موجود تھی۔پے در پے ہولناک اور بھیانک ترین مناظر دیکھ کر عمران اور کرنل فریدی کے اعصاب بھی جواب دینے لگے تھے مگر پھر بھی وہ خوف کی شدت سے بے ہوش اپنی ساتھیوں کو اٹھا لائے تھے۔یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ جن کی خاطر اس بھیانک کالی دنیا میں آئے تھے ان کو مشکل میں بھی تنہا چھوڑنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔اب کرنل فریدی اور عمران نے غور کیا تو وہ ایک ایسے کمرے میں تھے جہاں تصاویر بنی ہوئی تھیں اور ان تصاویر میں انسانوں کو چمگادڑ کے بت

کے قدموں میں ذبح کرتے دکھایا جارہا تھا اور بعض مناظر میں ان بدقسمت انسانوں کی کٹی ہوئی گردنوں کو سانپ، چوہے اور بچھو کھا رہے تھے۔ یہ ایسے بھیانک مناظر تھے جسے دیکھ کر عمران اور کرنل فریدی پھر بھی خوف سے کانپ گئے۔

''یہ سب کیا ہے عمران۔مم۔میرا تو دماغ اس بھیانک اور وحشت و بربریت کی ہولناک دنیا میں جواب دے رہا ہے۔آخر یہ سب کیا ہے کہاں ہم سائنس کی دنیا کے مانے ہوئے سراغرساں جوان ماورائی چیزوں کو فضول سمجھتے تھے اب ایسے ہولناک اور بھیانک ماورائی دنیا کے قیدی بن چکے ہیں جہاں ہماری عقل جواب دے رہی ہے''......کرنل فریدی نے ان دیواروں سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہا اور روزا کو فرش پر رکھ کر اپنا سر پکڑ لیا کیونکہ پل پل بدلتے ان بھیانک ماحول سے اس کے اعصاب جواب دینے لگے تھے۔

''کرنل صاحب۔میں بے شمار شیطان کی سفلی قوتوں کے ہاتھوں گرفتار ہوا ہوں اور متعدد بار سفلی طاقتوں سے مقابلہ کرنے کے لئے بے شمار سفر کئے ہیں مگر بلاشبہ ایسی ہیبت ناک مہم آج تک میری زندگی میں نہیں آئی۔اس بھیانک شیطانی کالی دنیا میں میری اپنی سوچ بھی جواب دے چکی ہے''...... عمران نے جولیا کو نیچے فرش پر لٹاتے ہوئے کہا۔

''میرے خیال میں طارق صاحب کے ہمراہ آپ کے ساتھیوں ہر لیش اور لیڈی انسپکٹر ریکھا نے بھی آپ کی خاطر طارق صاحب کے ساتھ غالباً آپ کی مدد کرنے کی کوشش کی ہوگی اور میرے ساتھیوں رابرٹ اور کراسٹی نے جوزف کے ہمراہ ہماری مدد کرنے کی کوشش کی ہے اس لئے شیطان پرست ہمارے ان ساتھیوں کا روپ دھار رہے ہیں''......عمران نے اپنا اندازہ ظاہر کیا۔

''ہاں عمران۔ کچھ دیر پہلے شیطان پرست ہمارے ساتھی طارق اور جوزف کا روپ دھار چکے ہیں۔ لگتا ہے مہا گمبا رو ہمیں صرف ڈرا رہا ہے اور دہشت اور خوف سے ہمارے اعصاب کو شکست دینا چاہتا ہے اگر اس کا ہمیں مارنے کا پروگرام ہوتا تو اب تک یہ شیطان پرست ہم پر کاری وار کر چکے ہوتے کیونکہ ہمیں ہر جگہ وحشت اور بربریت کے بھیانک مناظر دکھائی جا رہے ہیں''......عمران نے نیچے فرش پر بیٹھتے ہوئے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں عمران۔ ایسا ہی ہے مگر ہم انسان ہیں کب تک ان ہولناکیت کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ کاش ہمیں مقدس کلمات یاد ہوتے تو ہم اس کے مقدس کلمات پڑھ کر اس شیطان کی دنیا سے نکل سکتے ہیں''......کرنل فریدی نے کہا۔

''اب کیا کریں میری ساتھی جولیا اور آپ کی ساتھی روزا تو دہشت کا شکار ہو کر بے ہوش ہو چکی ہیں۔ معلوم نہیں ہم یہاں سے کیسے نکلیں گے۔ میری تو عقل جواب دے چکی ہے۔ گزشتہ ایک مہم میں ہم شیطانی عمارت میں جوزف، جوانا اور ٹائیگر اور میں بڑی مشکل سے گھسے تھے مگر تھوڑی سی محنت سے اس شیطانی عمارت سے نکل آئے تھے۔ مگر اس کالی دنیا میں ایک پراسرار عمل کے ذریعے آ تو گئے ہیں مگر اس بھیانک دنیا سے واپسی کا کوئی راستہ نہیں مل رہا''...... عمران نے کرنل فریدی کی طرف دیکھ کر کہا۔

''عمران۔ کیا اس مہم میں تمہارے ساتھ رابرٹ تھا''...... کرنل فریدی نے عمران کی بات سن کر پوچھا۔

''نہیں کرنل صاحب۔ اس وقت رابرٹ میری ٹیم میں شامل نہیں ہوا تھا۔ گو کہ جوزف، جوانا، رابرٹ اور ٹائیگر میرے ساتھی ہیں اور ایکسٹو کے ماتحت نہیں ہیں مگر میری کئی دفعہ میرے یہ ساتھی بھی سیکرٹ سروس کے ساتھ مل کر کام کر چکے ہیں''...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب کیا کریں عمران۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا۔ جیسے ہی ہم تاریک کمروں سے باہر نکلتے ہیں کوئی نیا ہولناک منظر ہمارے استقبال کو تیار ہوتا ہے''...... کرنل فریدی نے زندگی میں پہلی دفعہ مایوس ہوتے ہوئے کہا

کیونکہ اس بھیانک نگری میں اس کے حواس جواب دے رہے تھے۔

"کرنل صاحب۔ہمیں کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑے گا ورنہ یہاں بیٹھ کر تو مسئلے کا حل نہیں نکل سکتا اور نہ ہم کالی دنیا سے نکل سکتے ہیں"......عمران نے کہا تو کرنل فریدی نے ہمت سے اثبات میں سر ہلا دیا اور اب عمران، جولیا کو مخصوص طریقے سے ہوش دلانے لگا اور کرنل فریدی، روزا کو ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا تو چند لمحوں بعد جولیا اور روزا ہوش میں آ گئیں۔

"روزا۔اب ہم نے شیطان پرستوں کی دنیا سے نکلنے کے لئے اپنی جان لڑا دینی ہے۔ چاہے جتنے بھیانک ترین مناظر ہی کیوں نہ ہوں۔ہم نے شیطان پرستوں کو شکست دینی ہے۔اگر ہم کمزور پڑ گئے تو شیطان پرستوں کی جیت اور ہماری موت ہو گی"......کرنل فریدی نے روزا کو ہمت دلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ہم سب نے اپنے اعصاب پر قابو رکھ کر شیطان کی جہنمی مخلوق کو شکست دینی ہے"......عمران نے کہا تو اس بار جولیا نے لمبا سانس لے کر ہنکارہ بھرا اور ان دونوں کی بات سن کر اثبات میں سر ہلا دیا۔اب دونوں نے دیکھا کہ اس کمرے میں دروازے کی بجائے سیڑھیاں تھیں جو نیچے جا رہی تھیں۔اب چاروں اس بھیانک کمرے سے نظریں چراتے ہوئے آگے بڑھے اور سیڑھیاں نیچے اترنے لگے۔کافی دیر سیڑھیاں اترنے کے بعد

انہوں نے خود کو ایک قبرستان میں پایا تو حیرت اور خوف سے ایک دفعہ پھر اچھل پڑے کیونکہ جیسے ہی وہ آخری سیڑھی سے نیچے اترے تھے اب بھیانک کمروں کا طویل سلسلہ ختم ہو گیا تھا اور اب یہ چاروں بڑے قبرستان میں تھے۔ کالی دنیا کے پل پل بدلتے ہولناک رنگ ان کے سوچ اور سمجھنے کی صلاحیت کو ختم کر رہے تھے۔

''ارے یہ کیا۔ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں اور یہاں بھی ہمیں وحشت و بربریت کے ہولناک ترین مناظر کا سامنا کرنا پڑے گا''...... کرنل فریدی نے اپنا اندازہ ظاہر کیا۔ اب چاروں حیرت اور خوف سے اس بڑے قبرستان میں داخل ہو گئے۔ قبرستان بہت ہولناک قبریں ہی قبریں تھیں۔

''یہ اس انجان دنیا میں کس کی قبریں ہو سکتی ہیں''...... جولیا حیرت سے اس طویل قبرستان کو دیکھتے ہوئے بولی۔

''جولیا۔ جو بھی ہے یہ قبرستان بہت ہی ہولناک جگہ ہے۔ میرا دل کہہ رہا ہے کہ یہ شہر خاموشاں کوئی عام قبرستان نہیں ہے بلکہ شیطان پرستوں کی ہیبت کا ہولناک جال ہے''...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھ کر کہا جس کے چہرے پر اس طویل قبرستان کو دیکھ کر خوف تھا۔ چاروں حیرت اور خوف سے اس طویل قبرستان میں بھٹکنے لگے کیونکہ جیسے ہی وہ سیڑھیاں اتر کر قبرستان میں پہنچے تھے طویل راہداریوں اور کمروں کا بھیانک سلسلہ ختم ہو چکا تھا مگر ان

کو معلوم نہیں تھا کہ اس بھیانک قبرستان میں وہ ہولناکیت کے نئے مصائب کا شکار ہونے والے ہیں۔ ہر طرف ان کو چونکہ قبریں ہی نظر آ رہی تھیں اس لئے وہ قبرستان میں قبروں سے بچتے ہوئے ایک راستے سے آگے بڑھنے لگے۔ اچانک زناٹے کی ایک زوردار آواز سنائی دی۔ آواز میں بہت گرج اور ہیبت تھی۔ اچانک انہوں نے دیکھا کہ قبریں کھل رہی ہیں اور اس میں سے مردے نکل رہے ہیں ان کے دیکھا دیکھی بے شمار قبریں کھل گئیں اور اس میں سے مردے نکل کر باہر آ چکے تھے اور ان کے منہ سے بے پناہ شور نکل رہا تھا۔

ہر مردے کے ہاتھ میں انسانی دل تھا جسے وہ نوچ کر ان کے سامنے کھانے لگے اور شور سے ان کو اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہونے لگے۔ یہ منظر اتنا بھیانک اور لرزہ خیز تھا کہ نہ چاہتے ہوئے بھی ان چاروں کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ اعصاب کو مفلوج کر دینے والا بھیانک ترین منظر دیکھ کر جولیا نے ایک دفعہ پھر خوف سے عمران کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا اور روزا نے کرنل فریدی کا ہاتھ خوف کی شدت سے تھام لیا۔ وہ وحشت اور بربریت کا ڈراؤنا منظر دیکھ کر دونوں کے اعصاب پھر جواب دینے لگے۔

''ہمت کرو جولیا کیونکہ ہمارے صرف اعصاب کا امتحان لیا جا رہا ہے اس

لئے ہمیں ہمت سے ان شیطانی اور جہنمی مخلوق کا مقابلہ کرنا ہوگا''......عمران نے لرزتے ہاتھوں سے جولیا کو سہارا دینے کی کوشش کی حالانکہ اتنا بھیانک ماحول دیکھ کر اس کے اپنے حواس جواب دے رہے تھے مگر وہ جولیا کو پھر بھی سہارا دے رہا تھا۔

''روزا۔ یہی ہماری آخری کوشش ہے اس کے بعد شیطان پرست شکست کھا جائیں گے اس لئے اپنے آپ کو قابو میں رکھو کیونکہ یہ سب مناظر ہمارے اعصاب کو شکست دینے کے لئے ہی ہیں''......کرنل فریدی نے بھی کانپتے ہوئے روزا کو تسلی دی حالانکہ یہ بھیانک اور سحر کے انتہائی ہولناک مناظر دیکھ کر اس کا اپنا دماغ اس کا ساتھ چھوڑ رہا تھا۔ درحقیقت یہ چاروں اور خاص کر عمران اور کرنل فریدی دنیا کے مضبوط اعصاب کے مالک تھے جو ان بھیانک ترین اور بدن پر لرزہ طاری کر دینے والے مناظر کو دیکھنے کے باوجود اپنے حواس کو قابو کئے ہوئے تھے۔ اچانک ایک قبر سے ایک بہت حسین عورت نکلی اور مسکراتے ہوئے ان کی طرف بڑھی مگر ابھی وہ ان سے کافی فاصلے پر تھی کہ اچانک ایک قبر سے ایک اژدھا نکلا اور اس حسین عورت کو اپنے منہ میں ڈال کر قبر میں اتر گیا۔ یہ ہولناک منظر دیکھ کر ایک دفعہ پھر ان کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔ اچانک ایک قبر سے ایک مردہ نکلا جس کے تمام جسم پر کیڑے اور سانپ لپٹے ہوئے تھے وہ بھیانک چیخیں نکالتا

ہوا ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اچانک قبر سے پھر وہی اژدھا نکلا اور اس مردے پر پھونک ماری تو اس مردے کو آگ لگ گئی اور ایک دفعہ پھر یہ مردہ قبر میں واپس گر گیا۔ اچانک ان کے دیکھتے ہی قبر سے بے شمار سیاہ بھجنگ سر کٹے نکلے اور ان کے ساتھ بے شمار مردے نکلے جن کے سر کٹے ہوئے تھے پھر قبر سے چند مردے ایسے نکلے جو زندہ تھے اور ان کے دیکھتے ہی ان مردوں نے اپنی گردنوں کو خود توڑ دیا اور جیسے ہی ان زندہ مردوں نے اپنی گردنوں کو اپنی گردنوں سے علیحدہ کیا ان مردوں کے منہ سے دلخراش چیخیں نکلنے لگیں پھر یکلخت قبروں سے بے شمار سانپ، چوہے اور بچھو نکلے اور ان مردوں سے لپٹ گئے اور چیختے ہوئے مردے پھر قبروں میں سما گئے۔ اس بھیانک قبرستان میں ہر طرف وحشت اور بربریت کے ہولناک مناظر تھے۔ یہ بھیانک منظر پل پل ان کے سامنے آ رہے تھے جس سے ان کے اعصاب جواب دینے لگے انہوں نے زندگی میں نہیں سوچا تھا کہ ان کو ایک انجان دنیا میں اتنے ہولناک اور بھیانک ترین مناظر کا بھی سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ یہ سراغ رساں تھے کوئی عامل یا پراسرار قوتوں کے ماہر نہیں تھے بس ان کی مضبوط اعصابی ہی ان کی زندگی کی ضامن بنی ہوئی تھی۔ اگر یہاں جولیا اور روز اتنہا ہوتیں تو یہ وحشت اور بربریت کے ہولناک مناظر دیکھ کر کب کے ان کے اعصاب جواب دے چکے ہوتے اور اگر عمران یا کرنل فریدی بھی

اکیلے ہوتے تو یہ جہنمی مخلوق کے یہ ہولناک مناظر دیکھنے کے بعد حواس ان کا ساتھ چھوڑ چکے ہوتے۔

یہاں عمران اور کرنل فریدی کو اپنے ہولناک خواب یاد آ گئے کیونکہ اسی طرز کے مناظر انہوں نے اپنے خواب میں دیکھے تھے جو کہ اب حقیقت بن کر ان کے اعصاب کو فیل کر رہے تھے لیکن ان چاروں کا ساتھ ہی ان کو حوصلہ دیئے ہوئے تھا۔ اچانک ایک دفعہ پھر گرج کی ہولناک آواز گونجی اور قبر سے چند مردے نکلے جن کے وجود کو آگ لگی ہوئی تھی اور وہ شور مچاتے ہوئے ان چاروں کی طرف بڑھے۔ ان مردوں کے ہاتھوں میں سانپ اور بچھو تھے جن کو وہ نوچ کر کھا رہے تھے مگر اس سے پہلے کہ وہ ان تک پہنچتے یکلخت قبر سے ایک سیاہ رنگ کا طویل اژدھا نکلا اور ان کو نگل گیا اور فوراً قبر میں سما گیا۔ پھر یکلخت قبر سے استخانی پنجہ نکلے اور ان چاروں کے پاؤں کو دبوچ کر قبر میں گرانے کی کوشش کرنے لگے۔ یہ بھیانک منظر دیکھ کر جولیا اور روزا کے منہ سے پھر دردناک چیخیں نکلنے لگیں اور وہ اپنے پاؤں سے ان استخانی پنجوں کو چھڑوانے لگیں مگر یکلخت ان چاروں کے پاؤں میں زمین میں دھنس گئے اور سر کٹے ان کے سر پر نمودار ہو گئے اور بے ہنگم قہقہے لگاتے ہوئے ان کے قریب پہنچ گئے۔ اس قبرستان میں ہر طرف وحشت اور بربریت کے ہولناک مناظر برپا تھے اور آخر کار یہ چاروں کالی دنیا کی

ہولناک وحشت کا شکار ہو گئے تھے مگر اس سے پہلے کہ سر کٹے ان پر اپنی آنکھوں سے شرارے برساتے اچانک قبرستان میں یکلخت اندھیرا چھا گیا۔

تاریکی اتنی زیادہ تھی کہ ان چاروں کو اس ہولناک قبرستان میں کچھ نظر نہیں آ رہا تھا البتہ ان کو ہر طرف بے پناہ شور اور دردناک چیخیں سنائی دے رہی تھیں اور ان کے پاؤں استخوانی پنجوں کا ہاتھ بھی چھوٹ گیا تھا اور ان کے پاؤں بھی زمین نے نگل لئے تھے۔ پھر چند لمحوں بعد اندھیرا چھٹا تو چاروں پھر حیرت سے اچھل پڑے کیونکہ اب وہ ہولناک قبرستان کی بجائے کسی میدان میں کھڑے تھے جس کا رنگ بہت سرخ تھا جیسے فرش پر خون بہایا گیا ہو۔ کالی دنیا کے پل پل بدلتے ہولناک مناظر نے ان کو تقریباً مردہ کر دیا تھا۔

''ارے یہ کیا وہ سب جہنمی مخلوق کہاں گئی اور ہم اس بھیانک قبرستان سے یہاں کیسے آ گئے ہیں''...... ان چاروں نے حیرت سے ایک ساتھ کہا۔

ان کو معلوم نہیں تھا کہ ان کے ساتھیوں طارق اور جوزف نے اپنے دیگر ساتھیوں کے خون کی قربانی سے افریقہ سے بہت سخت پراسرار عمل سے کالی دنیا کے اس پہلے وار کو ختم کیا تھا جو بہت ہولناک تھا۔

''کرنل صاحب۔ جو بھی ہے ہم اب اس کالی دنیا سے نہیں نکلے''...... عمران نے کرنل فریدی کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ہاں۔اس میدان کی زمین بہت سرخ ہے اس سے صاف لگتا ہے کہ ہم ابھی تک کالی دنیا کے ہی قیدی ہیں جو ایسی ہولناک دنیا ہے جس نے ہم سب کے اعصاب کو شکست دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی''...... کرنل فریدی نے بھی طویل سانس لے کر کہا کیونکہ پے در پے سحر کے بھیانک ترین وار نے ان سب کے ذہن پر بہت برا اثر ڈالا تھا مگر ابھی ان کے سکون لینے کا وقت نہیں تھا کیونکہ اچانک ان کو دور سے بے شمار چمگادڑ نظر آئے جو بھیانک شور مچاتے ہوئے ان کی طرف بڑھ رہے تھے۔ یہ کالی دنیا کا آخری اور بہت خوفناک وار تھا جس میں آگ میں جلتے چمگادڑ ان کی طرف بڑھ رہے تھے اور ان کے منہ سے بھی آگ کے مرغولے نکل رہے تھے حالانکہ یہ ہولناک چمگادڑ ان سے کافی دور تھے مگر آگ کی تپش ان کو محسوس ہونے لگی تھی۔ انہوں ڈ نے اب تک اس شیطانی اور بھیانک دنیا میں صرف چمگادڑ کے قوی ہیکل بت اور تصاویر دیکھی تھیں مگر اب یہ آگ کے بنے ہوئے چمگادڑ ان پر ہولناک وار کرنے کے لئے آ رہے تھے۔ چند ہی لمحوں میں آگ میں رقصاں چمگادڑ ان کے قریب پہنچ گئے اور گول دائرہ بنا کر ان کے گرد حلقہ تنگ کر دیا اور بھیانک چیخیں نکالتے ہوئے ان کے گرد دائرے تنگ کرنے لگے اور اب ان چاروں کو کہیں سے راستہ بھی نہیں مل رہا تھا۔ یہ ہیبت ناک منظر دیکھ کر چاروں نے پھر مقدس کلمات یاد کرنے چاہے مگر ان کے دماغ

خالی تھے۔

''اے اس کائنات کے بنانے والے ہم بہت گناہ گار ہیں اس لئے تو اس سحر کی شیطانی دنیا میں ہم تیرے مقدس کلام کو بھول چکے ہیں۔ تو ہمارے گناہ معاف کر دے''......اس بار جولیا نے روتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا۔

''اے ہر چیز پر قادر ذات۔ تو ہماری مدد فرما۔ ہم تیرے بندے ہیں''......کرنل فریدی نے بھی آسمان کی طرف دیکھ کر گڑگڑاتے ہوئے کہا کیونکہ اب آگ میں رقصاں جہنمی چمگادڑوں کا دائرہ بہت تنگ ہو گیا تھا اور ان کے وجود آگ میں تپنے لگے تھے۔

''اے ہر چیز پر قادر ذات۔ تجھے تیرے پیارے محبوب کا واسطہ تو ہماری رہنمائی فرما''......روزا نے بھی روتے ہوئے فریاد کی۔

''اے عظیم ذات۔ تجھے تیرے اسی محبوب کا واسطہ کیونکہ تو اپنے محبوب کا وسیلہ کبھی رد نہیں کرتا۔ ہمیں اپنے محبوب کا نام یاد کرا دے تا کہ ہم اس شیطان کی دنیا میں تیرے محبوب کا پاک نام لیں''۔عمران نے گڑگڑاتے ہوئے دعا کی کیونکہ آگ کی تپش سے ان کے وجود جلنے لگے تھے اور ان کو اس شیطانی وار سے نکلنے کی کوئی جگہ نظر نہیں آ رہی تھی۔ جوزف اور طارق نے اپنی پراسراریت سے کالی دنیا کا ہولناک کیت کا وار تو ناکام کر دیا تھا اگر ان کے

ساتھی اب جس مشکل میں تھے اس واکو وہ اپنی پراسراریت سے ناکام نہیں کر سکے تھے مگر وہ یہ بھول چکے تھے کہ عمران کے پیچھے سید چراغ شاہ صاحب کا ہاتھ ہے اور کرنل فریدی کے پیچھے سید نور عالم شاہ صاحب کا ہاتھ ہے اور دونوں ولی کامل اور صاحب کمال اپنے ساتھیوں سے غافل نہیں تھے اور شیطان پرستوں کی کالی دنیا سے دور پاکیشیا میں سید چراغ شاہ صاحب سجدے میں سر رکھے اللہ کی بارگاہ میں اپنے مرید عمران اور اس کی ساتھی کی سلامتی کے لئے دعا کر رہے تھے اور کافرستان میں سید نور عالم شاہ صاحب اپنے مرید احمد کمال فریدی اور اس کی ساتھی کے لئے سجدے میں سر رکھے اللہ کے حضور دعا گو تھے اور جب ان جیسے نیک بزرگوں کی دعائیں شامل تھیں تو پھر کس طرح شیطان پرست کامیاب ہو سکتے تھے۔ اس سے پہلے کہ کالی دنیا کا یہ ہولناک واران کے اعصاب کو ناکام کرتا اچانک ان کے منہ سے درود شریف کا مبارک ورد جاری ہو گیا تو چاروں حیرت اور خوشی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور مزید اونچی آواز سے درود پاک پڑھنے لگے۔ یکلخت ان شیطانی چمگادڑ کے وجود کو آگ لگ گئی کیونکہ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ جہاں سرور کونین، سید المرسلین حضرت محمد ﷺ مصطفیٰ کا نام مبارک آئے اور شیطانیت کے وار ناکام نہ ہوں۔ شیطانی چمگادڑ یکلخت اپنی ہی آگ میں جل کر راکھ ہو گئے۔ اچانک ہر طرف دھماکے ہونے لگے اور تاریکی چھا گئی

اور کالی دنیا فنا ہو گئی۔ اس تاریکی کے ساتھ ہی ان کے ذہن میں نا معلوم کیسے تاریکیوں میں ڈوبتے چلے گئے پھر جب ان کو ہوش میں آیا تو انہوں نے خود کو ایک جنگلی قبیلے میں پایا جو افریقہ کا ایک قبیلہ تھا اور ان چاروں کو اچھی طرح جانتا تھا۔ عمران کے ساتھی رابرٹ، کراسٹی اور جوزف مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو دیکھ رہے تھے اور کرنل فریدی کے ساتھی ہریش، ریکھا اور طارق اپنے ساتھیوں کو دیکھ رہے تھے۔ معلوم نہیں وہ کالی دنیا کی تباہی کے بعد یہاں کیسے پہنچے تھے جو بھی تھا انہوں نے شیطان پرستوں کوی ہولناک دنیا میں اپنے مضبوط اعصاب سے ان کو شکست دے دی تھی۔ عمران، کرنل فریدی، روا اور جولیا حیرت اور خوشی سے اٹھے اور اپنے ساتھیوں کو دیکھنے لگے۔ اپنے ساتھیوں سے بغیر کچھ بولے چاروں ہی خوشی کے عالم میں ایک دفعہ پھر سرور کونین، حسن کائنات، سید المرسلین نبی کریم حضرت محمد ﷺ پر دل کی گہرائیوں سے پھر درود پاک پڑھا جس مبارک عمل کی بدولت انہوں نے شیطان پرستوں کو شکست دی تھی۔

****

''دانش منزل میں سیکرٹ سروس کے تمام ممبران بیٹھے ہوئے تھے اور اپنے

چیف ایکسٹو کے منتظر تھے جس نے ان کو جولیا کے اس پراسرار اغوا والے کیس کے بارے میں بریف کرنا تھا۔

''ہیلو ڈپٹی چیف ۔کیا تمام ممبران یہاں پہنچ چکے ہیں''...... بلیک زیرو کی ایکسٹو کی مخصوص انداز میں بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''یس چیف تمام ممبران بمعہ عمران کے یہاں پہنچ چکے ہیں''...... جولیا نے ادب سے جواب دیا۔

''ممبران آپ سب جانتے ہیں کہ اس بار شیطان پرستوں نے بہت ہی خوفناک جال بچھایا تھا اور عمران اور کافرستان سے کرنل فریدی کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے بہت ہی خوفناک جال بچھایا تھا اور کافرستان سے کرنل فریدی کی ساتھی روزا کو بھی اغوا کر لیا تھا کیونکہ وہ شیطان پرست بہت طاقت ور اور شیطانی قوتوں کا مالک تھا اور اسے معلوم تھا کہ جولیا اور روزا عمران اور کرنل فریدی کی بہت اہم اور خاص ایجنٹ ہیں''......ایکسٹو نے کہا۔

''چیف آخر وہ شیطان پرست صرف مس جولیا کو ہی کیوں اپنا نشانہ بنانا چاہتا تھا کیونکہ سیکرٹ سروس میں صالحہ، کراسٹی بھی ہیں اور کافرستان میں کرنل فریدی صاحب کی ٹیم میں روزا کے علاوہ رشیدہ اور لیڈی انسپکٹر ریکھا بھی تو کام کرتی ہیں''......خاور نے سوال کیا۔

''دیکھو خاور۔ یہ بات تم مجھ سے زیادہ اچھی طرح جانتے ہو کہ جولیا کو تم ممبران کے ساتھ کام کرتے عرصہ ہو گیا ہے اور جولیا پاکیشیائی سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف بھی ہے اور پاکیشیا کی بہت اہم رکن ہے اس لئے اس شیطان پرست نے جولیا کو اپنا ٹارگٹ بنایا تھا اور بقول جوزف کے اس پراسرار اور دہشت ناک کیس میں صرف ایک ہی فرد مہا گمبارو کی کالی دنیا جا سکتا تھا اور مجھے عمران اور جولیا سے ہی معلوم ہوا ہے کہ روزا کے لئے بھی ایک ہی فرد اس کی کالی دنیا میں جا سکتا تھا اور کرنل فریدی اپنی ٹیم ممبر روزا کے لئے وہاں گیا تھا اور اللہ کے کرم سے اس شیطان کو شکست دے کر کامیابی سے سب واپس ہوئے ہیں''......ایکسٹو نے کہا۔

''چیف۔ ویسے یہ بہت ہی عجیب اور الجھا ہوا مشن تھا جس میں صرف عمران صاحب ہی مس جولیا کے لئے اس شیطان کی کالی دنیا میں گئے حالانکہ اس سے پہلے جتنے بھی پراسرار کیس گزرے ہیں اس میں کئی کئی ممبران شرکت کرتے رہے ہیں''......کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں کیپٹن شکیل تمہاری بات سہی ہے ویسے اپنی طرف سے تنویر اور عمران کے دوست سوپر فیاض نے بھی اپنی طرف سے جولیا کی مدد کرنے کی کوشش کی تھی اور کافرستان کے کیپٹن حمید اور انسپکٹر آصف کے ساتھ سندر بن کے جنگلات کا سفر کیا تھا اور ان کی بھی شیطان پرستوں سے ملاقات ہوئی اور

میری ٹیم ممبر کراسٹی اور عمران کے ساتھی رابرٹ نے بھی اپنی طرف سے عمران اور جولیا کی مدد کی کوشش کی تھی اور ایکریمیا گئے تھے جہاں انہوں نے ایک شیطانی معبد کو تباہ کیا تھا اس کے علاوہ صفدر، صالحہ اور عمران کے ساتھی ٹائیگر اور اس کی طرح زیر زمین کام کرنے والی لڑکی روزی راسکل نے بھی عمران اور جولیا کے بارے میں کوشش کی تھی اور اس سلسلے میں سید چراغ شاہ صاحب سے ملاقات کی تھی لیکن بقول شاہ صاحب کے اللہ کے کرم سے عمران اور جولیا کامیاب لوٹیں گے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ شاہ صاحب کی دعاؤں کی وجہ سے اور کافرستان میں انور اور کرنل فریدی کے مرشد سید نور عالم شاہ صاحب کی خصوصی دعاؤں سے عمران اور کرنل فریدی وغیرہ جولیا اور روزا کو کالی دنیا سے واپس لائے ہیں اور بقول عمران اور جولیا کے وہ واقعی دہشت اور بربریت کی بہت ہولناک ترین دنیا تھی جو کہ نیک بزرگوں کی دعاؤں سے فنا ہوئی ہے''...... ایکسٹو نے تفصیل سے ان کو سمجھایا۔

''ویسے چیف۔ یہ سلسلہ کب تک چلتا رہے گا کہ اب مجرموں کے بجائے شیطانی طاقتیں بھی ہماری دشمن بن چکی ہیں اور ہم سراغ رساں ہیں کوئی پراسرار عملیات کے ماہر نہیں ہیں جو شیطانی طاقتوں کا مقابلہ کرتے پھریں۔ اور یہ تو بہت تشویش ناک بات ہوئی''...... نعمانی نے تشویش سے کہا۔

”ہاں نعمانی۔تمہاری بات درست ہے دراصل بات وہی ہے کہ اب تک عمران اور جوزف کی نگرانی میں تم سب ممبران نے بے شمار دفعہ شیطان کی بہت بڑی بڑی طاقتوں کو فنا کیا ہے اور اس وجہ سے جو بھی شیطانی قوت طاقت پکڑتی ہے وہ آپ سب کو ہی اپنا شکار بنانے کے چکروں میں ہوتی ہے کیونکہ ان کو اپنی شیطانی قوتوں سے معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ سب کی وجہ سے شیطانی دنیا کو بہت نقصان پہنچا ہے اور وہ اپنی شیطانی وسعت کو بڑھانہ چاہیں تو تم سب ان کے لئے خطرہ بن سکتے ہو اس لئے وہ اب پہلے ہی تم سب اور عمران کو اپنا شکار بنانے کو کوشش کرتے ہیں“......ایکسٹو نے کہا تو سب ممبران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”جولیا۔میرے ممبران میں سے صالحہ نے عمران کے دو ساتھیوں اور فور پاورز کے ممبران رابرٹ عرف کنگ ماسٹر اور پراسرار قوتوں کے ماہر جوزف عرف جوشو اور المعروف پرنس مکاشو کے ساتھ تاریک براعظم کے ایک ملک کے گھنے جنگلوں کا سفر کیا اور کافرستان سے کرنل فریدی کی بلیک فورس کے سیکنڈ چیف ہریش ، ریکھا اور پراسرار قوتوں کے ماہر طارق صاحب کے ساتھ سفر کیا ہے اور تنویر نے عمران کے دوست سوپر فیاض کے ساتھ کافرستانی ایجنٹوں کیپٹن حمید اور انسپکٹر آصف کے ساتھ ساندر بن کا سفر کیا ہے اور کیپٹن شکیل ،صفدر اور صالحہ نے عمران کے شاگرد ٹائیگر کے اور اس

کی دوست روزی راسکل کے ساتھ سفر کیا ہے اور ان کا ٹارگٹ جنوبی افریقہ میں موجود ایک خفیہ شیطانی معبد تھا اور سب کا مقصد ڈپٹی چیف جولیا اور عمران کی مدد کرنا تھا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمہارے ساتھی تمہیں بہت چاہتے ہیں اور گو کہ بقول جوزف اور طارق صاحب کے کالی دنیا میں جولیا کے لئے ایک ہی فرد جا سکتا ہے اور کافرستانی ایجنٹ روزا کے لئے بھی ایک ہی فرد کالی دنیا جا سکتا ہے اور وہاں عمران اور مسٹر کرنل فریدی وہاں گئے اور مجھے اور مجھے یہ سن کر حیرت ہوتی ہے کیونکہ مجھے ڈپٹی چیف نے جو حالات بتائے ہیں وہ بہت ہی ہولناک اور بھیانک نگری تھی لیکن شاہ صاحب کی دعاؤں سے بہر حال عمران اور جولیا اور کافرستانی نیک بزرگ سید نور عالم شاہ صاحب کی دعاؤں سے کرنل فریدی اور روزا بھی کامیاب واپس لوٹے ہیں''......ایکسٹو نے تفصیل سے کہا۔

''چیف۔ بے شک ہم لوگ جنوبی افریقہ کے گھنے جنگل میں ایک سیاہ رنگت کے پڑانے شیطانی حویلی جو کہ شیطان کا ایک معبد تھی وہاں مس جولیا اور عمران صاحب کی مدد کیا کرتے وہاں ہم خود بہت ہولناک اور بھیانک ماحول سے گزرے ہیں جہاں خوف کی شدت سے ہمارے خون خشک ہو گئے تھے اور بلاشبہ ہم یعنی مسٹر ٹائیگر، روزی راسکل، صفدر، میں اور کافرستانی ایجنٹ انسپکٹر جگدیش، کرائم رپورٹر انور اور کرائم رپورٹر رشیدہ بھی بہت ہی

خوفناک شیطانی جال میں پھنسے تھے لیکن پھر بھی دہشت کے ان لمحات میں ہم سب نے اس شیطانی حویلی کو تباہ کر دیا تھا اور بڑی مشکل سے جان بچا کر وہاں سے نکلے تھے جہاں بلاشبہ ہر طرف دہشت اور خوف کی بھیانک دنیا تھی''...... صالحہ نے ان ہولناک لمحات کو یاد کر کے جھرجھری لے کر کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے بھی سر ہلا دیئے۔

''ویسے چیف ہم فورسٹارز کے کسی ممبر نے اس پراسرار مہم میں حصہ نہیں لیا لیکن ممبران کی باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مشن کوئی عام مشن نہیں تھا بلکہ دل ہلا دینے والا بہت ہی ہولناک مشن تھا''...... چوہان نے کہا۔

''چیف۔ گو کہ ہم پاکیشیائی ممبران اپنی ڈپٹی چیف کے لئے چار کے گروپ میں بٹ کر مس جولیا کی مدد کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور گو کہ سوائے عمران اور کرنل صاحب کے باقی ممبران اور ہمارے گروپوں کے ساتھ شامل کافرستانی ایجنٹ جو کہ سب کرنل فریدی صاحب کے انڈر کام کرنے والے ان کے جانثار تھے ہم تینوں گروپ بے شک کالی دنیا تو نہیں پہنچ سکے لیکن کسی بھی طور پر ہمارا مشن بھی ناکام نہیں ہوا جیسا کہ میرے گروپ نے سندر بن کے جنگلوں میں ایک شیطانی گروہ کا خاتمہ کیا تھا اور چمگادڑ کے شیطانی بت کو فنا کیا تھا اور مس کراسٹی کی زبانی ان کے گروپ میں جوزف اور طارق صاحب جیسے ماہر پراسرار تھے اور انہوں نے اپنے پراسرار

عملیات سے کالی دنیا نہ جا کر بھی اس کو تباہ کرنے میں اپنا کمال دکھایا تھا اور بقول مس صالحہ کے ان کی جنوبی افریقہ کی مہم بھی کسی خوف اور دہشت سے کم نہیں تھی لیکن پھر بھی انہوں نے خوف کے عالم کے باوجود اس خفیہ شیطانی عمارت کو فنا کر دیا تھا اور اس لحاظ سے ہماری کافرستانی ایجنٹوں کے ساتھ مشترکہ مہم ہر لحاظ سے کامیاب ہی ہوئی ہے''......تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب نے مسکراتے ہوئے اس کی بات کی تائید کی۔

''ویسے چیف۔یہ صورت حال بہت خطرناک ہوتی جا رہی ہے کیونکہ اگر یہی سلسلہ چلتا رہا تو کسی دن ہم مار کھا سکتے ہیں کیونکہ آخر کو ہم انسان ہیں''......اس بار جولیا نے تشویش سے کہا۔

''ہاں جولی۔تم درست کہہ رہی ہو۔میں چند بار شاہ صاحب سے مل چکا ہوں اور بقول شاہ صاحب کے واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام پوری دنیا میں مشہور ہو چکا ہے اس لئے ان کے جہاں مجرم دشمن بے شمار ہو چکے ہیں وہاں شیطانی طاقتوں نے بھی ان کو اپنے نشانے پر رکھ لیا ہے۔لیکن شاہ صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ اس کے ہر ممبر کو پاک صاف رہنے کی ضرورت ہے اور موقع ملتے ہیں نماز اور تسبیہات ضرور پڑھنی چاہئے اس سے شیطانی طاقتیں آسانی سے حملہ آور نہیں ہو سکیں گی''...... ایکسٹو نے کہا۔

''ٹھیک ہے چیف۔ہم انشاءاللہ پاکیزگی کا خیال ضرور کریں گے اور نماز

پڑھنے کی کوشش کریں گے اور سونے سے پہلے آیت الکرسی، درود پاک اور دیگر تسبیحات کا ورد ضرور کریں گے“ ......اس بار صدیقی نے کہا تو سب نے انشا اللہ کہا۔

”عمران۔حیرت ہے تم آج خاموش ہو کیا کالی دنیا کی دہشت ابھی تک تمہارے اعصاب پر سوار ہے“ ......ایکسٹو نے حیرت سے عمران سے پوچھا جو واقعی حیرت انگیز طور پر خاموش تھا۔

”بس نہ پوچھیں صاحب مجھ پر کیا بیت رہی ہے۔میں یہ سوچ رہا ہوں کہ بڑی مشکل سے تو میں اور جولیا ایک نئی دنیا پہنچے تھے اور میں نے سوچا تھا کہ وہیں اپنے سر پر سہرا سجا لوں گا اور ایک درجن بچوں کے ہمراہ واپس پاکیشیا آؤں گا اور پھر بچے تنویر کو دیکھتے ہی ماموں کہہ کر اس سے چمٹ جائیں گے اور تنویر ماموں ان کو ٹافیاں لے کر دے گا لیکن کالی دنیا کو بھی جلدی فنا ہونا تھا اور اب تنویر بھائی اپنی پیاری سی بہن کا رشتہ مجھے کیسے دیں گے میں انہیں خیالوں میں مگن ہوں“ ......عمران نے ایک ٹھنڈی سانس بھر کر حماقت سے کہا تو سب ممبران مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگے۔البتہ تنویر اور جولیا اسے غصے سے گھورنے لگے۔

”ایک تو ہر وقت تمہارے ذہن میں حماقتیں ہی سوار رہتی ہیں۔دانش منزل آ کر سنجیدگی اختیار کیا کرو ورنہ میں کسی دن سخت ایکشن لوں گا“ ......

ایکسٹو کی تیز آواز سنائی دی کیونکہ اسے عمران کی یہ حماقت پسند نہیں آئی تھی۔

''کسی ممبر نے اور کوئی سوال کرنا ہے''......ایکسٹو نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''نوسر''......جولیا نے سب ممبران کی طرف دیکھ کران کے مشورے سے کہا۔

''ٹھیک ہے اوور اینڈ آل''......ایکسٹو نے کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔

''عمران تمہیں ہر بار منع کرتی ہوں کہ چیف کے سامنے احترام سے بات کیا کرو ورنہ کسی دن میرے ہاتھوں بہت پٹو گے''......ایکسٹو سے رابطہ ختم ہونے کے بعد جولیا نے غصے سے عمران کی طرف دیکھ کر کہا۔

''یہ احمق کبھی بھی نہیں سدھرے گا''......تنویر نے بھی منہ بنا کر کہا۔''

''نہیں تنویر۔ جس دن تم خود اپنے ہاتھوں سے اپنی پیاری دلاری بہن کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دو گے تو میری ساری حماقتیں اپنے آپ ہی سنجیدگی میں بدل جائیں گی''......عمران نے معصومیت سے کہا تو میٹنگ ہال زوردار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

(ختم شد)